بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست کتاب تفریح الاحباب فی مناقب الآل والاصحاب

ثم اكل منها لقمة ثم حملها الى
النبي صلى الله عليه وسلم
فاصبحت عنده وكان بيننا
وبين قوم عقد فمضى الاجل
فعرفنا اثنى عشر رجلا مع كل
رجل منهم اناس الله اعلم كم مع كل رجل فاكلوا منها
اجمعون رواه البخاري ومسلم
عن عبد الله بن عمر رض ان عمر
ابن الخطاب رض دخل على ابي بكر
الصديق رض وهو يجبذ
لسانه فقال عمر مه غفر الله
لك فقال ابو بكر ان هذا
اوردني الموارد رواه مالك في
الموطا - قال الله تعالى الا تنصروه
فقد نصره الله اذ اخرجه
الذين كفروا ثاني اثنين اذ هما
في الغار الآية - قالت عائشة و
ابو سعيد الخدري وابن عباس
كان ابو بكر مع النبي صلى الله عليه وسلم
في الغار وقال الله تعالى ولا يأتل اولوا
الفضل منكم والسعة الآية قالت عائشة
نزلت في ابي بكر الصديق حين حلف ان

انہیں نے ایک وہ لقمہ لیکر رسول اللہ صلعم کے پاس
لائے (عبد الرحمن کہتے ہیں) وہ کھانا آپکو ہوا
اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا ہم میں اور ایک
قوم میں عہد تھا مگر اسکی مدت گزر چکی تھی پس ہم
بارہ چودھری ہو گئے اور انہیں سے ہر ایک
کے ساتھ کئی کئی آدمی تھے غرضکہ سب نے انہیں سے
سیر ہو کر کھایا اور انکی تعداد کا علم اللہ کو ہے -
موطا میں عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت
عمر بن الخطاب حضرت ابوبکر صدیق کے پاس آئے
اور وہ اپنی زبان کھینچ رہے تھے عمر بن خطاب رض
نے فرمایا خدا آپکو بخشے یہ کیا کرتے ہو فرمایا اسی نے
مجھکو مہلکات میں ڈالا ہے حضرت عائشہ و ابوسعید
و ابن عباس اس آیت (اگر تم اسکی یعنی محمد کی مدد نہ
کروگے تو کچھ پروا نہیں خدا اسکی اسوقت مدد
کرچکا ہے جب کافروں نے اُسے وطن سے نکالا
اور وہ دو میں کا دوسرا تھا جب غار میں تھے) کی تفسیر
میں فرماتے ہیں کہ وہ حضرت ابوبکر تھے کہ آپنے
غار تک بھی رفاقت نہ چھوڑی اسیطرح دوسری
آیت (جو صاحب فضل و وسعت والے ہیں قسم کھانی لائق
نہیں) میں بی بی صاحبہ فرماتے ہیں کہ جسوقت
حضرت عائشہ پر [illegible] بہتان باندھا اور
انہیں حضرت ابوبکر کا بھانجا مسطح نام بھی تھا
آپ اُسکے ساتھ نیک سلوک کرتے تھے حضرت

ثم لبث حتى صليت العشاء ثم رجع
فلبث حتى تعشى النبي صلى الله عليه
وسلم فجاء بعد ما مضى من الليل
ما شاء الله قالت له امرأته وما حبسك
عن اضيافك او قالت ضيفك قال ابو بكر
او ما عشيتهم قالت ابوا حتى تجيئ قد
عرضوا فابوا قال فذهبت انا فاختبأت
فقال يا غنثر فجدع وسب وقال كلوا
لا هنيئا فقال والله لا اطعمه ابدا و
ايم الله ما كنا ناخذ من لقمة الا ربا
من اسفلها اكثر منها قال شبعوا
وصارت اكثر مما كانت
قبل ذلك ونظر اليها ابو بكر
فاذا هي كما هي او اكثر
فقال لامرأته يا اخت
بني فراس ما هذا قالت
لا وقرة عيني لهي الآن
اكثر منها قبل ذلك
بثلث مرات فأكل
منها ابو بكر وقال
انما كان ذلك
من الشيطان
يعني يمينه

اور شب کو وہین کھانا کھا کر ٹھیرے رہے عشا کی
نماز پڑھکر پھر رسول صلعم کی دولت پر آئے اور ٹھیرے
رہے یہانتک کہ نبی صلعم کھانے سے فارغ ہوئے
اتنے مین کچھ رات بھی گئی آپ باہر نکلے تو
انکی بی بی نے کہا مہمانون کی طرف سے کس چیز نے
تمکو روکا (یعنی مہمان ابتک تمہارے منتظر ہین) حضرت
ابوبکر بولے تمنے انکو کھانا نہین کھلایا انکی بی بی نے
کہا ہر چند کہ کھانا انکے آگے رکھا مگر انہون نے انکار
کیا اور تمہارے آنیکے منتظر ہے عبدالرحمن کہتے
ہین مین تو چھپ گیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے
خفگی کی راہ سے کہا اے بیوقوف ناک
تونے برا ہی کیا اور اپنے اہل بیت کو خطاب کر کے
فرمایا) لو تم ہی کھاؤ سو خدا کی قسم مین یہ کھانا
کبھی نہ کھاؤنگا (عبدالرحمن کہتے ہین) بخدا جتنا ہم
لقمہ لیتے تھے اس سے زائد اسکے نیچے زیادہ ہوتا تھا
یہانتک کہ سب سیر بھی ہوگئے اور پہلے سے زیادہ
کھانا بھی رہ گیا حضرت ابوبکر نے جو دیکھا یہ
کہ کھانا جو لگا تھا بلکہ اس سے زائد موجود ہے تو اپنی
بی بی سے فرمایا کہ اے بنی فراس کی بہن یہ کیا
ہے انہون نے جواب دیا آنکھون کی ٹھنڈک کی قسم یہ تو
پہلے سے بہت زیادہ ہے یہ سنکر حضرت ابوبکر نے
بھی تناول کرنے لگے اور فرمانے لگے غصہ کی نیت
مین میرا قسم کھانا شیطان کے وسوسہ سے تھا

بطن قد القى فى روعى انها جارية
فاستوهبها بها خيرا فولدت ام كلثوم
عن يحيى بن سعيد ان عائشة زوج
النبى صلى الله عليه وسلم قالت رأيت
ثلثة اقمار سقطن فى حجرى فقصصت
رؤياى على ابى بكر الصديق قالت
فلما توفى رسول الله صلى الله عليه
وسلم ودفن فى بيتها قال لها ابو بكر
هذا احد اقمارك وهو خيرها رواه مالك
فى الموطا عن ابى النضر مولى عمر بن
عبيد الله انه بلغه ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم قال لشهداء احد هؤلاء
اشهد عليهم فقال ابو بكر الصديق
يا رسول الله السنا باخوانهم اسلمنا
كما اسلموا وجاهدنا كما جاهدوا فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم بلى
ولكن لا ادرى ما تحدثون بعدى
قال فبكى ابو بكر ثم بكى ثم قال ائنا
لكائنون بعدك رواه مالك فى الموطا
عن ربيعة بن ابى عبد الرحمن انه قال
قدم على ابى بكر الصديق مال من البحرين
فقال من كان له عند رسول الله صلى الله عليه
وسلم وأى او عدة فليأتنى فجاءه جابر بن عبد الله فحفن له ثلث

بطن والی بچی ہے پس اسکے حق میں بھی میں بھلائی کی وصیت
کرتا ہوں۔ راوی کہتا ہے آخر کار ام کلثوم پیدا ہوئیں۔
موطا میں یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ
فرماتی ہیں کہ میں نے خواب میں تین چاند کو دیکھا کہ میرے
حجرے میں گرے پڑے ہیں میں نے حضرت ابوبکر سے بیان
کیا آپ اسوقت تو خاموش ہو رہے مگر جب رسول اللہ
صلعم کی وفات ہوئی اور میرے حجرے میں مدفون ہوئے
تو آپ نے فرمایا ان تین چاندوں میں کا ایک چاند یہ ہے
اور یہ سب سے بہتر ہے موطا میں ابی النضر مولی عمر بن
عبید اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
احد کے شہیدوں کے حق میں فرمایا میں گواہ ہوں ان پر
تو ابو بکر صدیق نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا
ہم انکے بھائی نہیں ہیں ان جیسے ہم بھی مسلمان ہوئے ہیں
جیسے انہوں نے جہاد کیا ہے ہم بھی جا کر لڑے ہیں
رسول اللہ صلعم نے فرمایا یہ بات ٹھیک ہے مگر مجھے خبر
نہیں کہ تم میرے بعد کیا کیا دین میں ایجاد کرو گے
یہ سنکر حضرت ابوبکر رو دیے اور بہت روئے پھر
حضرت ابوبکر نے کہا کیا ہم بعد آپکے زندہ رہینگے
موطا میں ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے روایت ہے کہ جب
حضرت ابوبکر صدیق کے پاس بحرین سے مال آیا تو آپنے
اعلان کرا دیا کہ جس سے رسول اللہ صلعم نے کوئی وعدہ
کیا ہو یا کوئی قرضخواہ ہو تو وہ میرے پاس آکر مانگے
پس جابر بن عبد اللہ آپکے پاس آئے آپنے تین لپ بھر

لا يقسم على مسطح في قصة الافك
رواه كله البخاري معنى وقال الله
تعالى وسيجنبها الاتقى الآية نزلت
في ابي بكر رواه الحاكم في صحيحه و
البزار وقال الله تعالى والذين استجابوا
لله والرسول من بعد ما اصابهم القرح
الاية قالت عائشة نزلت في ابي بكر
رواه البخاري عن عائشة انها قالت
ان ابا بكر الصديق كان نحلها جاد عشرين
وسقا من ماله بالغابة فلما حضرته الوفاة
قال والله يا بنية ما من الناس احد
احب الي غنى بعدي منك ولا اعز علي
فقرا بعدي منك واني كنت نحلتك جاد عشرين
وسقا فلو كنت جددتيه واحتزتيه كان
لك وانما هو اليوم مال وارث وانما هو
اخواك واختاك فاقتسموه على كتاب الله
قالت عائشة فقلت يا ابت لو كان كذا
وكذا لتركته انما هي اسماء فمن الاخرى فقال
ذو بطن بنت خارجة اراه جارية رواه
مالك في الموطا واخرجه ابن
سعد وقال
في آخره
ذات

عائشہ کی بریت کے بعد آپنے قسم کھائی کہ جو مسطح
کو دیا کرتا تھا آیندہ نہ دونگا اُسپر اللہ صاحب نے
آیت نازل کی اسکو بخاری نے روایت کیا ہے
حاکم اور بزار میں ہے کہ یہ آیت (قریب آگ سے بچیگا
جو بہت متقی ہے) حضرت ابوبکر کے حق میں نازل
ہوئی اسیطرح آیۃ والذین استجابوا الخ عائشہ فرماتی
ہیں کہ ابوبکر کے حق میں نازل ہوئی یعنی بخاری
میں ہے موطا میں حضرت عائشہ سے روایت ہے
کہ حضرت ابوبکر نے مجھے بیس وسق کھجوروں کا ایک قطعہ
اپنی ملکیت میں سے عنایت فرمایا اور وہ ایک جنگل
میں تھا مگر جب آپکی وفات کا وقت قریب آیا تو
مجھے فرمایا اے بیٹی بخدا مجھے یہ بات بہت محبوب ہے
کہ میرے بعد تو سب سے زیادہ غنی ہے اور فقر کا غلبہ
میرے بعد تجھپر نہو اگر تو ان بیس وسق کھجوروں کو
کاٹ کر خزانہ میں رکھ لیتی تو وہ خاص تیرا ہی مال
ہوتا مگر اب وہ سب وارثوں کا مال ہے تیرے دو
بھائی و دو بہنیں اور یہی ہیں جنکے لئے انکے کتاب کے
موافق تقسیم کر لینا چاہئے عائشہ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا
یہ آپ تو ٹھیک ہے کیا بڑا مال کیونکہ میری بہن تو اسماء ہی
مگر میری تو صرف ایک ہی بہن ہے اسماء ہی دوسری
کون سی ہے فرمایا بنت خارجہ کی پیٹ میں بھی میرے
گمان میں لڑکی ہی ہے ابن سعد کی روایت میں الفاظ
زائد ہیں کہ میرے دلمیں یہ بات ڈالی گئی ہے کہ ذات

ولقد اتخذ الله صاحبكم خليلا رواه
مسلم۔ زاد احمد في الدين وصاحبي
في الغار عن ابن عباس ان النبي
صلى الله عليه وسلم قال وهو في
قبة يوم بدر اللهم انشدك عهدك
ووعدك اللهم ان تشأ لا تعبد
بعد اليوم فاخذ ابو بكر
بيده فقال حسبك يا رسول الله
الححت على ربك فخرج وهو
يثب في الدرع وهو يقول
سيهزم الجمع ويولون الدبر
رواه البخاري عن ابي سعيد
الخدري رضي الله عنه قال
خطب النبي صلى الله عليه
وسلم فقال ان الله خير
عبدا بين الدنيا
وبين ما عنده
فاختار ما عنده
فبكى ابو بكر الصديق
فقلت في نفسي
ما يبكي هذا
الشيخ ان يكن
الله خير عبدا

یعنی بہتوں اور یا ہیں۔ احمد کی روایت میں اخی
فی الدین صاحبی فی الغار زیادہ ہے یعنی ابوبکر میرے دینی بھائی اور یار
غار ہیں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ
(ذات محمدی صلعم) دوست بنایا۔ بخاری میں ابن عباس سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم بدر کے دن ایک چھوٹے سے قبہ (خیمہ)
میں تشریف رکھتے تھے فرمانے لگے یا خدایا میں تیرے عہد اور
وعدہ کو یاد دلاتا ہوں (یعنی کمال عاجزی سے تیرے عہد و پیمان
کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں) اگر تجھے منظور ہے
تو آج سے بعد زمین میں عبادت نہ کیا جائے (یعنی
تمام مسلمانوں کو نیست و نابود کر دیا) حضرت ابوبکر
نے اسوقت آپکے ہاتھ پکڑ لئے اور کہا یا رسول اللہ
بس کیجئے آپ اپنے رب سے بہت التجا کی پس رسول
اللہ صلعم قبہ سے نکل آئے اور وہ زرہ پہنے ہوئے
زبان فیض بیان سے فرماتے تھے سیہزم الجمع ویولون
الدبر (قریب لشکر شکست پاکر پیٹھ پھیر جاتا ہے)۔ بخاری
میں ابو سعید خدری سے مروی ہے کہ ایکدن نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے لوگونکو خطبہ سنا کر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے
ایک بندہ کو اختیار دیا کہ چاہے وہ دنیا کو اختیار
کرے جو اللہ کے پاس ہے (یعنی نعیم آخرت اور ثواب
عقبیٰ) چاہے دنیا کے اندر نعم اختیار کرے سو اُسنے
چاہا جو اللہ کے پاس ہے یہ سنکر ابوبکر رونے لگے۔ ابو سعید خدری
کہتے ہیں میں نے اپنے دل میں کہا اس شیخ کے رونے
کا کیا باعث ہے اللہ تعالیٰ نے ایک بندہ کو

رواه مالك عن عبد الله بن مسعود عن النبي
صلى الله عليه وسلم قال لكل نبي خاصة
من اصحابه وان خاصتي من اصحابي ابو بكر
رواه طبرانی عن عائشة قالت مر
النبي صلى الله عليه وسلم بابي بكر
وهو يلعن بعض رقيقه فالتفت اليه
فقال لعانين وصديقين كلا ورب
الكعبة فاعتق ابو بكر يومئذ بعض
رقيقه ثم جاء الى النبي صلى الله عليه
وسلم فقال لا اعود رواه البيهقي في
شعب الايمان عن ابي هريرة
قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم من اصبح منكم اليوم
صائما قال ابو بكر انا قال فمن تبع
منكم اليوم جنازة قال ابو بكر
انا قال فمن اطعم منكم اليوم مسكينا
قال ابو بكر انا قال فمن عاد منكم
اليوم مريضا قال ابو بكر انا فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما اجتمعن في امرء الا دخل الجنة رواه
مسلم عن عبد الله بن مسعود عن النبي صلى
الله عليه وسلم قال لو كنت متخذا خليلا
لاتخذت ابا بكر خليلا ولكنه اخي

پھر کہا ہیں طبرانی میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے لئے صحابہ
میں سے ایک خاص مصاحب ہوتا ہے میرے بھی اصحاب
میں سے خاص مصاحب ابو بکر ہیں بیہقی شعب الایمان
میں عائشہ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا
حضرت ابو بکرؓ پر اس حال میں گذر ہوا کہ وہ اپنے بعض
غلاموں کو لعنت کر رہے تھے آپ انکی طرف متوجہ ہوئے
اور فرمایا کعبہ کے رب کی قسم ہے لعانین اور صدیقین
میں منافقت ہے (یعنی تو صدیق ہے اور صدیقوں کا
لعنت نہیں) حضرت ابو بکر نے اسی دن غلام کو آزاد
کر دیا اور رسول اللہ صلعم کے پاس آکر عرض کیا کہ اب
کبھی ایسا نہ کرونگا مسلم میں حضرت ابو ہریرہ سے روایت
ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے
آج کون روزہ دار ہے حضرت ابو بکر نے عرض کیا میں
پھر فرمایا آج جنازہ کے ساتھ تم میں سے کون گیا ابو بکر
بولے میں فرمایا کس نے تم میں آج مسکین کو کھانا کھلایا
ہے ابو بکر بولے میں نے فرمایا بیمار کی عیادت آج تم میں
سے آج کس نے کی ہے حضرت ابو بکر نے کہا میں نے تب
رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس شخص میں یہ صفتیں
جمع ہونگی وہ ضرور جنتی ہے مسلم میں عبد اللہ بن
مسعود سے منقول ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
نقل کرتے ہیں کہ آپنے فرمایا اگر میں کسیکو دوست
بناتا تو ابو بکر کو دوستی میں اختیار کرتا مگر وہ میرے

وسلم في مرضه الذي مات فيه
عاصبا راسه بخرقة فقعد على المنبر
فحمد الله واثنى عليه ثم قال
انه ليس من الناس احد امن
علي في نفسه وماله من ابي بكر
ابن ابي قحافة ولو كنت متخذا من
الناس خليلا لاتخذت ابا بكر
خليلا ولكن خلة الاسلام
افضل سدوا عني كل خوخة في هذا
المسجد غير خوخة ابي بكر رواه
البخاري عن جبير بن مطعم قال ان
عمرو بن العاص قال ان النبي صلى الله
عليه وسلم بعثه على جيش ذات السلاسل
قال فاتيته فقلت اي الناس احب اليك
قال عائشة قلت من الرجال قال ابوها
قلت ثم من قال عمر فعد رجالا فسكت
مخافة ان يجعلني في آخرهم
رواه البخاري ومسلم
عن عبد الرحمن بن صخر الدوسي
ابي هريرة رضي الله عنه
قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم
ما لاحد عندنا يدا الا

وسلم کا انتقال ہوا اس میں آپ ایک کپڑے کی پٹی
سے سر باندھے ہوئے منبر پر تشریف رکھتے تھے حمد وثنا
کے بعد فرمایا کہ جیسا ابو بکر بن ابی قحافہ کا مال اور ذات
کی رو سے مجھ پر احسان ہے ایسا اور لوگوں میں کسیکا
نہیں اگر میں لوگوں میں سے کسیکو دوست بناتا تو
دوستی کے لائق ابو بکر رض ہی ہوتے مگر
اسلام کی دوستی افضل ہے اس مسجد کی آمدورفت کے
کل دروازے بند کر دو مگر ابو بکر کا دروازہ کھلا رہنے دو
بخاری مسلم میں جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن العاص کو ذات السلاسل
کے لشکر میں (ایک زمین کا نام ہے) امیر بنا کر بھیجا
وہ کہتے ہیں جب میں وہاں سے رسول اللہ صلعم کی
خدمت میں آیا تو عرض کیا ان موجود لوگوں میں سے
آپکے نزدیک محبوب تر کون شخص ہے فرمایا عورتوں
میں سے عائشہ میں نے عرض کیا کہ میرا سوال تو مردوں
میں ہے فرمایا عائشہ کے والد میں نے کہا ابو بکر کے بعد
فرمایا عمر ایسے ہی جو جو میں سوال کرتا گیا آپ کئی
آدمیوں کو گنتے گئے میں اس خوف کی وجہ کہ مبادا
سب سے پیچھے مجھے گنیں خاموش ہو رہا ترمذی
میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہم پر کسیکا ایسا احسان نہیں جسکا عوض
اور مکافات ہمنے دنیا ہی میں نہ دیا ہو یعنی جنہے ہمارے
ساتھ مال وخدمت سے سلوک کیا ہمنے جن کا

بين الدنيا و بين ما عنده فاختار
ما عند الله فكان رسول الله
صلى الله عليه وسلم هو العبد و
ابو بكر اعلمنا فقال يا ابا بكر لا
تبك ان امن الناس علي في صحبته
و ماله ابو بكر و لو كنت متخذا
من امتي يعني خليلا لاتخذت
ابا بكر و لكن اخوة الاسلام
و مودته لا يبقين في المسجد
باب الا سد الا باب ابي بكر
رواه البخاري - و زاد الطبراني فاني
رايت عليه نورا عن قيس ان بلالا
قال لابي بكر ان كنت انما اشتريتني
لنفسك فامسكني و ان كنت انما اشتريتني
لله فدعني و عمل الله رواه البخاري
فاعتق ابو بكر الصديق بلالا
لاجل الله و طاعته فنزلت و
سيجنبها الاتقى الذي يؤتي
ماله يتزكى الآية ذكره
اهل العلم -
عن ابن عباس قال
خرج رسول الله
صلى الله عليه

کو اختیار دیگا یا گروہ دنیا کو اختیار کرے یا جانب آخرت
کو پس اُس بندہ نے عقبیٰ کے ثواب کو پسند کر لیا اور رسول
اللہ صلعم ایک بندہ ہیں باوجودیکہ ابو بکر ہم سب سے دانا
تر ہیں اور جو متقی و قار اور زیادتی عقل و فہم کا سبب ہے
نہ معلوم کیا سبب تھا غرض رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے
ابو بکر تو مت رو سب سے محسن زیادہ میرے حق میں مال اور صحبت
کی رو سے ابو بکر ہے اگر مجھے اپنی امت میں سے کسی کو دوستی
منظور ہوتی تو ابو بکر کو دوست بناتا مگر اسلام کی برادری
اور دوستی کافی ہے مسجد میں آمد و رفت کے لئے کوئی
کھڑکی اور دروازہ بدون بند کئے چھوڑا جاوے مگر ابو بکر کا
دروازہ - (یعنی سب کھڑکیاں اور دروازے بند کر دو مگر ابو بکر
کا دروازہ کھلا رہنے دو) طبرانی کی روایت میں
لفظ (فانی رایت علیہ نورا) زائد ہیں یعنی میں آپ سے
پر نور دیکھتا ہوں بخاری میں قیس سے روایت ہے کہ بلال
نے ابو بکر رض سے عرض کیا اگر آپ نے مجھے اپنی ذات
(یعنی خدمت) کے لئے خریدا ہے تو رکھنا اور اگر آپ نے
اللہ کے واسطے خریدا ہے تو مع عمل خدا کے مجھے چھوڑ
دیجئے حضرت ابو بکر صدیق نے خاص اللہ اور اُسکی
رضامندی کے لئے آزاد کر دیا اور آیت آپکے حق میں
نازل ہوئی (وسیجنبہا الاتقی الذی یؤتی مالہ یتزکی)
یعنی دوزخ کی آگ سے وہ متقی بچایا جائیگا جو اپنا مال
دیکر پاک ہوتا ہے بخاری میں ابن عباس سے
روایت ہے کہ جس مرض میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ

ورسوله قال النبي صلى الله عليه و
سلم ما بينكما ما بين كما متيكا قلت
لا اسبقه الى شيء ابدا رواه الترمذي
وابو داود عن ام المؤمنين ام
عبد الله عائشة الصديقة بنت
ابي بكر الصديق وريحانته
وحبيبة رسول الله صلى الله عليه
واله وسلم قالت ان ابا بكر
دخل على رسول الله صلى الله عليه
وسلم فقال انت عتيق الله من النار
فيومئذ سمي عتيقا رواه الترمذي
عن ابي هريرة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم اتاني جبرئيل
فاخذ بيدي فاراني باب الجنة الذي
يدخل منه امتي فقال ابو بكر يا رسول
الله وددت اني كنت معك حتى انظر
اليه فقال رسول الله اما انك يا
ابا بكر اول من يدخل الجنة من امتي رواه
ابو داود عن ابي الدرداء قال كنت
جالسا عند النبي صلى الله عليه وسلم اذ
اقبل ابو بكر اخذا بطرف ثوبه حتى
ابدى عن ركبتيه فقال النبي صلى الله
عليه وسلم اما صاحبكم فقد غامر فسلم

چھوڑا ہے رسول اللہ صلعم نے ذرا تم دونوں میں اتنا
فرق ہے جیسا ان دونوں میں عمر کہتے ہیں میں نے کہا
ابوبکر پر کبھی سبقت نہیں لیجا سکتا ترمذی میں
ام المؤمنین ام عبد اللہ عائشہ صدیقہ بنت ابی بکر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم کی حبیبہ اور آپکی ریحانہ سے
روایت ہے کہ ایکدن حضرت ابوبکر رسول اللہ صلعم کے
پاس آئے آپنے فرمایا اے ابوبکر تمکو اللہ تعالیٰ نے دوزخ
سے آزاد کردیا پس اُسدن سے آپکا لقب عتیق ہوگیا
ابوداؤد میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا میرے
پاس جبرئیل آئے اور ہاتھ پکڑا جنت کے اس
دروازہ کو دکھایا جس سے میری امت داخل ہوگی
(شاید یہ واقعہ شب معراج کا ہے یا اور کسی دن کا) ابوبکر
نے عرض کیا یا رسول اللہ کاش میں بھی ہوتا کہ میں
بھی اُسوقت آپکے ساتھ ہوتا اور اُس دروازے کو
دیکھتا آپنے فرمایا اے ابوبکر آگاہ ہو میری امت میں
سب سے پہلے تم ہی جنت میں جاؤ گے بخاری
میں ابوالدرداء سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ سلم کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں حضرت ابوبکر
اپنی لنگی کا ایک کونا اسطرح پکڑے ہوے جس سے
آپکے زانو تک کھل گئے تھے تشریف لائے نبی صلی اللہ
علیہ سلم نے فرمایا تمہارا یار (ابوبکر رضی اللہ عنہ) کسی
سے لڑکر آیا ہے - حضرت ابوبکر نے سلام

وقد كافيناه ما خلا ابا بكر فان له
عندنا يدا يكافيه الله بها يوم
القيمة وما نفعني مال احد قط
ما نفعني مال ابي بكر ولو
كنت متخذا خليلا لاتخذت ابا بكر
خليلا الا وان صاحبكم خليل
الله رواه ابو عيسى ابن سورة الترمذي
عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه
قال ابو بكر سيدنا وخيرنا
واحبنا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
رواه الترمذي عن ابي عبد الرحمن
عبد الله بن عمر بن الخطاب رضي الله تعالى
عنهما قال ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم لابي بكر انت صاحبي في الغار وصاحبي
على الحوض رواه الترمذي عن عمر بن
الخطاب رضي الله تعالى عنه قال امرنا رسول
الله صلى الله عليه وسلم ان نتصدق و
وافق ذلك عندي مالا فقلت اليوم
اسبق ابا بكر ان سبقته يوما قال فجئت
بنصف مالي فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ما ابقيت لاهلك فقلت
مثله واتى ابو بكر بكل ما عنده فقال يا ابا بكر
ما ابقيت لاهلك فقال ابقيت لهم الله

دون بلکہ کچھ زیادہ (اس سے دیا) ابوبکر کے سو کہ
اسکا ہم پر ایسا احسان ہے جسکا بدلا دنیا مین ہم سے
نہین ہو سکتا ان شاء اللہ قیامت مین اسکا عوض خدا دیگا
مجھے جسقدر ابوبکر کے مال نے نفع دیا ہے ایسا کسی کے
مال نے نہین دیا اگر مین کسیکو دوستی مین اختیار
کرتا تو ابوبکر کو اختیار کرتا آگاہ ہو حقیقی خدا کا دوست تمہارا
ہی صاحب ہے ترمذی مین عمر بن الخطاب رضی سے
روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضہ حسب اور نسب کی رو سے
ہمارے سردار اور عمل کے اعتبار سے ہم سب سے افضل
اور رسول اللہ صلعم کو بہت پیارے ہین ترمذی
مین عبد اللہ بن عمر بن الخطاب سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ
عنہ سے فرمایا کہ تو میرا یار تھا غار مین اور
آخرت مین حوض کوثر پر بھی مصاحب ہوگا ترمذی
اور ابو داؤد مین عمر بن الخطاب سے روایت ہے کہ ایکدن رسول اللہ صلعم
نے ہمکو صدقہ کا حکم فرمایا اور اتفاقاً حکم حضرت کے ساتھ میرے پاس مال بھی
ہوا یعنی تھا اس وقت مین کثیر المال تھا مین نے اپنے جی مین
کہا اگر ابوبکر پر سبقت ممکن ہے تو آج اس امر خیر مین ہوگی
(عمر کہتے ہین) مین آدھا مال رسول صلعم کی خدمت مین
لایا آپ نے فرمایا اے عمر تم نے اپنے اہل و عیال کیلئے کیا چھوڑا عمر
نے کہا اسی برابر چھوڑ آیا ہون اور ابوبکر جو کچھ تھا سب لے آئے
پس حضرت نے فرمایا اے ابوبکر تم نے اپنے بچون کے لیے
کیا چھوڑا فرمایا اللہ و رسول کے نام کے سوا اور کچھ نہین

خليلا ولكن اخوة الاسلام
عن همام قال سمعت عمارا يقول رأيت
رسول الله صلى الله عليه وسلم
وما معه الا خمسة اعبد وامرأتان
خديجة وام الفضل وابو بكر
رواه البخاري عن ابن عمر قال
قال رسول الله صلى الله عليه و
سلم من جر ثوبه خيلاء لم ينظر الله
اليه يوم القيمة فقال ابو بكر
ان احد شقي ثوبي يسترخي
الا ان اتعاهد ذلك منه
فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم انك لست تصنع ذلك خيلاء
رواه البخاري عن زيد بن اسلم
قال عرس رسول الله صلى الله عليه
وسلم ليلة بطريق مكة ووكل
بلالا ان يوقظهم للصلوة فرقد
بلال ورقدوا حتى استيقظوا
وقد طلعت عليهم الشمس فاستيقظ
القوم فقد فزعوا فامرهم رسول
الله صلى الله عليه وسلم ان يركبوا
حتى يخرجوا من ذلك الوادي وقال
ان هذا واد به شيطان فركبوا حتى

آنحضرت نے فرمایا اگر میں کسی کو جانی دوست
بناتا لیکن اسلام کا بھائی چارہ اور برادری افضل ہے
بخاری میں ہمام سے روایت ہے کہ میں نے عمار سے
سنا وہ کہتے ہیں کہ جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس آیا تو آپ کے نزدیک پانچ غلام اور دو عورتیں
خدیجہ ام الفضل اور ابوبکر کے سوا اور کسی کو نہ دیکھا
بخاری میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو کوئی فخر و تکبر کی راہ سے
نیچا اور لمبا کرتے اور پاجامے پہنیگا قیامت کے
دن خدا اسپر نظر رحمت نہ فرمائیگا حضرت ابوبکر نے
عرض کیا میرے کپڑے کا ایک طرف لٹکا رہتا ہے اگر
گو میں حفاظت بھی کرتا ہوں تاہم کبھی کبھی
لٹک جاتا ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا تم شیخی کی
راہ سے نیچا نہیں کرتے ہو مؤطا میں زید بن اسلم
سے مروی ہے کہ ایک سفر میں رسول اللہ صلعم مکہ
کے رستہ میں پچھلی رات کو اترے اور بلال کو
اس بات پر مقرر کیا کہ صبح کی نماز کے لئے انہیں جگا دیں
اتفاق سے بلال اور سب آدمی سو گئے یہاں تک کہ
سورج کی حرارت نے سبکو جگایا جب آنکھ جاگی تو
نماز کے فوت ہونے سے بہت گھبرائے رسول اللہ
نے فرمایا گھبرانے کی کوئی بات نہیں جلد سوار ہو کر
اس جنگل سے نکل چلو اس وادی میں شیطان کا
تسلط ہے تمام صحابہ سوار ہو گئے اور جب تک اس

وقال انی کان بینی و بین ابن الخطاب
شیٔ فاسرعت الیه ثم ندمت فسألته
ان یغفرلی فابی علی ذالك فاقبلت
الیك فقال یغفر الله لك یا ابا بکر
ثلثا ثم ان عمر ندم فاتی منزل
ابی بکر فسأل اثم ابو بکر قالوا
لا فاتی النبی صلی الله علیه وسلم
فجعل وجه النبی صلی الله علیه
سلم یتمعر حتی اشفق ابو بکر
فجثی علی رکبتیه فقال یا رسول
الله انا کنت اظلم مرتین فقال
النبی صلی الله علیه وسلم ان
الله بعثنی الیکم فقلتم کذبت
فقال ابو بکر صدقت وواسانی
بنفسه وماله فهل انتم تارکوا صاحبی
مرتین فما اوذی بعدها رواه
البخاری اخرج ابن عدی من
حدیث ابن عمر نحوه وفیه فقال
رسول الله صلی الله علیه وسلم
لا تؤذونی فی صاحبی فان الله
بعثنی بالهدی ودین الحق فقلتم
کذبت وقال ابو بکر صدقت ولولا
ان الله سماه صاحبه لاتخذته

آیا اور کہا مجھ میں اور عمر بن الخطاب میں کوئی رنجش
ہو گئی گو مبادرت میری ہی طرف سے تھی مگر میں نے
اپنی خطا پر نادم ہو کر اُنسے معافی چاہی اُنہوں نے
انکار کیا اب میں آپکے پاس آیا ہوں رسول اللہ
صلعم نے تین مرتبہ فرمایا اے ابو بکر تجھپر خدا رحم
کرے یہاں حضرت عمر بھی اپنے غصہ پر نادم ہو کر
ابو بکر کے مکان پر آکر آواز دی کہ کیا ابو بکر گھر میں ہیں
لوگوں نے کہا نہیں آپ بھی نبی صلعم کی خدمت
میں آئے اور رسول اللہ صلعم کا چہرہ متغیر ہونے لگا حضرت
ابو بکر ڈر کر دو زانو مؤدب ہو بیٹھے اور کہنے لگے یا
رسول اللہ میں ہی ظالم تھا اسمیں عمر کا قصور نہیں
دو مرتبہ یہ کلمہ فرمایا آپکا غصہ کچھ دھیما ہوا فرمایا میں
تمہاری طرف (قریش) بھیجا گیا تم سب نے میری
تکذیب کی مگر ابو بکر نے میری تصدیق بھی کی اور اپنے
مال و جان سے میری غمخواری اور مدد بھی کی کیا
تم میرے مصاحب کو مجھ سے چھڑانا چاہتے اور اسکا
انکار کرتے ہو پھر اسکے بعد کبھی ایذا نہ دی گئی ابن عدی
نے جو حدیث ابن عمر سے روایت کی ہے اسمیں یہ لفظ
زیادہ ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا میرے یار کو
ایذا مت دو دیکھو خدا نے مجھے ہدایت اور دین حق کے
ساتھ مبعوث کیا تم سب لوگ میری تکذیب کرتے رہے
ہو مگر ابو بکر نے اُسوقت تصدیق ہی کی اگر اُسکے
حق میں خدا تعالیٰ صاحب کا لفظ (اذ یقول لصاحبه

مع رسول الله صلى الله عليه و
سلم الى الغار فلما انتهيا اليه قال
والله لا تدخله حتى ادخل قبلك
فان كان فيه شيء اصابني دونك
فدخله فكسحه ووجد في جانبه
ثقبا فشق ازاره وسدها به وبقي
منها اثنان فالقمهما رجليه ثم
قال لرسول الله صلى الله عليه
وسلم ادخل فدخل رسول الله
صلى الله عليه وسلم ووضع راسه
في حجره ونام فلدغ ابو بكر في
رجله من الجحر ولم يتحرك مخافة
ان ينتبه رسول الله صلى الله عليه
وسلم فسقط دموعه على وجه
رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقال ما لك يا ابا بكر قال لدغت
فداك ابي وامي فتفل رسول
الله صلى الله عليه وسلم فذهب
ما يجده ثم انتقض عليه وكان
سبب موته واما يومه فلما
قبض رسول الله صلى الله عليه
وسلم وارتدت العرب و
قالوا لا نؤدي زكوٰة فقال لو منعوني

جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ غار کی طرف آپ نے سفر کیا جب
غار پر پہنچے تو ابو بکر رضی اللہ تعالے نے
عرض کیا یا رسول اللہ آپ ابھی اسمیں داخل
نہ ہوں پہلے میں اندر اتروں کیونکہ اگر اس غار
میں کوئی موذی (سانپ بچھو وغیرہ) ہو تو اُسکا
ضرر مجھی کو پہونچے آپ اُس سے محفوظ رہیں
پھر آپ نے غار میں گھسکر شب کی تاریکی میں اپنے
ہاتھ سے غار کو صاف کیا اس غار کی ایک جانب
کئی سوراخ آپنے پائے اور اُنکو اپنا تہبند پھاڑ پھاڑ
کر بند کر دیا مگر دو سوراخ باقی بچگئے اور کپڑا ہو چکا
تو آپنے اُن دونوں سوراخوں میں اپنے پیر دیئے اور
آنحضرت سے عرض کیا آپ تشریف لائیے رسول اللہؐ
غار میں داخل ہوئے اور ابو بکرؓ کے زانو پر سر رکھکر سو گئے
یہاں سوراخوں میں سے سانپ ابو بکرؓ کے پاؤں کو کاٹنے
لگا مگر ابو بکرؓ نے رسول اللہ کے جاگنے کے خوف سے جنبش
نکی اور تکلیف سے آنسو ٹپک کر رسول اللہ صلعم کے چہرہ
مبارک پر گرے تو آپ جاگ اُٹھے اور فرمایا ای ابو بکر کیوں روتے ہو
عرض کیا میرے ماں باپ حضور پر قربان ہوں مجھے سانپ نے کاٹا حضرت
نے اسجگہ اپنے منہ کا لعاب لگا دیا جس سے فوراً زہر اتر جاتا رہا مگر آخر عمر
میں پھر اسی زہر نے رجوع کیا اور آپکی وفات کا یہی سبب ہوا لیکن ابو بکرؓ کا دن
(جسکا میں آپ سے ذکر کرتا ہوں) وہ دن ہے کہ جب رسول اللہ صلعم کے انتقال
عرب کی ایک جماعت مرتد ہوگئی اور زکوٰۃ دینے سے انکار کیا تو ابو بکرؓ نے کہا اگر

خرجوا من ذلك الوادي ثم امرهم
رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان ينزلوا وان يتوضؤا وامر بلالا
ان ينادي للصلوة او يقيم فصلى
رسول الله صلى الله عليه وسلم
بالناس ثم انصرف وقد راى من
فزعهم فقال يا ايها الناس ان الله
قبض ارواحنا ولو شاء لردها الينا
في حين غير هذا فاذا رقد احدكم عن
الصلوة او نسيها ثم فزع اليها فليصلها
كما كان يصليها في وقتها ثم التفت
رسول الله صلى الله عليه وسلم الى ابي بكر
الصديق فقال ان الشيطان اتى بلالا
وهو قائم يصلي فاضجعه ثم لم يزل
يهدئه كما يهدأ الصبي حتى نام ثم دعا
رسول الله صلى الله عليه وسلم بلالا
فاخبر بلال رسول الله صلى الله عليه وسلم
مثل الذي اخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقال ابو بكر اشهد انك رسول الله رواه مالك
في الموطا عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه
ذكر عنده ابو بكر فبكى وقال وددت ان عملي
كله مثل عمله يوما واحدا من ايامه وليلة
واحدة من لياليه اما ليلة فليلة

وادی سے نکل آئے تھوڑی دور چلکر آپنے فرمایا کہ
میدان میں اتر کر وضو کرو اور بلال سے فرمایا کہ اذان کہے یا
اقامت پڑھے پس آپنے سب کو نماز پڑھائی نماز سے
فراغت کے بعد جب آپنے صحابہ میں خوف کے آثار ملاحظہ
فرمائے تو کہا اے لوگو خدا نے ہماری روحونکو تھام رکھا
تھا اگر وہ چاہتا تو اسوقت بھی ارواح کو نہ پھیرتا اس وقت
کے گزرنیکے بعد پھیرتا جب تم میں سے کوئی نماز کو بھول
جائے یا سو رہے تو جب یاد آئے یا اٹھے اسیوقت جیسا
اُسکے وقت میں پڑھنی چاہیے پڑھلے پھر آپنے حضرت
ابوبکر کیطرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ شیطان بلال کے
پاس آیا وہ کھڑے نماز پڑھتے تھے پس شیطان نے
بلال کو لٹا دیا اور ایسا تھپک کر سلایا جیسے بچے کو
آرام سے اُسکی ماں سلاتی ہے حتی کہ بلال خوب
سو گئے اور ہمیں جگا نہ سکے اسکے بعد آپنے بلال کو
بلاکر پوچھا انہوں نے وہی بیان کیا جو رسول صلعم
صلعم اس سے پہلے بیان فرما چکے تھے ابوبکر بولے
میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے برحق رسول ہیں
موطا میں حضرت عمر بن الخطاب سے روایت ہے کہ
ایکدن حضرت عمر کے سامنے حضرت ابوبکر کا ذکر ہوا
عمر نے رو کر کہا میں چاہتا ہوں کہ میرا سارا عمل ابوبکر
کے تمام دنوں میں سے ایکدن کے عمل کی مانند ہو
انکی تمام راتوں میں سے ایک رات جیسا عمل ہو
لیکن ابوبکر کی رات پس وہ وہ رات ہے کہ جسمیں

فی الحجۃ التی امرہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قبل حجۃ الوداع
یوم النحر فی رھط امرہ یؤذن
فی الناس الا لا یحج بعد العام المشرک
ولا یطوفن بالبیت عریان رواہ
البخاری ومسلم عن منزال
ابن سبرۃ عن علی رضی اللہ عنہ
قال ذلک امرء سماہ اللہ الصدیق
علی لسان محمد لانہ خلیفۃ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رضیہ عن
ربنا فرضیناہ عن دنیانا رواہ حاکم
عن ابن عباس عن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال ما کلمت
فی الاسلام احدا الا ابی علی والجنۃ
فی الکلام الا ابن ابی قحافۃ فانی
لا اکلمہ شیئا الا قبلہ واستقام علیہ
عن عائشۃ عن رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال الناس کلھم
یحاسبون الا ابا بکر رواہ ابن
عساکر عن انس بن مالک رضی
اللہ عنہ قال لما توفی النبی صلی
اللہ علیہ وسلم دخل رجل اشھب
اللحیۃ جسیم صبیح فتخطی رقابھم

حضرت ابوبکر رضہ کو آپ نے بنایا تھا جبکہ ابوبکر رضہ
نے قربانی کے دن ایک جماعت کے ساتھ بھیجا
کہ لوگوں میں ندا کردے کہ اس سال کے بعد کوئی
مشرک نہ حج کرے نہ کوئی خانہ کعبہ کا طواف ننگا ہو کر
کرے۔ حاکم منزال بن سبرہ سے روایت کرتے
ہیں کہ حضرت علی نے حضرت ابوبکر کی بابت فرمایا
یہ ایک مرد ہے جس کا نام اللہ نے اپنے نبی ص کی
زبان سے صدیق نکلوایا۔ وہ رسول اللہ ص کے
خلیفہ اول برحق ہیں۔ آپ نے انہیں ہمارے
دین پر ترجیح دے کر پسند فرمایا پس ہم انہیں اپنی
دنیا پر فضیلت دیں گے۔ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ
سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
میں نے اسلام میں جس سے کلام کیا وہ انکار سے
پیش آیا۔ اور کلام میں میرے ساتھ مراجعت کی
سوائے ابن ابی قحافہ کے میں نے جس بات میں
ان سے کلام کیا انھوں نے فوراً قبول ہی نہیں
کیا بلکہ اس پر مستقیم اور ثابت رہے۔ ابن عساکر
عائشہ رض سے روایت کرتے ہیں کہ سب لوگوں کا
حساب ہوگا مگر ابوبکر بدون حساب جنت میں داخل
ہوں گے مستدرک میں حاکم حضرت انس
سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی وفات کے بعد ایک شخص خوبصورت جسکی
سفید داڑھی تھی لوگوں کو پھیرتا پھاندتا آیا۔

عمر رضی اللہ عنہ لجاهدتهم عليه

فقلت يا خليفة رسول الله تألف

الناس وارفق بهم فقال لي أجبار

في الجاهلية وخوار في الإسلام

انه قد انقطع الوحي وتم الدين

اينقص وانا حي رواه ابو الحسن

رزين بن معوية العبدري عن عروة

ابن عبد الله قال سئلت ابا جعفر

يعني محمد الباقر بن علي بن الحسين

ابن علي بن ابي طالب رضي الله عنه

عن حلية السيف فقال لا باس قد

حلى ابو بكر الصديق سيفه قلت تقول الصديق

قال نعم الصديق نعم الصديق

نعم الصديق من لم يقل الصديق

فلا صدق الله قوله في الدنيا و

الآخرة رواه ابو الحسن علي بن

عمر الدارقطني عن امير المؤمنين

امام المتقين ابو الحسن علي بن ابي

طالب قال قال لي رسول الله صلى

الله عليه وسلم سألت الله ان

يقدمك ثلثا فابى علي الا تقديم

ابي بكر رواه الدارقطني ٭

عن ابي هريرة قال بعثني ابو بكر

ایک رسی تک بھی سے اونٹ باندھا جاتا ہے جہاد کرونگا

لوگ عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں تو میں نے عرض کیا اے

خلیفہ رسول صلعم لوگوں سے الفت کیجئے اور ان سے مہربانی سے

الفت برتیے فرمایا تم ایام جاہلیت میں تو بڑے شجاع

تھے اب اسلام کے زمانے میں سستی اور نامردی کرتے

ہو اب وحی تو منقطع ہوگئی اور دین کامل ہوچکا کیا دین

میں نقص ہو اور میں زندہ رہوں - دارقطنی میں عروہ

بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ میں نے ابو جعفر

یعنی محمد باقر حسین بن علی کے پوتے سے پوچھا کہ تلوار

کے قبضہ کا مرصع ہونا جائز ہے انھوں نے کہا اسمیں

کچھ خوف نہیں کیونکہ حضرت ابوبکر صدیق نے اپنی تلوار

کا قبضہ مرصع ہوا پایا تھا (عروہ کہتے ہیں) میں نے ابو جعفر

سے کہا کیا آپ انکو صدیق کہتے ہو فرمایا ہاں صدیق

ہاں صدیق ہاں صدیق جو شخص انھیں صدیق نہ کہے خدا

تعالی اسکے قول کی تصدیق دنیا و آخرت میں کبھی نہ

کرے - دارقطنی میں حضرت علی بن ابی طالب کرم

اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلے

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تین دفعہ جناب

باری میں التجا کی کہ تجھکو فضیلت تقدیم حاصل ہو

مگر انکار ہی ہوا اور ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کو

تشریف تقدیم ملا - بخاری مسلم میں ابو

ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے نقل ہے

کہ حجۃ الوداع کے قبل جو حج ہوا رسول اللہ صلعم نے

فبكى ثم التفت الى الصحابة رضى الله
عنهم فقال ان فى الله عزاء من
كل مصيبة وعوضا من كل فائت
وخلفا من كل هالك فالى الله فانيبوا
واليه فارغبوا ونظره اليكم فى
البلاء فانظروا فانما المصاب من
لم يجبر وانصرف فقال ابو بكر و
على رضى الله عنهما هذا الخضر عليه
السلام رواه الحاكم فى المستدرك
عن ام المؤمنين عائشة زوج النبى
صلى الله عليه وسلم قالت دخلت على
ابى بكر رضى الله عنه فقال فى كم
كفنتم النبى صلى الله عليه وسلم
فقالت فى ثلثة اثواب بيض سحولية
ليس فيها قميص ولا عمامة فقال
لها فى اى يوم توفى رسول الله
صلى الله عليه وسلم قالت يوم
الاثنين قال فاى يوم هذا قالت يوم
الاثنين قال ارجو فيما بينى وبين الليل فنظر الى
ثوب كان عليه وكان
يمرض فيه به ردع من زعفران
فقال اغسلوا ثوبى هذا وزيدوا
عليه ثوبين فكفنونى فيه

اور رونے لگا تھوڑی دیر کے بعد صحابہ [illegible]
[illegible] کی جماعت کی طرف متوجہ ہوکر کہنے
لگا ہر مصیبت [illegible] تسلی
ہے ہر فوت ہونے والی چیز کے عوض ہے اور
ہلاک ہونے والی شے کے لیئے اوسکا قائم مقام ہے
الله کی طرف رجوع کرو اوسکی رحمت کے منتظر ہو کیونکہ
بلا ومصیبت کے وقت اوسکی نظر رحمت تم پر ہے پس
غور کرو جسے مصیبت پہونچی ہو وہ ثواب سے محروم نہیں
ہوتا ہے پھر وہ شخص چلا گیا ابو بکر و علی نے کہا یہ
خضر تھے بخاری میں ام المؤمنین حضرت عائشہ
صدیقہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابو بکر کی بیماری
میں انکے پاس گئی آپ نے مجھ سے فرمایا رسول الله صلی الله
علیہ وسلم کو تم نے کے کپڑوں میں کفنایا تھا میں نے
کہا سحول (ملک یمن میں ایک بستی کا نام ہے) کے
تین سفید کپڑوں میں نہ ان میں قمیص تھا نہ عمامہ پھر
مجھسے فرمایا رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے کس دن
دن وفات پائی میں نے عرض کیا پیر کو فرمایا آج کیا
دن ہے میں نے کہا پیر فرمایا میں امید کرتا ہوں کہ
رات سے پہلے میرا بھی کچھ ہو بیماری کی حالت میں جو
کپڑا آپ پہنے ہوئے تھے اوس میں زعفران کا کچھ
کا دھبہ لگ گیا تھا آپ نے اوسکو دیکھکر فرمایا
یہ کپڑا جو میں پہنے ہوئے ہوں دھو کر اور
دو کپڑے لیکر ان میں مجھے کفن دینا

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قال
حدثنی ابو بکر وصدق ابو بکر
قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
و سلم یقول ما من رجل یذنب
ذنبا ثم یقوم فیتطہر ثم یصلی ثم
یستغفر اللہ الا غفر اللہ لہ ثم قرأ
والذین اذا فعلوا فاحشۃ او
ظلموا انفسہم ذکروا اللہ فاستغفروا
لذنوبہم رواہ الترمذی وابو داود
سلیمان بن الاشعث السجستانی
البصری وابو عبد اللہ محمد بن
یزید ابن ماجہ القزوینی عن
عائشۃ انہا قالت لعبد اللہ بن الزبیر
یا ابن اختی ان اباک و جدک تعنی
ابا بکر والزبیر لمن الذین قال اللہ
لہم عز و جل الذین استجابوا للہ
والرسول من بعد ما اصابہم القرح
رواہ الحاکم و قال ہذا حدیث
صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ
عن ابی ہریرۃ قال لما توفی النبی
صلی اللہ علیہ و سلم واستخلف ابو بکر
بعدہ و کفر من کفر من العرب قال
عمر بن الخطاب لابی بکر کیف تقاتل

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے ابو بکر
صدیق نے حدیث کی اور سچ فرمایا ابو بکر نے سنا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جب کوئی شخص
گناہ کرے پھر وضو کرکے نماز کے لیے کھڑا ہو
اور اپنے گناہ پر نادم ہوکر خدا سے بخشش چاہے
خدا اس پر رجوع کرتا اور اسکی معافی منظور فرماتا
ہے پھر آپ نے (بطریق استشہاد) یہ آیت پڑھی اور
جو لوگ جب کسی قسم کی برائی یا اپنی جانوں پر ظلم
کریں پھر اللہ کو یاد کریں اس سے بخشش چاہیں
حاکم نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ حضرت
عائشہ نے عبد اللہ بن زبیر سے فرمایا اے بیٹے
تیرا باپ (زبیر) اور تیرا نانا ابو بکر ان لوگوں میں تھے
جنکے حق میں خدا تعالے نے یہ آیت بھیجی جن لوگوں
نے قبول کیا خدا اور اسکے رسول کا حکم اسکے بعد
کہ انہیں سخت زخم پہونچ چکا تھا، حاکم کہتے ہیں یہ حدیث
شیخین کی شرط پر ہے بخاری مسلم میں حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت
کا انتقال ہوا اور ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ آپ
کے قائم مقام ہوئے اور سارا عرب دین سے
منکر ہو گیا اور بعض نے زکوۃ دینی بند کر دی)
تو اس وقت حضرت ابو بکر رضی اللہ
عنہ نے قتال کا ارادہ کیا۔ حضرت عمر بن خطاب
نے حضرت ابو بکر سے کہا کیا آپ ان لوگوں سے جنگ کریں

الله بن عثمن ابو بکر الصدیق
علیه الصلوٰة والسلام عن ام
المومنین عائشة الصدیقة زوج النبی
صلی الله علیه وسلم انها قالت وا
راساه فقال رسول الله صلی الله علیه
وسلم ذاك لو کان وانا حیٌّ فاستغفر
لكِ وادعو لكِ فقالت عائشة واثکلیاه
والله انی لاظنك تحب موتی فلو کان ذلك
لظللت اخر یومك معرسا ببعض
ازواجك فقال النبی صلی الله علیه
وسلم بل انا واراساه لقد هممت
او اردت ان ارسل الی ابی بکر
وابنه واعهد ان یقول القائلون
او یتمنی المتمنون ثم قلت یابی الله
ویدفع المومنون او یدفع الله ویابی
المومنون رواه البخاری عن ام
عبد الله عائشة زوج النبی صلی الله
علیه وسلم قالت قال لی رسول الله
صلی الله علیه وسلم فی مرضه ادعی
لی اباكِ واخاكِ حتی اکتب لکم کتابا
فانی اخاف ان یتمنی متمن ویقول
قائل انا ولا ویابی الله والمومنون
الا ابا بکر رواه مسلم وفی کتاب الحمیدی انا اولی

بخاری میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی
اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے درد سر کی
شدت کی وجہ سے کہا ہائے میرا سر نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا وہ (یعنے تیری موت) اے عائشہ
اگر واقع ہو لی اور میں زندہ رہا تو تیرے گناہوں کے
لیے بخشش اور رفع درجات کے لیے دعا کرونگا حضرت
عائشہ نے فرمایا ہائے مصیبت میرا گمان ہے کہ
آپ میرا مرنا چاہتے ہیں۔ اگر میں مرجاؤں گی تو آپ
اسی دن کے آخر دوسری بی بیوں سے صحبت کرینگے
اور مجھے بھول جائیں گے آپ نے فرمایا چھوڑ اس ذکر
کو جانے دو میرے درد سر کی خبر لو میں نے قصد
یا ارادہ کیا تھا کہ کسی کو ابوبکر اور ان کے بیٹے عبد الرحمن
کے پاس بھیجوں تاکہ ان کے سامنے اپنا ولیعہد کردوں تاکہ
ایسا نہو کہ میرے بعد کہنے والے کہیں یا آرزو کرنے
والے خلافت کی آرزو کریں پھر میں نے اپنے لیے کہا کہ انکار
کریگا اللہ تعالیٰ (غیر ابی بکر کی خلافت کا) اور دفع کرینگے
مسلمان (غیر خلافت ابی بکر کو) یا اسکے برعکس فرمایا مسلم میں
ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے مرض موت میں فرمایا کہ اے عائشہ اپنے والد
(ابوبکر) اور اپنے بھائی (عبد الرحمن) کو بلاؤ کہ میں خلافت
کی ایک کتابت کر جاؤں کیونکہ مجھے خوف ہے کہ کوئی تمنی تمنا کرے اور
کوئی کہنے والا کہے میں خلافت کا زیادہ مستحق ہوں اللہ تعالیٰ اور
مسلمان انکار کرینگے غیر ابی بکر کی خلافت کا مگر ابوبکر کی خلافت میں

رواه ابو داود عن عبد الله بن زمعة قال لما سمع النبی صلی الله علیه وسلم صوت عمرؓ قال ابن زمعة خرج النبی صلی الله علیه وسلم حتی اطلع راسه من حجرته ثم قال لا لا لا لیصل للناس ابن ابی قحافة یقول ذلك مغضبا رواه ابو داود سلیمان بن الاشعث السجستانی البصری عن ابی عبد الرحمن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه قال لما قبض رسول الله صلی الله علیه وسلم قالت الانصار منا امیر ومنکم امیر فاتاهم عمر بن الخطاب رضی الله عنه فقال یا معشر الانصار الستم تعلمون ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قد امر ابا بکر ان یؤم الناس وایکم تطیب نفسه ان یتقدم ابا بکر فقالت الانصار نعوذ بالله ان نتقدم ابا بکر رواه ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب النسائی وابو یعلی والحاکم وصححه عن ابی سعید سعد بن مالك بن سنان رضی الله عنه انهم لما اجتمعوا بالسقیفة بدار سعد بن عبادة فیهم ابو بکر وعمر رضی الله عنهما قام خطباء الانصار فجعل الرجل منهم یقول یا معشر المهاجرین ان رسول الله صلی الله

ابو داود میں عبد اللہ بن زمعہ سے روایت ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرؓ کی آواز سنی آپ اپنے اور حجرہ سے سر نکال کر جھانکا پھر فرمایا یہ امامت جماعت ٹھیک نہیں ابن ابی قحافہ نماز پڑھاویں یہ فرماتے تھے اور غصہ کے آثار آپکے چہرہ سے نمایاں تھے نسائی ابو یعلی حاکم مین عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد انصار و مہاجرین مین خلافت کی بابت اختلاف ہوا انصار بولے کہ ایک امیر تو ہم میں سے اور ایک تم مہاجرین میں سے ہو جب یہ انصار کے پاس حضرت عمر بن الخطابؓ تشریف لائے اور فرمایا اے انصار کے گروہ کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر کو لوگوں کی امامت کا حکم فرمایا تھا تم میں سے کسکے نفس کو ابو بکر پر پیش دستی گوارا ہے انصار باہم متفق ہوکر بولے نعوذ باللہ ہم ابو بکر پر تقدیم نہیں چاہتے حاکم میں ابو سعید بن مالک بن سنان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سعد بن عبادہ کے گھر کی چوپال میں امر خلافت کے مشورے کیواسطے جمع ہوئے اور اُن مین حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے سب سے پہلے انصار کے خطیب کھڑے ہوئے اور ان میں سے ایک مرد نے کہا اے مہاجروں کے گروہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو تم میں سے عامل بناتے تھے تو اسکے ساتھ ہم میں سے ایک مرد کو ملا لیتے تھے پس ہم

افإن مات او قتل انقلبتم على اعقابكم ومن
ينقلب على عقبيه فلن يضر الله شيئا و
سيجزي الله الشاكرين قال فنشج الناس
يبكون قال واجتمعت الانصار الى سعد بن
عبادة في سقيفة بني ساعدة فقالوا منا امير و منكم
فذهب اليهم ابو بكر وعمر بن الخطاب وابو
عبيدة بن الجراح فذهب
عمر يتكلم فاسكته ابو بكر وكان عمر
يقول ما اردت بذلك الا اني قد
هيأت كلاما قد اعجبني خشيت ان
لا يبلغه ابو بكر ثم تكلم ابو بكر
فتكلم ابلغ الناس وقال في كلامه
نحن الامراء وانتم الوزراء فقال
حباب بن المنذر لا والله لا نفعل
منا امير ومنكم امير فقال ابو بكر لا ولكنا
الامراء وانتم الوزراء هم اوسط
العرب دارا واعربهم احسابا
فبايعوا عمر او ابا عبيدة بن الجراح
فقال عمر بل نبايعك انت فانت سيدنا
وخيرنا واحبنا الى رسول الله صلى
الله عليه وسلم فاخذ عمر بيده فبايعه
وبايعه الناس وقال قائل قتلتم سعد
بن عبادة فقال عمر قتله الله رواه البخاري

سو کیا جب وہ مرجائیں گے یا شہید ہو جائیں گے تم مرتد ہو
جاؤ گے جو کوئی ان سے پھر جاوے اس سے اللہ کا کچھ نقصان
نہیں اور قریب ہے شاکروں کو جزا دے گا یہ سنکر حاضرین کی
ہچکی بندھ گئی روتے رہے پھر انصار سقیفۂ بنی ساعدہ
میں سعد بن عبادہ کے پاس (امر خلافت کے مشورے کے
لئے جمع ہوئے) بعض انصار بولے کہ مہاجرین کے
آگے وہ ایک امیر ہم میں سے ہو جائے اور ایک تم میں یہ سنتے
ابوبکر حضرت عمر حضرت ابوعبیدہ بن جراح بھی سقیفہ میں
گئے حضرت عمر تو جھٹ سے واسطے بولنے کے ابوبکر نے
ان کو نہیں بولنے دیا حضرت عمر کہتے ہیں میرے بولنے
صرف یہ وجہ تھی کہ میں نے عمدہ الفاظ جو مجھے بہت
وہ جمع کر کے اس وقت کے لئے سوچ رکھے تھے اور اس کا بھی خوف
تھا کہ شاید ابوبکر اس خوبی کے ساتھ ادا نہ کر سکیں مگر ابوبکر نے
بڑے لوگوں کی طرح کلام کیا اور اثنائے کلام میں یہ بھی فرمایا
(اے انصار) ہم امیر اور تم وزیر ہو حباب بن منذر نے کہا بخدا
ہم کبھی نہ کریں گے بلکہ ایک امیر ہم میں سے اور ایک تم میں
سے ہمارا والی ہو آپ نے فرمایا نہیں ہم امیر ہیں اور تم وزیر امرا کے
گھر باعتبار خاندان عرب سب سے متوسط ہیں تم لوگ حضرت
عمر اور ابوعبیدہ بن جراح سے بیعت کرو میں راضی ہوں حضرت عمر نے
کہا اے ابوبکر تم ہمارے سردار ہم میں بہتر ہم سب سے رسول اللہ
کے نزدیک محبوب ہو ہم تم سے بیعت کرتے ہیں چنانچہ
حضرت عمر نے ہاتھ پکڑ کے بیعت کی پھر سب نے آپ کی بیعت کی
راضی ہو گئے تو انہیں ایک شخص بولا اے لوگو تم نے سعد بن عبادہ

يا خليفة رسول الله صلى الله عليه
وسلم فبايعه رواه الحاكم في المستدرك
وصححه والبيهقي وابن حبان عن
ام المومنين ام عبد الله عائشة
زوج النبي صلى الله عليه وسلم
انّ رسول الله صلى الله عليه وسلم
مات وابو بكر بالسنح يعني بالعالية
فقام عمر يقول والله ما مات رسول
الله صلى الله عليه وسلم قالت
وقال عمر والله ما كان يقع في نفسي
الا ذلك وليبعثه الله فليقطعن ايدي
رجال وارجلهم فجاء ابو بكر فكشف
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقبله وقال بابي وامي طبت حيا وميتا
والذي نفسي بيده لا يذيقك الله
الموتتين ابدا ثم خرج فقال ايها
الحالف على رسلك فلما تكلم ابو بكر
جلس عمر فحمد الله ابو بكر واثنى
عليه وقال الا من كان يعبد محمدا
فان محمدا قد مات ومن كان يعبد الله
فان الله حي لا يموت وقال انك
ميت وانهم ميتون وقال وما محمد
الا رسول قد خلت من قبله الرسل

اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ نہیں بیا
اسمیں کچھ بھلائی نہیں دیکھتا یہ کہکر آپ نے حضرت ابوبکر
کے ہاتھ پر بیعت کی تجاری میں ام المومنین حضرت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلعم
کی وفات ہوئی تو حضرت ابوبکر مقام سنح عالیہ میں تھے حضرت
عمر رضی اللہ عنہ لوگوں میں کھڑے ہو کر فرما رہے تھے لوگو
بخدا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال نہیں ہوا
عائشہ رضہ فرماتی ہیں حضرت عمر کہتے تھے بخدا میں
یہی سوچتا تھا کہ آپ کو اللہ تعالی اب اٹھا ہی چاہتا ہے پھر
دیکھو لوگوں کے ہاتھ پاؤں کیسے کٹتے ہیں اتنے میں
ابوبکر بھی آ گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منہ کھولکر
بوسہ لیا اور یوں فرمایا میرے ماں باپ آپ پر
فدا ہوں زندگی اور موت کی حالت میں آپ خوش رہے خدا
کی قسم اللہ تعالی آپ کو دو مرتبہ موت کا ذائقہ نہ چکھائیگا
یہ کہکر وہاں سے نکلے اور حضرت عمر کیطرف اشارہ کر کے
فرمایا اے قسم کھانے والے اپنی جگہ ٹھیرے رہو جب حضرت
ابوبکر نے کلام کرنا شروع کیا عمر چپکے ہو کر بیٹھ گئے آپ نے خطبہ پڑھ کر
فرمایا اے لوگو ہوشیار ہو جو شخص محمد کو پوجتا تھا تو وہ تو
گزر گئے اور جو اللہ کو عبادت کرتا تھا تو اللہ زندہ ہے مرتا
نہیں اللہ صاحب خود فرماتا ہے اے محمد تم مرو گے
اور وہ بھی اور فرمایا محمد ایک پیغمبر ہیں ان سے
پہلے اور بہت سے پیغمبر
گزر چکے ہیں

عن ابی حمزة انس بن مالك رضی الله عنه قال اخر نظرة نظرتها الی رسول الله صلی الله علیه وسلم كشف الستارة یوم الاثنین فنظرت الی وجهه كانه ورقة مصحف والناس خلف ابی بكر فاشار الی الناس ان اثبتوا وابو بكر یؤمهم والقی السجف وتوفی من اخر ذالك الیوم رواه الترمذی

عن نبیط بن شریط عن سالم بن عبید وكانت له صحبة قال اغمی علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی مرضه فافاق فقال حضرت الصلوة فقالوا نعم فقال مروا بلالا فلیؤذن ومروا ابا بكر فلیصل للناس او قال بالناس ثم اغمی علیه فافاق فقال مروا بلالا فلیؤذن ومروا ابا بكر فلیصل بالناس فقالت عائشة ان ابی رجل اسیف اذا قام ذلك المقام یبكی فلا یستطیع فلو امرت غیره قال ثم اغمی علیه فافاق فقال مروا بلالا فلیؤذن ومروا ابا بكر فلیصل بالناس فانكن صواحب او صواحبات یوسف علیه الصلوة

ترمذی میں ابو حمزہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے مبارک پر میری اخیر نظر اُسوقت پڑی کہ جب ابو بکر لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور آپ حجرے کا پردہ جہانک رہے تھے وہ پیر کا دن تھا آپ کے چہرے کو دیکھا ایسا اور چمک میں جیسے مصحف کا ورق ہے اُسوقت لوگوں کے امام حضرت ابو بکر تھے رسول اللہ کی آہٹ پاکر لوگوں کو پیچھے ہٹنے کا خیال ہوا آپ نے اشارہ فرمایا اپنی اپنی جگہ کھڑے رہو پھر پردہ چھوڑ کر حجرے میں سدھار گئے اسی دن (دوشنبہ) شام سے پہلے آپ نے وفات پائی

ترمذی میں نبیط بن شریط سالم صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ مرض موت میں رسول اللہ صلعم پر بیہوشی طاری ہوئی افاقہ کے بعد فرمایا۔ کیا ظہر کی نماز کا وقت ہو گیا حاضرین نے عرض کیا جی ہاں فرمایا بلال کو اذان کا حکم کرو اور ابو بکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھاویں حضرت عائشہ نے عرض کیا (یا رسول اللہ) میرے والد کو رقت و غم بہت جلد آجاتا ہے آپ کی جگہ کھڑے ہوتے ہی رو دینگے اور نماز نہ پڑھا سکینگے۔ آپ اگر غیر ابو بکر کو حکم فرماویں تو بہت اچھا ہے (راوی کہتا ہے) آپ پھر بیہوش ہو گئے اور ہوش آنے کے بعد فرمایا کہ بلال سے اذان دلواؤ اور ابو بکر سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھاویں تم (اسی) یوسف علیہ السلام کی مصاحب (جنہوں نے باوجود اپنی خطا کے اوس پر پردہ ڈالنا چاہا) ہو۔

الله صلى الله عليه وسلم فقال يا
ايها الناس أفرجوا لى فافرجوا
له فجاء حتى اكبّ عليه ومسّه
فقال انك ميّت وانهم ميّتون ثم
قالوا يا صاحب رسول الله صلى
الله عليه وسلم اقُبِضَ رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال نعم
فعلموا ان قد صدق قالوا يا صاحب
رسول الله صلى الله عليه وسلم
أيُصلّى على رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال نعم قالوا وكيف
قال يدخل قوم فيكبّرون ويصلّون
ويدعون ثم يخرجون حتى
يدخل الناس قالوا يا صاحب
رسول الله صلى الله عليه وسلم
أيُدفن رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال نعم قالوا اين قال
فى المكان الذى قبض الله فيه روحه
فان الله لم يقبض روحه الا فى
مكان طيّب فعلموا ان صدق ثم
امرهم ان يغسله بنوا بيه واجتمع
المهاجرون يتشاورون فقالوا انطلق
بنا الى اخواننا من الانصار ندخلهم

اور صحابہ پہلے ہی سے یہاں موجود تھے فرمایا اے
لوگو میرے لئے رستہ چھوڑو سب لوگ ہٹ گئے آپنے جھک کر
رسول اللہ کا بوسہ لیا اور فرمایا آپ بھی مرنیوالے
اور وہ بھی مرنیوالے ہیں۔ لوگوں نے یہ کلام سنکر عرض
کیا اے رسول اللہ کے یار آ نبی صلعم کے مصاحب کیا واقع
میں آپکا انتقال ہی ہوگیا فرمایا ہاں صحابہ نے جان لیا
کہ آپنے سچ کہا۔ پھر بولے اے صاحب رسول اللہ
کیا آپ پر نماز پڑھائی جاوے گی فرمایا کیوں
نہیں۔ عرض کیا اس کی کیفیت بتا دیں کہ
کیونکر نماز ہوگی فرمایا پہلے ایک قوم داخل
ہوکر تکبیر نماز دعا پڑھکر چلے جاوے۔ پھر
دوسرا گروہ اسیطرح کرے حتے کہ سب
لوگ نماز سے فارغ ہو جاویں۔ صحابہ بولے
اے صاحب رسول اللہ صلعم کیا رسول اللہ
دفن کئے جاوینگے فرمایا ہاں۔ عرض کیا
کس جگہ فرمایا جس جگہ اللہ تعالی نے آپ کی
روح مبارک قبض کی ہے کیونکہ اللہ صاحب
نے آپکی روح قبض نہیں کی مگر پاکیزہ جگہ اسکے
بعد حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ آپکو عبد المطلب کی
اولاد غسل دے پھر مہاجرین مشورۂ خلافت
کے لئے جمع ہوئے اور حضرت ابوبکر سے کہا
آپ بھی ہمارے ساتھ ہمارے انصار بھائیوں میں
تشریف لے چلیں۔ تاکہ انکو بھی ہم

علیه وسلم رواه البخاری عن عروة عن عائشة أن فاطمة بنت النبی صلی الله علیه وسلم ارسلت الی ابی بکر تسأله من میراثها من رسول الله صلی الله علیه وسلم مما افاء الله علیه عز وجل بالمدینة وفدک وما بقی من خمس خیبر فقال ابو بکر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا نورث ما ترکنا صدقة انما یأکل آل محمد فی هذا المال وانی والله لا اغیر شیئاً من صدقة رسول الله صلی الله علیه وسلم عن حالها التی کان علیها فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم ولاعملن فیها بما عمل به رسول الله صلی الله علیه وسلم فابی ابو بکر ان یدفع الی فاطمة منها شیئاً فوجدت فاطمة علی ابی بکر فهجرته فلم تکلمه حتی توفیت وعاشت بعد النبی صلی الله علیه وسلم ستة اشهر فلما توفیت دفنها زوجها علی لیلاً ولم یؤذن بها ابا بکر وصلی علیها وکان لعلی من الناس

بخاری میں عروہ حضرت عائشہ سے روایت لائے ہیں کہ حضرت فاطمہ زہرا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے کسی شخص کو حضرت ابو بکر کے پاس اسلئے بھیجا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مال سے جو اللہ صاحب نے فدک اور مدینہ میں بدون جنگ کے رسول اللہ کیواسطے ارزانی فرمایا تھا اور جو خیبر کے خمس میں سے آپ کا مال باقی رہا تھا میرا ترکہ دینا چاہیئے حضرت ابو بکر نے کہلا بھیجا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہمارا کوئی وارث نہیں جو مال ہم نے چھوڑا صدقہ یعنے وقف ہے۔ ہاں اس مال میں سے آل محمد کا خرچ جاری ہے گا بخدا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ اوسی حال پر رہنے دونگا جسطرح آپکے زمانہ میں تھا ایک ذرہ بہر تغیر نکرونگا جسطرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسمیں تصرف کرتے تھے ویسا ہی میں بھی کرونگا غرضکہ حضرت ابو بکر نے انکار کیا اور فاطمہ زہرا کو اوس مال میں سے (بطریق ترکہ) کچھ نہ دیا اس سے حضرت فاطمہ کو حضرت ابو بکر پر اسدرجہ غصہ آیا کہ جو کامل چھ مہینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد زندہ رہیں مگر حضرت ابو بکر سے مال کی بابت کلام کیا نہ اون سے ملیں (یعنے اس سے پہلے جو انبساط تھا وہ انقباض سے بدل ہوگیا) پس جب حضرت فاطمہ کی وفات ہوئی تو اونکو حضرت علی نے بدون حضرت ابو بکر کی اطلاع کے

من راحة لقد قلدت امرا عظيما
مالی به من طاقة ولا ید الا بتقویة
الله فقال علی والزبیر ما اغضبنا
الا انا اخرنا من المشورة
وانا نری ابابکر احق الناس بها
وانه لصاحب الغار وانا لنعرف
شرفه وخیره ولقد امره رسول الله
صلی الله علیه وسلم ان یصلی با
لناس وهو حی رواه الحاکم فی
المستدرک وموسی بن عقبة وفی
روایة انه رضیه لدیننا افلا
نرضاه لدنیانا وعن عبد الله بن قیس
ابی موسی الاشعری رضی الله عنه
قال مرض النبی صلی الله علیه
وسلم فاشتد مرضه فقال مروا
ابابکر فلیصل بالناس قالت
عائشة انه رجل رقیق اذا قام
مقامک لم یستطع ان یصلی با
لناس قال مری ابابکر فلیصل
بالناس فعادت فقال مری ابابکر
فلیصل بالناس فعادت فقال مری ابابکر
فلیصل بالناس فانکن صواحب یوسف فاتاه
الرسول فصلی بالناس فی حیوة النبی صلی الله

میرے گلے میں ایک ایسی سخت امر کا پھندا ڈالا گیا
ہے جس کی تحمل کی میں بالکل طاقت نہیں رکھتا اور جسکو
میں دشوار جانتا ہوں مگر اللہ کی مدد سے حضرت علی
حضرت زبیر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہم ابوبکر کو امر خلافت
میں تمام لوگوں سے مستحق زیادہ دیکھتے - اور
اون کی بزرگی بھلائی خوب پہچانتے ہیں اول
وہ صاحب الغار ہیں - دوسرے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات میں
اونہیں امامت کا حکم فرمایا مگر ہمکو تو صرف مشورہ
میں شریک نہ کرنے سے رنج ہوا اور ایک
بخاری میں عبد اللہ بن قیس سے روایت ہے
کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے
اور مرض کی زیادہ شدت ہوئی تو آپ نے
فرمایا - ابوبکر کو کہو لوگوں کو نماز پڑھاویں
حضرت عائشہؓ نے فرمایا ابوبکر ایک نرم دل
شخص ہیں - آپ کے مقام پر کھڑے ہونے
سے اونہیں ضبط نہ ہوگا - اور لوگوں کو
نماز نہ پڑھا سکیں گے آپ نے فرمایا -
(اے عائشہ) ابوبکر سے کہو کہ نماز پڑھاویں
عائشہ نے پھر وہی کہا آپ نے فرمایا ابوبکر
کو نماز کا حکم کرو پھر حضرت عائشہ نے سہ بارہ وہی فرمایا
آپ نے ارشاد کیا ابوبکر کو کہو لوگوں کو نماز پڑھاویں تم یوسف علیہ السلام
کے مصاحب ہو حضرت ابوبکر کے پاس قاصد آیا اور آپ نے رسول خدا کی

يصنعونها الا صنعته فقال علی لابی بكر موعدك العشية للبيعة فلما صلى ابو بكر الظهر رقی علی المنبر فتشهد وذكر شان علی وتخلفه عن البيعة وعذره بالذی اعتذر اليه ثم استغفر وتشهد علی فعظم حق ابی بكر وحدث انه لم يحمله علی الذی صنع نفاسة علی ابی بكر ولا انكارا للذی فضله الله به ولكنا كنا نری لنا فی هذا الامر نصيبا فاستبد علينا فوجدنا فی انفسنا فسر بذلك المسلمون وقالوا اصبت وكان المسلمون الی علی قريبا حين راجع الامر المعروف رواه البخاری وفی رواية منهاج السالكين ان ابا بكر لما رای ان فاطمة انقبضت وهجرته ولم تتكلم بعد ذلك فی امر فدك كبر ذلك عنده فاراد استرضاءها فاتاها فقال لها صدقت يا ابنة رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما ادعيت ولكنی رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقسمها فيعطی الفقراء

حضرت علی نے ابوبکر سے کہا بیعت کا وعدہ آج زوال کے بعد ہے حضرت ابوبکر تشریف لیگئے اور ظہر کی نماز پڑھکر منبر پر چڑھے خطبہ پڑھکر کچھ حضرت علی کا تذکرہ انکا بیعت سے تخلف اور وہ عذر جو حضرت ابوبکر سے کیا تھا سب بیان کیا پھر حضرت علی کے لئے استغفار اور دعا مانگکر نیچے اوتر آئے اسکے بعد حضرت علی نے منبر پر چڑھکر خطبہ پڑھا اور حضرت ابوبکر کی بڑائی اور استحقاق بیان کیا یہی بیان فرمایا مجھسے جو تخلف بیعت ہوئی یہ کوئی حضرت ابوبکر پر حسد کی وجہ سے نہ تھی اور خدا تعالی نے جو فضیلت اونہیں دی ہے اوسکا انکار تھا۔ لیکن ہم اس مشورہ میں اپنا بہت بڑا حصہ خیال کرتے تھے اور کسی علیحدگی نے البتہ ہمیں کچھ رنج پہنچایا اس گفتگو سے تمام مسلمان خوش ہو گئے اور اصبت (آپ سیدھی راہ پر ہیں) کے نعرے مارنے لگے۔ پس جبکہ حضرت علی نے امر معروف (تمام صحابہ کی موافقت) کیطرف رجعت فرمائی تو تمام صحابہ کے نزدیک آپ قریب اور محبوب تھے ایک روایت میں یوں ہے کہ جب حضرت ابوبکر نے دیکھا فاطمہ زہرا مجھسے ناراض ہیں فدک کی بابت اب مجھسے کلام نہیں کرتیں وہ پہلی سی خوش مزاجی کے ساتھ پیش نہیں آتیں تو انکو بہت ناگوار معلوم ہوا آپ انکی دلجوئی کے لئے انکے پاس آئے اور فرمایا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی آپ اپنے دعوے میں سچی ہیں مگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ تمہاری اس جائیداد کی قرت نکالنے کے بعد وہ اس مال کو فقیروں

وجهٌ حيات فاطمة فلما توفيت
استنكر عليٌ وجوهَ الناس فالتمس
مصالحة ابي بكر ومبايعته ولم يكن
يُبايعُ تلك الاشهر فارسل الى
ابي بكر ان ائتنا ولا يأتنا احدٌ معك
كراهيةً لمحضر عمر فقال عمر
لا والله لا تدخلُ عليهم وحدك
فقال ابو بكر وما عسيتم ان يفعلوا بي
والله لآتينهم فدخل عليهم ابو
بكر فتشهد عليٌ فقال انا
قد عرفنا فضلك وما اعطاك الله
ولم ننفس عليك خيرًا ساقه الله
اليك ولكنك استبددتَ علينا بالامر
وكنا نرى لقرابتنا من رسول الله
صلى الله عليه وسلم نصيبا حتى
فاضت عينا ابي بكر فلما تكلم ابو بكر
قال والذي نفسي بيده لقرابةُ
رسول الله صلى الله عليه وسلم
احبُّ اليّ ان اصلَ من قرابتي
واما الذي شجر بيني وبينكم
من هذه الاموال فاني لم آلُ
فيها عن الخير ولم اترك امرًا رأيت
رسول الله صلى الله عليه وسلم

حضرت علیؓ بوجہ ادا و ثنی لسیدہ فاطمہ کے باعث عزت کی
نگاہوں سے دیکھے جاتے تھے مگر حضرت فاطمہ کے
انتقال کے بعد لوگوں کا آپ سے رکنا اور انکار
کرنا اچھا معلوم نہ ہوا حضرت ابو بکرؓ سے مصالحت اور بیعت کی
جستجو کی کیونکہ بیعت کے وقت نہ تو آپ موجود تھے نہ ان ایام
میں حضرت فاطمہ کے اشتغال سے آپکو فرصت ہوئی پس بھیجے
حضرت ابو بکر کو بلایا اور کہلا بھیجا کہ آپکے ساتھ دوسرا کوئی شخص نہ ہو
(کیونکہ آپکو خوف تھا کہ اگر عمر تشریف لائینگے تو عتاب زیادہ کرینگے
اسی وجہ) حضرت عمر کے حضور کو مکروہ جانتے تھے یہاں حضرت
عمر نے فرمایا اے ابو بکر بخدا آپ وہاں تنہا نجائیں حضرت ابو بکر
نے فرمایا کیا تمہیں گمان ہے کہ وہ میرے ساتھ کچھ برائی کرینگے بخدا میں
اکیلا ہی جاؤنگا پس حضرت ابو بکر علی کے پاس آئے آپنے خطبہ
پڑھکر فرمایا اے ابو بکر ہم آپکی فضیلت اور جو اسکی عنایتیں
آپ پر ہیں سب کے قائل ہیں جو بزرگیاں خدا تعالی نے آپکو مرحمت
فرمائیں ہمکو آپپر مطلق حسد و بخل نہیں مگر چونکہ ہم رسول اللہ صلعم کی
قرابت کی وجہ سے مشورہ خلافت میں شریک ہونے کے مستحق تھے اور آپنے
ہمیں کسی خاص وجہ سے علیحدہ کر دیا اس کا کچھ خیال رہا یہ سنکر حضرت
ابو بکر کی آنکھیں بھر آئیں اور فرمایا خدا کی قسم اپنے ناتے کی
صلہ رحمی سے رسول اللہ صلعم کے اہل قرابت مجھے بہت عزیز ہیں
اب مجھ میں اور تم میں تنازع و اختلاف کا باعث یہ اموال ہوئے تو
میں کبھی بھلائی میں تقصیر نکروں گا اور جس امر کو میں نے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا وہی کروں گا اسے کبھی
ترک نکروں گا۔

ثم قال لا ابرح مكاني حتى ترضى
على بنت رسول الله ص فدخل
عليها علي رض فاقسم عليها فرضيت
عليه رواه ابن السمان في الموافقة
وقال رسول الله ص في مرضه سدوا الي
هذه الابواب الشوارع الى المسجد
الا باب ابي بكر فاني لا اعلم رجلا
احسن يدا عندي في الصحابة من ابي
بكر وعن ابن عمر جاء ابو بكر رض
فقال يا رسول الله ائذن لي فامرضك
واكون الذي اقوم عليك قال يا ابا
بكر ان لم احتمل ازواجي وبناتي
واهل بيتي علاجي ازدادت مصيبتي
عليهم عظما وقد وقع اجرك على
الله وفي سيرة ابن هشام فلما خرج
رسول الله ص تفرج الناس فعرف
ابو بكر الناس لم يصنعوا ذلك
الا لرسول الله ص فنكص عن مصلى
فدفع رسول الله ص في ظهره وقال
صل بالناس وجلس رسول الله صلعم
الى جنبه فصلى قاعدا عن يمين ابي
بكر فلما فرغوا من الصلوة قال
ابو بكر يا رسول الله اني اراك

اور فرمایا جبتک حضرت فاطمہ رض رسول اللہ کی
صاحبزادی مجھ سے راضی نہ ہوں گی میں یہیں کھڑا
رہوں گا۔ حضرت علی فاطمہ زہرا کے پاس آئے اور
انہیں اسباب میں قسم دلائی پس وہ حضرت ابوبکر
سے راضی ہو گئیں اسکو ابن سمان نے موافقہ
میں روایت کیا ہے۔ نیز رسول اللہ صلعم نے مرض
موت میں فرمایا۔ یہ سب دروازے مسجد میں آنے
کے بند کر دو مگر ابوبکر کا دروازہ کیونکہ ابوبکر کے
سوا اور کسی صحابی نے میرے ساتھ وہ سلوک نہیں کیا
جو انہوں نے کیا ہے۔

ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر آئے اور فرمایا۔ یا
رسول اللہ اپنی تیمارداری اور خدمت کرنیکی مجھے اجازت
دیجئے۔ آپ نے فرمایا اے ابوبکر اس حال میں اگر میں اپنی
بیبیوں بیٹیوں اہلبیت سے علحدہ ہوں گا اور وہ میرے
علاج میں مصروف نہ ہونگے تو میری یہ مصیبت سخت
زیادہ ہو جاویگی ہاں اسکا اجر تمہارے لئے خدا کے پاس
ثابت ہوگا۔ سیرۃ ابن ہشام میں ہے کہ جب رسول اللہ صلعم
حجرے سے باہر تشریف لائے تو لوگ (جو نماز پڑھ رہے تھے) آپکے لئے
جگہ چھوڑنے لگے حضرت ابوبکر پہچان گئے کہ یہ لوگ رسول اللہ
ہی کے واسطے کشادگی کر رہے ہیں آپ اپنے مصلے سے کھسکنے لگے
مگر حضرت نے آپکی پیٹھ پر ہاتھ رکھکر فرمایا نماز پڑھائے جاؤ
اور آپ نے ابوبکر کی داہنی کروٹ میں بیٹھکر نماز پڑھی نماز سے
فراغت کے بعد حضرت ابوبکر نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ

والمساکین وابن السبیل بعد ان
یؤتی منها قوتکم والصانعین
بها فقالت افعل فیها کما کان
ابی رسول الله صلعم یفعل فیها
فقال ذلك علی ان افعل فیها
ما کان یفعل ابوك فقالت والله
لتفعلن فقال والله لافعلن ذلك
فقالت اللهم اشهد فرضیت بذلك
واخذت العهد علیه وکان ابوبکر
یعطیهم منها قوتهم ویقسم الباقی
فیعطی الفقراء والمساکین وابن
السبیل عن الشعبی ان ابابکر
عاد فاطمة رض فی مرضها فقال علی
رض هذا ابوبکر یستاذن علیك
قالت رض اتحب ان اذن له قال نعم
فاذنت له فدخل علیها فترضاها حتی
رضیت رواه البیهقی باسناد صحیح وفی
الریاض النضرة للمحب الطبری دخل
ابوبکر علی فاطمة رض فاعتذر
الیها وکلمها فرضیت عنه وعن
الاوزاعی قال بلغنی ان فاطمة
غضبت علی ابی بکر فخرج ابوبکر
رض حتی قام علی بابها فی یوم حار

اور مسکینوں مسافروں کو تقسیم کرنے حضرت فاطمہ نے
فرمایا آپ بھی ایسا ہی کیجئے جو میرے والد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کرتے تھے آپ نے فرمایا مجھ پر فرض ہے کہ جس طرح
آپکے والد کرتے تھے اوسیطرح میں بھی کروں۔ حضرت
فاطمہ نے فرمایا بخدا تم ویسا ہی کرو آپ نے فرمایا۔
خدا کی قسم ویسا ہی کروں گا پھر فاطمہ نے فرمایا ایسے
اللہ تو اس امر پر شاہد رہ کہ میں اس پر عہد کرکے
اوس پر راضی ہوگئی۔ اسکے بعد حضرت ابوبکر اون کا
حصہ نکالکر بھیجدیتے اور باقی فقیروں مسکینوں
مسافروں کو بانٹتے۔
شعبی سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ رض کی بیماری میں
حضرت ابوبکر اونکی عیادت (بیمار پرسی) کو گئے حضرت علی
نے کہا ای فاطمہ ابوبکر تشریف لائے ہیں اور تمہارے پاس آنا
چاہتے ہیں فرمایا تم اون کا آنا محبوب رکھتے ہو کہا ہاں
آپکو اندر آنے کی اجازت ہوئی حضرت ابوبکر نے نرم
نرم باتوں سے آپ کو راضی کیا اور وہ راضی ہوگئیں
اسکو بیہقی نے صحیح اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔
ریاض النضرہ میں ہے کہ حضرت ابوبکر نے فاطمہ سے
اپنی معذرت چاہی اور کچھ اپنی باتیں کیں جس سے
وہ راضی ہوگئیں۔ اوزاعی کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہونچی
ہے کہ جب حضرت فاطمہ حضرت ابوبکر سے خفا ہوئیں
تو وہ گرمی کی سخت دہوپ میں آپکے مکان کے
دروازے پر کھڑے ہوگئے۔

ولو شاء ان يقدمني لقدمني فرضينا
للدنيانا من رضي الله ورسوله لديننا
ومما دفع في مرضه ما اشتد وجعه
يوم الخميس فاراد ان يكتب كتابا
فقال لعبد الرحمن بن ابي بكر ايتني
بكتف او لوح اكتب لابي بكر كتابا
لا يختلف عليه فلما ذهب عبد الرحمن
ليقوم قال ابى الله والمؤمنون ان يختلف
عليك يا ابا بكر عن ايوب بن بشير
ان رسول الله صلعم خرج عاصبا راسه
حتى جلس على المنبر ثم قال اول
ما تكلم به انه صلى على
اصحاب احد واستغفر لهم فاكثر
الصلوة عليهم ثم قال ان عبدا
من عباد الله خيره الله عز وجل
بين الدنيا والاخرة وبين ما عنده
فاختار ما عند الله قال ففهمها ابوبكر
وعرف انه نفسه يريد فبكى
وقال بل نفديك بانفسنا وابنائنا
فقال على رسلك يا ابابكر ثم
قال انظروا هذه الابواب اللاصقة
في المسجد فسدوها الا بيت ابي بكر
فاني لا اعلم احدا كان افضل في

آ ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے تئیں مقدم کرنا چاہتے
ہوتے تو وہ مجھی کو مقدم کرتے پس جس کو رسول اللہ نے
ہمارے دین پر ترجیح دی اوس کو پسند کیا ہم نے اپنی دنیا کے لیے
فضیلت دیکھئے بعض روایتوں میں آیا ہے کہ جب جمعرات کے
دن آپکے مرض کی شدت بڑھی تو آپنے کتابت کی ارادہ کیا
عبدالرحمن بن ابوبکر سے فرمایا میرے پاس ایک ہڈی کا شانہ
یا کوئی تختی لاؤ جس پر میں ابوبکر کے لئے خلافت کا ایسا
فرمان لکھدوں جس سے اوس پر اختلاف نہو عبدالرحمن
جانے لگے کہ آپنے ابوبکر سے اشارہ کر کے فرمایا اللہ اور مومنین
تمہاری خلافت کے اختلاف میں انکار کریں گے (یعنی تمہاری خلافت
میں کسی کو خلاف نہوگا) ایوب بن بشیر کہتے ہیں کہ رسول
صلے اللہ علیہ وسلم سر پر پٹی باندھے ہوئے مسجد میں تشریف لائے
اور منبر پر بیٹھ گئے پس سب سے پہلے جو آپنے کلام کیا وہ یہ تھا
کہ آپنے احد والوں پر دعا پڑھی اور بخشش مانگی کثرت سے
درود پڑھے پھر فرمایا اللہ عز وجل نے اپنے بندوں میں سے ایک
بندہ کو دنیا اور آخرت میں اختیار دیا مگر اس بندہ نے عقبے
کی نعمتیں پسند کیں حضرت ابوبکر آپکے کلام کی رمز
سمجھ گئے اور پہچان لیا کہ آپ اپنے تئیں فرما رہے ہیں۔
(رو کر چیخ کر) فرمانے لگے ہم اپنی جانیں اپنی اولادیں آپ پر سے
فدا کرتے ہیں آپنے فرمایا ای ابوبکر ٹھہر جاؤ (دھاڑ نہ مارو
کرکے) فرمایا اس مسجد کے کل دروازے بند کردو مگر ابوبکر
کا گھر سو کھلا رہنے دو کیونکہ اپنی صحبت میں ابوبکر کے
احسان مجھے معلوم ہیں اور سے بڑھکر اور کسی کے نہیں۔

قد اصبحت بنعمة من الله و فضل كما
تحب واليوم يوم بنت خارجة
فاتيها قال نعم ثم قال دخل رسول
الله صلعم وخرج ابو بكر الى اهله بالسنح
والروايات متعاضدة على ان الامام
كان ابو بكر وروى عن ابن عباس
انه قال لم يصل النبي صلعم خلف
احد من امته الا خلف ابي بكر
وصلى خلف عبد الرحمن بن عوف
في سفر ركعة وروى عن رافع بن
عمرو بن عبيد عن ابيه انه قال
لما ثقل النبي صلعم عن الخروج امر
ابا بكر ان يقوم مقامه فكان
يصلي بالناس وربما خرج النبي صلعم
بعد ما دخل ابو بكر في الصلوة
فصلى خلفه ولم يصل خلف
احد غيره الا انه صلى الله عليه
وسلم صلى خلف عبد الرحمن بن
عوف ركعة واحدة في سفر و في
اسد الغابة عن الحسن البصري
عن علي بن ابي طالب قال قدم رسول
الله صلعم ابا بكر وصلى بالناس واني
شاهد غير غائب واني لصحيح غير مريض

جیسا ہم چاہتے تھے خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم
ویسی صحت آپ کی ہمیں دکہائی - آج بنت خارجہ
(حضرت ابو بکر کی بیوی) کی باری ہے اگر آپ فرماویں
تو چلا جاؤں فرمایا بہتر ہے یہ کہکر آپ تو حجرے میں تشریف
لے گئے اور ابو بکر اپنی بی بی کے پاس موضع سنح میں
چلے گئے - غرضکہ تمام مرویات حضرت ابو بکر کی امامت
پر متفق ہیں - ابن عباس کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے اپنی امت میں کسی کے پیچھے حضرت ابو بکر کے سوا نماز
نہیں پڑھی (حضر میں نہ سفر میں) ہاں ایک سفر میں عبد الرحمن
بن عوف کے پیچھے صرف ایک رکعت پڑھی - رافع بن عمرو
بن عبید اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ
علیہ وسلم پر مرض کی سختی سے باہر نکلنا دشوار ہوا تو آپ نے
حضرت ابو بکر کو فرمایا کہ میری جگہ کھڑے ہوں پس وہ
لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے اور اکثر ایسا ہوا ہے
کہ ابو بکر نماز پڑھا رہے ہیں اور رسول اللہ اونکے پیچھے
بیٹھے نماز پڑھ رہے ہیں ابو بکر کے سوا کسی کے پیچھے آپنے
نماز نہیں پڑھی مگر عبد الرحمن بن عوف کے پیچھے
صرف ایک رکعت اور وہ بھی سفر میں -
اسد الغابہ میں حسن بصری حضرت علی بن ابیطالب
سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے حضرت ابو بکر کو مقدم کیا - اور
اونہوں نے نماز پڑھائی باوجودیکہ میں موجود تھا
کہیں غائب نہ تھا - تندرست تھا بیمار نہ تھا

العجبة عندي يدا منه قال ابن
هشام يروي الا باب ابي بكر
عن بعض آل ابي سعيد المعلى ان
رسول الله ص قال يومئذ في كلامه
هذا افاق لو كنت متخذا من العباد
خليلا لاتخذت ابابكر خليلا و
لكن صحبة واخاء ايمان حتى يجمع
الله عزوجل بيننا عنده رواهما
محمد ابن اسحق في مغازيه عن ابي
جحيفة قال دخلت على علي في بيته
فقلت يا خير الناس بعد رسول الله ص
فقال مهلا يا ابا جحيفة الا اخبرك
بخير الناس بعد رسول الله ص ابوبكر
وعمر ويحك يا ابا جحيفة لا يجتمع بغض
وحب ابي بكر وعمر في قلب
مؤمن رواه الدارقطني عنه انه
كان يرى ان عليا افضل الامة فسمع
اقواما يخالفونه فحزن حزنا شديدا
فقال له علي بعد ان اخذ بيده و
ادخله بيته ما احزنك يا ابا جحيفة
فذكر له الخبر فقال الا اخبرك بخير
الامة خيرها ابوبكر ثم عمر
قال ابو جحيفة فاعطيت الله عهدا

ابن ہشام کی روایت میں بیت کی جگہ الا باب
ابی بکر واقع ہے۔ بعض ابو سعید معلی کی آل میں سے
روایت کرتے ہیں کہ اس دن آپ نے یہ بھی
فرمایا اگر بندوں میں سے میں کسیکو دوست بناتا
ابوبکر کو دوستی میں اختیار کرتا مگر ایمانی برادری
اور اسلامی دوستی کافی ہے جب تک اللہ ہمیں
اوسکے پاس جمع کرے۔ ان دونوں حدیثوں کو ابن اسحق نے
اپنے مغازی میں بیان کیا ہے۔ دارقطنی میں ابو جحیفہ
سے مروی ہے وہ کہتے ہیں میں نے حضرت علی کے گھر میں
جا کر کہا اے بہترین لوگوں کے بعد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے آپ نے فرمایا ٹھہرو اے ابو جحیفہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بہترین صحابہ ابوبکر و عمر ہیں
ای ابو جحیفہ تجھ پر خرابی ہو ابوبکر و عمر کی محبت اور میری
دشمنی مومن کے دل میں ہرگز جمع نہیں ہو سکتی۔ دارقطنی
میں ابو جحیفہ سے دوسری روایت یہ ہے کہ میں حضرت
علی کے افضل امت ہونے کا معتقد تھا مگر جب میں نے اپنے
اعتقاد کے مخالف لوگوں کی باتیں سنیں تو نہایت
سنا اور نہایت رنج ہوا ایکدن حضرت علی میرا ہاتھ
پکڑ کے اپنے گھر لیگئے اور فرمایا ای ابو جحیفہ تیری غمگینی
کا کیا باعث ہے میں نے لوگوں کے اقوال بیان کئے آپ نے فرمایا
میں تجھے بہترین امت کی اطلاع کرتا ہوں (ای ابو جحیفہ) افضل امت
ابوبکر ہیں پھر عمر۔ ابو جحیفہ کہتے ہیں کہ حضرت علی کی
بالمشافہ اس حدیث کے بیان کرنے کے بعد میں نے خدا سے عہد کیا

بکر رواہ الحاکم وعن ابن عباس قال جاءت امراۃ الی النبی صلعم تسألہ شیئاً فقال تعود بن فقالت یا رسول اللہ ان عدت ولم اجدک تعرض الموت فقال ان جئت فلم تجدینی فأتی ابا بکر فانہ الخلیفۃ بعدی رواہ ابن عساکر عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلعم فی مرضہ ادعی لی عبد الرحمن بن ابی بکر اکتب لابی بکر کتاباً لا یختلف علیہ احد بعدی ثم قال دعیہ معاذ اللہ ان یختلف المومنون فی ابی بکر رواہ احمد وغیرہ عن عبد اللہ بن زمعۃ عن علی قال لقد امر النبی صلعم ابا بکر ان یصلی بالناس وانی لشاھد ما انا بغائب ومابی مرض فرضینا لدنیانا ما رضی بہ النبی صلعم لدیننا قال الاشعری قال العلماء وقد کان معروفاً باھلیۃ الامامۃ فی زمن النبی صلعم وعن حفصۃ ام المومنین انہا قالت لرسول اللہ صلعم اذا انت مرضت قدمت ابا بکر قال لست

ابو بکر کے پاس صدقہ بھیجدیا۔

ابن عساکر ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت حضرت کے پاس کچھ مانگنے کے لئے آئی آپنے فرمایا پھر آنا اوسنے کہا یارسول اللہ اگر میں آئی اور تم کو نہ پایا گویا وہ اس سے وفات مراد لیتی تھی۔ فرمایا اگر تو آئے اور مجھے نہ پائے تو ابو بکر کے پاس جانا کہ میرے بعد وہی خلیفہ ہونگے احمد وغیرہ نے عائشہ سے روایت کی ہے کہ جس مرض میں حضرت کا انتقال ہوا مجھ سے فرمایا عبدالرحمن بن ابی بکر کو میرے پاس بلادیں ابو بکر کے لئے خط لکھا جاؤں کہ اوسپر میرے بعد کوئی اختلاف نکرے پھر فرمایا جانے دو مومنین ابو بکر کی خلافت میں معاذ اللہ انکار کریں۔ عبد اللہ بن زمعہ حضرت علی سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر کو نماز پڑھانے کا حکم فرمایا اور میں حاضر تھا غائب نہ تھا تندرست بیمار نہ تھا سو ہم نے اپنی دنیا کیلئے پسند کیا جسے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہماری دین کے لئے پسند فرمایا۔

اشعری کہتے ہیں جمہور علما کا مقولہ ہے کہ ابو بکر حضرت کے زمانہ ہی میں امامت کے اہل ہونے کے ساتھ مشہور تھے۔ ام المومنین حضرت حفصہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا بیماری کی حالت میں ابو بکر کو آپ امام بنائیں۔ حضرت نے فرمایا

شیا حق رأینا من الرای ان نستخلف
ابا بکر فاقام واستقام حتی مضی
بسبیله ثم ان ابا بکر رای من
الرای ان یستخلف عمر فاقام حتی
ضرب الدین بجرانه ثم ان اقواما طلبوا
الدنیا فکانت امور یقضی الله فیها
رواه احمد والبیهقی فی دلائل
النبوة عن ابی وائل قال قیل لعلی
الا تستخلف علینا قال ما استخلف
رسول الله ص فاستخلف ولکن ان
یرد الله بالناس خیرا فیجمعهم
بعدی علی خیرهم کما جمعهم
بعد نبیهم علی خیرهم رواه
الحاکم وصححه والبیهقی فی دلائل
النبوة عن الحسن قال قال علی
لما قبض النبی ص نظرنا فی امرنا
فوجدنا النبی ص قد قدم ابا بکر
فی الصلوة فرضینا لدنیانا من رضی
رسول الله ص لدیننا فقدمنا ابا بکر
رواه ابن سعد عن انس قال
بعثنی بنو المصطلق الی رسول الله
ان اسأله الی من ندفع صدقاتنا
بعدک فاتیته فسألته فقال الی ابی

جسنے اپنی رائے سے ابوبکر کو خلیفہ بنایا پس وہ
مرتے تک نہایت استقامت کے ساتھ قائم رہے پھر
ابوبکر نے اپنی رائے سے عمر کو خلیفہ بنایا یہاں تک
انکی وجہ سے تمام دین نے راحت پائی پھر ایک قوم دنیا طلبی
میں مشغول ہوئی اور اونمیں بہت سے ہر قسم کے کام
پیدا ہو گئے جن میں اسہی فیصلہ کریگا تو بہیقی نے
دلائل النبوۃ میں ابو وائل سے روایت کی ہے
کہ کسینے حضرت علی سے کہا آپ ہمپر کوئی خلیفہ کیوں نہیں
بنا جاتے فرمایا کیا رسول اللہ خلیفہ بنا گئے جو میں
بنا جاؤں - ہاں اگر خدا لوگوں کو بھلائی پہنچانا
چاہے گا تو جسطرح اونکے نبی کے بعد اونکے بہترین شخص پر
لوگوں کو جمع کر دیا تہا اسیطرح میرے بعد بھی بہترین
شخص پر جمع کر دے گا۔

ابن سعد حسن سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی
نے فرمایا رسول اللہ کے انتقال کے بعد خلافت
کے ملنے کی ہمیں امید تھی مگر ہم نے دیکھا کہ نبی
صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کو نماز میں مقدم
کیا ہمیں جسے رسول اللہ ہمارے دین کے
پیشوائے پسند فرماویں ہم اپنی دنیا پر اوسے پسند
کرینگے ابوبکر کو پیشوا بنایا حاکم حضرت انس سے روایت
کرتے ہیں کہ مجھے بنو المصطلق نے حضرت کے پاس یہ
بات دریافت کرنے کو بہیجا کہ ہم آپ کے پیچھے
صدقہ کسکو دیں میں نے آکر پوچھا - فرمایا -

ابو بکر واصحابہ حتی ردھم
علی الاسلام رواہ البیہقی عن
جویبر فی قولہ تعالی قل للمخلفین من
الاعراب ستدعون الی قوم اولی
باس شدید قال ھم بنو حنیفۃ
رواہ ابن ابی حاتم قال ابن
ابی حاتم وابن قتیبۃ ھذہ الایۃ
حجۃ علی خلافۃ الصدیق فی القرآن
فی ھذہ الایۃ لان اھل العلم
اجمعوا علی انہ لم یکن بعد نزولھا
قتال دعوا الیہ الا دعاء ابی بکر
لھم وللناس الی قتال اھل الردۃ
ومن منع الزکوۃ قال فدل ذلک
علی وجوب خلافۃ ابی بکر
وافتراض طاعتہ اذ اخبر اللہ ان
المتولی عن ذلک یعذب عذابا الیما
قال ابن کثیر ومن فسر القوم بانھم فارس
والروم فالصدیق ھو الذی جھز
الجیوش الیھم وتمام امرھم کان
علی ید عمر وعثمان وھما فرعا الصدیق
وقال وعد اللہ الذین امنوا وعملوا
الصالحات لیستخلفنھم فی الارض
الایۃ قال ابن کثیر علی خلا

اونکے اسلام پر پھیر لیا ہو بیہقی نے
اس قول میں کہہ پیچھے چھوڑے گیوں کو گنواروں
میں سے قریب بلائے جاؤگے ایک قوم سخت لڑائی
والوں کی طرف فرمایا وہ بنو حنیفہ ہیں ابن ابی حاتم
اور ابن قتیبہ کہا یہ آیت صدیق کی خلافت کی
حجت ہے کیونکہ اہل علم کا اسپر اجماع ہوچکا
ہے کہ اس آیت کے نزول کے بعد کوئی ایسی
لڑائی نہیں ہوئی جسکے طرف لوگ بلائے جاتے مگر ابوبکر
ہی نے اہل ردت اور مانعین زکوۃ سے لڑنے کیلئے
لوگوں کو بلایا۔ پس یہ آیت ابوبکر کے وجوب
خلافت اور اونکے فرض اطاعت پر دلالت کرتی
ہے کیونکہ خدا تعالی خبر دے چکا ہے کہ اس
پیٹھ پھیرنیوالے کو دردناک عذاب پہونچیگا
ابن کثیر نے کہا ہے جنہوں نے قوم سے فارس
اور روم مراد لیا ہے اون کے نزدیک
حضرت صدیق وہ ہیں جنہوں نے روم
و فارس میں لشکر تیار کرکے بھیجا اور
ساری حکومت اوس وقت عمر و عثمان کے
ہاتھ میں تھی اور یہ دونوں صاحب ابوبکر
کے تابع تھے۔ ابن کثیر کہتے ہیں اللہ صاحب کا
یہ قول وعدہ دیا اللہ نے ایمان والوں اور
صالحوں کو کہ وہ اونکو زمین میں نائب اور خلیفہ
بنائیگا صدیق کی خلافت پر منطبق ہے۔

انا اقدمه ولكن الله يقدمه رواه
ابن عساكر عن ابی بكرة قال اتيتُ
عمر و بين يديه قوم يأكلون
فاومی فی اخر القوم الی رجل
فقال ما تجد فيما تقرء قبلك
من الكتب قال خليفة النبی صلعم صديقه
رواه ابن عساكر الديلمی عن محمد
ابن الزبير قال ارسلنی عمر بن
عبد العزيز الی الحسن البصری
اسئله عن اشياء فجئته فقلتُ له
اشفنی فيما اختلف الناس فيه هل كان
رسول الله صلعم استخلف ابا بكر
فاستوی الحسن فاعتدل قال اوفی
شك هو لاء لا ابا لك ای والله
الذی لا اله الا هو لقد استخلفه
وهو كان اعلم بالله واتقی له و
اشد له مخافة من ان يموت عليها
لو لم يامره رواه ابن عساكر
عن الحسن البصری فی قوله تعالی
يا ايها الذين امنوا من يرتد منكم
عن دينه فسوف يأتی الله بقوم
يحبهم ويحبونه قال هو والله ابوبكر
واصحابه لما ارتدت العرب جاهدهم

میں اوسے امام بناؤں کا خدا خود بنائے گا۔
ابن عساکر الدیلمی ابی بکرہ سے روایت کرتے ہیں
کہ میں حضرت عمر کے پاس آیا اونکے سامنے ایک قوم
بیٹھی کہانا کہا رہی تھی لوگوں کے پیچھے ایک شخص
بیٹھا تہا آپنے اوسے اشارہ کرکے فرمایا تونے پہلی
کتابوں میں خلافت کی بابت کیا لکہا دیکہا ہے جواب دیا
نبی کا خلیفہ اوسکا دوست ہو سکتا ہے۔
ابن عساکر محمد بن زبیر سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن
عبد العزیز نے کئی چیزیں دریافت کرنیکے لیے حسن بصری
کے پاس مجہے بہیجا میں آکر کہا جس اختلاف میں لوگ
گرفتار ہیں آپ مجہے اوس سے شفا دیجیے کیا رسول
ابوبکر کو خلیفہ بنایا حسن یہ سنکر سیدہے بیٹھ گئے اور ترش
ہو کر فرمانے لگے اسمیں ان لوگوں کو شک ہے تیرا باپ مر جاوے
ہاں اوس خدا کی قسم جسکے سوا کوئی معبود نہیں رسول اللہ
نے ابوبکر کو خلیفہ بنایا وہ اللہ کی معرفت اوسکے خوف میں
سب سے بڑہے ہوئے تھے اونہیں اگر خلافت کا حکم
نہوتا تو اسپر مرنے سے بہت خوف کرتے بیہقی میں ہے
کہ حسن بصری اللہ تعالی کے اس قول میں کہ اے ایمان
والو جو کوئی تم میں سے اپنے دین سے پہر جاویگا سو عنقریب
اللہ ایسی قوم کو لائیگا کہ وہ اللہ کو دوست رکہینگے
اور وہ اونہیں محبوب رکہیگا۔ فرماتے ہیں بخدا وہ
ابوبکر اور اونکے رفیق ہیں جب عرب دین سے پہر گئے تو
ابوبکر اور اونکے یاروں نے اون سے جہاد

وصححه عن حميد بن عبد الرحمن بن عوف
قال توفي رسول الله ص وابو بكر
في طائفة من المدينة فجاء فكشف
عن وجهه فقبله وقال فداك
ابي وامي ما اطيبك حيا وميتا مات
محمد ورب الكعبة فذكر الحديث
قال وانطلق ابو بكر وعمر يتقاودان
حتى اتوهم فتكلم ابو بكر
فلم يترك شيئا انزل في الانصار
ولا ذكره رسول الله ص الا ذكره
وقال لقد علمتم ان رسول الله قال لو سلك الناس
واديا وسلكت الانصار واديا سلكت وادي الانصار
ولقد علمت يا سعد ان رسول الله
قال وانت قاعد قريش ولاة هذا
الامر فبر الناس تبع لبرهم وفاجر
هم تبع لفاجرهم فقال سعد صدقت
نحن الوزراء وانتم الامراء رواه
احمد عن ابي سعيد الخدري
قال لما بويع ابو بكر راى من
الناس بعض الانقباض فقال ايها
الناس ما يمنعكم الست احقكم
بهذا الامر الست اول من اسلم
الست الست فذكر خصالا رواه

امام احمد نے حمید بن عبد الرحمن بن عوف سے
روایت کی ہے کہ رسول اللہ کا جب انتقال
ہوا تو ابو بکر مدینہ کے عالیہ میں تھے۔
(انتقال کی خبر سنکر) آئے اور آپکا منہ کھول کر بوسہ
لیا اور فرمایا میرے ماں باپ آپ پر سے فدا ہوں
آپکی زندگی اور موت بہت اچھی ہوئی کعبہ کے رب
کی قسم محمد (صلعم کا) انتقال ہوگیا پھر پوری حدیث بیان
کی۔ راوی کہتا ہے اسکے بعد ابو بکر و عمر جلدی
جلدی چلے یہانتک کہ سب لوگوں میں آئے اور
حضرت ابو بکر کلام کرنے لگے پس جو قرآن اور
حدیث میں انصار کی مدح بیان تھی ابو بکر نے سبکو
ذکر کرکے کہا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اگر لوگ
ایک وادی میں چلیں اور انصار دوسری وادی
میں تو میں انصار کے وادی میں چلوں اے سعد جب
رسول اللہ نے یہ فرمایا کہ قریش ہی خلافت کے والی
ہونگے تم بیٹھے سن رہے تھے سو نیک نیکوں کے اور بد بدوں کے
تابع ہوتے ہیں سعد نے کہا آپ سچ فرماتے ہیں ہم وزیر
اور تم امیر ہو ابن عساکر نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے
جب ابو بکر سے لوگوں نے بیعت کی تو آپنے بعض لوگوں کو کچھ تامل اور رکنا
دیکھکر کہا کیا میں سب لوگوں سے خلافت کا زیادہ مستحق نہیں ہوں
کیا میں اور لوگوں میں سب سے پہلے ایمان نہیں لایا
کیا میں فلانی فضیلت کا صاحب نہیں ہوں
کیا فلاں بزرگی مجھ میں نہیں ہے۔

عن عبد الرحمن بن عبد الحميد البصري قال ان ولاية ابي بكر وعمر في كتاب الله يقول الله وعد الله الذين امنوا منكم وعملوا الصالحات الاية رواه ابن ابي حاتم في تفسيره عن ابي بكر بن عياش قال ابوبكر الصديق خليفة رسول الله صلى الله عليه وسلم في القران لان الله تعالى يقول للفقراء المهاجرين الى قوله اولئك هم الصادقون فمن سماه الله صادقا فليس يكذب وهم قالوا يا خليفة رسول الله رواه الخطيب قال ابن كثير استنباط حسن عن الزعفراني قال سمعت الشافعي يقول اجمع الناس على خلافة ابي بكر الصديق وذلك انه اضطر الناس بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم يجدوا تحت اديم السماء خيرا من ابي بكر فولوه رقابهم رواه البيهقي عن ابن مسعود قال ما راه المسلمون حسنا فهو عند الله حسن وما راه المسلمون سيئا فهو عند الله سيئ وقد راى الصحابة جميعا ان يستخلف ابوبكر رواه الحاكم

ابی حاتم اپنی تفسیر میں عبد الرحمن بن عبد الحمید البصری سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر اور عمر کی خلافت کتاب اللہ سے ثابت ہے چنانچہ فرمایا کہ مومنین صالحین کو اللہ نے خلیفہ بنانے کا وعدہ فرمایا ہے الخ خطیب ابی بکر بن عیاش سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکر کا خلیفہ رسول اللہ ہونا قرآن میں موجود ہے چنانچہ اللہ جناب فرماتا ہے وہ مال فقراء مہاجرین کے لئے ہے اور یہی لوگ سچے ہیں سو جن لوگوں کا اللہ صاحب نے سچا نام رکھا ہے وہ کاذب نہیں ہوسکتے اور سب صحابہ نے انہیں خلیفہ رسول اللہ کہا۔

ابن کثیر نے کہا یہ استنباط صحیح ہے۔

بیہقی نے زعفرانی سے روایت کی ہے کہ میں نے امام شافعی کو کہتے ہوئے سنا کہ حضرت ابوبکر صدیق کی خلافت پر لوگوں کا اجماع ہو چکا ہے کیونکہ رسول اللہ کے بعد جب لوگ بے بس ہو گئے تو انہوں نے ابوبکر سے زائد بہتر زمین پر کسی کو نہ پایا پس انہوں نے اپنی گردنیں انکے آگے جھکا دیں۔ حاکم ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ جس چیز کو مسلمان اچھا جانیں وہ اللہ صاحب کے نزدیک بھی بہتر ہوتی ہے اور جو چیز مسلمانوں کے نزدیک بُری سمجھی جاتی ہے وہ اللہ کے نزدیک بھی بُری ہے۔ پس تمام صحابہ نے ابوبکر کی خلافت کو مستحسن جانا

ابن عساکر عن رافع الطائی قال حدثنی ابو بکر عن بیعته وما قالته الانصار وما قاله عمر قال فبایعونی وقبلتها منهم وتخوفت ان تکون فتنة یکون بعدها ردة رواه احمد عن قیس بن ابی حازم قال انی لجالس عند ابی بکر الصدیق بعد وفاة رسول الله صلعم فذکر قصة فنودی فی الناس الصلوٰة جامعة وھی اول صلوٰة المسلمین نودے لھا الصلوٰة جامعة فاجتمع الناس فصعد المنبر ثم قال ایھا الناس لوددت ان ھذا کفانیه غیری ولو اخذتمونی بسنة نبیکم ما اطیقها انکان لمعصوما من الشیطان وانکان لینزل علیه الوحی من السماء رواه احمد عن ابی ھریرة قال لما قبض النبی صلعم ارتجت مکة فسمع ابو قحافة بذلک فقال ما ھذا قالوا قبض رسول الله صلعم قال امر جلل فمن قام بالامر بعده قالوا ابنک قال فھل رضیت بذلک بنو عبد مناف وبنو المغیرة قالوا نعم قال

امام احمد رافع الطائی سے روایت کرتے ہیں کہ ابو بکر نے مجھے اپنی بیعت اور انصار کی گفتگو حضرت عمر کی قول کی بابت حدیث کی اور فرمایا انہوں نے مجھ سے بیعت کی اور میں نے اس خوف سے کہ اسکے بعد کوئی ایسا فتنہ نہ کھڑا ہو جاوے جسکے بعد لوگ دین چھوڑ دیں۔ قبول بیعت کر لی۔ امام احمد قیس بن ابی حازم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ کی وفات کے بعد میں حضرت ابو بکر کے پاس بیٹھا تھا (اسکے بعد) انہوں نے سارا قصہ بیان کیا پس لوگوں میں منادی کی گئی کہ الصلوٰة جامعة اور یہ مسلمانوں کی پہلی نماز ہے جس میں الصلوٰة جامعة کی ندا دی گئی۔ سو لوگ جمع ہو گئے۔ ابو بکر نے منبر پر چڑھکر فرمایا اے لوگو میں دوست رکھتا ہوں کہ اس خلافت کو میرا غیر کافی ہو اگر تم اپنے نبی کی چال اور طریقہ پر میرا مواخذہ کرو گے تو میں اسکی کبھی طاقت نہیں رکھتا کیونکہ وہ شیطان کے (وسوسہ) سے محفوظ تھے اور پر آسمان سے وحی اترتی تھی۔ مستدرک میں حاکم ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو مکہ گونج اٹھا ابو قحافہ نے سنکر پوچھا یہ کیا ہے لوگوں نے کہا رسول اللہ فوت ہو گئے کہا بڑا امر حادث ہوا آپکے بعد خلافت کا کون والی ہوا لوگوں نے کہا تمہارا بیٹا کہا کیا اوسکی خلافت پر بنی عبد مناف اور بنی مغیرہ راضی ہو گئے جواب دیا ہاں ابو قحافہ نے کہا۔

فاطمة بنت قيس تقول لا تعجل فان
رسول الله صلعم ثقيل فلم يبرح حتى
قبض رسول الله صلعم فلما قبض رجع
الى ابى بكر فقال ان رسول الله
بعثنى وانا على غير حالكم هذه
وانا اتخوف ان تكفر العرب وان كفرت كانوا
اول من يقاتل وان لم تكفر
مضيت فان معى سروات الناس
وخيارهم فخطب ابو بكر الناس
ثم قال والله لئن تخطفنى الطير
احب الى من ان ابدا الجيش قبل امر
رسول الله صلعم ببعثه رواه البيهقى وابن
عساكر عن عروة بن الزبير قال خرج ابو بكر
فى المهاجرين والانصار حتى بلغ
نقعا حذاء نجد وهربت الاعراب
بذراريهم فكلم الناس ابا بكر
وقالوا ارجع الى المدينة والى
الذرية والنساء وامر رجلا على
الجيش ولم يزالوا به حتى رجع
وامر خالد بن الوليد وقال له
اذا اسلموا واعطوا الصدقة فمن
شاء منكم فليرجع ورجع ابو بكر
الى المدينة رواه البيهقى

جلدی نہ کرو کیونکہ رسول اللہ سخت علیل ہیں
چنانچہ وہ رسول صلعم کی وفات تک اسی جگہ ٹھہرے رہے جب حضرت
کا انتقال ہوگیا تو ابوبکر کی طرف واپس آکر کہنے لگے
کہ رسول اللہ نے میرے لشکر کو کوچ کا حکم فرمایا
اور اب میں تمہیں حالت غیر میں دیکھتا ہوں
نیز عرب کے کفر سے مجھے خوف ہے کہ اگر وہ کافر ہو جاویں تو اول
انہیں سے جہاد کیا جاوے جو وہ کافر نہوں تو میں
چلا جاؤں میرے ساتھ بڑے بڑے بہادر اور
بہترین مردم ہیں پس حضرت ابوبکر نے لوگوں کو
خطبہ سنا کر فرمایا بخدا پرندوں کا میرے گوشت
و پوست کو اوچک لینا اس سے بہت بہتر ہے
کہ رسول اللہ نے جس لشکر کو اس سے پہلے کوچ کا حکم
فرمایا میں اوسے روکوں بیہقی اور ابن عساکر عروہ
بن زبیر سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکر انصار و
مہاجرین کے ساتھ ہوکر نکلے یہاں تک کہ موضع نقع میں پہنچ کر
حد باندھکر آمادہ قتال ہوئے یہاں جنگلی لوگ معہ
کی اولاد پر جھک پڑے لوگوں نے ابوبکر سے اس بات
میں کلام کیا اور باہم اتفاق کرکے کہا آپ اہل و
عیال میں مدینہ تشریف لیجائیں اور لشکر پر ایک امیر
مقرر کردیں غرضکہ ہمیشہ اسکے در پے رہے حتے کہ
آپنے خالد بن ولید کو امیر بنا کر مدینہ رجوع کی چلتے
وقت خالد سے فرمایا کہ جب وہ تمہاری فرمانبرداری ہوں اور
صدقہ دیں تو تم میں جسکا جی چاہے رجوع کرے

لولا أن ابا بكر استخلف ما عبد
الله ثم قال الثانية ثم قال الثالثة
فقيل له مه يا ابا هريرة فقال ان
رسول الله صلعم وجه اسامة بن زيد
في سبعمائة الى الشام فلما نزل بذي
خشب قبض رسول الله صلعم وارتدت
العرب الى الشام واجتمع اليه اصحاب
رسول الله صلعم فقالوا ارْدُدْ هؤلاء الى
الروم وقد ارتدت العرب حول
المدينة فقال والذي لا اله الا هو
لو جرّت الكلاب بارجل ازواج رسول
الله صلعم ما رددت جيشا وجهه رسول
الله صلعم ولا حللت لواء عقده فوجّه
اسامة فجعل لا يمر بقبيلة يريدون
الارتداد الا قالوا لولا أن في
هؤلاء قوة ما خرج مثل هؤلاء
من عندهم ولكن ندعهم حتى يلقوا
الروم فهزموهم وقتلوهم ورجعوا
سالمين فثبتوا على الاسلام رواه
البيهقي وابن عساكر عن عروة
قال جعل رسول الله صلعم يقول في
مرضه انفذوا جيش اسامة فسار
حتى بلغ الجرف فارسلت اليه امرأته

اگر ابوبکر خلیفہ نہ بنتے تو اللہ نہ پوجا جاتا [illegible]
یہی کلمہ کہا لوگوں نے کہا اے ابوہریرہ کیا کہتے
ہو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ بن زید کو
سات سو آدمیوں کے ساتھ شام کی طرف متوجہ کیا جب ذی خشب
(موضع) میں پہنچے تو رسول اللہ صلعم کا انتقال ہو گیا
عرب شام کی طرف پھر گئے یہاں اصحاب رسول اللہ
ابوبکر کے پاس جمع ہو کر کہنے لگے روم کی طرف یہ لوگ جاتے
ہیں حالانکہ عرب اطراف مدینہ میں مرتد ہوتے جاتے ہیں
(اس سے اونکی غرض لشکر کے واپس کرنیکی تھی) ابوبکر نے
فرمایا اوس ذات کی قسم ہے جسکے سوا کوئی معبود نہیں اگر
رسول اللہ صلعم کے بیبیوں کے پاؤں کتے بھی گھسیٹیں جب بھی
لشکر کو رسول اللہ نے بھیجا ہے میں کبھی نہ پھیروں گا اور
جھنڈے کو آپ نے باندھا ہے ہرگز نہ کھولوں گا سو آپ نے
اسامہ کو چلتا کیا پس جو لوگ دین سے پھر جانیکا ارادہ رکھتے
تھے اونکے کسی قبیلہ میں اسامہ کا گذر ہوتا تھا وہ کہتے تھے
اگر ان لوگوں میں قوت نہ ہوتی تو ایسے لوگ اونکے پاس سے نہ نکلتے
ابھی اونکو چھوڑ دیتے ہیں (یعنی قتال نہیں کرتے) یہاں تک کہ وہ
روم سے جا کر لڑیں لشکر اسامہ نے اونکو قتل کیا شکست دی
اور سلامتی کے ساتھ مدینہ میں واپس آئے پس لوگ اسلام پر
ثابت قدم رہے بیہقی اور ابن عساکر عروہ سے روایت کرتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرض میں یہ فرماتے تھے
اسامہ کے لشکر کو کوچ کا حکم کرو سو اوسی حال میں لشکر چلا حتی کہ موضع
جرف میں پہنچا اسامہ کی بی بی فاطمہ بنت قیس نے اونکی طرف کسیکو بھیجا

فحمد الله واثنى عليه ثم قال اما
بعد ايها الناس فانى قد وُليت
عليكم ولستُ بخيركم فان احسنت
فاعينونى وان اسأت فقوّمونى الصدق
امانة والكذب خيانة والضعيف
فيكم قوى عندى حتى اريح عليه
حقه ان شاء الله والقوى فيكم ضعيف
حتى اخذ الحق منه ان شاء الله لا
يدع قوم الجهاد فى سبيل الله
الا . . ضربهم . . . الله تعالى
بالذل . . . .
. . . . . و لا يشيع الفاحشة
فى قوم قط الا عمهم الله
بالبلاء اطيعونى ما اطعت الله
ورسوله فلا طاعة لى عليكم
وقوموا الى صلاتكم
يرحمكم الله رواه ابن اسحق فى السيرة
عن عمر رض قال لو وُزن ايمان ابى بكر
بايمان اهل الارض لرجح بهم رواه البيهقى
فى شعب الايمان عن على رض انه
دخل على ابى بكر وهو مسجى فقال
ما احد لقى الله بصحيفة احب الى
من هذا المسجى رواه ابن عساكر

اور حمد و ثنا کے بعد فرمایا اے لوگو اگرچہ میں
تم پر والی بنایا گیا ہوں لیکن میں تم سے بہتر نہیں
ہوں اگر کوئی نیک بات مجھ سے صادر ہو تو اوس میں
میری مدد کرو اور اگر کوئی برائی کر بیٹھوں تو مجھے سیدھا
کرو راستی امانت ہے اور جھوٹ خیانت تم میں کے
ضعیف لوگ میرے نزدیک قوی ہیں تاوقتیکہ میں
اونکا حق دلا کر انہیں خوش نہ کردوں اگر اللہ چاہے
اور تمھاری قوی میرے پاس ضعیف ہیں جتے کہ تم
اون سے حق نہ لیلوں اگر اللہ چاہے جب کوئی قوم اللہ کی
راہ میں جہاد کرنا چھوڑ دیتی ہے تو اللہ تعالیٰ اونکے چہرے پر
ذلت کا سکہ مار دیتا ہے۔ اور جس قوم میں جب کبھی
بےحیائی پھیلتی ہے تو حق سبحانہ تمام لوگوں کو بلا میں پھنسا دیتا
ہے جس چیز میں میں اللہ و رسول کی اطاعت کروں تم
بھی اوس میں میری اطاعت کرو۔ جب میں خدا و رسول
نافرمانی کروں تو تم پہ میری اطاعت نہیں اب نماز کو اٹھو اللہ تم پر رحم کرے نماز کے لیے
کھڑے ہو۔ شعب الایمان میں بیہقی نے حضرت عمر سے روایت
کی ہے اگر ابو بکر کا ایمان تمام زمین والوں کے ایمان کے
مقابل میں تولا جاوے تو اونکا ایمان سب پر بھاری
ہوگا۔ ابن عساکر روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی ابو بکر
پر داخل ہوئے (وفات کے بعد) اس حال میں کہ
اون پر کپڑا پڑا ہوا تھا آپ نے فرمایا اس کپڑا اوڑھے ہوئے
سے کوئی شخص جو اللہ تعالیٰ سے اپنے صحیفہ اعمال کو لے کر
ملاقات کی ہو میرے نزدیک زیادہ محبوب نہیں

٦١

وابن عساکر عن ابن عمر قال لما
برز ابو بکر و استوی علی
راحلته اخذ علی بن ابی طالب
بزمامها و قال الی این خلیفة
رسول الله اقول لك ما قال لك رسول
الله صلعم یوم احد شم سیفك ولا تفجعنا
وارجع الی المدینة فوالله لئن فجعنا
بك لا یکون للاسلام نظام ابدا
رواه الدارقطنی عن عبد الله بن
عمرو بن العاص قال سمعت رسول
الله صلعم یقول یکون خلفی اثنا عشر
خلیفة ابو بکر لا یلبث الا قلیلا
رواه ابو القاسم البغوی بسند حسن
عن انس بن مالك قال لما بویع
ابو بکر فی السقیفة وکان الغد
جلس ابو بکر علی المنبر فقام عمر
فتکلم قبل ابی بکر فحمد الله
واثنی علیه ثم قال ان الله قد جمع
امرکم علی خیرکم صاحب
رسول الله صلعم وثانی اثنین اذ هما
فی الغار فقوموا فبایعوه فبایع الناس
ابا بکر البیعة العامة بعد بیعة
السقیفة ثم تکلم ابو بکر

دار قطنی ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ جب
ابو بکر چلنے کے لئے مستعد ہوئے اور اپنی سواری
پر بیٹھ گئے تو حضرت علی بن ابی طالب نے اونٹنی
کی مہار پکڑ کر کہا اے خلیفہ رسول اللہ آپ کہاں
تشریف لئے جاتے ہیں جو رسول اللہ نے احد کے
دن آپ کے حق میں فرمایا تھا وہی میں بھی کہتا
ہوں تلوار میان کرو اور ہمیں اپنی ذات کے
سبب خوف و گھبراہٹ میں نہ ڈالو مدینہ واپس چلو
خدا کی قسم اگر ہم آپ کے سبب سے خوف میں
رہیں گے تو اسلام کا انتظام کبھی نہ رہے گا
ابو القاسم بغوی حسن سند کے ساتھ عبداللہ
بن عمرو بن العاص سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ
صلعم سے سنا فرماتے تھے میرے بعد بارہ خلیفہ ہونگے
ابو بکر بہت تھوڑے زمانہ خلافت کرینگے - ابن اسحق
سیرہ میں انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ جب
ابو بکر سے سقیفہ میں بیعت کی گئی تو اسکی دوسری صبح
کو آپ منبر پر بیٹھے عمر نے ابو بکر سے پہلے لوگوں سے
کلام کیا - حمد و ثنا کے بعد فرمایا اللہ تعالی نے
تمہاری مہمات کو تم سے بہترین شخص پر جمع کیا وہ
رسول اللہ کے رفیق ہیں جب حضرت اور ابو بکر غار میں
تھے تو وہ ان میں سے دوسرے تھے سو کھڑے ہو کر اون سے بیعت
کرو لوگوں نے ابو بکر سے سقیفہ کی بیعت کے
بعد عام بیعت کی اسکے بعد ابو بکر بولے

يشتمي الأواه لرأفته ورحمته
رواه ابن سعد عن الربيع بن
انس قال مكتوب في الكتاب الاول
مثل ابي بكر الصديق مثل القطر
اينما وقع نفع رواه ابن عساكر
عن الربيع ابن انس قال نظرنا
في صحابة الانبياء فما وجدنا نبيا
كان له صاحب مثل ابي بكر
الصديق رواه ابن عساكر عن
الزهري قال من فضل ابي بكر
انه لم يشك في الله ساعة قط
رواه ابن عساكر عن الزبير بن
بكار قال سمعت بعض اهل العلم
يقول خطباء اصحاب رسول الله ص
ابوبكر الصديق وعلي بن ابي
طالب رواه ابن عساكر عن
ابي حصين قال ما ولد لآدم من
ذريته بعد النبيين والمرسلين افضل
من ابي بكر ولقد قام ابوبكر
يوم الردة مقام نبي من الانبياء
رواه ابن عساكر عن الشعبي
قال خص الله تعالى ابا بكر باربع
خصال لم يخص بها احدا من الناس

ابن عساکر ربیع بن انس سے روایت کرتے
ہیں کہ پہلی کتابوں میں ابوبکر کی مثل مینہ کے
مانند لکھی ہے کہ جس جگہ پڑے نفع دے۔
ابن عساکر ربیع بن انس سے نقل کرتے ہیں کہ
ہم نے انبیاء علیہم السلام کے یاروں اور
رفیقوں کے وصف ٹٹولے سو ہم نے کسی پیغمبر کو
نہ پایا کہ اوسکا مصاحب ابوبکر صدیق جیسا ہو۔
ابن عساکر نے زہری سے روایت کی ہے کہ بڑی
بزرگی حضرت ابوبکر کو یہ ہے کہ اونہوں نے
اللہ میں ایک ساعت کبھی شک نہیں کیا۔ ابن عساکر
زبیر بن بکار سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے
ہیں میں نے بعض اہل علم سے سنا کہ اصحاب
رسول اللہ صلعم کے بڑے خطیب ابوبکر رض اور علی رض
ہیں۔ ابن عساکر ابی حصین سے روایت
کرتے ہیں کہ آدم (علیہ السلام) کی اولاد میں
نبیوں اور پیغمبروں کے بعد ابوبکر سے زیادہ
بزرگ کوئی پیدا نہیں ہوا اور بے شک مرتد ہونے کے
زمانہ میں ابوبکر نبیوں میں سے ایک نبی کے
قائم مقام تھے۔
ابن عساکر شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ
حق سبحانہ نے ابوبکر کو چار ایسی خصلتوں
کے ساتھ مخصوص کیا کہ لوگوں میں سے
اور کسی کو اونکے ساتھ خاص نہیں کیا

اخرج مسدد فی مسنده
و قال وددت انی فی
الجنة حیث اری ابابکر
عن عبد الرحمن ابن ابی
بکر الصدیق رض قال
حدثنی عمر بن الخطاب
انه ما سبق ابابکر الی خیر قط
الا سبقه رواه ابن عساکر عن
علی رض قال والذی نفسی بیده
ما استبقنا الی خیر قط الا سبقنا الیه
ابو بکر رواه الطبرانی عن
ابی جحیفة رض قال قال علی خیر الناس
بعد رسول الله صلعم ابو بکر لا
یجتمع حبی و بغض ابی بکر فی
قلب مؤمن رواه الطبرانی فی
الاوسط عن ابن عمر قال ثلثة من
قریش اصبح قریش وجهًا و احسنها
اخلاقًا و اثبتها جنانا ان حدثوك
لم یکذبوك وان حدثتهم لم
یکذبوك ابو بکر الصدیق
و ابو عبیدة بن الجراح و عثمان بن
عفان رواه الطبرانی فی الکبیر
عن ابراهیم النخعی قال کان ابو بکر

مسدد اپنی مسند میں کہتے ہیں کہ عمر نے فرمایا میں ابو بکر کو جنت
میں دیکھنا دوست رکھتا ہوں - ابن عساکر عبد الرحمن
بن ابو بکر سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ عمر بن الخطاب
نے حدیث کی کہ میں نے نہیں بھلائی کے کام میں ابو بکر سے
کبھی سبقت کا ارادہ کیا آپ ہی اوس پر سبقت لیگئے - طبرانی
علی سے روایت کرتے ہیں مجھے اوس ذات کی قسم جسکے
قبضہ میں میری جان ہے - ہم نے کسی بھلے
کام میں کبھی سبقت کا ارادہ نہیں کیا - مگر
ابو بکر اوس میں سبقت لے گئے - طبرانی اوسط
میں ابو جحیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رض نے
فرمایا رسول اللہ صلعم کے بعد بہترین شخص ابو بکر
ہیں میری محبت اور ابو بکر کی دشمنی مومن کے دل میں کبھی
جمع ہوگی - طبرانی کبیر میں ابن عمر سے روایت
کرتے ہیں کہ قریش میں تین شخص ہیں جو ان
صفات کے ساتھ موصوف ہیں (۱) صورت
میں سب قریش سے زائد ملیح اور وجیہ ہیں
(۲) خلق میں اون سب سے بہتر ہیں (۳)
تمام قریش سے دل کے مضبوط ہیں اگر
تجھسے بات کہیں تو کبھی جھوٹ نہ بولیں اور
اگر تو اونسے بات کہے تو وہ تجھے جھوٹا بتائیں وہ ابو بکر
صدیق ابو عبیدہ بن جراح عثمان بن عفان ہیں ابن سعد ابراہیم
نخعی سے روایت کرتے ہیں کہ لوگوں نے ابو بکر کا نام اواہ
دیت آہ آہ کرنیوالا) رکھا تھا اونکی شفقت اور رحمت کی وجہ

ابی بکر فان علی بابہ النور فواللہ
لقد قلتم کذبت وقال ابو بکر
صدقت وامسکتم الاموال وجاد لی
بماله وخذلتمونی وواسانی واتبعنی
رواہ ابن عساکر عن عبد الرحمن
بن ابی بکر الصدیق رض قال صلی رسول
اللہ صلوٰۃ الصبح ثم اقبل علی اصحابہ
بوجهه فقال من اصبح منکم الیوم
صائما قال عمر یا رسول اللہ لم احدث
نفسی بالصوم البارحۃ فاصبحت
مفطرا فقال ابو بکر لکن حدثت
بہ صائما فقال ھل منکم احد الیوم
عاد مریضا قال عمر یا رسول اللہ لم
نبرح فکیف نعود المریض فقال ابو
بکر بلغنی ان اخی عبد الرحمن
بن عوف شاک فجعلت طریقی علیه
لانظر کیف اصبح فقال ھل منکم احد
اطعم الیوم مسکینا فقال عمر صلینا
یا رسول اللہ ثم لم نبرح فقال ابو بکر
دخلت المسجد فاذا ابسائل فوجدت
کسرۃ من خبز الشعیر فی ید عبد الرحمن
فاخذتها فدفعتها الیه فقال فانت
بالجنۃ ثم قال کلمۃ ارضی بها عمر زعم

نور ہے۔ خدا کی قسم ہے تم نے مجھے جھٹلایا
اور ابو بکر نے تصدیق کی تم نے اپنے مال مجھ سے
اور مجھے مضائقہ رکھا ابو بکر نے اپنا مال مجھ پر
فدا کیا تم نے مجھے بے آسرا پایا اور اس نے میری غمخواری
اور پیروی کی۔ امام بزار نے عبد الرحمن ابو بکر صدیق
کے بیٹے سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے
صبح کی نماز پڑھکر صحابہ کی طرف موہنہ کرکے
فرمایا تم میں سے آج کون روزہ دار ہے
حضرت عمر نے کہا ای رسول خدا میں نے آجکی رات روزہ کی
نیت نہیں کی ہے بوجہ افطار کی حالت میں صبح
کی ابو بکر نے کہا میں روزے سے ہوں پھر آنحضرت نے
فرمایا کیا تم میں سے آج کسینے بیمار کی عیادت کی ہے
حضرت عمر بولے یا رسول اللہ ہم تو صبح سے
یہیں ہیں کسکی بیمار پرسی کیونکر کرتے حضرت ابو بکر نے
کہا مجھے اپنے بھائی عبد الرحمن بن عوف کے بیمار
ہونیکی خبر پہونچی تھی تو میں اوسطرف سے ہوکر آیا
کہ دیکھوں اونے صبح کس حال میں کی پھر آنحضرت نے فرمایا
کیا تم میں سے کسینے آج مسکین کو کھانا کھلایا ہے عمر نے کہا
ہم فجر کی نماز پڑھکر یہیں موجود ہیں حضرت ابو بکر بولے جب میں
مسجد میں آیا ہوں تو ایک فقیر دروازہ پر مانگ رہا تھا جو کی روٹی کا ٹکڑا
عبد الرحمن کے ہاتھ میں تھا سو اوس سے لیکر سائل کو دیدیا آنحضرت نے
فرمایا تجھے جنت کی بشارت ہو پھر آپنے ایک ایسا کلمہ فرمایا جو حضرت
عمر کو بہت پیارا معلوم ہوا۔ حضرت عمر کہتے ہیں کہ

سمّاه الصديق ولم يسمّ احداً الصديق غيره
وهو صاحب الغار مع رسول الله صلعم
ورفيقه في الهجرة وامره رسول
الله صلعم بالصلوة والمسلمون شهود
رواه ابن عساكر عن ابي جعفر محمد
الباقر رض قال كان ابو بكر يسمع
مناجاة جبرئيل للنبي صلعم ولا يراه
رواه ابن عساكر عن سعيد بن
المسيب قال كان ابو بكر من النبي
مكان الوزير فكان يشاوره في
جميع اموره وكان ثانيه في الاسلام
وثانيه في الغار وثانيه في العريش
يوم بدر وثانيه في القبر لم يكن
رسول الله صلعم يقدم عليه احدا رواه
الحاكم في صحيحه عن المقدام قال
استب عقيل بن ابي طالب وابو بكر
قال وكان ابو بكر سبابا او نسابا
غير انه تحرج من قرابته صلى الله
عليه وسلم فاعرض عنه وشكاه الى
النبي صلعم فقام رسول الله صلعم في الناس
فقال الا تدعون لي صاحبي ما شانكم
وشانه فو الله ما منكم رجل الا على
باب بيته ظلمة الا باب ابي بكر

آپ کا نام صدیق رکھا آپکے سوا اور کسیکا
یہ نام نہیں رکھا ۔ وہ رسول اللہ کے ساتھ
صاحب غار تھے ہجرت میں آپ کے رفیق تھے
رسول اللہ نے آپکو نماز پڑھانے کا حکم فرمایا
اور تمام مسلمان حاضر تھے ۔ ابن عساکر
ابوجعفر محمد باقر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت
ابوبکر جبرئیل کی سرگوشی جو نبی صلعم سے ہوتی تھی
سنتے اور ظاہر میں نہ دیکھتے ۔ حاکم اپنی صحیح میں
سعید بن المسیب سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکر حضرت
کے وزیر کے مرتبہ میں تھے آپ اون سے اپنے
تمام کاموں میں مشورہ لیتے اور ابوبکر اسلام میں غار میں
بدر کے دن چھپر میں قبر میں رسول اللہ کے دوسرے تھے
آنحضرت آپ پر کسیکو مقدم نکرتے تھے ۔ ابن عساکر
مقدام سے روایت کرتے ہیں کہ عقیل بن ابی طالب اور
ابوبکر میں سب و شتم تک نوبت پہونچی تو ابوبکر بھی نسب سے
خوب واقف تھے اور اچھی طرح برا کہہ سکتے تھے مگر
رسول اللہ کی قرابت کی وجہ سے اونسے برا کہنا گناہ
جانکر اوس سے روگردانی کرکے رسول اللہ سے
اس امر کی شکایت کی رسول مقبول لوگوں
میں کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ لوگو تم میرے یار کو میری خاطر
کیلئے کیوں نہیں چھوڑ دیتے ہو تم کو اوس سے کیا مناسبت
تھی ۔ تم میں سے ہر ایک شخص کے دروازہ پر
اندھیرا ہے مگر ابوبکر کے دروازہ پر

هو ابو بكر الصديق هذا ثانی
اثنين وهذا ذو شيبة المسلمين اياكم
لا يلتفت فيراكم تنصروني عليه
فيغضب فياتي رسول الله ص فيغضب
لغضبه فيغضب الله لغضبهما فيهلك
ربيعةُ وانطلق ابو بكر و تبعتُه
وحدي حتى اتى رسول الله ص فحدثه
الحديث كما كان فرفع الي راسه
فقال يا ربيعةُ ما لك وللصديق فقلت
يا رسول الله كان كذا وكذا فقال لي
كلمة كرهتها فقال لي قل كما قلتُ
حتى يكون قصاصا فابيتُ فقال رسول
الله ص اجل لا تردُّ عليه ولكن قل
غفر الله لك يا ابا بكر فقلت
غفر الله لك يا ابا بكر رواه
الامام الاحمد بسند حسن في
مسنده عن ابن عباس قال قال رسول
الله ص ابو بكر صاحبي ومونسي
في الغار اسناده حسن رواه عبد الله
ابن احمد بن حنبل عن حذيفةَ
قال قال رسول الله ص ان في الجنة
طيرًا كامثال البخاتي قال ابو بكر
انها لناعمة يا رسول الله قال انعم

ابوبکر صدیق ہیں یہ غار میں دو میں کے دوسرے
ہیں یہ مسلمانوں کے بوڑھے ہیں۔ تم ان کے
دیکھنے سے بچو۔ اگر وہ تم کو اپنے اوپر میری
مدد کرتے دیکھیں اور غصہ میں آکر رسول اللہ
کے پاس جا پڑیں اور انکے غصہ کی وجہ سے
رسول اللہ غصہ میں ہوں اور ان دونوں کے
غصہ کے سبب سے اللہ غصہ کرے تو ربیعہ
ہلاک ہو جاوے گا وہاں سے جب ابوبکر چلے تو میں اکیلا
اونکے پیچھے ہو لیا یہاں تک کہ آپ رسول کے پاس
آئے اور واقعی بات جو تھی بیان کی آنحضرت نے میری
طرف سر اوٹھا کر فرمایا اے ربیعہ تیرے اور صدیق کی
کیا گفتگو ہے میں نے عرض کیا یارسول اللہ باتوں باتوں
میں حضرت ابوبکر نے مجھے ایک ایسی بات کہی جو
مجھے بُری لگی پھر ابوبکر نے فرمایا جیسا میں نے
کہا ہے تو بھی کہہ تاکہ برابری ہو جاوے میں نے انکار کیا
آنحضرت نے فرمایا ہاں تجھے جواب نہ دینا چاہیے بلکہ یوں کہہ اے
ابوبکر اللہ تجکو بخشے میں نے ایسا ہی کہا امام احمد حنبل
حسن سند کے ساتھ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ
رسول اللہ نے فرمایا ابوبکر غار میں میرے یار اور
رفیق تھے۔ بیہقی حذیفہ سے روایت کرتے ہیں
کہ رسول اللہ نے فرمایا جنت میں پرندے بختی اونٹ
جیسے ہوں گے ابوبکر بولے یارسول اللہ وہ تو
بڑے خوش حال ہوں گے۔ فرمایا خوشحال تر وہ

انه لم يرد خيرا قط الا سبقه اليه
ابو بكر رواه البزار عن
عبد الله بن مسعود قال كنت
في المسجد اصلي فدخل رسول
الله صلى الله عليه وسلم ومعه ابو بكر و عمر
فوجدني ادعو فقال سل تعطه
ثم قال من احب ان يقرء القران
غضا طريا فليقرأ بقراءة ابن ام عبد
فرجعت الى منزلي فاتاني ابو بكر
فبشرني ثم اتاني عمر فوجد ابا
بكر خارجا قد سبقه فقال انك
سباق بالخير رواه ابو يعلى الموصلي
عن ربيعة الاسلمي قال جرى
بيني وبين ابي بكر كلام فقال لي
كلمة كرهتها وندم فقال لي يا
ربيعة رد علي مثلها حتى تكون
قصاصا قلت لا افعل قال لتقولن
او لتستعدين عليك رسول الله
فقلت ما انا بفاعل فانطلق ابو بكر
وجاء اناس من اسلم فقالوا لي
رحم الله ابا بكر في اي شيء
يستعدي عليك وهو الذي قال لك
ما قال فقلت اتدرون من هذا هذا

جب کسی بھلائی کا ارادہ کیا تو حضرت ابوبکر ہی اوس میں سبقت
لیگئے۔ ابو یعلی الموصلی عبد اللہ بن مسعود سے روایت
کرتے ہیں کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا کہ رسول اللہ
مع ابوبکر و عمر تشریف لائے آپنے مجھے دعا مانگتے ہوئے
پایا فرمایا مانگ تجھے ملیگا پھر فرمایا جو آسانی اور ستا
روی سے قرآن پڑھنا محبوب رکھے وہ ابن ام عبد
کی قرارت پڑھے میں تو اپنے گھر چلا آیا اتنے میں ابوبکر آئے
مجھے اسکی بشارت دی اسکے بعد حضرت عمر بشارت دینے کو میرے پاس آئے تو
آئے کہ ابوبکر سبقت لیجا چکے تھے عمر نے فرمایا تم ای
ابوبکر نیکی میں سبقت کرنیوالے ہو امام احمد حسن سند
کی ساتھ ربیعہ اسلمی سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ میں اور ابوبکر
میں کوئی گفتگو ہوئی آپنے مجھے ایک ایسا کلمہ کہا جسکو میں
ناپسند جانتا تھا کہکے ہی نہایت شرمندہ ہوئے
اور فرمانے لگے اے ربیعہ تو بھی اوس جیسا مجھے
کہدے تاکہ عوض ہو جاوے میں نے کہا میں تو نہ کہونگا
فرمایا تو کہو ورنہ رسول اللہ کو تم پر غصہ
دلاؤں گا میں نے کہا کچھ بھی ہو میں تو کبھی نہ کہونگا
ابوبکر تو تشریف لے گئے اور قبیلہ اسلم کے
لوگ مجھ سے آکر کہنے لگے اللہ ابوبکر پر رحم کرے وہ
تیری شکایت رسول اللہ سے کس باب
میں کریں گے اونہوں ہی نے تو تجھے برا
کہا۔ میں نے اون سے کہا تم جانتے ہو
یہ کون شخص ہیں۔ یہ

رسول الله صلعم خصال الخير ثلثمائة وستون خصلة اذا اراد الله بعبد خيرا جعل فيه خصلة منها يدخل بها الجنة قال ابو بكر يا رسول الله الى شئ منها قال نعم جمعا من كل رواه ابن عساكر عن مجمع بن يعقوب الانصاري عن ابيه قال كانت حلقة رسول الله صلعم نتسبل حتى نصيرا كالاسورة وان مجلس ابو بكر منها الفارغ ما يطمع فيه احد من الناس فاذا جاء ابو بكر جلس ذلك المجلس واقبل عليه النبي صلعم بوجهه والقى عليه حديثه ويسمع الناس رواه ابن عساكر عن عبد الله بن عمر قال كنت عند النبي صلعم فاقبل ابو بكر وعمر فقال الحمد لله الذي ايدني بكما رواه البزار والحاكم عن ابي اروي الدوسي والطبراني في الاوسط عن البراء بن عازب عن عبد الرحمن بن غنم ان رسول الله صلعم قال لابي بكر وعمر لو اجتمعتما في مشورة ما خالفتكما رواه احمد والطبراني

آدمی کی عمدہ خصلتیں تین سو ساٹھ ہیں اللہ جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے تو خصائل مذکورہ میں سے کوئی خصلت اوس میں رکھ دیتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ جنت میں جاتا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ابو بکر نے کہا اے رسول اللہ اون میں سے مجھ میں بھی کوئی خصلت ہے فرمایا ہاں تجھ میں سب ہیں مجمع بن یعقوب انصاری اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ کی مجلس میں لوگ ایسا ملکر حلقہ باندھتے تھے کہ وہ کنگن جیسا ہوجاتا تھا اور ابو بکر کی بیٹھنے کی جگہ اوس حلقہ میں خالی رہتی لوگوں میں سے کوئی اوسجگہ بیٹھنے کا لالچ نکرتا تھا پس جب ابو بکر آتے تو اوس جگہ بیٹھتے اور نبی صلعم اونکی طرف متوجہ ہوکر باتیں کرتے اور لوگ سنتے اسکو ابن عساکر روایت کرتے ہیں بزار حاکم ابو اروی دوسی اور طبرانی اوسط میں براء بن عازب سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت کے پاس تھا اتنے میں ابو بکر و عمر آئے آپنے فرمایا سب تعریف اوس اللہ کو ہے جسنے تم دونوں سے میری مدد کی امام احمد عبد الرحمن بن غنم اور طبرانی براء بن عازب سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت نے ابو بکر و عمر سے فرمایا اگر تم دونوں کسی مشورے میں جمع ہو تو میں تمہارا اخلاف نکروں

منہامن یاکلہا لوانتہ من یاکلہا رواہ البیہقی

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلعم عُرِجَ بی الی السماء فما مررتُ بسماء الا وجدتُ فیہا اسمی محمد رسول اللہ وابوبکر الصدیق خلفی رواہ ابویعلی الموصلی وورد ایضا من حدیث ابن عباس وابن عمر وانس وابی سعید وابی الدرداء باسانید ضعیفۃ بعضہا یشد بعضًا

عن عامر بن عبداللہ بن الزبیر قال لما نزلت ولو انا کتبنا علیہم ان اقتلوا انفسکم قال ابوبکر یارسول اللہ واللہ لو امرتنی ان اقتل نفسی لفعلتُ قال صدقتَ

عن ابن عباس قال دخل رسول اللہ صلعم غدیرا فقال یسبح کل رجل الی صاحبہ قال فسبح کل رجل منہم الی صاحبہ حتی بقی رسول اللہ صلعم وابوبکر فسبح رسول اللہ صلعم الی ابی بکر حتی اعتنقہ وقال لو کنت متخذا خلیلا حتی القی اللہ لاتخذت ابابکر خلیلا ولکنہ صاحبی رواہ الطبرانی

عن سلیمان بن یسار قال قال

وہ لوگ ہوں گے جو اونہیں کہا ئینگے اور تو ان سے ہے جو اونہیں کہا ئینگے۔ ابو یعلی موصلی ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جب (جبرئیل) مجھے آسمان پر لے چڑھے تو جس آسمان پر میں گیا اوسمیں اپنا نام محمد رسول اللہ اور اپنے پیچھے ابوبکر صدیق لکھا ہوا پایا یہ حدیث ابن عباس ابن عمر انس ابو سعید ابو الدرداء سے ضعیف سندوں سے مروی ہے کہ بعض کی بعض معین و مؤید ہے۔ عامر بن عبداللہ بن زبیر کہتے ہیں کہ جب یہ آیت ولو انا کتبنا علیہم الخ نازل ہوئی تو ابوبکر نے کہا یارسول اللہ اگر آپ مجھے حکم فرمائیں کہ اپنی جان مار ڈال تو میں مار ڈالوں آپنے فرمایا تم سچ کہتے ہو۔ طبرانی میں ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ایک حوض پر آئے اور فرمایا ہر آدمی اپنے یار کے ساتھ پیرے چنانچہ ہر شخص اپنے دوست کے ساتھ نہانے لگا حتے کہ رسول اللہ اور ابوبکر باقی رہ گئے سو آپ اور ابوبکر دونوں ملکر نہائے اور آپنے اونکا معانقہ کرکے فرمایا اگر میں مرتے تک کسیکو دوست بناتا تو ابوبکر کو دوست بناتا لیکن وہ میرے مصاحب ہیں

ابن عساکر سلیمان بن یسار سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

بن خلف وابی بن خلف ببردة وعشرة اواق فاعتقه لله فانزل الله والليل اذا الى قوله ان سعيكم لشتى سعى ابى بكر وامية وابى رواه ابن ابى حاتم عن عامر بن عبد الله بن الزبير قال كان ابو بكر يعتق على الاسلام بمكة فكان يعتق عجائز ونساء اذا اسلمن فقال له ابوه اى بنى اراك تعتق اناسا ضعافا فلو انك تعتق رجالا جلدا رجالا جلدا يقومون معك ويمنعونك ويدفعون عنك قال اى ابت انما اريد ما عند الله قال فحدثنى بعض اهل بيتى ان هذه الآية نزلت فيه فاما من اعطى واتقى وصدق بالحسنى الى آخرها رواه ابن جرير عن عروة ان ابا بكر اعتق سبعة كلهم يعذب فى الله وفيه نزلت وسيجنبها الاتقى الى آخر السورة رواه الطبرانى وابن ابى حاتم عن عبد الله بن الزبير قال نزلت هذه الآية وما لاحد عنده

بن خلف اور ابی بن خلف سے دو غلام دینے کے علاوہ عوض میں ایک چادر اور چار سو درہم کے خرید کرکے اسکو لله آزاد کردیا اور سپر اللہ تعالیٰ آپ کے حق میں یہ آیت نازل فرمائی۔ والیل اذا یغشی سے ان سعیکم لشتی تک یعنے ابوبکر اور امیہ اور ابی کی کوشش مختلف ہے ابن جریر عامر بن عبد اللہ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکر مکہ میں مسلمان ہو کر لوگوں کو آزاد کرتے تھے اکثر بوڑھے عورتیں ضعیف بیچارے جب مسلمان ہو جاتے تو اونہیں آزاد کر دیتے۔ ایکدن اونکے والد نے کہا اسے بیٹے میں تجھے ایسے لوگوں کو آزاد کرتے دیکھتا ہوں جو ضعیف ہیں اگر تو چالاک قوی آدمیوں کو خرید کر آزاد کرے تو وہ تیری مدد کے لئے کھڑے ہو جاویں۔ تجھے ایذا دو کریں کہا ای باپ جو اللہ کے نزدیک محبوب ہے میں اوسی کو چاہتا ہوں۔ (راوی کہتا ہے مجھے میرے بعض اہلبیت نے حدیث کی کہ یہ آیت فاما من اعطے واتقی وصدق بالحسنے ابوبکر کے حق میں نازل ہوئی ہے طبرانی و ابن ابی حاتم عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکر نے ایسے سات آدمیوں کو آزاد کیا جو سب کے سب دین الٰہی میں تکلیف دئے جاتے تھے اور آیہ وسیجنبہا الاتقی الٰہ آخرہ آپکے حق میں اوتری بزار عبد اللہ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں کہ آیہ ما لاحد عندہ

عن البراء بن عازب عن علي رض قال قال
رسول الله صلعم رحم الله ابا بكر زوجني
ابنته وحملني الى دار الهجرة و
اعتق بلالا رحم الله عمر يقول
الحق وان كان من ابويه اظهر
الحق وما له من صديق رحم الله
عثمان يستحييه الملائكة رحم الله
عليا اللهم ادر الحق معه حيث دار
رواه ابن عساكر عن ابن ابي حازم قال جاء
رجل الى علي بن الحسين بن علي بن ابي طالب رض
فقال ما كان منزلة ابي بكر وعمر
قال كمنزلتهما منه الساعة عن ابن
مسعود قال حب ابي بكر وعمر
ومعرفتهما من السنة رواه ابن
عساكر عن انس مرفوعا قال اني
لارجو لامتي في حبهم لابي بكر وعمر
ما ارجو لهم في قول لا اله الا الله
رواه ابن عساكر عن ابن
عباس في قوله تعالى فانزل الله
سكينته عليه قال على ابي بكر
ان النبي صلعم لم تزل السكينة عليه
رواه ابن ابي حاتم عن ابن مسعود
ان ابا بكر اشترى بلالا من امية

ابن عساکر حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے
فرمایا اللہ ابوبکر پر رحمت کرے اونہوں نے اپنی بیٹی
مجھے بیاہ دی اور ہجرت کی گھر مجھے لے آئے بلال کو
آزاد کیا۔ اللہ عمر پر رحمت کرے وہ حق بات کہتا ہے
اگرچہ اوسکے ماباپ ہی ہوں اونسے ایسے وقت
حق کو ظاہر کیا کہ اوسکا کوئی دوست نہ رہا اللہ عثمان
پر رحم کرے کہ اوس سے فرشتے تک حیا کرتے ہیں
اللہ علی پر رحم کرے یا اللہ حق اوسکے ساتھ رہے
جہاں کہیں ہو ابن عساکر ابن حازم سے روایت
کرتے ہیں کہ ایک شخص زین العابدین حضرت
علی کے پوتے کے پاس آیا اور کہا ابوبکر وعمر کا رسول اللہ
کے نزدیک کیا مرتبہ ہے فرمایا جیسے نزدیکی اون دونکو
موت کے بعد حاصل ہوئی ایسا ہی موت سے پہلے تھی
ابن عساکر ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ اونہوں
نے کہا ابوبکر وعمر کی محبت اور ان دونوں کی معرفت
سنت سے ہے۔ ابن عساکر انس سے روایت
کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا مجھے اپنی امت
سے ابوبکر وعمر کی محبت کرنے میں وہ امید ہے جو
قول لا الہ الا اللہ میں میں اون سے امید رکھتا ہوں
ابن ابی حاتم ابن عباس سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ
قول فانزل اللہ سکینتہ میں کہتے ہیں کہ سکینہ ابوبکر پر نازل ہوا
کیونکہ نبی صلعم پر تو ہمیشہ اطمینان وسکینہ تھی ابن ابی حاتم
ابن مسعود سے نقل کرتے ہیں کہ ابوبکر نے بلال کو امیہ

يصلون على النبي قال ابو بكر
يا رسول الله ما انزل الله عليك
خيرا الا اشركنا فيه فنزلت هذه الآية
هو الذي يصلي عليكم و
ملائكته رواه عبد ابن حميد
في تفسيره عن علي بن الحسين
ان هذه الآية نزلت في ابي
بكر وعمر ونزعنا ما في صدورهم
من غل اخوانا على سرر متقابلين
رواه ابن عساكر عن ابن
عباس قال نزلت في ابي بكر
الصديق ووصينا الانسان بوالديه
احسانا الى قوله وعد الصدق الذي
كانوا يوعدون رواه ابن عساكر
عن سفيان بن عيينة قال عاتب
الله المسلمين كلهم في رسول الله
الا ابا بكر وحده فانه خرج
من المعاتبة ثم قرأ الا تنصروه فقد نصره
الله اذ اخرجه الذين كفروا ثاني اثنين
اذ هما في الغار رواه ابن عساكر

فصل في انه افضل الصحابة وخيرهم
اجمع اهل السنة على ان افضل
الناس بعد النبي صلى الله عليه وسلم ابو بكر ثم

اے رسول اللہ حق سبحانہ نے جو بھلائی آپ پر
اوتاری اوس میں ہمیں ضرور شریک کیا مگر
اس آیت میں ہمارا کچھ بھی ذکر نہیں پس
اوس وقت یہ آیت اوتری ہو الذی یصلی علیکم
و ملائکتہ ابن عساکر زین العابدین سے نقل
کرتے ہیں کہ آیہ ونزعنا ما فی صدورہم من
غل اخوانا علی سرر متقابلین ابو بکر کے
حق میں اوتری ہے۔ ابن عساکر ابن عباس
سے روایت کرتے ہیں کہ آیہ ووصینا الانسان
بوالدیہ احسانا سے وعد الصدق الذی
کانوا یوعدون تک ابو بکر کے حق میں نازل
ہوئی ہے۔ ابن عساکر سفیان بن عیینہ
سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم کے باب
میں تمام مسلمانوں کو جناب باری نے
عتاب کیا مگر صرف ابو بکر کو کہ وہ اس
عتاب سے خارج رہے۔ پھر راوی نے
استشہاد کے لئے یہ آیت پڑھی الا تنصروہ فقد
نصرہ اللہ اذ اخرجہ الذین کفروا ثانی اثنین
اذ ہما فی الغار۔

فصل

اس باب میں کہ حضرت ابو بکر تمام صحابہ سے بہتر
اور افضل ہیں۔ اہل سنت کا اجماع ہو چکا ہے
کہ نبی صلعم کے بعد افضل البشر ابو بکر ہیں

من نعمة تجزى الى آخر السورة في ابی بکر الصدیق رواہ البزار عن عایشۃ ان ابابکر لم یکن یحنث فی یمین حتی انزل اللہ کفارۃ الیمین رواہ البخاری عن امیۃ بن صفوان وکانت لہ صحبۃ قال قال علی بن ابی طالب والذی جاء بالصدق وصدق بہ ابوبکر الصدیق رواہ البزار وابن عساکر عن ابن عباس فی قولہ وشاورھم فی الامر قال نزلت فی ابی بکر وعمر رواہ الحاکم فی مستدرکہ عن ابی شوارب قال نزلت ولمن خاف مقام ربہ جنتان فی ابی بکر رضی اللہ عنہ رواہ ابن ابی حاتم عن ابن عمر وابن عباس فی قولہ وصالح المومنین قال نزلت فی ابی بکر وعمر رواہ الطبرانی فی الاوسط عن مجاھد قال لما نزلت ان اللہ وملائکتہ

من نعمۃ تجزی آخر سورت تک ابوبکر صدیق کی باب میں اوتری۔ بخاری میں حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ جبتک خدا تعالیٰ نے قسم کفارہ کی آیت نہ اتاری ابوبکر اپنی قسم کو توڑتے نہ تھے۔ بزار اور ابن عساکر امیہ بن صفوان سے نقل کرتے ہیں کہ علی بن ابی طالب نے فرمایا کہ آیۃ والذی جاء بالصدق وصدق بہ میں ابوبکر مراد ہیں اور اسی کی حاکم اپنی مستدرک میں ابن عباس سے اللہ تعالیٰ کے قول وشاورھم فی الامر میں فرماتے ہیں کہ یہ آیت ابوبکر و عمر کے باب میں اوتری ہے۔ ابن ابی حاتم ابو شوارب سے نقل کرتے ہیں کہ ولمن خاف مقام ربہ جنتان خاص ابوبکر کی شان میں نازل ہوئی۔ طبرانی اوسط میں ابن عمر اور ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ آیہ وصالح المومنین ابوبکر و عمر کے حق میں اوتری ہے۔ عبد ..... ابن حمید اپنی تفسیر میں مجاہد سے نقل کرتے ہیں کہ جب آیہ ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی کے نزول اجلال فرمایا تو حضرت صدیق اکبر نے فرمایا۔

عن المفتری رواه احمد عن ابی الدرداء ان رسول الله قال ماطلعت الشمس ولاغربت علی احد افضل من ابی بکر الا ان یکون نبیا رواه ابو نعیم و ابن حمید فی مسنده وفی لفظ علی احد بعد النبیین والمرسلین افضل من ابی بکر وفسور دایضا من حدیث جابر ولفظہا طلعت الشمس علی احد منکم افضل منه رواه الطبرانی وغیره عن سلمة بن الاکوع قال قال رسول الله ابو بکر الصدیق خیر الناس الا ان یکون نبی رواه الطبرانی عن سعد بن زرارة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان روح القدس جبرئیل اخبرنی ان خیر امتك بعدك ابو بکر رواه الطبرانی فی الاوسط عن ابی جحیفة قال دخلت علی علی رض فی بیته فقلت یا خیر الناس بعد رسول الله فقال مهلا یا ابا جحیفة الا

ابو نعیم ابو درداء سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نبی کے بعد ابو بکر سے زائد کوئی ایسا بزرگ اور افضل شخص نہیں ہے جس پر سورج نکلا اور ڈوبا ہو۔ ابن حمید نے اپنی مسند میں یہی حدیث بیان کی ہے مگر یہ لفظ زائد ہیں کہ نبیوں اور پیغمبروں کے بعد ابو بکر سے افضل کوئی ایسا نہیں ہے یہی روایت طبرانی وغیرہ میں حدیث جابر سے مروی ہے اوس کے لفظ یہ ہیں۔ کہ ابو بکر سے افضل تم میں کوئی ایسا شخص نہیں جس پر سورج چمکا ہو۔

طبرانی سلمہ بن اکوع سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا ابو بکر صدیق تمام لوگوں سے بہتر ہیں۔ مگر یہ کہ کوئی نبی ہو طبرانی اوسط میں سعد بن زرارہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا پاک روح جبرئیل نے مجھے خبر دی کہ آپ کے بعد آپکی تمام امت میں بہترین شخص ابو بکر ہے۔ دار قطنی میں ابو جحیفہ سے روایت ہے کہ حضرت علی کے گھر میں۔ میں نے جا کر کہا۔ اے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بہترین شخص آپ نے فرمایا ٹھیر اے ابو جحیفہ

عمر ثم عثمان ثم علی ثم سائر
العشرة ثم باقی اهل بدر ثم
باقی اهل احد ثم باقی اهل البيعة
ثم باقی الصحابة هكذا احكى الاجماع
عليه ابو منصور البغدادی روى البخاری
عن ابن عمر قال كنا نخير بين الناس فی
زمان رسول الله صلعم فنخير ابابكر
ثم عمر ثم عثمان زاد الطبرانی
فی الكبير فيعلم بذلك النبی صلعم ولا
ينكره عن ابن عمر قال كنا
وفينا رسول الله صلعم نفضل ابابكر
وعمر وعثمان وعليا رواه ابن عساكر
عن ابی هريرة قال كنا معاشر
اصحاب رسول الله صلعم ونحن
متوافرون نقول افضل هذه الامة
بعد نبيها ابو بكر ثم عمر
ثم عثمان ثم نسكت رواه ابن
عساكر عن علی رض قال خير
هذه الامة بعد نبيها ابو بكر
فمن قال غيرها فهو مفتر عليه ما
على المفتری رواه احمد وغيره
عن ابی ليلی قال قال علی
لا يفضلنی احد على ابی بكر الا جلدته

پہر عمر پہر عثمان پہر علی باجماع عشرہ مبشرہ پہر باقی
اہل بدر پہر باقی اہل احد پہر باقی اہل بیعت پہر
باقی صحابہ اسیطرح منصور بغدادی نے اسپر اجماع نقل
کیا ہے۔ بخاری ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ
ہم رسول اللہ کے زمانہ میں تمام لوگوں
میں ایک کو دوسرے پر بزرگی دیتے تو اول ابو بکر کو غنیمت
کرتے پہر عمر پہر عثمان کو طبرانی نے کبیر میں یہ لفظ زائد
کئے ہیں کہ نبی صلعم اسکو جانتے اور انکار نکرتے تھے
ابن عساکر ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ابو بکر
و عمر و عثمان و علی کو اس ترتیب سے اونپر فضیلت دیتے
تھے حالانکہ رسول اللہ ہم میں موجود تھے۔ ابن عساکر
ابو ہریرہ سے نقل کرتے ہیں کہ ہم اصحاب رسول اللہ
کے گروہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت
میں سب سے افضل ابو بکر کو کہتے تھے پہر عمر پہر
عثمان کو پہر ہم خاموش ہو رہتے۔ حالانکہ ہم
بہت بڑی جماعت تھی احمد وغیرہ حضرت علی سے
روایت کرتے ہیں کہ اس امت کے بہترین شخص
نبی صلعم کے بعد ابو بکر ہیں جو اونکے غیر کی بزرگی کا
قائل ہو اور افضل امت غیر کو جانے وہ مفتری ہے
اور جو سزا مفتری کی ہے پہر اوسیکا وہی مستحق ہوگا
احمد ابو یعلی سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی نے
فرمایا کہ مجہے ابو بکر پہر جو کوئی بزرگی دیگا
اوسی مفتری جیسے حد لگاؤں گا۔

عن عمار بن یاسر قال من فضل علی ابی بکر وعمر احدا من اصحاب رسول الله صلعم فقد ازری علی المهاجرین والانصار رواه الطبرانی فی الاوسط عن سمرة قال قال رسول الله امرت ان اؤول الرویا ابابکر رواه ابن عساکر ۔ عن یعقوب بن عتبة عن شیخ من الانصار قال کان جبیر بن مطعم من انسب قریش لقریش وللعرب قاطبة وکان یقول انما اخذت النسب من ابی بکر الصدیق ثم ذلک غایة فی علم تعبیر الرویا وقد کان یعبر الرویا فی زمن النبی صلعم وقد قال محمد بن سیرین وھو المقدم فی ھذا العلم بالاتفاق کان ابو بکر اعبر ھذہ الامة بعد النبی صلعم وکان مع ذلک اشد الصحابة رأیا و اکملھم عقلا عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال سمعت رسول الله صلعم

عمار بن یاسر سے نقل کرتے ہیں کہ جس نے ابوبکر و عمر پر اصحاب رسول اللہ صلعم میں سے کسی اور کو بزرگی دی اوس نے مہاجرین و انصار پر عیب لگایا۔

ابن عساکر سمرہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا مجھے حکم ہوا ہے کہ ابوبکر کے خواب کی تعبیر بیان کروں یعقوب بن عتبہ انصار کے ایک شیخ سے روایت کرتے ہیں کہ جبیر بن مطعم سب سے زیادہ عرب اور قریش کے نسب سے واقف تھے وہ کہتے تھے۔ میں نے ابوبکر سے نسب حاصل کیا ہے۔ پس ابوبکر نسب دان تھے اور ابوبکر بعد اس فضیلت کے خوابوں کی تعبیر کے علم میں غایت درجہ عالم تھے آپ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں خوابوں کی تعبیریں بتاتے تھے۔ محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ وہ بالاتفاق اس علم میں مقدم تھے اور نبی کے بعد تمام اس امت سے تعبیر میں افضل تھے اور معہ اسکے تمام صحابہ سے رائے میں اشد عقل میں کامل تھے۔

ابن عساکر عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے سنا

اخبرك بخير الناس بعد رسول
الله صلعم ابو بكر وعمر ويحك
يا ابا جحيفة لا يجتمع بغضي وحب
ابي بكر وعمر في قلب مومن
رواه الطبراني والدارقطني واخرج ايضا
ان ابا جحيفة كان يرى ان
عليا افضل الامة فسمع اقواما
يخالفونه فحزن حزنا شديدا
فقال له علي رض بعد ان اخذ
بيده وادخله بيته ما احزنك
يا ابا جحيفة فذكر له الخبر فقال الا
اخبرك بخير الامة خيرها ابو
بكر ثم عمر قال ابو جحيفة
فاعطيت الله عهدا ان لا اكتم
هذا الحديث بعد ان شافهني
به علي ما بقيت وعن عبد الله
بن شقيق قال قلت لعائشة
اي اصحاب رسول الله صلعم كان
احب الى رسول الله صلعم قالت
ابو بكر قلت ثم من قالت ثم
عمر قلت ثم من قالت ثم ابو عبيدة
بن الجراح قلت ثم من قال فسكتت رواه
الترمذي والنسائي والحاكم وصححه

رسول اللہ کے بعد بہترین شخص کی نہیں
تجھے خبر سناؤں۔ وہ ابوبکر و عمر ہیں اے
ابو جحیفہ تجھے خرابی ہو میرا بغض ابوبکر
و عمر کی محبت مومن کے دل میں جمع نہیں
ہو سکتے۔ نیز دار قطنی میں روایت ہے
کہ ابو جحیفہ حضرت علی کے افضل امت ہونے کا
معتقد تھا جب اُس نے اپنے اعتقاد کے مخالف لوگوں کے اقوال
سنے تو سخت غمگین ہوا سو حضرت علی اوسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر
لے گئے اور کہا اے ابو جحیفہ تجھے کس چیز نے ایسا غمناک کیا
اوس نے اپنا سارا قصہ بیان کیا فرمایا کیا میں تجھے بہترین
آدمی کی خبر دوں اے ابو جحیفہ پھر یہ حدیث بیان
کی کہ بہترین اس امت کے ابوبکر ہیں پھر عمر۔ ابو جحیفہ
کہتے ہیں اسکے بعد کہ حضرت علی نے بالمشافہ
یہ حدیث مجھ سے بیان کی۔ میں نے خدا سے
عہد کیا کہ مرتے تک کبھی اس حدیث کو نہ
چھپاؤں گا۔ ترمذی اور نسائی اور حاکم
نے عبد اللہ بن شقیق سے روایت کی ہے
کہ میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا۔ رسول اللہ
کو سب سے پیارا کون شخص تھا فرمایا
ابوبکر۔ میں نے کہا پھر کون۔ فرمایا عمر۔ میں نے
کہا پھر کون۔ فرمایا ابو عبیدہ بن
جراح۔ میں نے کہا پھر کون۔ تو وہ
چپ ہو رہیں طبرانی اوسط میں

فی رسالۃ یتزکی الی آخر سورۃ

قال ابن الجوزی اجمعوا علی انہا نزلت فی ابو بکر الصدیق عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ م مانفعنی مال احد ما نفعنی مال ابی بکر فبکی ابو بکر و قال وھل انا و مالی الا لک یا رسول اللہ رواہ احمد و ابو یعلی عن علی واخرجہ الخطیب عن سعید بن المسیب مرسلا وزاد وکان رسول اللہ م یقضی فی مال ابی بکر کما یقضی فی مال نفسہ عن عایشۃ وعروۃ بن الزبیر ان ابا بکر اسلم ولہ اربعون الف دینار فانفقہا علی رسول اللہ م رواہ ابن عساکر عن عائشۃ ان ابا بکر اعتق سبعۃ کلھم یعذب فی اللہ رواہ ابن عساکر عن ابن عمر قال اسلم ابو بکر وفی منزلہ اربعون الف درھم فخرج الی المدینۃ فی الھجرۃ ومالہ غیر خمسۃ آلاف کل ذلک

تو تیٰ تک ... یتزکی یعنی تو سورت تک
ابن جوزی کہتے ہیں کہ مفسرین کا بالاتفاق ہو چکا کہ یہ آیت ابوبکر کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ امام احمد اور ابو یعلیٰ حضرت ابو ہریرہ سے نقل کرتے ہیں کہ جس قدر ابو بکر کے مال نے مجھے نفع دیا ہے ایسا کسی کے مال نے نہیں دیا ابو بکر روئے۔ اور کہا۔ میں اور میرا مال سب آپ ہی کے لئے ہے یا رسول اللہ خطیب سعید بن المسیب سے یہ ہی روایت بیان کرتے مگر مرسلا اور یہ لفظ زائد ہیں کہ رسول اللہ ابو بکر کے مال میں ایسا تصرف کرتے تھے جیسا کوئی اپنے مال میں کرتا ہے۔ ابن عساکر اور عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب ابو بکر اسلام لائے تو انکے پاس چالیس ہزار دینار تھے جو سب کو رسول اللہ کی مدد میں خرچ کر دیا ابن عساکر عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابو بکر نے سات ایسے غلام خرید کر آزاد کیا جو اللہ کے دین میں عذاب دیئے جاتے تھے ابو سعید ابن الاعرابی ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ جس دن ابو بکر اسلام لائے آپکے گھر میں چالیس ہزار درہم تھے سو جب مدینہ ہجرت کر کے گئے تو سوائے پانچ ہزار کے اور کچھ نہیں رہا تھا سارا مال آپ نے

يقول اتاني جبرئيل فقال ان الله
امرك ان تستشير ابا بكر
رواه ابن عساكر عن معاذ بن
جبل ان النبي صلعم لما اراد ان
يسرح معاذا الى اليمن استشار
ناسا من اصحابه فيهم ابو بكر
وعمر وعثمان وعلي وطلحة والزبير
واسيد بن حضير فتكلم القوم
كل انسان برايه فقال ماترى
يا معاذ فقلت ارى ما قال ابو بكر
فقال النبي صلعم ان الله يكره
في السماء ان يخطئ ابو بكر
في الارض رواه الطبراني
وابو نعيم وغيرهما عن
سهل بن سعد الساعدي قال
قال رسول الله صلعم ان الله يكره
ان يخطئ ابو بكر رواه الطبراني
في الاوسط ورجاله ثقات قال
النووي في تهذيبه الصديق
احد الصحابة الذين حفظوا القران
كله فصل في انفاقه ماله على
رسول الله صلعم وانه اجود الصحابة
قال تعالى وسيجنبها الاتقى الذي

کہ میرے پاس جبرئیل آئے اور کہا حق سبحانہ نے
آپکو ابوبکر سے مشورہ لینے کا حکم فرمایا ہے۔ طبرانی
اور ابونعیم وغیرہ نے معاذ بن جبل سے روایت
کی ہے کہ جب رسول اللہ نے معاذ کو یمن کی
طرف امیر بناکر بھیجنے کا ارادہ کیا تو آپ نے
اصحاب میں سے لوگوں سے مشورہ لیا اونمیں ابوبکر
وعمر وعثمان وعلی وطلحہ وزبیر و اسید
بن حضیر بھی تھے۔ پس قوم میں سے ایک آدمی
نے اپنی رائے بیان کی رسول خدا نے فرمایا
اے معاذ تم کیا کہتے ہو۔ میں نے کہا جو ابوبکر فرماتے
ہیں وہ ہی میں بھی کہتا ہوں۔ پس نبی صاحب نے
فرمایا اللہ آسمان میں اس بات کو مکروہ جانتا ہے
کہ ابوبکر زمین میں خطا کریں۔ طبرانی اوسط
میں فرماتے ہیں کہ سہل بن سعد الساعدی نے
کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالی ابوبکر کا خاطی
ہونا مکروہ جانتا ہے۔ اس حدیث کے کل
راوی ثقہ ہیں۔ نووی تہذیب میں کہتے ہیں
کہ صدیق اون تمام اصحاب میں سے ایک
صحابی ہیں جنہوں نے کل قرآن حفظ یاد کیا تھا

فصل

(حضرت ابوبکر کے رسول اللہ پر مال خرچ کرنے میں)

آپ تمام صحابہ سے زیادہ سخی تھے اللہ تعالی نے آپکی
شان میں فرمایا وسیجنبہا الاتقی الذی

اشجع الناس قالوا انت قال اما
انی ما بارزت احدًا الا انتصفت
منه ولکن اخبرونی
باشجع قالوا لا نعلم فمن قال
ابوبکر انه لما کان
یوم بدر جعلنا لرسول الله
عریشا فقلنا من یکون مع رسول
الله ص لئلا یهوی الیه احد من
المشرکین فوالله ما دنی منا احد
الا ابوبکر شاهرا بالسیف
علی راس رسول الله ص لا یهوی
علیه احد الا اهوی الیه فهو
اشجع الناس قال علی و لقد
رأیت رسول الله ص واخذته
قریش وهذا یجأه وهذا یتلتله
وهم یقولون انت الذی جعلت
الالهة الها واحدا قال فوالله
ما دنی منا احد الا ابوبکر
یضرب هذا ویجأ هذا ویتلتل
هذا وهو یقول ویلکم اتقتلون
رجلا ان یقول ربی الله ثم رفع بردة
کانت علیه فبکی حتی اخضلت
لحیته ثم قال انشدکم الله

اشجع لوگوں سے بہادر زیادہ کون ہے انہوں
نے کہا آپ فرمایا میں تو جس سے لڑا اوس کے
برابر رہا لیکن سب لوگوں میں جو زائد بہادر ہے
اوسکی خبر دو۔ لوگوں نے کہا ہم نہیں جانتے وہ
کون ہے فرمایا ابوبکر جب بدر کا دن ہوا تو ہم نے
حضرت کیلئے سائبان بنایا اور کہا کوئی ایسا شخص
رسول اللہ کے پاس کھڑا ہو جو مشرکین میں سے
کسیکو آپ پر جھکنے نہ دے سو قسم خدا کی ابوبکر کے سوا
ہم میں سے او کوئی اونکے نزدیک نہ ہوا آپ تلوار
ننگی کئے ہوئے کہڑے ہوئے جو کوئی حضرت پر جھکتا تھا مگر ابوبکر
اوسے قتل کر دیتے تھے پس ابوبکر سب سے بہادر تھے۔
حضرت علی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ کو اس حال
میں دیکھا کہ قریش آپ کو پکڑے ہوئے ہلاتے
اور زمین میں الٹا پلٹا کر کہتے تھے تو وہی شخص
ہے کہ ہمارے چند معبودوں کو ایک معبود
بناتا ہے (علی کہتے ہیں) مجھ ہم میں سے
کسی کو یہ جرأت نہ ہوئی کہ حضرت کے
پاس جاتا مگر ابوبکر او نہیں مارتے اور
ہلا کر زمین پر ڈال کر کہتے تھے تمہیں خرابی
ہو کیا ایسے مرد کو قتل کرنا چاہتے ہو
جو کہتا ہے میرا رب اللہ ہے پھر حضرت علی نے اپنی چادر
اوٹھایا اور اتنا روئے کہ داڑھی تک تر ہوگئی پھر
فرمایا۔ میں تمہیں خدا کی قسم دلاتا ہوں۔

٨١

ينفق في الرقاب والعون على الاسلام رواه ابوسعيد بن الاعرابي	غلاموں کو آزاد کرتے اور اسلام کی امداد کرتے خرچ
عن الحسن البصري ان ابابكر اتى النبي صلعم بصدقته فاخفاها	کر دیا۔ ابونعیم حسن بصری سے نقل کرتے ہیں کہ ابوبکر نبی صلعم کے پاس اپنا صدقہ لائے اور اوسے پوشیدہ
فقال يارسول الله هذه صدقتي ولله عندي معاد فاتاه	کر کے فرمایا اسے رسول خدا یہ میرا صدقہ ہے اور اسکی میرے پاس ودیعت ہتی۔ اتنے میں عمر بھی
عمر بصدقته فاظهرها فقال يارسول الله هذه صدقتي ولي عند الله	اپنا صدقہ لائے اور ظاہر کر کے کہنے لگے اے رسول خدا یہ میرا صدقہ ہے اور میرے اسد کے پاس ودیعت ہے۔ نبی
معاد فقال رسول الله صلعم بينكما وما بين صدقتكما كما بين كلمتيكما	صاحب نے فرمایا تم میں۔ تم دونوں کے صدقوں میں (بزرگی کی روسے) وہ فرق ہے جیسا تم دونوں کی
رواه ابونعيم اسناده جيد لكنه	باتوں میں۔ اس حدیث کی اسناد تو جید ہے مگر
مرسل عن ابي بكر الصديق قال جئت بابي قحافة الى النبي صلعم	مرسل۔ بزار حضرت ابوبکر سے روایت کرتے ہیں کہ میں ابو قحافہ کو حضرت کے پاس لایا فرمایا تو نے شیخ کو چہوڑا ہوتا
قال هلا تركت الشيخ حتى آتيه قال بل هو احق ان	میں خود اوسکے پاس آتا ابوبکر نے کہا وہ آپکے پاس آنیکا زیادہ مستحق ہے فرمایا ہم کو انکا
ياتيك قال انا نحفظه لايادي ابنه عندنا رواه البزار	حفظ رتبہ چاہیے کیونکہ انکے فرزند کے احسانات ہم پر بہت ہیں۔ ابن عساکر ابن عباس سے روایت
عن ابن عباس قال قال رسول الله صلعم ما احد عندي اعظم يدا من ابي	کرتے ہیں کہ رسول اسد نے فرمایا۔ میرے نزدیک ابوبکر سے احسان کرنے میں کوئی اعظم تر نہیں
بكر واساني بنفسه وماله وانكحني ابنته رواه ابن عساكر	ہے اوسنے اپنی مال اور جان سے میری غمخواری کی اپنی بیٹی مجھے بیاہ دی۔ **فصل** حضرت ابوبکر کی شجاعت میں
فصل في شجاعته وانه اشجع الصحابة	آپ تمام صحابہ سے زائد بہادر ہتے۔
عن علي رض انه قال من	بزار صحیح سند کے ساتھ حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ ایکدن علی نے لوگوں سے فرمایا

عنده يد الا وقد كافيناه عليها ما خلا ابابكر فان له عندنا يدا يكافيه الله بها يوم القيامة وما نفعني مال احد قط ما نفعني مال ابي بكر ... فانه حضرت نے فرمایا کہ سوائے ابوبکر کے ہم نے سب کے احسان کا بدلہ دیدیا ہے ... اوسکے احسان کا بدلہ قیامت میں خدا دیگا ... اور کسی کا مال مجھے اتنا نفع نہیں دیا جتنا ابوبکر کے مال نے ...

قوله مرسل قال ابو نعيم في الحلية عن ابي عثمان النهدي ... قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ...

عربی	اردو
ودعا الی الله والی رسولہ	اور اللہ و رسول کی طرف لوگوں کو دعوت دی
ابن عساکر عن ابی بکرؓ قال کف	ابن عساکر ابوبکرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میرا
وکف علی فی العدل سواء	اور علی کا پلڑا عدل میں برابر ہے۔
رواہ ابن عساکر فصل فی	**فصل**
صحبتہ ومشاهدہ قال العلماء	حضرت ابوبکرؓ کی صحبت اور آپ کی حضور کے مواقع میں
صحب ابوبکر النبی صلعم	جمہور علماء کا قول ہے کہ ابوبکر اسلام لانے کے
من حین اسلم الی ان توفی	وقت سے وفات تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
یفارقہ سفرا ولا حضرا الا	رہے سفر و حضر میں کبھی آپ سے جدا نہ ہوئے مگر جبکہ
فیما اذن لہ صلعم فی الخروج فیہ	رسول خدا نے کسی حج یا جہاد میں آپکو خروج کی
من حج اوغزو وشهد معہ	اجازت دیدی آپ تمام مشاہد میں حضرت کیساتھ
المشاهد کلها وهاجر	حاضر رہے اور آپکے ساتھ ہجرت کی صرف اللہ و رسول
معہ وترک عیالہ واولادہ	کی رضامندی اور رغبت کے لئے اہل و عیال کو
رغبة فی الله ورسولہ وهو	چھوڑا غار میں حضرت کے رفیق تھے۔ چنانچہ
رفیقہ فی الغار قال تعالے	اللہ صاحب نے فرمایا وہ دو میں کا دوسرا تھا
ثانی اثنین اذ هما فی الغار	جبوقت وہ دونوں غار میں تھے۔ جب وہ اپنے
اذ یقول لصاحبہ لاتحزن	رفیق سے کہتا تھا غم نہ کھا اللہ ہماری ساتھ
ان الله معنا وقام بنصر رسول	ہے آپنے بہت سے مواضع میں حضرت کی مدد کی۔
الله صلعم فی غیر موضع ولہ الاثار	آپکے جملہ مشاہد میں آثار جمیلہ ہیں احد اور حنین کے
الجمیلة فی المشاهد وثبت	دن آپ ثابت قدم رہے۔ حالانکہ اور لوگ
یوم احد ویوم حنین وقد فر	بھاگ گئے۔
الناس اخرج الهیثم بن کلیب	ہیثم بن کلیب اپنی مسند میں ابوبکرؓ سے روایت
فی مسندہ عن ابی بکر قال	کرتے ہیں کہ جب احد کا دن سامنے آیا تو
لما کان یوم احد انصرف الناس	تمام لوگ رسول اللہ سے منہ پھیر گئے

امؤمن آل فرعون خیر ام
ابو بکر فسکت القوم
فقال الا تجیبونی فو الله لساعة
من ابی بکر خیر من الف ساعة مثل مؤمن آل فرعون
ذاک رجل یکتم ایمانه وهذا
رجل اعلن ایمانه رواه البزار
بسند صحیح عن عائشة قالت
لما اجتمع اصحاب النبی صلعم وکانوا
ثمانیة وثلثین رجلا الح ابوبکر
علی رسول الله صلعم فی الظهور
فقال یا ابابکر انا
قلیل فلم یزل ابوبکر یلح
علی رسول الله صلعم حتی ظهر
رسول الله صلعم وتفرق المسلمون
فی نواحی المسجد کل رجل فی
عشیرته وقام ابوبکر فی
الناس خطیبا فکان اول خطیب
دعا الی الله والی رسوله وثار
المشرکون علی ابی بکر
وعلی المسلمین فضربوا فی
نواحی المسجد ضربا شدیدا
رواه ابن عساکر عن علی رض
قال لما اسلم ابوبکر اظهر اسلامه

بتاؤ آل فرعون کا مومن بہتر ہے یا ابوبکر
قوم سنکر خاموش ہوگئی۔ پھر آپ نے فرمایا
تم کیوں نہیں جواب دیتے۔ واللہ ابوبکر کی ایک
ساعت اوسکی ہزار ساعت سے بہتر ہے۔
وہ ایک مرد تھا جو اپنا ایمان چھپاتا تھا اور ابوبکر
نے اپنے ایمان کا اعلان کیا۔
ابن عساکر حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ
جب نبی صلعم کے اصحاب قریب اڑتیس آدمیوں
کے جمع ہوگئے تو ابوبکر نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ظہور میں اصرار کیا حضرت نے
فرمایا ای ابوبکر ہم ابھی تھوڑے ہیں سو ابوبکر اصرار
رسول اللہ پر مبالغہ کرتے رہے حتے کہ رسول اللہ
ظاہر ہوئے اور مسلمان مسجد کی طرفوں
میں متفرق ہوگئے۔ ہر شخص اپنے کنبے
قبیلہ میں جا ملا اور ابوبکر لوگوں میں
کھڑے خطبہ پڑھ رہے تھے۔ پس پہلے
خطیب جنہوں نے اللہ و رسول کی طرف لوگوں کو
بلایا وہ ابوبکر ہی تھے۔ اتنے میں مشرکین
ابوبکر اور مسلمانوں پر پل گئے۔ اور
مسجد کے کونوں میں مسلمانوں کو سخت مارا
پیٹا۔ ابن عساکر حضرت علی سے روایت
کرتے ہیں کہ ابوبکر نے مسلمان ہوتے
ہی اپنا اسلام ظاہر کردیا

كانهم عن رسول الله صلعم فكنت اول من فاء عن ابی ھریرة قال تباشرت الملائكة يوم بدر فقالوا اما ترون ابابکر الصديق مع رسول الله صلعم فی العريش رواه ابن عساكر عن علی رض قال قال رسول الله صلعم يوم بدر ولابی بکر مع احد كما جبرئيل ومع الآخر ميكائيل رواه احمد وابو يعلی والحاكم عن محمد بن سيرين ان عبد الرحمن بن ابی بكر كان يوم بدر مع المشركين فلما اسلم قال لابيه لقد اهدفت لی يوم بدر فانصرفت عنك ولم اقتلك فقال ابوبكر لكنك لو اهدفت لی لم انصرف عنك رواه ابن عساكر فصل فی اسلامه عن ابی سعيد الخدری قال قال ابوبكر الست احق الناس بها الست اول من

سو صحابیوں نے آپکی طرف رجوع کیا اور سبکا پہلا میں ہی تہا۔ ابن عساکر ابوہریرہ سے نقل کرتے ہیں کہ بدر کے دن جب فرشتے اُترے تو کہنے لگے کیا ابابکر کو رسول اللہ کے ساتھ ابوبکر کو نہیں دیکھتے۔ احمد ابو یعلے حاکم حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے بدر کے دن مجہسے اور ابوبکر سے فرمایا تم میں ایک کے ساتھ جبرئیل ہے اور دوسرے کے ساتھ میکائیل۔ ابن عساکر محمد بن سیرین سے روایت کرتے ہیں کہ عبدالرحمن ابوبکر کے بیٹے بدر کے دن مشرکوں کے ساتھ تھے۔ جب اسلام لائے تو آپنے اپنے باپ سے کہا بدر کے دن میں آپکو تاکا اور آپ مجھے دکھائی دئے سو میں آپ کو دیکھکر پھر گیا اور قتل نکیا۔ ابوبکر نے فرمایا اگر میں تجھے دیکھتا تو بدر کے دن قتل کئے تجھ سے نہ پھرتا۔

فصل

حضرت ابوبکر کے اسلام میں

ترمذی اور ابن حبان اپنی صحیح میں ابوسعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکر نے کہا۔ کیا میں سب لوگوں سے زیادہ (خلافت کا) مستحق نہیں ہوں کیا میں (آزادوں) میں سب سے پہلے اسلام نہیں لایا

ابابكر اول من اسلم من
الرجال وعليا اول من اسلم
من الصبيان وخديجة اول من
اسلمت من النساء واول من
ذكر هذا الجمع الامام
ابوحنيفة رح عن سالم بن
ابي الجعد قال قلت لمحمد بن
الحنيفة هل كان ابوبكر
اول القوم اسلاما قال
لا قلت فبما علا ابوبكر و
سبق حتى لا يذكر احد
غير ابي بكر قال لانه كان
افضلهم اسلاما حين اسلم
حتى لحق بربه رواه ابن ابي
شيبة وابن عساكر عن
محمد بن سعد بن ابي وقاص
انه قال لابيه سعد كان ابوبكر
الصديق رض اولكم اسلاما قال
لا ولكنه اسلم قبله اكثر من
خمسة ولكن كان خيرنا اسلاما
رواه ابن عساكر قال ابن
كثير الظاهر ان اهل بيته صلعم امنوا قبل
كل احد زوجته خديجة ومولاه زيد

کہ مردوں میں سب سے پہلے ابوبکر۔ بچوں میں
سب سے پہلے علی۔ عورتوں میں سب سے اول
خدیجہ۔ اسلام لائے۔ اور سب سے پہلے
جنہوں نے اس تطبیق کا ذکر کیا ہے وہ امام
ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

ابن ابی شیبہ اور ابن عساکر سالم بن ابی
الجعد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے
محمد بن حنیفہ سے پوچھا۔ کیا ابوبکر
اسلام میں اول قوم تھے۔ جواب دیا
نہیں۔ میں نے کہا پھر ابوبکر کس چیز
کے سبب سے برتر اور سابق ہوئے تھے
کہ ابوبکر کے سوا اور کسیکا ذکر ہی نہیں
ہوتا کہا اون کی بزرگی کیوجہ یہ تھی کہ
اسلام کے زمانہ سے مرنے تک وہ اسلام
میں سب سے افضل رہے۔

ابن عساکر محمد بن سعد بن ابی وقاص سے
روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ سعد
سے پوچھا کہ تم سب میں اول اسلام
ابوبکر تھے۔ کہا نہیں اون سے پہلے پانچ
آدمی سے بھی زیادہ اسلام لائے تھے مگر ابوبکر
اسلام میں ہم سب سے بہتر تھے۔

ابن کثیر کہتے ہیں۔ ظاہر یہ معلوم
ہوتا ہے کہ

مشہدہ محمود اول الناس سہم
صدق الرسل۔ رواہ الطبرانی
فی الاوسط الکبیر و عبد اللہ
بن احمد بن حنبل فی زوائد
الزہد عن فرات بن السائب قال
سالت میمون بن مہران قلت
علی افضل عندک ام ابوبکر
قال فارتعد حتی سقطت عصاہ
من یدہ ثم قال ما کنت
اظن ان ابقی الی زمان
یعدل بھما۔ للہ درھما کانا راس
الاسلام قلت فابوبکر
کان اول اسلاما او علی قال
واللہ لقد امن ابوبکر
بالنبی صلعم زمن بحیرا الراھب حین
مر بہ واختلف فیما بینہ و بین
خدیجۃ حتی انکحھا ایاہ و ذلک
کلہ قبل ان یولد علی۔ رواہ ابو نعیم
وقد قال انہ اول من اسلم خلائق
من الصحابۃ والتابعین و غیرھم
بل ادعی بعضھم الاجماع علیہ
وقیل اول من اسلم علی وقیل
خدیجۃ و یجمع بین الاقوال بان

اور انکا مشہد محمود تھا سب سے پہلے اونہوں ہی
نے پیغمبروں کی تصدیق کی۔ ابونعیم فرات بن سائب
سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے میمون بن مہران سے
پوچھا کہ تمہارے نزدیک علی بہتر ہیں یا ابوبکر راوی
کہتا ہے وہ یہ سنکر کانپ گئے۔ یہاں تک کہ ان کے
ہاتھ سے لکڑی گر پڑی پھر کہا۔ میں گمان نکرتا
تھا کہ ایسے زمانہ تک زندہ رہونگا جس میں
وہ دونوں (ابوبکر و علی) برابر ٹھہرائے جاویں
(یعنی مجھے یہ امید نہ تھی) اے سائل) ان
دونوں کی بھلائی اللہ کو ہی وہ دونوں اسلام کے
سردار تھے (راوی کہتا ہے) میں نے
کہا اچھا ابوبکر پہلے اسلام لائے یا علی کہا
بخدا بحیرا راہب کے زمانہ میں ابوبکر نبی صلعم
پر ایمان لاچکے اور ابوبکر ہی خدیجہ اور حضرت کے درمیان
آمد و رفت کی تھے کہ آپنے خدیجہ کا نکاح رسول اللہ
سے کرا دیا اور یہ سب واقعات علی کی پیدائش
سے پہلے ہوئے تھے۔ تمام صحابہ اور
تابعین و غیرہم اسی کے قائل ہیں کہ
سب سے پہلے ابوبکر ہی اسلام لائے۔ بلکہ
بعض تو اسپر اجماع ہونے کے مدعی ہیں۔ ایک
ضعیف قول میں ہے کہ سب سے اول علی
اسلام لائے اور بعض خدیجہ کے قائل
ہیں اور ان اقوال میں یوں تطبیق ہوسکتی ہے

ما قيل له الا انه لا يظلم ولا يظلم ولا يظالم قال فلما بعث رسول الله صلعم امنت وصدقت رواه ابن عساكر عن محمد بن عبد الرحمن بن الحصين التيمي ان رسول الله صلعم قال ما دعوت احدًا الى الاسلام الا كانت عنه كبوة وتردد ونظر الا ابا بكر ما عتم عنه حين ذكرته وما تردد فيه رواه البيهقي وابن عساكر وعتم اى تلبث قال البيهقي وهذا لانه كان يرى دلائل نبوة رسول الله صلعم ويسمع اثاره قبل دعوته فحين دعاه كان قد سبق فيه تفكره ونظره فاسلم في الحال عن ابي ميسرة ان رسول الله صلعم كان اذا برز سمع من يناديه يا محمد فاذا سمع الصوت انطلق هاربًا واسر ذلك الى ابي بكر وكان صديقا له في الجاهلية رواه البيهقي عن ابي الدرداء قال قال رسول

خواہش سے کچھ نہ کہیگا جو ادسے حکم ہوگا وہی کریگا مگر وہ ظلم نہ کریگا اور نہ ظلم کیا جاویگا اور نہ کسی سے دا ولیگا ابو بکر کہتے ہیں کہ جب حق سبحانہ نے رسول اللہ صلعم کو بھیجا مینے آپ کی تصدیق کی اور ایمان لایا بیہقی اور ابن عساکر محمد بن عبدالرحمن بن حصین التیمی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا مینے جسے اسلام کی طرف بلایا۔ اُس نے اسلام میں توقف اور فکر کا نظر ضرور کی۔ مگر جب ابو بکر کے سامنے مینے اسلام کا ذکر کیا انہوں نے نہ تو اوس میں تردد کیا نہ تاخیر کی اور عتم کے معنے تلبث کے ہیں۔ بیہقی نے کہا اسکی وجہ یہ ہے کہ ابو بکر رسول اللہ کی نبوت کے دلائل پہلے ہی دیکھ چکے تھے اور آپ کے آثار دعوت۔ پہلے ہی سن چکے تھے سو جسوقت حضرت نے ابو بکر کو دعوت کی آپ تو پہلے ہی سے اسمیں فکر او نظر کر چکے تھے فورًا اسلام لے آئے۔ بیہقی نے ابو میسرہ سے روایت کی ہے کہ جب رسول اللہ گہر سے نکلے تو ایک منادی کی آواز یا محمد آ پنے سُنی پس اس آواز کے سُنتے ہی آپ بہاگے ہوئے ابو بکر کے پاس گئے اور یہ بہید بیان کیا کیونکہ ابو بکر صدیق جاہلیت میں بہی حضرت کے دوست تھے۔ بخاری ابو درداء سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ کیا

وزوجة زيد ام ايمن وعلى وورقة ا
والصحيح ان ابا بكر الصديق
اول الصحابة اسلاما عن عيسى بن
يزيد قال قال ابو بكر الصديق كنتُ
جالسًا بفناء الكعبة وكان زيد بن
عمرو بن نفيل قاعدًا فمر به امية بن
الصلت فقال كيف اصبحت يا باغي
الخير قال هل وجدت قال لا قال
كل دين يوم القيمة الا ما قضى الله
في الحقيقة بوء اما ان هذا النبي الذي
ينتظر منا ومنكم قال ولم اكن
سمعت قبل ذالك بنبي ينتظر
ويبعثُ قال فخرجت اريد
ورقة بن نوفل وكان كثير
النظر الى السماء كثير همهمة الصدر
فاستوقفته ثم قصصتُ عليه
الحديث فقال نعم يا ابن اخي انا اهل
الكتب والعلماء الا ان هذا النبي
الذي ينتظر من اوسط العرب
نسبا ولي علم بالنسب وقومك
اوسطُ العرب نسبا قلتُ يا عم
وما يقول النبي قال يقول

حضرت کی اہلبیت اور دوسری پہلی اسلام لائے۔
حضرت خدیجہ آپ کی بیوی زید آپ کے غلام ام ایمن
زید کی بیوی تھی ورقہ۔ اور صحیح یہ بات ہے کہ صحابہ
میں سب سے اول حضرت ابوبکر ہی اسلام لائے ہیں
ابن عساکر عیسی بن زید سے نقل کرتے ہیں کہ ابوبکر
نے کہا میں ایک دن کعبہ کی صحن میں بیٹھا تھا اور
زید بن عمرو بن نفیل بھی وہیں بیٹھا تھا اتنے
میں امیہ بن صلت آیا اور زید سے کہنے لگا اے
طالب خیر تو نے کس حال میں صبح کی وہ بولا خیر کے
ساتھ کہا کوئی نئی چیز تو نے پائی ہے کہا نہیں کہا
جو دین خدا تعالیٰ نے اپنی طرف سے بھیجا اسکے علاوہ قیامت
تک ہر دین ہلاک ہوگا لیکن جس نبی کو مبعوث ہونا ہے اسکا انتظار ہے
نہیں معلوم وہ ہم میں سے بھیجا جائے یا تم میں سے کہا میں نے اس سے پہلے کسی ایسے نبی
کا جسکا انتظار کیا جاتا ہو ذکر نہیں سنا ابوبکر کہتے ہیں میں یہ سنکر
وہاں سے نکلا اور ورقہ بن نوفل کی طرف چلا کیونکہ وہ آسمان کے
بھیدوں سے خوب واقف تھے۔ اور
انکو سینے سے زمزمہ اور جوش کی آواز آتی تھی۔ میں نے ان کے
پاس آکر یہ قصہ بیان کیا ورقہ نے کہا اے میرے
بھتیجے۔ ہم صاحب کتاب اور اہل علوم ہیں جس نبی
کے مبعوث ہونے کا انتظار ہے وہ سب عرب
سے نسب میں اشرف ہے مجھے نسب سے خوب واقفیت
ہے اور تیری قوم بھی نسب میں اشرف عرب ہے
میں نے کہا اے چچا وہ نبی کیا فرمائے گا کہا وہ اپنی

قال انه سمي عتيقا لحسن وجهه
رواه الطبراني عن عائشة رض
قالت اسم ابي بكر الذي
سماه به اهله عبد الله ولكن
غلب عليه اسم عتيق وفي
لفظ ولكن النبي صلعم سماه
عتيقا ذكره جلال الدين
السيوطي في تاريخ الخلفاء عن
بعض الرواة وسنده ثابت
عن عائشة رض قالت والله اني
لفي بيتي ذات يوم ورسول
الله صلعم واصحابه في الفناء والستر
بيني وبينهم اذ اقبل ابو بكر
فقال النبي صلعم من سره ان ينظر
الى عتيق من النار فلينظر الى
ابي بكر وان اسمه الذي سماه اهله عبد الله
فغلب عليه اسم عتيق رواه ابو يعلى
في مسنده والحاكم وصححه وابن سعد عن
عائشة ان ابا بكر دخل على رسول الله صلعم
فقال انت عتيق الله من النار فمن يومئذ
سمي عتيقا رواه الترمذي والحاكم عن عبد الله
بن الزبير رض قال كان اسم ابي بكر عبد الله فقال
له رسول الله صلعم انت عتيق الله من النار فسمي عتيق

نقل کرتے ہیں کہ ابو بکر خوب صورتی کی وجہ سے
عتیق نام رکھے گئے۔ جلال الدین سیوطی تاریخ
الخلفاء میں بعض راویوں سے ذکر کیا ہے حضرت
عائشہ فرماتی ہیں ابو بکر کا نام اون کے اہل نے
عبد اللہ رکھا تھا مگر آپ کے نام پر اسم عتیق غالب
ہو گیا۔ ایک لفظ میں ہے کہ نبی صاحب نے اونکا نام
عتیق رکھا۔ ابو یعلی اپنی مسند میں اور حاکم اور
ابن سعد حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ
کہتی ہیں ایکدن میں گھر میں تھی اور رسول اللہ اپنے
یاروں کے ساتھ گھر کے صحن میں تشریف رکھتے
تھے مجھ میں اور اون میں ایک پردہ پڑا ہوا تھا
اچانک ابو بکر آئے سو نبی صاحب نے فرمایا جسے
دوزخ سے آزاد کئے ہوئے کو دیکھنا بھلا معلوم
ہو وہ ابو بکر کو دیکھے (عائشہ فرماتی ہیں)
آپ کا نام تو آپ کے اہل نے عبد اللہ ہی کہا
تھا۔ مگر عتیق کا لفظ آپ پر غالب ہو گیا۔
ترمذی اور حاکم حضرت عائشہ سے روایت کرتے
ہیں کہ ابو بکر رسول اللہ کے پاس آئے آپنے
فرمایا تم دوزخ سے آزاد کئے ہوئے ہو اوسدن سے
آپکا نام عتیق ہو گیا۔ عبد اللہ بن زبیر سے روایت
ہے کہ ابو بکر کا نام عبد اللہ تھا ایکدن رسول اللہ نے
انکو فرمایا تم دوزخ سے آزاد ہو۔ سو اوس روز
سے آپ کا نام عتیق ہو گیا۔

الله هل انتم تاركو لي صاحبي
قلت يا ايها الناس اني رسول الله
اليكم جميعا فقلتم كذبت وقال
ابو بكر صدقت رواه البخاري
عن ابن عباس قال قال رسول الله صلعم
ما كلمت في الاسلام احدا الا ابى علي و راجعني
في الكلام الا ابن ابي قحافة
فاني لم اكلمه في شيء الا قبله و
استقام عليه رواه ابو نعيم
وابن عساكر فصل في اسمه
عن القاسم بن محمد انه سأل
عائشة رض عن اسم ابي بكر
فقالت عبد الله فقال ان الناس
يقولون عتيق قالت ان ابا قحافة
كان له ثلثة اولاد سماهم عتيقا ومعتقا
ومعيتقا رواه الطبراني عن موسى بن
طلحة قال قلت لابي طلحة لم سمي
ابو بكر عتيقا قالت كانت
امه لا يعيش لها ولد فلما ولدت
استقبلت به البيت ثم قالت
اللهم ان هذا عتيق من الموت
فهبه لي رواه ابن عساكر
وابن منده عن ابن عباس

میری خاطر سے چھوڑ دو گے اے لوگو
میں نے کہا میں تم سب کی طرف اللہ کا پیغمبر
ہوں تم سب نے کہا جھوٹا ہے مگر ابو بکر نے
کہا آپ سچے ہیں۔
ابو نعیم اور ابن عساکر ابن عباس سے روایت
کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا میں نے اسلام
کی بابت جس سے کلام کیا اوسنے انکار کیا اور
میرے کلام میں مراجعت اور منازعت کی مگر ابن
ابی قحافہ سے جس چیز میں میں نے کلام کیا اونہوں نے
اوسے قبول ہی نہیں کیا بلکہ ثابت رہے۔

فصل

ابو بکر رض کے اسم شریف میں

طبرانی میں قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رض
سے کسی نے ابو بکر رض کا نام دریافت کیا فرمایا اون کا نام
عبد اللہ ہے کہا لوگ عتیق کہتے ہیں۔ فرمایا ابو قحافہ
کے تین اولادیں تہیں جنکا عتیق معتق معیتق نام تھا
ابن عساکر اور ابن منده موسی بن طلحہ سے روایت
کرتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ طلحہ سے پوچھا ابو بکر کا
نام عتیق کیوں رکھا گیا کہا اون کی والدہ کے
ہاں کوئی فرزند نہ جیتا تھا جب آپ پیدا ہوئے
تو آپ کے والد کعبہ میں لائیں اور کہا یا خدایا
اسے موت سے آزاد کرکے مجھے بخش دے
طبرانی ابن عباس سے

فكان بذي طوى قال يا جبرئيل
ان قومي لا يصدقوني قال
يصدقك ابو بكر وهو
الصديق رواه الطبراني
باسناد صحيح جيد عن النزال
بن سبرة قال قلنا لعلي يا امير
المومنين اخبرنا عن ابي بكر
فقال ذلك امرء سماه الله الصديق
على لسان جبرئيل وعلى لسان
محمد عليه الصلوة رضيه لديننا
فرضيناه لدنيانا رواه الحاكم
باسناد جيد ابي يحيى قال لا احصى
سمعت عليا يقول على المنبر ان
الله سمى ابا بكر على لسان
نبيه صديقا رواه الدارقطني
والحاكم عن حكيم بن سعد
قال سمعت عليا يحلف لانزل الله
اسم ابي بكر من السماء
الصديق رواه الطبراني بسند
صحيح وفي حديث احد اسكن
فانما عليك نبي وصديق
وشهيدان وام ابي بكر
بنت عم ابيه اسمها سلمى

(موضع) ذی طوی میں ٹھہرے اور جبرئیل سے
فرمایا میری قوم اسباب میں میری تصدیق نہ کریگی
(جبرئیل نے) کہا ابو بکر آپکی تصدیق کریں گے
اور وہ بہت سچے ہیں۔ حاکم جید اسناد
سے نزال بن سبرہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہمنے
علی سے کہا اے امیر المومنین ابو بکر سے ہمیں
خبر دیجئے فرمایا وہ ایک مرد ہے حق سبحانہ نے جبرئیل
اور محمد علیہما الصلوۃ والسلام کی زبان پر اوسکا
نام صدیق رکھا۔ وہ نماز و منبر رسول اللہ صلعم کی قائم مقامی کیواسطے
نے اوسکو ہمارے دین کیلئے پسند کیا ہے اوسکو اپنی دنیا پر بھی
(وہی) دارقطنی اور حاکم ابو یحیی سے روایت
کرتے ہیں کہ ہمنے بے شمار مرتبہ حضرت علی سے سنا
کہ وہ منبر پر تشریف رکھے ہوئے فرماتے
تھے کہ اللہ نے ابو بکر کا صدیق نام اپنے نبی
کی زبان سے نکلا۔ طبرانی صحیح سند کے ساتھ
حکیم بن سعد سے روایت کرتے ہیں کہ ہمنے
علی سے سنا وہ قسم کہا کر کہتے تھے کہ اللہ
تعالے نے ابو بکر کا نام آسمان سے صدیق
اوتارا۔ احد کی حدیث میں ہے کہ اسے
پہاڑ ہل مت تجھپر نبی اور صدیق اور دو
شہید ہیں۔
ابن عساکر زہری کا قول روایت کرتے
ہیں کہ ابو بکر کی والدہ کا نام سلمی تھا

فصل

فی لقبه فقیل کان یلقب بالصدیق فی الجاهلیة لما عرف منه من الصدق

ذکره ابن سعدی وقیل لمبادرته الی تصدیق رسول الله صلعم فیما کان یخبر به قال ابن اسحق عن الحسن البصری وقتادة واول ما اشتهر به صبیحة الاسرا عن عائشة رض قال جاء المشرکون الی ابی بکر فقالوا هل لك الی صاحبك یزعم انه اسری به الملائکة الی بیت المقدس قال او قال ذلک قالوا نعم قال لقد صدق انی لاصدقه بابعد من ذلك بخبر السماء غدوة وروحة فلذا سمی ابو بکر الصدیق رواه الحاکم فی المستدرك واسناده جید عن ابی هریرة قال لما رجع رسول الله صلعم لیلة اسری به

فصل

ابوبکرؓ کے لقب میں

ابن سعدی کہتے ہیں کہ آپ کا لقب جاہلیت میں صدیق تھا کیونکہ آپ سچائی کے ساتھ معروف تھے۔ اور بعض کہتے ہیں آپ کے صدیق ملقب ہونے کی یہ وجہ ہے کہ رسول اللہ نے جس چیز کی آپ کو خبر دی اوس کی تصدیق کیطرف آپ نے مبادرت اور جلدی کی۔ یہ ابن اسحق اور قتادہ سے بعض نے نقل کیا ہے۔ چنانچہ شب معراج کی صبح سب سے پہلے آپ ہی نے تصدیق کی اور شب معراج کی صبح آپکا لقب سے مشہور ہوئے۔ حاکم مستدرک میں عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ مشرکین ابوبکر کے پاس آکر کہنے لگے تم اپنے صاحب (محمد صلعم) کے حق میں کیا کہتے ہو۔ وہ کہتا ہے مجھے رات کو بیت المقدس فرشتے لیگئے (ابوبکر نے) کہا کیا اونہوں نے یہہ فرمایا ہے کہا ہاں۔ کہا اونھوں نے سچ فرمایا کیونکہ میں اونکی اس سے بھی بعید خبر کی تصدیق کرتا ہوں جو صبح شام اونکے پاس آتی ہے اور جو اس سے بہت بعید ہے۔ پس اس سبب سے آپکو صدیق کہا گیا۔ طبرانی صحیح سند کے ساتھ ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم معراج سے واپس آئے تو

فقال من شرب الخمر
كان مضيعا في عرضه
ومروته فقال فبلغ ذلك
لرسول الله صلعم فقال صدق ابو بكر
صدق ابو بكر مرتين
هذا مرسل غريب سندا ومتنا
رواهما ابن عساكر

جسنے شراب پی اوسنے اپنی آبرو اپنی مروت کو ضائع
کیا جب یہ خبر رسول اللہ کو پہونچی تو آپنے دو دفعہ فرمایا کہ
ابوبکر سچ کہتے ہیں دونوں حدیثیں ابن عساکر نے روایت کی
ہیں اور آخری حدیث سند کی رو سے غریب ہے

فصل

في صفته عن عائشة ان رجلا
قال لها صفي ابا بكر فقالت
رجل ابيض نحيف خفيف العارضين
اجنأ لا يستمسك ازاره يسترخي
عن حقويه معروق الوجه غائر العينين
ناتي الجبهة عاري الاشاجع
هذه صفته رواه ابن سعد عن عائشة
ان ابا بكر كان يخضب بالحناء
والكتم عن انس قال
قدم النبي صلعم المدينة وليس في
اصحابه اشمط غير ابي بكر
فغلفها بالحناء والكتم رواه
ابن سعد عن علي قال اعظم
الناس اجرا في المصاحف ابو بكر
ان ابا بكر كان اول من جمع
بين اللوحين رواه ابو يعلى عن

حضرت ابوبکر کی صفت میں

ابن سعد حضرت عائشہ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک مرد
نے آپسے کہا ابوبکر کی صفت بیان کیجیے فرمایا ایک
سفید رنگ لاغر بدن خفیف رخساروں کے نیچے اونچی ناف
اور سینہ زائد ابھرا ہوا تھا جس سے تہبند ٹہرتا نہ تھا کولہوں پر لٹکا
رہتا تھا چہرہ پر پسینہ رہتا تھا خوبصورت گہری
ہوئی آنکھیں بلند پیشانی تھی انگلیوں پر کم گوشت تھا انگلیوں کے
پورے گوشت سے خالی تھیں یہ اونکی پوری صفت
اور تمام حلیہ ہے حضرت عائشہ فرماتی ہیں ابوبکر مہندی
اور کتم کا خضاب کرتے تھے۔ ابن سعد انس سے
روایت کرتے ہیں کہ نبی صلعم مدینہ تشریف لائے
اور ابوبکر کے سوا آپ کے اصحاب میں سے کوئی
ایسا نہ تھا جسکے بال سیاہ سپیدی مائل ہوں سو آپنے
اونہیں مہندی اور کتم سے رنگین کرلیا تھا۔
ابو یعلی حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ قرآن مجید
کے جمع کرنے میں حضرت ابوبکر سب لوگوں سے ثواب میں
اعظم تر ہیں کیونکہ اول جنہے لوحین میں قرآن کو
جمع کیا وہ ابوبکر ہی ہیں۔

بنت صخر ابن عامر بن کعب	اور صخر بن عامر بن کعب کی صاحبزادی تہیں
وتکنی ام الخیر قال السیوطی	انکی کنیت ام الخیر تھی۔
رواه ابن عساکر **فصل**	**فصل**
فی مولده ومنشاءه وُلِدَ بعد	آپکی پیدائش اور نشو و نما کے بیان میں
مولد النبی صلعم بسنتین واشهر	ابن کثیر کہتے ہیں ابو بکر نبی صلعم کے پیدا ہونے کے
فانه مات وله ثلث وستون	ڈھائی سال بعد پیدا ہوئے اور تریسٹھ سال
سنة قال ابن کثیر عن	کی عمر میں انتقال کیا۔ ابن عساکر صحیح سند
عائشة قالت والله ما قال ابوبکر	کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ عائشہ فرماتی
شعرا قط فی جاهلیة ولا اسلام	ہیں خدا کی قسم ابو بکر نے جاہلیت اور اسلام
ولقد ترك هو وعثمان شرب	میں کبھی شعر نہیں کہا۔ اور جاہلیت ہی میں
الخمر فی الجاهلیة رواه ابن	آپنے اور عثمان نے شراب پینی چھوڑ دی تھی
عساکر بسند صحیح عن	ابو نعیم جید سند کے ساتھ حضرت عائشہ سے روایت
عائشة قالت لقد حرم ابو بکر الخمر	کرتے ہیں کہ جاہلیت کے زمانہ میں ابو بکر نے
علی نفسه فی الجاهلیة رواه ابو نعیم	اپنے نفس پر شراب حرام کرلی تھی۔
بسند جید عن عبد الله بن الزبیر	عبد اللہ بن زبیر کہتے ہیں کہ ابو بکر نے کبھی
قال ما قال ابو بکر شعرا قط عن ابی	شعر نہیں کہا۔ ابو العالیہ نے کہا
العالیة الریاحی قال قیل لابی	کہ اصحاب رسول اللہ کے مجمع میں کسی نے
بکر الصدیق فی مجمع	ابو بکر سے کہا کیا تم نے جاہلیت میں کبھی
من اصحاب رسول الله	شراب پی ہے۔ فرمایا۔ خدا کی
صلعم هل شربت الخمر	پناہ۔ پہر کہا گیا کیوں نہیں پی۔
فی الجاهلیة فقال اعوذ بالله	فرمایا۔ میں اپنی مروت اور آبرو کو
منه فقیل له ولم قال	بہت بچانے والا اور حفاظت کرنے
کنت احفظ مروتی واصون عرضی	والا تھا۔

قال یا عائشة انظری اللقحة التی
کنا نشرب من لبنها و الجفنة التی
کنا نصطبغ فیها و القطیفة التی کنا
نلبسها فانا کنا ننتفع بذلك حین
کنا نلی امر المسلمین فاذا مت فاردیه
الی عمر فلما مات ابو بکر ارسلت به
الی عمر فقال رحمك الله یا ابا بکر
لقد اتعبت من جاء بعدك رواه
الطبرانی عن ابی بکر بن حفص
قال قال ابو بکر لما احتضر لعائشة
یا بنیة انا ولینا امر المسلمین
فلم ناخذ لنا دینارا ولا درهما
ولکنا اکلنا من جریش طعامهم
فی بطوننا ولبسنا من خشن ثیابهم
علی ظهورنا وانه لم یبق عندنا
من فیء المسلمین قلیل ولا کثیر
الا هذا العبد الحبشی وهذا البعیر
الناضح وجرد هذه القطیفة فاذا
مت فابعثی بهن الی عمر رواه ابن
ابی الدنیا عن میمون بن مهران
قال جاء رجل الی ابی بکر فقال السلام
علیك یا خلیفة رسول الله قال
بین هؤلاء اجمعین رواه احمد

آپ نے عائشہؓ سے فرمایا دیکھو یہ دودھ والی اونٹنی
جسکا ہم دودھ پیتے تھے اور یہ تغار جس میں رنگتے تھے
اور یہ چادریں جنہیں ہم پہنتے تھے جبتک مسلمانوں
کے امیر رہے اسے نفع حاصل کرتے رہے جب
میں مروں تو عمر کے پاس ان سبکو واپس کر دینا
چنانچہ آپ کے انتقال کے بعد عائشہؓ نے انکو حضرت
عمر کے پاس بھیجدیا۔ حضرت عمر نے فرمایا اے ابوبکر
تیرا اسپر رحم کرے اپنے پیچھے آنیوالوں کو تم نے رنج
میں ڈالا ابن ابی الدنیا ابو بکر بن حفص سے روایت
کرتے ہیں کہ جب موت کے آثار حضرت ابوبکر کو
معلوم ہوئے تو آپنے عائشہؓ سے فرمایا اے بیٹی
گو ہم مسلمانوں کے خلیفہ بنائے گئے لیکن اپنی ذات کیلئے
ہم نے دینار و درہم نہیں لئے ان اونکے
ردی کھانوں سے اپنے پیٹ بھرے اونکے موٹے
کپڑوں سے اپنی پیٹھیں ڈھانکیں۔ ہمارے پاس
مسلمانوں کی غنیمت میں سے تھوڑا بہت کچھ مال
نہیں مگر یہ حبشی غلام اور یہ پانی کھینچنے والا
اونٹ اور یہ پرانی چادریں سو میرے مرنے کے بعد انکو
عمر کے پاس بھیجدینا۔ احمد نے میمون بن مہران سے
روایت کی ہے کہ ایک مرد نے ابوبکر کے پاس آکر السلام
علیک یا خلیفۃ اللہ کہا آپنے فرمایا میں ان تمام میں سے
اکیلا ہوں دیکھا تو خضا بنا لینے میں کوئی بزرگ
آدمی نہیں انہیں میں کا ایک ہوں)

ابن ابی ملیکۃ قال قیل لابی بکر
یاخلیفۃ اللہ قال انا خلیفۃ رسول
اللہ وانا راض بہ رواہ احمد عن
عطاء بن السائب قال لما بویع ابوبکر
اصبح وعلی ساعدہ ابراد وھو ذاھب
الی السوق فقال عمر این ترید قال
الی السوق قال لتصنع ماذا
وقد ولیت امر المسلمین قال فمن
این اطعم عیالی فقال عمر
انطلق یفرض لک ابو عبیدۃ
فانطلقا الی ابی عبیدۃ فقال افرض
لک قوت رجل من المھاجرین
لیس بافضلھم ولا اوکسھم وکسوۃ
الشتاء والصیف اذا اخلقت شیئا
رددتہ واخذت غیرہ ففرضا لہ
کل یوم نصف شاۃ وما کساہ
فی الراس والبطن رواہ ابن سعد
عن میمون قال لما استخلف
ابوبکر جعلوا لہ الفین فقال
زیدونی فان لی عیالا وقد شغلتمونی
عن التجارۃ فزادوہ خمسمائۃ رواہ
ابن سعید عن الحسن بن علی
بن ابی طالب قال لما احتضر ابوبکر

امام احمد ابن ابی ملیکہ سی روایت کرتی ہیں کہ کسی نے
ابوبکر کو کہا ای اللہ کے نائب فرمایا میں رسول خدا
کا نائب ہوں اور اوسی سے راضی - ابن سعد عطا
بن السائب سے روایت کرتے ہیں کہ جب ابوبکر کی
خلافت پر بیعت ہوئی تو آپ صبحکو بازار چلے جاتے
تھے اور آپکے بانہوں پر چادریں پڑی ہتیں حضرت
عمر راستے میں ملے اور کہا کہ آپ کہاں جانا چاہتے
ہیں - فرمایا بازار میں کہا کیا ابھی آپ جاویں
رنگینگے اس حال میں کہ مسلمانوں کے امیر ہیں فرمایا
پھر میں اپنے عیال کو کہاں سے کہلاؤں عمر نے کہا
چلئے آپکے لئے ابو عبیدہ کچہہ مقرر کردینگے سو
دونوں صاحب ابو عبیدہ پاس آئے اونہوں نے کہا
میں آپکے لئے مہاجرین میں سے ایک مرد کی قوت اور
جاڑے گرمی کا کپڑا مقرر کرتا ہوں نہ تو بہتر شخص جیسے نہ کمتر جیسے اور کپڑا پہٹ جانیکا
دونگا ... وہ بہی اس شرط پر کہ پرانے ہونیکے بعد
اوسے پہیر دیں اور نیا لیں لیں ہر دن کے لئے
آدہی بکری اور ما یحتاج کپڑا مقرر کردیا - ابن سعد میمون
سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکر کے خلیفہ ہونیکے بعد لوگوں
نے آپکے دو ہزار درہم مقرر کئے آپنے فرمایا مجھے کچہہ اور
زائد دو کیونکہ میرا کنبہ میرے ساتھ ہے اور جو تجارت
میں کرتا تھا اوس سے تمنے روک دیا - سو اونہوں نے پانسو
درہم اور زیادہ کئے - طبرانی حسن بن علی سے نقل کرتے
ہیں کہ جب ابوبکر کی وفات کا وقت قریب آیا

افلا تامرنا فتسنا ولك فقال
ان حبي رسول الله صلعم امرني ان
لا اسئل الناس شيئا ابدا رواه
احمد عن ابن عمر قال كان
سبب موت ابي بكر وفاة رسول
الله صلعم كمدا فما زال جسمه يجري
حتى مات يجري اي ينقص رواه الحاكم
عن ابن شهاب ان ابا بكر
والحارث بن كلدة كانا ياكلان
خزيرة أهديت لابي بكر فقال
الحارث لابي بكر ارفع يدك
يا خليفة رسول الله والله ان فيها سم
سنة وانا وانت نموت
في يوم واحد فرفع يده فلم
يزالا عليلين حتى ماتا في يوم
واحد عند انقضاء السنة رواه
الحاكم وقد روى ايضا عن الشعبي
قال ماذا نتوقع من هذه الدنيا
الدنية وقد سم رسول الله صلعم
وابو بكر عن عائشة قالت
اول بدء مرض ابي بكر انه
اغتسل يوم الاثنين لسبع خلون
من جمادي الاخرى وكان يوما

آپ ہم سے کیوں نہیں فرماتے کہ او ٹھا کر دیدیا کریں آپ نے
فرمایا میرے دوست رسول اللہ نے مجھے حکم دیا ہے
کہ میں لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کروں۔ حاکم
ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر کی وفات
کا سبب رسول اللہ کی وفات کا صدمہ ہوا چنانچہ
ہمیشہ آپ کا جسم گھٹتا گیا یہاں تک کہ وفات
پائی۔ حاکم ابن شہاب سے نقل کرتے ہیں کہ ابو بکر
اور حارث بن کلدہ دونوں گوشت کا حلیم جو
حضرت ابو بکر کو تحفہ بھیجا گیا تھا کھا رہے تھے اتنے
میں حارث نے ابو بکر سے کہا اے خلیفہ رسول
خدا اس حلیم سے اپنا ہاتھ اوٹھا لیجئے خدا کی
قسم اس میں زہر ملا ہے میں اور آپ ایک ہی
دن مرینگے۔ ابو بکر نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور
دونوں بیمار ہوگئے تھے کہ ایک سال گذرنے
کے بعد ایک ہی دن میں دونوں کا انتقال
ہوگیا۔ شعبی کہتے ہیں کہ ہم اس خسیس اور
ذلیل دنیا سے کیا امید رکھیں حالانکہ رسول
خدا اور ابو بکر زہر سے وفات پاگئے۔
حاکم عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت
ابو بکر کی بیماری کے ابتدا یوں ہوئی کہ آپ نے
پیر کے دن ٹھنڈک کے وقت غسل کیا
جمادی الاخری کی سات تاریخیں گذر چکی
تھیں۔

۹۹

في الزهد عن ابي صالح الغفاري
ان عمر بن الخطاب كان يتعاهد عجوزا
كبيرة عمياء في بعض حواشي المدينة من
الليل فيستقي لها ويقوم بامرها فكان
اذا جاءها فوجد غيره قد سبقه اليها
فاصلح ما ارادت فجاءها غير مرة كيلا يسبق
اليها فرصده عمر فاذا هو بابي بكر الذي
ياتيها وهو يومئذ خليفة فقال عمر انت
هو لعمري رواه ابن عساكر عن ابن
عمر قال استعمل النبي صلعم ابا بكر على
الحج في اول حجة كانت في الاسلام ثم
رسول الله صلعم السنة المقبلة فلما قبض
رسول الله صلعم واستخلف ابو بكر استعمل
عمر بن الخطاب على الحج ثم حج
ابو بكر من قابل فلما قبض
واستخلف عمر استعمل عبد الرحمن
بن عوف على الحج ثم لم يزل
عمر يحج سنة كلها حتى قبض
فاستخلف عثمان فاستعمل عبد الرحمن
بن عوف على الحج رواه ابن سعد
عن ابي مليكة قال كان ربما سقط
الخطام من يد ابي بكر الصديق فيضرب
بذراع ناقته فينيخها فقالوا له

ابن عساکر ابو صالح الغفاری سے نقل کرتے ہیں کہ عمر بن
الخطاب ایک اندھی بڑھیا کی جو مدینہ کی اطراف میں بستی تھی رات کو
جاکر خبر گیری کرتے تھے اوسکو پانی پلاتے اور درستی کام
میں مصروف ہوتے اسکے بعد ہر جب عمر آتے تو کوئی دوسرا
شخص انسے پہلے ہی اوس بڑھیا کے پاس آکر جو وہ چاہتی
درست کرکے چلا جاتا حضرت عمر کئی مرتبہ اس ارادہ سے آئے
کہ وہ شخص سبقت نہ لیجائے چنانچہ ایکدفعہ وہ منتظر بیٹھے رہے
پس وہ شخص جو بڑھیا پاس آتا ابو بکر تھے اور وہ اوس زمانہ
میں خلیفہ تھے پس حضرت عمر نے فرمایا اپنی جان کی قسم یہ آپ ہی تھے
ابن سعد ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ اسلام میں جو سب سے
پہلے حج ہوا ہے اوسمیں رسول اللہ نے ابو بکر کو امیر بنایا
اور آئندہ سال خود حضرت حج کو تشریف لیگئے پھر آپکے
انتقال کے بعد جب حضرت ابو بکر خلیفہ ہوئے تو پہلے برس
آپنے عمر بن الخطاب کو حاجیوں کا امیر بنایا اور دوسرے
سال خود تشریف لے گئے جب حضرت ابو بکر کی وفات ہوگئی
اور حضرت عمر خلیفہ ہوئے تو اوس سال عبد الرحمن بن عوف
کو حج پر عامل بنایا اسکے بعد سے تمام عمر آپ حج کرتے رہے
حتے کہ وفات ہوگئی پس حضرت عمر کی بعد جب عثمان
بن عفان خلیفہ ہوئے تو اونہوں نے عبد الرحمن بن
عوف کو حج پر امیر مقرر کیا۔ امام احمد ابن ابی
ملیکہ سے نقل کرتے ہیں کہ جب کبھی ابو بکر کے ہاتھ
سے اونٹنی کی مہار چھٹ جاتی تو آپ اونٹنی
کو بٹھا کر مہار اوٹھاتے۔ لوگ کہتے۔

عن عائشة قالت ان ابا بكر لما حضرته الوفاة قال ای یوم هذا قال یوم الاثنین قال فان مت من لیلتی فلا تنتظر وابی لغد فان احب الایام واللیالی الی اقربها من رسول الله صلعم رواه احمد عن عائشة قالت لما ثقل ابو بکر تمثلت بهذا البیت لعمرك ما یغنی الثراء عن الفتی اذا حشرجت یوما وضاق بها الصدر فکشف عن وجهه وقال لیس کذلك ولکن قولی وجاءت سکرة الموت بالحق ذالك ما کنت منه تحید انظروا ثوبی هذین فاغسلوهما وکفنونی فیهما فان الحی احوج الی الجدید من المیت ... رواه ابن سعد عن عائشة قالت دخلت علی ابی بکر وهو فی الموت فقلت شعرا من لم یزل دمعه مقنعا فانه فی مرة مدفوق فقال لا تقولی هذه ولکن قولی وجاءت سکرة الموت بالحق ذلك ما کنت منه تحید

احمد حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ کی وفات کا وقت جب قریب ہوا تو آپ نے فرمایا یہ کون سا دن ہے لوگوں نے کہا پیر فرمایا اگر میں اسی رات کو مرجاؤں تو کل کا انتظار کرنا مجھے تمام راتوں اور دنوں میں سے وہ وقت زیادہ پیارا ہے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے زائد قریب ہے۔ ابن سعد حضرت عائشہ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ فرماتی ہیں جب ابوبکر سخت علیل ہوئے تو میں نے یہ شعر پڑھا۔ تیری عمر کی قسم اس جوان سے یہ تکلیف کون دفع کر سکتی ہے جب کہ سینہ بیچ جاوے اور گڑگڑو بولنے لگے۔ ابوبکر نے یہ سنتے ہی موںہہ کھولدیا اور فرمایا یہ ٹھیک بات نہیں۔ ہاں یوں کہو۔ موت کی بے ہوشی حق کے ساتھ آئی۔ یہ وہ چیز ہے جس سے تو کترا اتا تھا۔ دیکھو میرے ان دونوں کپڑوں کو دھو کر انہیں میں مجھے کفنانا کیونکہ زندہ میت سے نئے کپڑے کا محتاج زیادہ ہے۔ ابو یعلی الموصلی عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں فرماتی ہیں میں نزع کی حالت میں ابوبکر کے پاس گئی اور یہ شعر پڑھنے لگی۔ جس کے آنسو ہمیشہ رکے رہیں اب وہ اس مصیبت کے وقت بے تحاشا نکلے پڑتے ہیں۔ ابوبکر نے فرمایا۔ یہ نہ کہو بلکہ یہ کہو موت کی بے ہوشی حق کے ساتھ آگئے۔ یہ وہ دن ہے جس سے تو بہاگتا تھا

بارگا انہم خمسة عشر يوما فخرج الى صلوة
وتوفى ليلة الثلثاء لثمان بقين
من جمادى الآخر سنة ثلاث
عشرة وله ثلاث وستون سنة
رواه الحاكم عن ابى السفر قال
دخلوا على ابى بكر فى مرضه
فقالوا يا خليفة رسول الله الا
ندعو لك طبيبا ينظر اليك قال قد
نظر الى فقالوا ما قال لك قال قال
انى فعال لما اريد رواه ابن ابى
الدنيا عن ابن مسعود قال افرس الناس
ثلاثة ابو بكر حين استخلف
عمر وصاحبة موسى حين
قالت استاجره والعزيز حين
تفرس فى يوسف فقال لامرأته
اكرمى مثواه رواه الحاكم عن
اسباط ابى حمزة قال لما ثقل ابو بكر
اشرف على الناس من كوة فقال
ايها الناس انى قد عهدت لكم
عهدا افترضون به فقال الناس
رضينا يا خليفة رسول الله فقام
على فقال ما نرضى الا ان يكون
عمر قال فانه عمر رواه ابن عساكر

توپندرہ دن برابر ایسا بخار آیا کہ نماز کو باہر نہ آسکے
آخر کار منگل کی شب ۲۲- جمادی الاخری سنہ ۱۳ھ میں
انتقال کیا اور آپ کی ۶۳ سال کی عمر تھی۔
ابن الدنیا ابو السفر سے نقل کرتے ہیں کہ ابو بکر کی بیماری
کے وقت لوگ آئے اور کہا اے خلیفۂ رسول خدا کیا
ہم کسی طبیب کو بلائیں جو آپکو دیکھے فرمایا طبیب (اسے)
مجھے دیکھ چکا لوگوں نے کہا پھر اوسنے آپ سے کیا
کہا- فرمایا یہ کہ میں کر ڈالتا ہوں جو چاہتا ہوں۔
حاکم ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ تمام
لوگوں میں تین شخص زائد دانا گذرے ہیں ایک
ابو بکر جبوقت آپنے اپنا نائب حضرت عمر کو مقرر
کیا دوسرے موسیٰ کی بی بی جبوقت اونے اپنے باپ
سے کہا اسے مزدور بنالے تیسرا عزیز مصر
کہ جب اوسنے یوسف علیہ السلام میں عقلمندی
کے آثار دیکھے تو اپنی بی بی سے کہا اسے عزت سے
رکھیو- ابن عساکر اسباط ابو حمزہ سے نقل کرتے
ہیں کہ جب ابو بکر کو مرض کی شدت ہوئی تو آپنے
گھر کے موکھے سے سر نکالکر فرمایا اے لوگو میں نے تمہارے
لئے ایک ولی عہد مقرر کیا ہے کیا تم اوسے پسند کروگے لوگوں
نے کہا اے خلیفۂ رسول خدا ہم ضرور اوسے پسند کرینگے
اتنے میں حضرت علی کھڑے ہو کر کہنے لگے ہم تو
سوائے عمر کے اور کسی سے راضی نہیں- ابو بکر
نے فرمایا وہ عمر ہی ہیں۔

رسول الله صلعم عن ابن عمر
قال نزل فی حفرۃ ابی بکر عمر
وطلحۃ وعثمان وعبد الرحمن
بن ابی بکر عن ابن المسیب
ان ابا بکر لما مات ارتجت
مکۃ فقال ابو قحافۃ ما ھذا
قالوا مات ابنک قال رزء
جلیل من قام بالامر بعدہ
قالوا عمر قال صاحبہ عن مجاھد
ان ابا قحافۃ رد میراثہ من
ابی بکر علی ولد ابی بکر
ولم یعش ابو قحافۃ بعد
ابی بکر الا ستۃ اشھر وایاما
ومات فی المحرم سنۃ اربع عشرۃ
وھو ابن سبع وتسعین سنۃ
الاحادیث رواہ ابن عساکر
قال العلماء لم یلی الخلافۃ
احد فی حیوۃ ابیہ الا ابی بکر
عن ابن عمر قال ولی ابو بکر
سنتین وسبعۃ اشھر رواہ
الحاکم واخرج الواقدی بن مطرف
ان ابا بکر لما ثقل دعا عبد الرحمن
بن عوف فقال اخبرنی عن عمر

ابن عمر کہتے ہیں کہ ابو بکر کی قبر میں عمر اور طلحہ
اور عثمان اور عبد الرحمن بن ابو بکر اترے
ابن المسیب کہتے ہیں کہ جب ابو بکر کا انتقال
ہو گیا تو مکہ کانپ اوٹھا۔ ابو قحافہ نے
کہا یہ شور کیسا ہے۔ لوگوں نے کہا تمہارے
صاحبزادے کا انتقال ہو گیا۔ کہا
بڑی مصیبت آئی ابو بکر کے بعد خلافت
پر کون قائم ہوا۔ لوگوں نے کہا وہ ان کے
مصاحب تھے
مجاہد کہتے ہیں کہ ابو قحافہ نے جو میراث
ابو بکر سے پائی تھی وہ ان کی اولاد پر رد کر دی
اور ابو بکر کے بعد وہ کل چھ مہینے چند دن
زندہ رہے۔ محرم سنہ ۱۴ھ ستانوے سال
کی عمر میں انتقال کیا یہ سب حدیثیں ابن
عساکر نے روایت کی ہیں۔
علما کہتے ہیں ابو بکر کے سوا کوئی شخص اپنے باپ کی
زندگی میں خلیفہ نہیں ہوا۔ حاکم نے
ابن عمر سے روایت کی ہے کہ ابو بکر نے کل دو
برس سات مہینے خلافت کی۔
واقدی بن مطرف کہتے ہیں کہ جب ابو بکر
کی بیماری سخت ہوئی تو عبد الرحمن
بن عوف کو بلا کر فرمایا۔ مجھے عمر
بن الخطاب کی خبر دے۔

قال فی ای یوم توفی رسول الله صلعم قلت یوم الاثنین
قال رجوا فیما بینی و بین اللیل فتوفی فی لیلۃ الثلثاء و دفن قبیل ان یصبح رواہ ابو یعلی الموصلی عن عائشۃ انہا تمثلت عند الموت و ابوبکر یقضی شعر
و ابیض یستسقی الغمام بوجہہ ثمال الیتامی عصمۃ للارامل
فقال ابو بکر ذلک رسول اللہ صلعم رواہ احمد عن ابن ابی ملیکۃ ان ابا بکر اوصی ان تغسلہ امراتہ اسماء بنت عمیس ویعینہا عبدالرحمٰن ابن ابی بکر رواہ ابن ابی الدنیا عن سعید بن المسیب ان عمر صلی علی ابی بکر بین القبر والمنبر فکبر علیہ اربعا رواہ ابن سعد عن عروۃ والقاسم بن محمد ان ابابکر اوصی عائشۃ ان یدفن الی جنب رسول اللہ صلعم فلما توفی حفر لہ وجعل راسہ عند کتفی رسول اللہ صلعم والصق اللحد بقبر

پھر پوچھا فرمایا۔ رسول اللہ نے کون سے دن انتقال فرمایا بیٹے کہا پیر کو فرمایا میں بھی امید کرتا ہوں کہ رات سے پہلے کوچ کروں۔ (عائشہ فرماتی ہیں) سو منگل کی رات آپ فوت ہوئے اور صبح ہونے سے پہلے مدفون ہوئے۔ امام احمد حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکر کی نزع کے وقت اونہوں نے یہ شعر پڑھا۔ ایسے سفید آدمی جنکے مونھ کے سامنے ابر پانی مانگتا اور وہ یتیموں کی فریاد رسی بیوہ عورتوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ کم ہیں۔ حضرت ابوبکر نے یہ سنکر کہا وہ رسول اللہ ہیں۔
ابن ابی الدنیا ابن ابی ملیکہ سے نقل کرتے ہیں کہ ابوبکر نے وصیت کی کہ مجھے میری بی بی اسماء بنت عمیس غسل دیویں اور عبدالرحمن میرا بیٹا غسل میں ان کا شریک ہو۔ سعید بن المسیب کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے قبر اور منبر کے درمیان ابوبکر پر نماز پڑھی اور چار تکبیریں کہیں۔ عروہ اور قاسم بن محمد کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر نے عائشہ کو وصیت کی کہ مجھے رسول اللہ کے پہلو میں دفن کرنا۔ سو جب آپ کی وفات ہوئی تو آپکے لئے لحد کھودی گئی اور رسول اللہ کے دوش مبارک کے پاس آپکا سر رکھا گیا اور رسول اللہ کی قبر میں دو لحد ملا دی گئی۔

عليهم خير اهلك ابلغ عني ما
قلت من وراءك ثم دعا عثمان
فقال اكتب بسم الله الرحمن الرحيم
هذا ما عهد ابو بكر ابن ابي قحافة
في اخر عهده بالدنيا خارجا منها
وعند اول عهده بالاخرة
داخلا فيها حيث يؤمن الكافر
ويوقن الفاجر ويصدق
الكاذب اني استخلفت عليكم
بعدي عمر بن الخطاب فاسمعوا
له واطيعوا واني لم آل الله
ورسوله ودينه ونفسي واياكم
خيرا فان عدل فذلك ظني به
وعلمي فيه وان بدل فلكل
امرء ما اكتسب والخير اردت
ولا اعلم الغيب وسيعلم
الذين ظلموا اي منقلب ينقلبون
والسلام عليكم ورحمة الله و
بركاته ثم امر بالكتاب فختمه
ثم امر عثمان فخرج بالكتاب
مختوما فبايع الناس ورضوا به
ثم دعا ابو بكر عمر خاليا
فاوصاه بما اوصاه به ثم

شئے جو کچھ کہا ہے اسے اون لوگو تک پہنچا دو جو تمہارے
پیچھے ہیں پھر عثمانؓ کو بلا کر فرمایا لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم
یہ وہ عہد ہے کہ عہد کیا ابوبکر بن ابی قحافہ نے اپنی عمر
کے آخر زمانہ میں جسوقت وہ دنیا سے نکلا اور آخرۃ کے
اول زمانہ میں جب وہ اوسمیں داخل ہوا یہ عہد
اوسوقت کا ہے جسوقت کافر مومن ہوجاتا اور
فاجر یقین کرنیوالا اور کاذب تصدیق کرنے والا
ہوتا ہے۔ میں نے تمہارے بعد عمر بن الخطاب کو
خلیفہ بنایا سو تم اوسکی سنو اور اطاعت کرو
میں نے اللہ اور اوسکے رسول اور اوسکے دین اور
اپنے اور تمہارے حق میں بھلائی سے تقصیر نہیں
کی (یعنے حتے الامکان بھلائی کا قصد کیا) اگر
عمر بن الخطاب انصاف کریں تو یہ میرا
اعتقاد اور علم اونکے حق میں تھا اور اگر ظلم کریں تو ہر
کسی کے لئے وہ ہے جو اوسنے کمایا یعنے تو بھلائی کا
ارادہ کیا اور غیب سے واقف نہیں اور ظالم
لوگ قریب جان لینگے کہ کونسی طرف رجوع
کرینگے تمپر سلام اللہ کی رحمت اوسکی برکت
ہمیشہ رہیو پھر اس کتاب پر مہر لگانے کا
حکم فرمایا اور عثمان کو حکم کیا وہ اس مہر
شدہ وصیت کو لیکر باہر نکلے اور لوگوں سے
بیعت کرائیگے اس سے سب راضی ہوئے پھر ابوبکر
عمر کو خلوت میں بلا کر جو وصیت کرنی تھی کی۔

بن الخطاب فقال ما تسئلنی
عن امر الا وانت اعلم به
منی فقال ابو بکر و ان
فقال عبد الرحمن هو والله
افضل من رایک فیه ثم دعا
عثمان بن عفان فقال اخبرنی
عن عمر فقال انت اخبر نابه
فقال علی ذلک فقال اللهم
علمی ان سریرته خیر من
علانیته وان لیس فینا مثله
وشاور معهما سعید بن زید
واسید بن الحضیر وغیرهما
من المهاجرین والانصار فقال
اسید اللهم اعلمه الخیر بعدک
یرضی للرضی ویسخط للسخط
الذی یسر خیر من الذی یعلن
ولن یلی هذا الامر احد اقوی
علیه منه ودخل علیه بعض
الصحابة فقال له قائل ما انت
قائل لربک اذا سالک عن
استخلاف عمر علینا وقد تری
غلظه فقال ابو بکر ابا لله
تخوفنی اقول اللهم استخلفت

عبد الرحمن نے کہا آپ جس امر کا مجھ سے سوال کرتے
ہیں آپ ہی مجھ سے بہتر اُسے جانتے ہیں ابو بکر
نے فرمایا پھر بھی تو کہا بخدا جو آپ کی رائے
ابو بکر حق میں ہے وہ اوس سے افضل ہے۔ پھر
عثمان بن عفان کو بلایا اور کہا عمر کے احوال
سے مجھے اطلاع دو اونہوں نے کہا اس بات میں آپ
مجھ سے زیادہ خبردار ہیں فرمایا گو میں خوب جانتا ہوں مگر
تم بھی کہو عثمان نے کہا خدا شاہد ہے عمر کے ساتھ میرا یہ
اعتقاد ہے کہ اونکا باطن ظاہر سے بہتر ہے اور ہم میں
اون جیسا کوئی نہیں پھر آپ نے سعید بن زید اور اسید بن
حضیر وغیرہ انصار و مہاجرین میں سے بلا کر مشورہ کیا
اسید بولے خدا گواہ ہے میں آپکے بعد حضرت عمر کو بہتر دیکھتا
ہوں وہ رضا کے موقع پر راضی اور غصہ کے محل میں
غصہ کرتے ہیں حضرت کا باطن بہ نسبت ظاہر کے بہتر ہے اس امر خلافت
پر عمر سے قوی زیادہ کوئی شخص ہرگز خلیفہ نہیں بن سکتا
اسکے بعد بعض صحابہ آپکے پاس آئے اور اونمیں سے
ایک شخص نے کہا آپ حضرت عمر کا غصہ دیکھتے ہیں
پھر ہم پر اونہیں خلیفہ بنانے میں جب خدا تعالے
آپ سے پوچھے گا تو آپ اوسے کیا جواب دیجئے گا
ابو بکرؓ نے فرمایا۔ کیا تم مجھے اللہ سے خوف دلاتے
ہو۔ میں جواب میں عرض کروں گا اے بار
خدا میں نے اون پر تیرا بہترین مخلوق
خلیفہ بنایا۔

تعالی للذین احسنوا الحسنی
وزیادة قال النظر الی وجه الله
عن ابی بکر الصدیق رض فی
قوله تعالی ان الذین قالوا ربنا
الله ثم استقاموا قال قد قالها
الناس فمن مات علیها فهو ممن
استقام رواهما ابن جریر
عن ابی الخلد قال جاء رجل الی
ابی بکر فقال ارایت الزنا بقدر
قال نعم قال فان الله قدره علی ثم
یعذبنی قال نعم یا ابن اللخناء
اما والله لو کان عندی انسان
امرت ان یجاء انفک رواه اللالکائی
فی السنة عن الزبیر ان ابا بکر
قال وهو یخطب الناس یا معشر المسلمین
استحیوا من الله فوالذی نفسی بیده
انی لاظل حین اذهب الی الغائط فی
الفضاء مغطیا راسی استحیاء من
ربی رواه ابو بکر بن ابی شیبة
فی المصنف عن عمرو بن دینار
قال قال ابو بکر استحیوا من الله
فوالله انی لادخل الکنیف فاسند
ظهری الی الحائط حیاء من الله

عامر بن سعد صحابی ابوبکر صدیق سے روایت کرتے
ہیں کہ آپنے اللہ تعالی کے اس قول میں جنہوں
نے نیکی کی اونکے لئے نیکی ہے اور زیادہ فرمایا وہ
اللہ تعالی کی تجلی اور اوسکے نور کو دیکھنا ہے۔
ابن جریر حضرت ابوبکر سے روایت کرتے ہیں کہ آپنے
اس آیت (ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا)
میں فرمایا کہ لوگ اسکو کہہ چکے اب جو اسپر
مرے گا وہ ثابت قدم رہیگا۔ لالکائی سنہ ابی الخلد
سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ابوبکر کے پاس
آکر کہا کیا آپ زنا کو اللہ کی قدر سے دیکھتے ہیں
فرمایا ہاں۔ کہا خود ہی تو اللہ نے اوسکو میرے مقدر
میں کیا پھر اسپر مجھے عذاب بھی کرے گا فرمایا ہاں
اے ابن اللخناء بخدا اگر اسوقت میرے پاس
کوئی آدمی ہوتا تو تیری ناک کاٹنے کا حکم کرتا۔
ابن ابی شیبہ اپنی مصنف میں زبیر سے روایت
کرتے ہیں کہ ابوبکر نے خطبہ کے اثنا میں فرمایا اے
مسلمانوں کے گروہ اللہ سے شرماؤ واللہ میں
جبوقت قضاء حاجت کیلئے صحرا میں جاتا ہوں تو اپنے
رب سے شرما کر موںہہ پر کپڑا ڈال لیتا ہوں۔
عبدالرزاق نے اپنی مصنف میں عمرو بن دینار سے
روایت کی ہے کہ ابوبکر نے فرمایا اے لوگو اللہ سے شرماؤ
بخدا میں جب پاخانہ میں جاتا ہوں تو اللہ سے شرما کر
اپنی پیٹھ دیوار پر ٹکا دیتا ہوں۔

خرج من عنده فرفع ابو بكر يديه فقال اللهم انى لم أرد بذلك الا صلاحهم وخفت عليهم الفتنة فعملت فيهم بما انت اعلم به واجتهدت لهم رأيى فوليت عليهم خيرهم واقواهم عليهم واحرصهم على ما ارشدهم فهم عبادك ونواصيهم بيدك اصلح اللهم ولاتهم واجعله من خلفائك الراشدين واصلح له رعيته

اتنے میں عمر وہاں سے نکل آئی اور ابو بکر نے دونوں ہاتھ اوٹھا کر فرمایا ای اللہ اس سے میں نے لوگوں کی صلاحیت کا قصد کیا ہے اور آنہیں فتنہ کا خوف کر کے جو کچھ انکے بارہ میں کیا اوسے تو خوب جانتا ہے میں نے اپنی رائی سے اونکے لیے جہد کیا جو شخص اون سب میں بہتر اور سب سے زیادہ قوی اور نیک صلاح میں سب سے زیادہ حریص تھا اوسے امیر بنایا سو وہ تیرے بندے ہیں اونکی باگیں تیرے ہی دست قدرت میں ہیں اونکو ای اللہ صلاحیت کی توفیق دے اور عمر کو اپنی راہ یافتہ خلفاء میں سے ایک خلیفہ کر اور اوسکے رعیت کو اوسکے لیے سنوار دے

عن الاسود بن هلال قال قال ابو بكر الصديق لاصحابه ما تقولون فى هاتين الايتين ان الذين قالوا ربنا الله ثم استقاموا والذين امنوا ولم يلبسوا ايمانهم بظلم قالوا ثم استقاموا فلم يذنبوا ولم يلبسوا ايمانهم بخطيئة فقال لقد حملتموها على غير المحمل ثم قال قالوا ربنا الله ثم استقاموا فلم يميلوا الى اله غيره ولم يلبسوا ايمانهم بشرك رواه ابو نعيم فى الحلية

ابو نعیم حلیہ میں اسود بن ہلال سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر نے اپنے یاروں سے فرمایا تم ان دو آیتوں میں کیا کہتے ہو۔ پہلی آیت کا مضمون یہ ہے۔ جن لوگوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اسپر ثابت قدم رہے تو وہ جنتی ہیں دوسری آیت کا یہ مضمون ہے کہ جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ نہ ملایا وہ جنت میں جاوینگے ان دونوں کے کیا معنے ہوئے لوگوں نے کہا استقاموا کے معنے یہ ہیں کہ انہوں نے گناہ نہ کیا اور ظلم کے معنے خطا کی ہیں آپنے فرمایا تم نے اسکے غیر محل پر حمل کیا پہلی آیت کے یہ معنے ہیں کہ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے اسپر ثابت قدم رہے یعنے اوسکے غیر معبود کی طرف توجہ نہ کی اور دوسری آیت کے یہ معنی ہیں کہ انہوں نے اپنے ایمان کو شرک کے ساتھ نہ ملایا۔

عن سعد بن ابی وقاص عن ابی بكر الصديق فى قوله

صلی اللہ علیہ وسلم رواہ احمد
وابو داؤد والنسائی عن
محمد بن سیرین قال لم اعلم
احدًا استقاء من طعام اکلہ
غیر ابی بکر وذکر القصۃ رواہ
احمد فی الزھد عن ابی بکر
انہ مرّ بعبد الرحمن وھو یماظ جارًا
لہ فقال لا تماظ جارک فانہ
یبقی ویذھب عنک الناس
المماظۃ المنازعۃ والمخاصمۃ
رواہ ابو عبید فی الغریب
عن موسی بن عقبۃ ان ابابکر
الصدیق کان یخطب فیقول
الحمد للہ رب العالمین احمدہ
ونستعینہ ونسئلہ الکرامۃ فیما
بعد الموت فانہ قد دنی اجلی
واجلکم واشھد ان لا الہ
الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد
ان محمدا عبدہ ورسولہ ارسلہ
بالحق بشیرا ونذیرا وسراجا
منیرا لینذر من کان حیا ویحق
القول علی الکافرین ومن یطع
اللہ ورسولہ فقد رشد ومن یعصھما فقد

احمد زہد میں محمد بن سیرین سے نقل کرتے ہیں کہ
میں نے بجز ابوبکر کے اور کسیکو نہیں دیکھا کہ کھایا کھایا
قے کی ہو اور اسکے آگے اونے قصہ بیان کیا۔
ابو عبید نے غریب میں کہا ہے کہ ابوبکر عبد الرحمن پر
گذرے اور وہ اپنے پڑوسی سے جھگڑ رہے تھے
آپنے فرمایا اے عبد الرحمن اپنے ہمسایہ سے
مت جھگڑ کیونکہ وہ باقی رہیگا اور تجھسے
لوگ کن پا جاینگے۔
ابن عساکر موسیٰ بن عقبہ سے روایت کرتے ہیں
کہ ابوبکر خطبہ پڑھ رہے تھے پھر فرمانے لگے
سب تعریف اوس خدا کو ہے جو تمام جہان کا رب
ہے میں اوسکی حمد کرتا اور اوس سے مدد چاہتا
ہوں موت کے پیچھے ہم اوسکی کرامت کے طالب
ہیں اے لوگو میری تمہاری موت قریب ہے میں
گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں
وہ اکیلا ہے اوسکا کوئی شریک نہیں اور
گواہ ہوں کہ محمد اوسکے بندے اور رسول ہیں آپکو
حق کے ساتھ مومنوں کی خوشی اور کافرونکو ڈر
سنانے کے لئے ایک روشن چراغ بنا کر بھیجا
تاکہ زندہ دلوں کو خوب ڈرادیں اور کافروں پر
عذاب ثابت کریں۔ جو کوئی خدا ورسول
کی اطاعت کرے وہ سنورا اور جو کوئی
اونکی نافرمانی کرے وہ صریح گمراہی میں پڑا

رواه عبد الرزاق فی مصنفه

عن ابی عیینة قال کان ابو بکر اذا عزی رجلا قال لیس فی العزاء مصیبة ولیس مع الجزع فائدة الموت اهون قبله واشد ما بعده اذکروا فقد رسول الله صلی الله علیه وسلم تصغر مصیبتکم واعظم الله اجرکم رواه ابن عساکر

عن ابی عمران الجونی ان ابا بکر بعث جیوشا الی الشام وامر علیهم یزید ابن ابی سفیان فقال انی موصیك بعشر خلال لا تقتلوا امراة ولا صبیا ولا کبیرا هرما ولا تقطع شجرا مثمرا ولا تخربن عامرا ولا تعقرن شاة ولا بعیرا الا لماکله ولا تغرقن نخلا ولا تحرقنه ولا تغلل ولا تجبن رواه البیهقی

عن ابی برزة الاسلمی قال غضب ابو بکر من رجل فاشتد علیه غضبه جدا فقلت یا خلیفة رسول الله اضرب عنقه قال ویلك ما هی لاحد بعد رسول الله

ابن عساکر ابن عیینہ سے نقل کرتے ہیں کہ ابو بکر جب کسی کی تعزیت کرتے تو کہتے جس مصیبت میں صبر ہو وہ مصیبت نہیں جزع و فزع میں کوئی فائدہ نہیں۔ موت اوس چیز سے جو اسکے پہلے ہے آسان ہے اور جو چیز اوسکے بعد ہے اوس سے سخت ہے۔ رسول اللہ کی موت یاد کرو تمہاری مصیبت چھوٹی ہو جاوے گی۔ اور حق سبحانہ تمہیں ثواب زائد دے گا۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ ابو عمران الجونی سے روایت کرتے ہیں کہ ابو بکرؓ نے شام کی طرف لشکر بھیجے اور یزید بن ابی سفیان کو اونپر امیر بنایا چلتے وقت آپنے فرمایا میں دس خصلتوں کی تمہیں وصیت کرتا ہوں (۱) عورتوں کو قتل نہ کرو (۲) بچوں کو نہ مارو (۳) ضعیف بوڑہے کو ہاتھ نہ لگاؤ (۴) پہلدار درخت کو نہ کاٹو (۵) بستے کو ویران نہ کرو (۶) اونٹ بکری بجز کہانیکے کو نہیں کاٹو (۷) کہجور کے درخت کو مت جلاؤ (۸) خیانت مت کرو (۹) نامردی نکرو (۱۰) کہجور کے درخت کو مت اوکہیڑو۔ احمد ابو داؤد نسائی ابو برزہ اسلمی سے نقل کرتے ہیں کہ ابو بکر کو ایک شخص سے سخت رنج ہوا۔ آپ اوسپر بہت غصے ہوئے۔ میں نے کہا اے خلیفہ رسول خدا اسکی گردن مار دوں۔ فرمایا تجہے خرابی ہو یہ رسول اللہ کے بعد کسیکو جائز نہیں۔

قد بین لکم فی کتابه حلاله
وحرامه وما یجب من الاعمال
ومایکره فانی لا آلوکم
ونفسی نصحا والله المستعان ولا حول
ولا قوة الا بالله واعلموا انکم
ما اخلصتم لله من اعمالکم فربکم
اطعتم وحظکم حفظتم واغتبطتم
وما تطوعتم به لدینکم فاجعلوه
نوافل بین ایدیکم تستوفوا
لسلفکم وتعطوا اجزاءکم
حین فقرکم وحاجتکم الیها
ثم تفکروا عباد الله فی اخوانکم
وصحابتکم الذین مضوا قد وردوا
علی ما قد موا فاقاموا علیه
وحلوا فی الشقاء والسعادة فیما
بعد الموت ان الله لیس له شریک
ولیس بینه وبین احد من خلقه
نسب یعطیه خیرا ولا یصرف عنه
سوءا الا بطاعته واتباع
امره فانه لا خیر فی خیر بعده النار
ولا شر فی شر بعده الجنة اقول
قولی هذا واستغفر الله العظیم
لی ولکم وصلوا علی نبیکم صلی الله

حلال وحرام اور جو عمل تمہارے لئے مکروہ یا محبوب تھے
سبکے سب اوسنے اپنی کتاب میں تمہارے لئے بیان کردیے
میں اپنی اور تمہاری خیرخواہی میں تقصیر نکروں گا ہم اللہ سے
مدد مانگتے ہیں اور تم کو برائیوں سے بچنے اور نیک کام کی
قوت نہیں مگر اللہ کی مدد سے اور جاننا چاہئے کہ جو اعمال
خالص اللہ کے واسطے تم نے کئے سو اپنے رب کی طاعت
بجا لائے اپنے حصہ کی حفاظت کی لوگو تم کو رشک ہے الا
جو نیک کام دین میں تم نے اپنی خوشی سے کئے ہیں انہیں
آگے کے لئے نوافل بناؤ کہ اعمال سابقہ کو کامل پاؤ
اور احتیاج و فقر کے وقت اونکی جزا دئے جاؤ
پھر اے اللہ کے بندو اپنے اون بھائیوں اور
یاروں میں فکر کرو جو گذر گئے اور جو انہوں نے
آگے بھیجا ہے اوسکو پہونچے اور مقیم رہے اور موت
کے بعد شقاوت یا سعادت میں اوترے بیشک اللہ
کا کوئی شریک نہیں اوس میں اور اوسکی مخلوق میں
کوئی نسب نہیں وہ مخلوق کو بھلائی دیتا ہے اور
اوس سے برائی بدون طاعت اور اپنی پیروی
حکم کے نہیں پھیرتا۔ ایسی بھلائی میں کچھ بھلائی
نہیں۔ جسکے بعد دوزخ ہو نہ اوس برائی میں
کوئی برائی ہے۔ جس کے بعد جنت ہو۔
میں یہ کہتا اور اللہ سے اپنے اور تمہارے
لئے بخشش چاہتا ہوں۔ پس اپنے نبی صلے اللہ
علیہ وسلم پر درود اور سلام پڑھو۔

ضل ضلالا مبينا اوصيكم
بتقوى الله والاعتصام بامر الله
الذي شرع لكم وهداكم به
فان جوامع هدى الاسلام بعد
كلمة الاخلاص السمع والطاعة
لمن ولاه الله امركم فانه من يطع
الله وولى الامر بالمعروف و
النهي عن المنكر فقد افلح واد
الذي عليه من الحق وايّاكم واتباع
الهوى فقد افلح من حُفِظ من
الهوى والطمع والغضب وايّاكم
والفخر وما فخر من خُلِق من تراب
ثم الى التراب يعود ثم ياكله
الدود ثم هو اليوم حيٌّ وغدا ميّت
فاعملوا يوما بيوم وساعة بساعة
وتوقّوا دعاء المظلوم وعُدُّوا
انفسكم من الموتى واصبروا فانّ
العمل كله بالصبر واحذروا
والحذر ينفع واعملوا والعمل يقبل واحذروا
ما حذركم الله من عذابه وسارعوا فيما
وعدكم الله من رحمته وافهموا وتفهموا واتقوا
وتوقوا فان الله قد بيّن لكم ما اهلك به
من كان قبلكم ونجا به من نجا قبلكم

میں تم کو اللہ سے ڈرنے کی اور اوس کے حکم پر جو اوس نے تمہارے
لئے مقرر کیا اور اوسکے ساتھ تمہیں ہدایت کی چنگل مارنے
کی وصیت کرتا ہوں تحقیق کلمۂ اخلاص کے بعد اسلام کی ہدایت
کا جامع اون لوگوں کی سماعت اور اطاعت کرنا ہے جنکو
اللہ نے تمہارا میر بنایا سو جسنے اللہ اور اچھی بات کے حکم
کرنے والوں اور بری بات سے منع کرنیوالوں کی اطاعت کی
مراد پائی اور جو اوسکے اوپر حق تھا ادا کر چکا اپنی جانوں کو
خواہش کی پیروی سے بچاؤ کیونکہ جو شخص خواہش سے طمع
سے غضب سے محفوظ رہا وہ نجات پا چکا اور اپنے آپکو شیخی
تکبر سے بچاؤ اور کیا فخر کے لائق ہے وہ شخص جو خاک سے پیدا ہوا
اور خاک ہی میں مل جائیگا پھر کیڑے کہا کر خاک کر دینگے۔ گو وہ
آج زندہ ہے مگر کل مردہ۔ سو آج کا کام آج ہی کر لو
اور اسوقت کا عمل دوسرے وقت کے بھروسے پر نہ چھوڑو
مظلوموں کی بد دعا سے بچو اور اپنی جانوں کو مُردوں میں
شمار کرو اور صبر کرو کیونکہ کل کام صبر پر موقوف ہیں
اور ہر وقت ڈرتے رہو ڈر نفع دیتا ہے اور
عمل کرو عمل مقبول ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی
جس عذاب سے تمہیں ڈرایا ہے اوس سے ڈرتے
رہو اور جس رحمت کا تمہیں وعدہ دیا ہے اوس میں
جلدی کرو سمجھو اور خوب سمجھو۔ بچو اور اچھی طرح
بچو۔ تحقیق جن لوگوں کو حق سبحانہ نے تم سے
پہلے عذاب سے ہلاک کیا اوسے اچھی طرح بیان
کر دیا اور جنہیں تم سے پہلے جس سے نجات دی اوسکو بھی ظاہر کر دیا

ولن تستطيعوا ذلك الا بالله فسابقوا في اجالكم قبل ان تنقضي اجالكم فترد كم الى اسوء اعمالكم فان قوما جعلوا اجالهم لغيرهم ونسوا انفسهم فانهاكم ان تكونوا امثالهم فالوحي الوحي ثم النجا النجا فان وراءكم طالبا حثيثا امره سريع رواه الحاكم والبيهقي عن يحيى بن ابي بكر ان ابابكر كان يقول في خطبته اين الوضاة الحسنة وجوههم المعجبون بشبابهم اين الملوك الذين بنوا المدائن وحصنوها اين الذين كانوا يعطون الغلبة في مواطن الحرب قد تضعضع اركانهم حين اخنى بهم الدهر واصبحوا في ظلمات القبر الوحي الوحي ثم النجا النجا رواه احمد في الزهد وابو نعيم في الحلية عن سلمان الفارسي رض قال اتيت ابابكر فقلت اعهد الي فقال يا سلمان اتق الله واعلم انه ستكون فتوح فلا اعرفن ما كان حظك منها ما جعلته في بطنك والقيته على ظهرك واعلم انه من صلى الصلوة الخمس فانه يصبح في ذمة الله ويمسي في ذمة الله فلا تقتلن احدا من اهل ذمة الله فتخفر الله في ذمة الله فيكبك الله في النار على وجهك رواه الهمداني في الزهد عن معاوية

اگر بغیر مدد خدا کے تم کبھی نہیں کر سکتے اپنی وقت کے گزرنے سے پہلے انہیں بھلائی کے ساتھ جلدی کرو مبادا وہ وفات تمہاری کا ہو کر تمہیں تمہیں پھیرین کیونکہ تم سے پہلے ایک قوم نے اپنے وقتونکو ضایع کر ڈالا اور اپنی جانونکو بھول گئے سو میں انسا تمکو اسے تمہین کہتا ہون پس عمل خیر میں جلدی کرو اکہ تمہارے پیچھے دنیا کو مکروہات سے درگزر کرو اکہ مہلت بہت قلیل ہے اور تمہارے پیچھے ایک طلبہ از طالب ہے یعنی موت جسکے بعد عالم مال منقطع ہو جاتا ہے احمد نے زہد میں اور ابو نعیم نے حلیہ میں یحیی بن ابی بکر سے نقل کیا ہے کہ ابو بکر اپنے خطبہ میں فرماتے تھے وہ لوگ جنکے منہ خوب تھے جو اپنی جوانی پر اتراتے تھے کہاں ہیں جنہوں نے شہر بنائے کہاں ہیں وہ لوگ جو لڑائیوں میں غلبہ دیئے جاتے تھے کہاں گئے جب زمانہ آیا انکی قوت پست ہوگئی اور قبر کے اندھیروں میں جا پڑے پس عمل خیر میں جلدی کرو اور دنیا کے مکروہات سے درگزر کرو۔ احمد نے زہد میں سلمان فارسی سے روایت کی ہے کہ میں ابوبکر کے پاس جا کر کہا مجھ سے عہد کیجئے فرمایا اے سلمان اللہ سے ڈر اور جان کہ قریب زمانہ میں فتوحات ہونگی مگر تیرا حصہ سمجھ بجز اس چیز کے جو پیٹ میں ڈال لے اور پیٹھ پر ڈھانک لے اور کچھ نہ دیکھوں اور جان جو شخص پانچ نمازیں پڑھتا ہے وہ اللہ کے ذمے میں صبح و شام کرتا ہے سو تو اللہ کے اہل ذمہ میں سے کسیکو قتل نکر کیونکہ ایسے لوگونکا مارنا اللہ کے ذمہ میں عہد شکنی کرتا ہے پس اُسوقت خدا تجھے اوندھا دوزخ میں ڈالیگا سعید بن منصور اپنے سنن میں معاویہ

علیہ وسلم والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ رواہ ابن عساکر عن عبد اللہ بن علیم قال خطبنا ابوبکر الصدیق فحمد اللہ واثنی علیہ بما ھو اھلہ ثم قال اوصیکم بتقوی اللہ وان تثنوا علیہ بما ھو اھلہ وان تخلطوا الرغبۃ بالرھبۃ فان اللہ اثنی علی زکریا واھل بیتہ فقال انھم کانوا یسارعون فی الخیرات ویدعوننا رغبا ورھبا وکانوا لنا خاشعین ثم اعلموا عباد اللہ ان اللہ قد ارتھن بحقہ انفسکم واخذ علی ذلک مواثیقکم واشتری منکم القلیل الفانی بالکثیر الباقی وھذا کتاب اللہ فیکم ولا یطفی نورہ ولا تنقضی عجائبہ فاستضیئوا منہ لیوم الظلمۃ فانہ انما خلقکم لعبادتہ ووکل بکم کراما کاتبین یعلمون ما تفعلون ثم اعلموا عباد اللہ انکم تغدون وتروحون فی اجل قد غیب عنکم علمہ فان استطعتم ان تنقضی الاجال وانتم فی عمل اللہ فافعلوا ولن

اور اللہ کی رحمت اوسکی برکت اوپر بھیجو۔

حاکم اور بیہقی عبد اللہ بن عکیم سے روایت کرتے ہیں خلیفہ ابوبکر نے ہمیں خطبہ سنایا سو اللہ کی حمد کی اور جیسی تعریف کے وہ لائق تہا وہ تعریف کرکے فرمایا میں تمکو اللہ سے ڈرنے کی اور اوسکے لائق تعریف کرنے کی اور خواہش کو خوف کے ساتھ ملانے کی وصیت کرتا ہوں دیکھو اللہ نے حضرت زکریا اور اونکی اہلبیت کی اسی وجہ سے ثنا فرمائی (چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد فرمایا) کہ وہ بھلائیوں میں جلدی کرتے اور ہمیں خواہش اور خوف کے ساتھ پکارتے اور ہمارے ہی لئے عاجزی کرتے تہے۔ اے خدا کی بندو خوب جانو کہ حق سبحانہٗ نے تمھاری جانونکو اپنی حق میں گروی رکہا ہے اور اسپر تم سے عہد بھی لیا ہے اور تمہارے دنیا کو عقبیٰ کی عوض میں خرید لیا ہے۔ یہ اللہ کی کتاب تم میں موجود ہے جسکا کبہی نور بجھیگا نہ اوس کے عجائب کبہی کم ہونگے سو اوس سے اندہیرے دن کے لئے روشنی طلب کرو۔ بیشک اوس نے اپنی عبادت کے لئے تمہیں پیدا کیا اور کرام کاتبین تم پر مقرر کئے۔ جو تم کرتے ہو وہ جانتے اور لکہہ لیتے ہیں۔

اے اللہ کے بندو یہ بہی جانو کہ تم صبح اور شام ایسے وقت میں کرتے ہو جس کا علم تم سے پوشیدہ ہے۔ اگر تم سے ہو سکے کہ تمام اوقات کے گذرنے کی حالت میں اللہ کے عمل میں رہو تو بہت بہتر ہے۔

ابا بكر مثلك رواه ابن عساكر عن الاصمعي قال

كان ابو بكر اذا مدح قال اللهم انت اعلم

بي بنفسي وانا اعلم بنفسي منهم اللهم اجعلني

خيرا مما يظنون واغفر لي ما لا يعلمون ولا تؤاخذني

بما يقولون رواه ابن عساكر عن مجاهد قال

كان ابن الزبير اذا قام في الصلوة كانه عود من

الخشوع قال وحدثت ان ابا بكر كان كذلك رواه

احمد في الزهد عن الحسن قال قال ابو بكر والله

لوددت اني كنت هذه الشجرة تؤكل وتعضد

عن قتادة قال بلغني ان ابا بكر قال وددت

اني خضرة تاكلني الدواب عن حمزة بن حبيب

قال حضرت الوفاة ابنا لابي بكر الصديق فجعل

الفتى يلحظ الى وسادة فلما توفي قالوا لابي بكر رأينا

ابنك يلحظ الى وسادة فدفعوا عن الوسادة

فوجدوا تحتها خمسة دنانير او ستة فضرب ابو

بكر بيده على الاخرى يرجع ويقول انا لله وانا اليه

راجعون يا فلان ما احسب جلدك متسع لها رواه

احمد في الزهد عن محمد بن سيرين قال لم يكن احد بعد النبي

اهيب لما لا يعلم من ابي بكر ولم يكن احد بعد ابي بكر اهيب لما لا يعلم من

عمر وان ابا بكر نزلت به قضية فلم يجد لها في كتاب الله اصلا

ولا في السنة اثرا فقال اجتهد برأيي فان يكن صوابا

فمن الله وان يكن خطا فمني واستغفر الله رواه

ابن سعد عن ابي بكر الصديق رض قال

ابوبکر تجھ جیسا ہوتا (ابن عساکر) اصمعی سے نقل کرتے ہیں کہ

حضرت ابوبکر کی جب کوئی مدح کرتا تو آپ فرماتے خداوندا

تو مجھے میرے نفس سے زائد جانتا ہے اور میں اپنے نفس کا لوگوں سے

زائد واقف ہوں خداوندا مجھے جس چیز کا لوگ گمان کرتے ہیں

مجھے اس سے بہتر کر دے اور جس سے وہ واقف نہیں بخش دے اور ان کے کہنے پر

مواخذہ نہ کر (مجاہد) کہا کہ ابن الزبیر نماز میں کھڑے ہوتے تو خشوع کی

وجہ سے ایسا معلوم ہوتا گویا ایک لکڑی کھڑی ہے اور مجھ کو معلوم ہوا کہ ابوبکر

بھی ایسے ہی تھے (حسن) کہتے ہیں ابوبکر نے فرمایا کہ خدا کی قسم کاش میں یہ درخت

ہوتا کہ لوگ کھاتے اور کاٹ ڈالتے (قتادہ) نے کہا مجھے خبر پہنچی

کہ ابوبکر نے کہا کاش میں گھاس ہوتا کہ مجھے جانور چرتے (احمد نے زہد

میں حمزہ بن حبیب سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابوبکر کے بیٹے کا جب

وفات قریب آیا تو وہ تکیہ کی طرف دیکھتے تھے وفات کے بعد ابوبکر

سے لوگوں نے بیان کیا کہ آپ کے صاحبزادے تکیہ کی طرف دیکھتے تھے

پس تکیہ ہٹایا گیا تو اس کے نیچے پانچ یا چھ

دینار پائے حضرت ابوبکر ایک ہاتھ دوسرے پر مارتے اور انا للہ وانا الیہ

راجعون پڑھ کر کہتے تھے اے فلاں میں نہیں گمان کرتا کہ تیرا جسم اس کی گنجائش رکھے

(احمد) ابن سیرین سے روایت ہے کہتے ہیں کہ نبی صلعم کے بعد کوئی ایسا

شخص نہ تھا جو لاعلمی کی بات پر ابوبکر سے زیادہ خوف الٰہی رکھتا (یعنی جس چیز کو ابوبکر

نہ جانتے ہوں اس پر وہ بہت زیادہ خائف تھے) اور ابوبکر کے بعد حضرت

عمر سے زیادہ خائف کوئی شخص نہ تھا حضرت ابوبکر کے پاس ایک

مقدمہ آیا جس کی نسبت نہ کتاب اللہ میں کوئی اصل نہ سنت میں کوئی اثر تھا

آپ نے فرمایا میں اپنی رائے سے اجتہاد کرتا ہوں اگر درست ہو تو منجانب اللہ ہے اور اگر

خطا ہو تو میری طرف سے ہے اور میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں (ابن سعد) ابوبکر صدیق نے فرمایا

بن مرة ان ابا بكر الصديق يقول في
دعائه اللهم اجعل خير عمري آخره وخير
عملي خواتمه وخير ايامي يوم لقائك رواه
سعيد بن منصور في سننه عن الحسن
قال بلغني ان ابا بكر الصديق كان يقول
في دعائه اللهم اني اسئلك الذي هو خير لي
في عاقبة الامر اللهم اجعل آخر ما تعطيني الخير
رضوانك والدرجات العلى من جنات النعيم
رواه احمد في الزهد عن صبيح قال قال
ابو بكر من استطاع ان يبكي فليبك والا
فليتباك رواه احمد في الزهد عن عروة
عن ابي بكر قال اهلكهن الاحمران الذهب
والزعفران رواه احمد في الزهد عن عبيد عن
لبيد الشاعر تقدم على ابي بكر فقال الا
كل شيء ما خلا الله باطل فقال صدقت فقال
وكل نعيم لا محالة زائل قال كذبت عند الله
نعيم لا يزول فلما ولى ابو بكر قال ربما قال
الشاعر الكلمة من الحكمة رواه عبد الله بن
احمد بن حنبل في زوائد الزهد عن
معاذ بن جبل قال دخل ابو بكر حائطا
واذا بدبسي في ظل شجرة فتنفس الصعداء
ثم قال طوبى لك يا طير تأكل من الشجر
وتستظل بالشجر وتصير الى غير حساب يا ليت

اہن مرہ سے روایت کرتے ہین کہ حضرت ابوبکر اپنی دعا میں
فرمایا کرتے تھے بارخدایا میری بہترین عمر آخر عمر کر اور میرا انجام
اور خاتمہ بہترین عمل میں کر اور میرے بہتر دنون کا دن
اپنی ملاقات کا دن کر۔ احمد زہد مین حسن سے روایت
کرتے ہین کہ مجھے خبر پہونچی ہے کہ ابوبکر اپنی دعا مین فرمایا کرتے
تھے اے اللہ مین وہ چیز تجھ سے مانگتا ہون کہ انجام کار
مین میرے لئے بھلی ہو اے اللہ جو مجھے بھلائی تو عنایت فرمائیگا
وہ سب سے آخر تیری رضامندی اور جنات نعیم مین بڑے
درجے ہون۔ احمد زہد مین صبیح سے نقل کرتے ہین کہ
ابوبکر نے فرمایا جو رو سکے تو وہ خوب روئے اور جو نہ رو سکے
وہ رونے کی صورت بنا کر روئے۔ احمد زہد مین عروہ سے روایت کرتے ہین کہ
ابوبکر نے فرمایا عورتون کو دو سرخ چیزون سونے اور زعفران نے
ہلاک کیا عبد اللہ بن احمد نے زوائد الزہد مین کہا ہے کہ لبید شاعر
ایکدن ابوبکر کے پاس آیا اور کہا ماسوا اللہ جو چیز ہے
باطل ہے آپنے فرمایا یہ تو سچ کہا۔ پھر لبید نے کہا ہر نعمت
ضرور زائل ہونیوالی ہے ابوبکر نے فرمایا یہ جھوٹ ہے اللہ کے پاس جو
نعمتیں ہین انکو زوال نہین جب لبید چلا گیا تو آپنے فرمایا
کبھی شاعر کلمۂ حکمت بھی کہتا ہے حاکم معاذ بن جبل سے روایت
کرتے ہین کہ حضرت ابوبکر ایک باغ مین گئے ایک پرندہ
کو درخت کے سایہ مین دیکھکر آہ سرد کھینچکر
فرمایا اے جانور تجھے خوشی ہو درخت سے
کھاتا اور اسکے سایہ مین آرام لیتا ہے اور آخرت مین
حساب کے کھٹکے عذاب کے اندیشے سے پاک ہے کاش

فلما قبض النبی صلعم قال یا عائشة هذا خیر اقارك

رواه سعید بن منصور اخرج ابو نعیم ان
ابابکر قیل له یا خلیفة رسول الله الا تستعمل
اهل بدر قال انی اری مکانهم ولکنی اکره ان
ادنسهم بالدنیا عن اسمعیل بن محمد ان ابابکر
قسم قسما فسوی فیه بین الناس فقال له عمر تسوی
بین اصحاب بدر وسواهم من الناس فقال
ابوبکر انما الدنیا بلاغ وخیر البلاغ اوسعه
وانما فضلهم فی اجورهم رواه احمد والزهد
عن ابی بکر بن حفص قال بلغنی ان ابابکر
الصدیق کان یصوم الصیف ویفطر الشتاء
رواه احمد فی الزهد عن حبان الصائغ قال
کان نقش خاتم ابی بکر نعم القادر الله رواه
ابن سعد عن موسی بن عقبة قال لا نعلم
اربعة ادرکوا النبی صلعم هم وابناؤهم الا هؤلاء الاربعة
ابو قحافة وابنه ابوبکر الصدیق وابنه عبد الرحمن
وابو عتیق ابن عبد الرحمن واسمه محمد رواه
الطبرانی عن عائشة قالت ما اسلم ابو احد
من المهاجرین الا ابی بکر رواه ابن عساکر
عن انس قال کان اسن اصحاب رسول الله
صلعم ابوبکر الصدیق وسهل بن بیضاء رواه
البزار وابن سعد بسند حسن عن اسماء
بنت ابی بکر الصدیق قالت لما کان یوم الفتح

چنانچہ نبی صلعم کے فوت ہونیکے بعد آپنے فرمایا اے عائشہ یہ
تیرے اون تین جا پیچھا بچھونا ... ابو نعیم کہتے ہیں کہ ابوبکر سے لوگوں نے
کہا اے خلیفہ رسول خدا اہل بدر ہیں آپ انکو امیر کیوں نہیں
بناتے انہوں نے فرمایا کہ میں انکی عزت تو خوب جانتا ہوں مگر انکو
دنیا میں آلودہ ہونا بھی مکروہ جانتا ہوں امام احمد زہد میں کہتے
ہیں کہ حضرت ابوبکر نے غنیمت کا مال تقسیم کیا اور سب کو
برابر بانٹا عمر نے آپسے کہا کہ اہل بدر اور انکے غیروں میں آپ
برابر حصہ بانٹتے ہیں ابوبکر نے فرمایا دنیا بلاغ ہے اور بہترین
بلاغ اسکا زیادہ وسیع ہونا ہے اور انکی بزرگی تو ثواب میں ہے
احمد نے ابوبکر بن حفص سے روایت کی ہے کہ ابوبکر گرمیوں میں
روزہ رکھتے اور جاڑوں میں افطار کرتے تھے وہ ابن سعد حبان
سے نقل کرتے ہیں کہ ابوبکر کی انگوٹھی کا نقش نعم القادر الله
تھا طبرانی موسی بن عقبہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ان
چار شخصوں کے سوا اور ایسے چار آدمی جنکے بیٹے پوتے نے
رسول اللہ کی صحبت پائی ہو نہیں جانتے (۱) ابو قحافہ
(۲) انکے بیٹے ابوبکر صدیق (۳) انکے صاحبزادے
عبد الرحمن (۴) عبد الرحمن کے بیٹے ابو عتیق جنکا نام
محمد تھا ابن سعد اور ابن عساکر عائشہ سے روایت کرتے ہیں
کہ ابوبکر کے سوا مہاجرین میں کوئی ایسا نہیں جس کے والدین ایمان لائے
ابن سعد اور بزار حسن سند کے ساتھ انس سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکر
اور سہیل بن عمرو بیضا کے سوا نامور اصحاب رسول اللہ صلعم
میں اور کوئی نہ تھا بیہقی دلائل میں اسماء ابوبکر کی
بیٹی سے نقل کرتے ہیں کہ جب فتح مکہ کا سال تھا

عن عائشة امّ المومنين انها
قالت إنّ رسولَ الله صلى الله
عليه وسلم قال فی مرضه مروا
ابا بكر يصلّى بالناس قالت
عائشة قلتُ إنّ ابا بكر اذا قام
فی مقامك لم يُسمِع الناسَ من
البكآء فمر عمر فليصلّ بالناس
فقالت عائشة فقلت لحفصة
قولی له ان ابا بكر اذا قام
فی مقامك لم يُسمِع الناسَ
من البكاء فمر عمر فليصلّ ففعلت
حفصةُ فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم مَه انكنّ لانتنّ
صواحب يوسفَ مروا ابا بكر
فليصلّ للناس فقالت حفصةُ
لعائشةَ ما كنتُ لاصيب منك
خيرا ۔ رواه البخاری عن الزهری اخبرنی
ابی حمزة انسُ بن مالك الانصاری وكان تبع
النبی صلعم وخدمه ان ابا بكر يصلی لهم فی وجع
النبی صلى الله عليه وسلم الذی توفّی
فيه حتى اذا كان يوم الاثنين
وهم صفوفٌ فی الصّلوٰة فكشف
النبی صلى الله عليه وسلم ستر

بخاری مین عائشہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا ابوبکر
کو نماز پڑھانیکا حکم کرو (یعنی انہیں امام بناؤ) عائشہ نے کہا
اے رسول خدا ابوبکر جب آپکی جگہہ کھڑے ہونگے تو رونے
کی وجہہ لوگونکو قرارت نہ سنا سکینگے (اس سبب) بہتر یون ہوگا
کہ آپ عمر کو نماز پڑھانیکا حکم فرماوین حضرت صلعم نے
پھر فرمایا ابوبکر کو ہی لوگون کی امامت کا حکم کرو سو
حضرت عائشہ نے ام المومنین حفصہ سے کہا کہ تم حضرت
سے کہو کہ ابوبکر جب آپکی جگہ کھڑے ہونگے تو لوگون
رونیکے سبب قرارت نہ سنا سکینگے آپ لوگون کی
امامت کا حضرت عمر رض کو حکم فرمائیے حضرت حفصہ
نے اسیطرح حضرت صلعم سے عرض کیا آپنے فرمایا تم
وہی تو ہو جنہون نے حضرت یوسف کو تنگ کیا۔ ابوبکر
کو حکم کرو کہ وہی لوگون کو نماز پڑھاوین تو حفصہ نے
عائشہ رض سے (بطرز شکایت) کہا مین تمہاری طرف
سے کبھی بھلائی کو نہ پہونچی (یعنی تمنے ایسی بات بتائی
جو حضرت صلعم کی خفگی کا باعث ہوا) ٭
بخاری مین زہری سے روایت ہے کہ ابی حمزہ
بیٹے حضرت انس بن مالک نے مجھے خبر دی اور
وہ ایک مدت تک نبی صلعم کی صحبت مین اور آپکی خدمت
اور تابعداری مین معروف ہے وہ کہتے ہین کہ جس مرض
مین نبی صلعم نے وفات پائی تو ابوبکر صحابہ کو برابر نماز پڑھاتے
رہے یہانتک کہ جب پیر کا دن ہوا اور لوگ نماز مین صفین
باندھے ہوئے تھے تو رسول خدا صلعم حجرہ کا پردہ کھولکر

خرجت ابنة لابی قحافة فلقیها الجیل وفی
عنقها طوق من ورق فاقتطعه انسان من عنقها
فلما دخل رسول الله صلعم المسجد قام ابو بکر
قال انشد بالله والاسلام طوق اختی
فو الله ما اجاب احد ثم قال الثانیة فما اجابه
احد فقال یا اخیة احتسبی طوقک فان الامانة
الیوم فی الناس قلیل رواه البیهقی فی دلائل
النبوة عن ابی مالک قال کان ابو بکر اذا صلی
علی المیت قال اللهم عبدک اسلمه المال والاهل
والعشیرة والذنب عظیم وانت غفور رحیم رواه
ابن القاسم عن قیس بن ابی حازم قال جاء رجل
الی ابی بکر فقال ان ابی یرید ان یاخذ مالی کله
یجتاجه فقال لابیه انما لک من ماله
ما یکفیک فقال یا خلیفة رسول الله صلعم الیس
قد قال رسول الله صلعم انت ومالک لابیک فقال
وانما یعنی بذلک النفقة رواه
البیهقی واخرج ابن القاسم ان
ابا بکر اتی برجل انتفی من ابیه
فقال ابو بکر اضرب الرأس
فان الشیطان فی الراس عن
سالم بن عبید الله قال کان
ابو بکر الصدیق یقول لی قم بینی
وبین الفجر حتی اتسحر رواه الدارقطنی

دا ابو قحافہ کی بیٹی باہر نکلیں اور انکے گردن مین چاندی کا گلوبند
تھا راہ مین چند سوار انسے ملے اور ایک شخص نے انکی گردن سے
گلوبند کاٹ لیا جب رسول اللہ مسجد حرام مین آئے تو ابوبکر نے
کھڑے ہو کر کہا مین اللہ اور اسلام کا واسطہ دیکر اپنی بہن کا
گلوبند مانگتا ہون سو کسی نے جواب دیا پھر دوسری مرتبہ
اسیطرح فرمایا مگر جواب ملا پھر آپنے فرمایا اے بہن گلوبند
پر صبر کر خدا کی قسم آج لوگوں مین امانت قلیل ہے +
ابن القاسم ابی مالک سے روایت کرتے ہین کہ جب
ابوبکر کسی میت پر نماز پڑھتے تو فرماتے بار خدایا تیرے
بندے کو اُسکے مال عیال اور کنبے نے تیرے سپرد کیا
گناہ بڑا ہے اور تو بخشنے والا مہربان ہے۔ بیہقی نے قیس بن
ابی حازم سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے ابوبکر
کے پاس آکر کہا میرا باپ محتاج ہے اور میرا کل مال
کھانا چاہتا ہے آپنے اُسکے باپ سے کہا جتنا مال تجھے
کافی ہو صرف اُسقدر لینا تجھے جائز ہے اُسنے کہا کیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہین فرمایا کہ تو اور
تیرا مال باپ کے لئے ہے ابوبکر نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی مراد اس سے صرف نفقہ ہے۔ ابن قاسم
کہتے ہین کہ ابوبکر کے پاس ایک ایسا شخص لایا گیا جو اپنے
باپ سے اپنی نسب کو دوسرے کی طرف کرتا تھا یعنی کہتا تھا میرا باپ یہ نہین ہے آپنے فرمایا
اسکو سر پر مارو کیونکہ شیطان سر مین ہے۔ ابن ابی شیبہ و دارقطنی سالم بن
عبید اللہ سے روایت کرتے ہین کہ ابوبکر مجھسے فرمایا کرتے تھے میرے اور
فجر کے درمیان تو کھڑا ہو جا تاکہ سحری کھا لون یعنی فجر کی اطلاع دیکر

الناس وكان ابو بكر لا يلتفت في صلوته فلما اكثر الناس التصفيق التفت فراى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاشار اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم ان امكث مكانك فرفع ابو بكر رضي الله عنه يديه فحمد الله على ما امره رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم استاخر ابو بكر حتى استوى في الصف وتقدم رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى فلما انصرف قال يا ابا بكر ما منعك ان تثبت اذ امرتك فقال ابو بكر ما كان لابن ابي قحافة ان يصلي بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما لي رايتكم اكثرتم التصفيق من نابه شيء من صلوته فليسبح فانه اذا سبح التفت اليه وانما التصفيق للنساء رواه البخاري عن سهل بن سعد رضي الله عنه قال كان قتال بين بني عمرو بن عوف فبلغ

اور ابو بکر کی یہ عادت تھی کہ نماز میں کسی طرف نہ دیکھتے تھے۔ جب لوگوں نے بہت تالیاں بجائیں تو صدیق رضہ نے نظر کرکے رسول اللہ کو صف میں دیکھا (آپ پیچھے ہٹنے لگے) حضرت نے صدیق کو اشارہ کیا کہ وہیں ٹھہرے رہو پس ابو بکر نے دونوں ہاتھ اوٹھا کر خدا کا شکر کیا کہ حضرت نے اونہیں امامت کا حکم فرمایا پھر ابو بکر پیچھے ہٹے یہاں تک کہ صف کے برابر ہو گئے اور حضرت نے آگے بڑھکر امامت کی پھر جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا اے ابو بکر میرے حکم کی بعد تمہیں وہاں ٹھہرے رہنے سے کسنے منع کیا ابو بکر نے کہا ابو قحافہ کی بیٹے کو کب لائق ہے کہ رسول اللہ کے آگے کھڑے ہوکر امام بنے پھر رسول اللہ نے لوگوں کو مخاطب کرکے فرمایا مجھے کیا ہے کہ میں نے تم کو بہت تالیاں بجاتے دیکھا جسکو نماز میں کوئی ضرورت پیش آوے جس سے امام کو خبردار کرنا ہو تو بلند آواز سے سبحان اللہ کہے۔ کیونکہ جب سبحان اللہ کہے گا تو اوسکی طرف التفات کیا جاوے گا اور تالیاں بجانی عورتوں کے لئے ہے۔

ابو داؤد نے سہل بن سعد سے روایت کی ہے کہ بنی عمرو بن عوف میں کوئی جھگڑا تھا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو جب اسکی خبر پہنچی۔

الحجرة ينظر الينا وهو قائم كأن وجهه ورقة مصحف ثم تبسم يضحك فهممنا ان نفتتن من الفرح برؤية النبي صلى الله عليه وسلم ونكص ابوبكر على عقبيه ليصل الصف وظن ان النبي صلى الله عليه وسلم خارج الى الصلوة فاشار الينا النبي صلى الله عليه وسلم ان اتموا صلاتكم وارخى الستر فتوفي من يومه صلى الله عليه وسلم رواه البخاري عن سهل بن سعد الساعدي رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ذهب الى بني عمرو بن عوف ليصلح بينهم فحانت الصلوة فجاء المؤذن الى ابي بكر فقال اتصلي للناس فاقيم قال نعم فصلى ابوبكر فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم والناس في الصلوة فتخلص حتى وقف في الصف فصفق

ہماری طرف ملاحظہ فرمایا اور آپ کھڑے ہوے تھے ہمنے آپکے مونہہ کو ورق مصحف کی مانند پایا پھر رسول خدا مسکرا کر ہنسنے لگے پس ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے کی خوشی مین نماز سے خارج ہونے کا ارادہ کیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ صف مین ملنے کے لئے اُلٹے قدمون پیچھے ہٹنے لگے اور گمان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے واسطے تشریف لاتے ہین۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھکر ہمین اشارہ کیا کہ اپنی نماز پوری کرو۔ یہ فرماکر پردہ چھوڑ دیا اور اُسی دن جناب نے وفات پائی +

بخاری مین سہل بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف مین صلح کرانے تشریف لے گئے تھے جب نماز کا وقت قریب آیا تو مؤذن (بلال) ابوبکر کے پاس آکر کہنے لگا کیا آپ لوگون کو نماز پڑھاوینگے۔ مین اقامت کہون۔ فرمایا ہان۔ پس ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھانی شروع کی۔ پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور صحابہ نماز مین تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے ہوکر صف مین کھڑے ہوگئے (ابوبکر رضہ کے خبردار کرنے کے لئے) لوگون نے دستک دی اور

وسلت المومنون بسكوت رسول
الله صلعم فاعجبه فقال بارك الله
فيك رواه ابن عدى عن عبيد الله
بن عبد الله بن عتبة بن مسعود
قال دخلت على عائشة فقلت
الا تحدثينى عن مرض رسول
الله صلى الله عليه وسلم قالت
بلى ثقل النبى صلى الله عليه
وسلم فقال اصلى الناس
قلنا لا هم ينتظرونك يا رسول
الله قال ضعوا لى ماء فى المخضب
قالت ففعلنا فاغتسل فذهب لينوء
فاغمى عليه ثم افاق فقال اصلى الناس قلنا
لا هم ينتظرونك يا رسول الله قال ضعوا لى ماء
فى المخضب قالت فقعد فاغتسل ثم ذهب
لينوء فاغمى عليه ثم افاق فقال اصلى الناس
قلنا لا هم ينتظرونك يا رسول الله قال ضعوا لى
ماء فى المخضب فقعد فاغتسل ثم ذهب لينوء
فاغمى عليه ثم افاق فقال اصلى الناس قلنا لا هم
ينتظرونك يا رسول الله والناس عكوف فى
المسجد ينتظرون النبى صلعم لصلوة العشاء
الآخرة فارسل النبى صلعم الى ابى بكر بان يصلى با
لناس فاتاه الرسول فقال ان رسول الله

اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سکوت
سے مسلمان خاموش ہو رہے۔ ہارون رشید
کو یہ جواب بہت خوش لگا کہنے لگا اللہ تیرے
علم میں برکت دے۔ بخاری مسلم میں عبید بن عبد اللہ
بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے کہ وہ کہتے
ہیں میں نے حضرت عائشہ کے پاس جا کر کہا
کہ مجھے رسول اللہ کی بیماری سے تم کیوں نہیں
خبر دیتیں فرمایا کیوں نہیں جب رسول اللہ کی بیماری
شدید ہوئی تو فرمایا کیا لوگ نماز پڑھ چکے
ہم نے کہا نہیں اے رسول خدا وہ آپکے منتظر ہیں
فرمایا میرے لئے پانی کا لگن رکھو ہم نے لگن میں
پانی بھر دیا سو آپنے غسل کیا پھر اوٹھنے کا قصد
ہی کیا تھا جو بے ہوش ہو گئے اور ہوش آنے
کے بعد پھر فرمایا کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہم نے کہا
نہیں اے رسول خدا وہ آپکے منتظر ہیں۔ فرمایا
لگن میں پانی رکھو پھر بیٹھے اور غسل کیا اور اٹھنے کا
ارادہ کیا کہ بے ہوش ہو گئے پھر جب ہوش میں آئے
تو وہی فرمایا کیا لوگ نماز پڑھ چکے۔ ہم نے
کہا اے رسول خدا وہ آپکے منتظر ہیں
(عائشہ فرماتی ہیں) کہ تمام لوگ مسجد میں بیٹھے عشا کی
نماز کے لئے رسول اللہ کا انتظار کر رہے تھے سو نبی صلعم
نے کسی آدمی کو ابوبکر کے پاس بھیجا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں
چنانچہ ابوبکر کے پاس قاصد نے آکر کہا کہ رسول اللہ

ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فاتاهم ليصلح بينهم بعد الظهر فقال لبلال ان حضرت صلوة العصر ولم آتك فمر ابا بكر فليصل بالناس فلما حضرت العصر اذن بلال ثم اقام ثم امر ابا بكر فتقدم قال في اخره اذا نابكم شئ في الصلوة فليسبح الرجال ولتصفح النساء رواه ابوداود

عن ابي بكر بن عياش قال قال لي الرشيد يا ابا بكر كيف استخلف الناس ابا بكر الصديق قلت يا امير المؤمنين سكت الله وسكت رسوله وسكت المؤمنون قال والله ما زدتني الا غما قال يا امير المؤمنين مرض النبي صلى الله عليه وسلم ثمانية ايام فدخل عليه فقال يا رسول الله من يصلي بالناس فقال مر ابا بكر يصلي بالناس فصلى ابو بكر ثمانية ايام والوحي ينزل فسكت رسول الله صلعم بسكوت الله تعالى

تو آپ اون کی پاس ظہر کے بعد صلح کرانے تشریف لے گئے اور بلال سے فرما گئے اگر عصر کے نماز کا وقت ہو جاوے اور میں آؤں تو لوگوں کی امامت کا ابو بکر کو حکم کیجیو جب عصر کا وقت ہوا تو بلال نے اذان کہکر اقامت پڑہی اور ابو بکر کو آگے بڑہنے کا حکم کیا سو آپ نے آگے بڑہکر نماز پڑھائی اور آخر حدیث میں راوی کہتا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا جب نماز میں کوئی ضروری کام ہو تو مرد سبحان اللہ کہیں اور عورتیں تالیاں بجائیں۔ ابن عدی ابو بکر بن عیاش سے روایت کرتے ہیں کہ مجہسے ہارون رشید نے کہا۔ اے ابو بکر لوگوں نے حضرت ابو بکر صدیق کو کسطرح خلیفہ بنایا میں نے کہا اے مسلمانوں کے خلیفہ اللہ اور اوسکے رسول اور مسلمانوں نے خاموشی اختیار کی۔ ہارون نے کہا بخدا تو نے تو اور بھی ایک بیان غم زیادہ دیا (اس کی تفسیر کر) میں نے کہا اے خلیفہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم آٹھ روز بیمار رہے بلال رسول اللہ کے پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ لوگوں کو نماز کون پڑھاویگا فرمایا ابو بکر سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھاویں سو ابو بکر نے آٹھ روز تک نماز پڑھائی باوجودیکہ وحی آتی تھی جناب رسول اللہ نے خدا کی سکوت کے سبب سکوت کیا۔

فما انكر منه شيئاً غير انه قال اسمعت لك الرجل الذي كان مع العباس قلت لا قال هو علي بن ابي طالب رضي الله تعالى عنه رواه البخاري و مسلم

عن عروة بن الزبير ان عائشة قالت لما استخلف ابو بكر الصديق قال لقد علم قومي ان حرفتي لم تكن تعجز عن مؤنة اهلي وشغلت بامر المسلمين فسيأكل آل ابو بكر من هذا المال ويحترف للمسلمين فيه رواه البخاري عن ابي بكر قال الست اول الناس بالخلافة الست اول من اسلم الحديث رواه الترمذي وابن حبان

والصلوة التي صلاها رسول الله صلى الله عليه وسلم خلف افضل الصديقين ما روى ام المؤمنين قالت صلاها النبي م في مرضه الذي توفي فيه خلف ابي بكر قاعدا رواه الترمذي وقال حسن صحيح وروى انس اخر

انہوں نے اس حدیث میں سے کسی مضمون کا انکار نہیں کیا۔ ہاں یہ فرمایا کہ عباس کے ہمراہ جو دوسرا شخص تھا اوسکا نام حضرت عائشہؓ لیا میں نے کہا نہیں کہا وہ علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ تھے۔

بخاری میں عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ عائشہؓ فرماتی ہیں جب ابوبکر صدیق خلیفہ ہوئے تو فرمایا میری قوم جانتی ہے کہ میرا کسب میری اہل وعیال کے خرچ سے قصور نہیں کرتا تھا (یعنے میری کمائی میرے عیال کی قوت کو کافی تھی) اور اب مسلمانوں کے کام میں مشغول ہوں سو آل ابوبکر اس بیت المال سے کھاوینگی اور ابوبکر مسلمانوں کے لئے پیشہ کریگا۔ ترمذی اور ابن حبان ابوبکر سے روایت کرتے ہیں کہ اونہوں نے فرمایا کیا میں خلافت میں سب لوگوں سے اول نہیں ہوں کیا میں سب سے پہلے اسلام نہیں لایا الی آخر الحدیث اور جو نماز کہ رسول اللہ نے افضل الصدیقین کے پیچھے پڑہی وہ وہ ہے کہ ام المومنین نے روایت کی کہ نبی صلعم نے ابوبکر کے پیچھے بیٹھکر نماز پڑہی۔ جس مرض میں آپنے انتقال فرمایا اسکو ترمذی نے روایت کیا اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

انس کہتے ہیں کہ سب سے آخر۔

عليه وسلم لقد كان فيما قبلكم محدثون فان يكن في امتي احد فانه عمر رواه البخاري ومسلم عن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقد كان فيمن قبلكم من بني اسرائيل رجال يكلمون من غير ان يكونوا انبياء فان يكن في امتي منهم احد فعمر عن عبد الله بن هشام قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم وهو آخذ بيد عمر بن الخطاب عن قيس قال قال عبد الله بن مسعود رضي الله عنه ما زلنا اعزة منذ اسلم عمر رواه هذه الاحاديث البخاري عن سعد بن ابي وقاص قال استاذن عمر بن الخطاب على رسول الله صلى الله عليه وسلم وعنده نسوة من قريش يكلمنه ويستكثرنه عالية اصواتهن فلما استاذن عمر قمن فبادرن الحجاب فدخل عمر ورسول الله صلى الله عليه وسلم يضحك فقال اضحك الله سنك يا رسول الله

تم سے پہلے لوگوں میں محدثین (جنسے فرشتے باتیں کریں یا جنکی دلمیں فوراً بات آجائے یا جنکا گمان صحیح نکلے یا جنکی زبان پرحق وصواب جاری ہو) ہوتے تھے اگر میری امت میں کوئی محدث ہو تو عمر بن الخطاب ہیں۔ بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا تم سے پہلے بنی اسرائیل میں ایسے آدمی ہوتے تھے جنسے فرشتے باتیں کرتے تھے مگر وہ نبی نہ ہوتے تھے اگر میری امت میں کوئی اُن میں سے ہو تو عمر بن الخطاب ہیں۔ بخاری میں عبد اللہ بن ہشام سے روایت ہے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپ عمر بن الخطاب کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ بخاری قیس سے روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا جب سے عمر اسلام لائے ہم غالب ہوگئے۔ بخاری مسلم میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب نے رسول اللہ کے پاس آنیکی پروانگی مانگی اور آنحضرت کے پاس کئی عورتیں قریش کی بیٹھی باتیں کرتی تھیں اور اپنی آواز رسول اللہ کی آواز پر بلند کرتی تھیں (مراد عورتوں سے ازواج مطہرات ہیں کہ رسول اللہ صلعم سے نان ونفقہ طلب کرتی تھیں) سو جب عمر نے آنے کی پروانگی مانگی تو عورتیں کھڑی ہوگئیں (اور چھپنے کے لئے) پردہ کی طرف دوڑیں عمر حضرت کے پاس آئے۔ اور آپ کو ہنستے ہوئے دیکھکر کہا اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپکے دانت ہنساوے

صلوة صلاها مع القوم فی ثوب واحد متوشحہ خلف ابی بکر قال البیهقی الصلوة التی کان فیها اماما صلوة الظهر یوم السبت او یوم الاحد والتی کان فیها ماموما صلوة الصبح یوم الاثنین اخر صلاة صلاها حتی خرج من الدنیا وهذا ما ثبت عن الزهری عن انس فی صلوتهم یوم الاثنین وکشف الستر ثم ارخائه فانه کان فی الرکعة الاولی ثم انه علیہ السلام وجد فی نفسه خفة فخرج فادرك معه الثانیة وقد اسند هذا موسی بن عقبة وحدیث ارخاء الستر مذکور فی صحیح البخاری والمسلم

جو نماز قوم کے ساتھ رسول اللہ نے پڑہی وہ ابوبکر کے پیچھے ایک کپڑے میں پڑہی تہی جس میں آپ پٹے ہوئے تھے ۔ بیہقی کہتے ہیں کہ جس نماز میں رسول اللہ امام تھے وہ ظہر کی نماز ہفتہ یا اتوار کے دن کی تہی اور جس میں آپ مقتدی تہے وہ پیر کے دن صبح کی نماز تہی اور یہی آپکی آخر نماز تہی اور اسی دن میں آپنے دنیا چہوڑی اور اسیطرح زہری نے انس سے روایت کی ہے کہ آخر نماز جس میں آپ مقتدی تھے پیر کی صبح تہی اور پردہ کا چہوڑنا اور کہولنا پہلی رکعت میں تہا پہر جب آپنے تخفیف پائی تو حجرے سے باہر نکلے اور دوسری رکعت ابوبکر کے ساتھ ادا کی اور اس حدیث کی سند موسی بن عقبہ تک پہونچتی ہے اور پردہ چہوڑنے کی حدیث صحیح بخاری اور مسلم میں بہی موجود ہے

امیر المومنین امام المتقین ابی حفص عمر الفاروق بن الخطاب العدوی القرشی علیہ الصلوة والسلام

امیر المومنین امام المتقین ابو حفص عمر فاروق بن خطاب عدوی قرشی رضی اللہ تعالی عنہ کے مناقب و فضائل میں

عن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه قال قال رسول الله صلی الله

بخاری مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا

عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم بینا انا نائم رأیت الناس یعرضون علیّ وعلیهم قمص منها ما یبلغ الثدی ومنها ما دون ذلك وعرض علیّ عمر بن الخطاب وعلیه قمیص یجرّه قالوا فما اوّلت ذلك یا رسول الله قال الدین رواه البخاری ومسلم عن ابی عبد الرحمن عبد الله بن عمر بن الخطاب رضی الله عنهما قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول بینا انا نائم اتیت بقدح لبن فشربت حتی انی لأری الرّیّ یخرج فی اظفاری ثم اعطیت فضلی عمر بن الخطاب قالوا فما اوّلته یا رسول الله قال العلم رواه البخاری ومسلم عن ابن ابی ملیکة ان عبد الله بن الزبیر اخبرهم انه قدم رکب من بنی تمیم علی النبی صلعم فقال ابوبکر

بخاری اور مسلم میں ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا - میں ایک وقت سوتے میں لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ کرتے پہنے ہوئے مجھپر لائے جاتے ہیں کچھ تو اونسے ایسے ہیں جنکے کرتے سینہ تک ہو پہنچے ہوئے ہیں اور بعض اس سے کمتر مگر عمر بن الخطاب اس حال میں لائے گئے کہ اونپر ایسا بڑا کرتا تھا کہ درازی کی وجہ اوسے کھینچتے جاتے تھے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپنے اسکی کیا تعبیر دی فرمایا اسکی تعبیر دین ہے - بخاری مسلم میں ابو عبد الرحمن عمر بن الخطاب کے بیٹے سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت سے سنا فرماتے تھے کہ میں سوتا تھا ایک پیالہ دودہ کا بہرا ہوا میرے پاس لایا گیا - میں نے اوسے پیا تک پیا کہ اوسکی تری کو ناخنوں سے نکلتے ہوئے دیکھتا ہوں - پہر میں نے اپنا بچا عمر بن الخطاب کو دیا - صحابہ نے کہا یا رسول اللہ اس دودہ کی آپ نے کیا تعبیر فرمائی ؟ فرمایا اوسکی تعبیر علم ہے - بخاری میں ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ اونہیں عبد اللہ ابن زبیر نے خبر دی کہ بنی تمیم کا ایک قافلہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا - ابوبکر نے فرمایا

السما رجع القاه عزوجل هذا
حديث صحيح على شرط مسلم
رواه الحاكم وصححه عن نافع
قال ان الناس يتحدثون ان
ابن عمر اسلم قبل عمر وليس
كذلك ولكن عمر يوم الحديبية
ارسل عبد الله الى فرس له
عند رجل من الانصار ياتي به
يقاتل عليه ورسول الله صلعم
يبايع عند الشجرة وعمر
لا يدري بذلك فبايعه عبد الله
ثم ذهب الى الفرس فجاء به
الى عمر وعمر يستلئم للقتال
فاخبره ان رسول الله صلعم يبايع
تحت الشجرة قال فانطلق
فذهب معه حتى بايع رسول
الله صلعم فهي التي يتحدث الناس
ان ابن عمر اسلم قبل عمر
رواه البخاري عن حبيب
بن ابي ثابت قال اتيت
اباوائل اسئله فقال كنا بصفين
فقال رجل الم تر الى الذين
يدعون الى كتاب الله فقال

بھی کلام نکرونگا۔ یہ حدیث شرط مسلم پر صحیح ہے۔ بخاری میں نافع سے
روایت ہے کہ لوگ بیان کرتے ہیں ابن عمر حضرت عمر سے پہلے اسلام لائے
ہیں حالانکہ یہ بات غلط ہے اصل امر یہ ہے کہ حضرت عمر نے حدیبیہ کے
دن عبد اللہ اپنے بیٹے کو ایک انصاری مرد کے پاس اپنے
بھیجا کہ وہ عمر کا گھوڑا اوسکے پاس سے لے آوے تاکہ اوس پر [illegible]
جہاد کریں عبد اللہ اوس شخص کے پاس آئے یہاں رسول اللہ شجرہ کے
پاس لوگوں سے بیعت کر رہے تھے اور حضرت عمر کو اسکی خبر نہ تھی سو
عبد اللہ نے حضرت سے بیعت کی اور گھوڑا لیکر حضرت عمر کے پاس
واپس آئے یہاں حضرت عمر لڑائی کے سامان کے لئے زرہ پہن
رہے تھے عبد اللہ نے آپکو خبر دی کہ رسول اللہ شجرہ کے نیچے لوگوں
سے بیعت کر رہے ہیں [illegible]
اور عبد اللہ بھی اونکے ہمراہ ہو لئے تھے کہ عمر نے رسول اللہ سے
بیعت کی پس یہ بات ہے جو لوگ کہتے ہیں کہ ابن عمر
پہلے اسلام لائے۔ بخاری میں حبیب بن ثابت سے روایت
ہے کہ میں نے ابو وائل کے پاس آکر (خوارج کہ حضرت
علی کے ہاتھ سے مقتول ہوئے کی حقیقت) پوچھی کہا ہم صفین
میں تھے۔ ایک شخص نے علی کو کہا کیا تو نے اون لوگوں کو
نہیں دیکھا جو کتاب اللہ کی طرف بلائے جاتے ہیں (اوس
شخص کے اس کہنے سے غرض یہ تھی کہ باوجودیکہ حق تعالیٰ
اپنی کتاب میں فرماتا ہے کہ اگر مسلمانوں کے دو گروہ باہم لڑائی
کریں تو اونمیں صلح کردو لیکن اگر ایک دوسرے پر چڑھائی
کرے تو جبتک وہ امر الٰہی کا مطیع نہ ہو اوس سے قتال کئے جاؤ
اور یہ لوگ علی کے ساتھ ہو کر معاویہ سے (لڑے) حضرت علی نے کہا

امر القعقاع بن معبد وقال
عمر بل امر الاقرع بن حابس
فقال ابوبکر ما اردت الی او
الا خلافی فقال عمر ما اردت
خلافک فتماریا حتی ارتفعت
اصواتهما فنزل فی ذلک یا ایها

اگر قعقاع بن معبد کو امیر بنانا چاہیے۔ حضرت
عمر نے فرمایا نہیں بلکہ اقرع بن حابس کو امیر
کیجیے۔ ابوبکر نے کہا کیا تم میری مخالفت
چاہتے ہو۔ عمر نے فرمایا میں آپکی مخالفت نہیں
چاہتا۔ پس دونوں صاحب خوب جھگڑے
یہانتک کہ دونوں کی آوازیں بلند ہوئیں

الذین امنوا لا تقدموا بین
یدی الله ورسوله حتی انقضت
الآیة قال ابن الزبیر فما کان
عمر یسمع رسول الله صلعم بعد
هذه الآیة حتی یستفهمه
ولم یذکر ذلک عن ابیه یعنی
ابا بکر رواه البخاری عن
امیر المومنین ابی بکر الصدیق

تب یہ آیت اوتری۔ اے ایمان والو
اللہ اور رسول کے آگے پیش قدمی نہ کرو۔ ابن زبیر
کہتے ہیں کہ اس آیت کے نزول کے بعد حضرت عمر رسول اللہ
کو اپنی آواز نہ سناتے جب تک خوب سمجھ لیتے
اور ابن زبیر نے یہ حدیث اپنے نانا ابوبکر
سے مذکور نہیں کی۔ بزار حضرت ابوبکر سے روایت
کرتے ہیں کہ جب یہ آیت کہ اپنی آوازیں نبی

قال لما نزلت لا ترفعوا اصواتکم
فوق صوت النبی قلت یا رسول
الله والله لا اکلمک الا کاخی السرار
رواه البزار عن ابی هریرة

کی آواز پر اونچی نہ کرو اوتری تو میں نے کہا اے
رسول خدا۔ واللہ میں آپ سے کبھی کلام نہ کرونگا
مگر آہستگی کے ساتھ اپنے بھائی عمر کیطرح
حاکم ابوہریرہ سے نقل کرتے ہیں کہ جب

قال نزلت ان الذین یغضون
اصواتهم عند رسول الله الآیة
قال ابو بکر الصدیق رض
والذی انزل علیک الکتاب
یا رسول الله لا اکلمک الا کاخی

یہ آیت کہ جو لوگ اپنی آوازیں رسول خدا
کے نزدیک پست کرتے ہیں نازل ہوئی
تو ابوبکر صدیق نے کہا۔ اے رسول
خدا اوس ذات کی قسم جس نے آپ پر
کتاب اوتاری میں اسکے بعد مرتے دم تک بجز
آہستگی کے اپنے بھائی عمر جیسے کبھی

الطبرانی من حدیث ابن مسعود
وانس عن عائشة ان رسول
الله صلعم قال اللهم اعز الاسلام
بعمر بن الخطاب خاصة رواه
الحاکم ورواه الطبرانی عن ابی
بکر الصدیق عن عمر رضی
قال خرجت اتعرض رسول الله
فوجدته قد سبقنی الی المسجد
فقمت خلفه فاستفتح سورة
الحاقة فجعلت اتعجب من تالیف
القرآن فقلت هذا والله شاعر
کما قالت قریش فقرأ انه
لقول رسول کریم وما هو
بقول شاعر قلیلا ما تؤمنون
الایات فوقع فی قلبی
الاسلام کل موقع رواه
احمد عن جابر قال کان
اول اسلام عمر ان عمر قال
ضرب اختی المخاض لیلا فخرجت
من البیت فدخلت فی استار
الکعبة فجاء النبی صلعم فدخل
الحجر وعلیه تبان فصلی ما شاء الله
ثم انصرف فسمعت

اسی حدیث کو طبرانی نے ابن مسعود اور انس سے روایت
کیا ہے۔ حاکم حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ
آنحضرت نے فرمایا خداوندا صرف عمر بن الخطاب سے اسلام
کو غلبہ دے۔ طبرانی نے ابوبکر سے یہی حدیث روایت کی
ہے۔ امام احمد حضرت عمر رضی سے روایت کرتے ہیں کہ میں
رسول اللہ کو مسجد جانے سے روکنے کے لئے نکلا سو میں نے
انکو مسجد حرام میں پایا کہ مجھسے آگے بڑھ گئے تھے میں انکے
پیچھے کھڑا ہو گیا آپنے سورۂ الحاقہ پڑھنی شروع کی میں
(اوس سورت کو سنکر) قرآن کی نظم و تالیف پر تعجب
کرتا اور اپنے دلمیں کہتا تھا واللہ یہ تو شاعر ہیں جیسا
قریش کہتے ہیں پس آپنے یہ آیتیں جو سورہ الحاقہ
کے آخر میں ہیں) بیشک یہ فرمان بزرگ رسول جبرئیل
کا ہے اور شاعر کا قول نہیں تھوڑا سا ایمان لاتے ہو پڑھیں
اوسوقت تو میرے دلمیں اسلام کی وقعت بیٹھ گئی
اور رگ و ریشہ میں اوسکی محبت پیوست ہوگئی۔ ابن ابی
شیبہ جابر سے روایت کرتے ہیں کہ عمر کے اسلام کی ابتدا
یوں ہوئی کہ عمر فرماتے ہیں کہ ایک رات میری بہن کو درد زہ
شروع ہوا سو میں گھر سے نکل کر خانہ کعبہ کے پردوں
میں آیا اتنے میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم بھی آئے
اور حطیم میں داخل ہوئے اور آپ پر دو صوف کی چادریں
تھیں سو جس قدر اللہ نے چاہا آپنے نماز پڑھی اور پھر
گھر کی طرف تشریف لیجانے لگے میں اوسوقت آپسے ایسے
کلمے سنے جو اس سے پیشتر کبھی نہیں سنے تھے آپ وہاں سے نکلے

على نعم فقال سهل بن حنيف
اتهموا انفسكم فلقد رايتنا
يوم الحديبية يعني الصلح الذي
كان بين النبي صلى الله عليه وسلم والمشركين
ولو نرى قتالا لقاتلنا فجاء
عمر فقال السنا على الحق وهم
على الباطل اليس قتلانا في
الجنة وقتلاهم في النار قال بلى
قال ففيم نعطي الدنية
في ديننا ونرجع ولما يحكم الله
بيننا فقال يا ابن الخطاب اني
رسول الله لن يضيعني ابدا
فرجع متغيظا فلم يصبر حتى جاء
ابا بكر فقال يا ابا بكر السنا على
الحق وهم على الباطل قال
يا ابن الخطاب انه رسول
الله ولن يضيعه ابدا فنزلت
الفتح رواه البخاري

فصل في اسلامه

عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اللهم اعز
الاسلام باحب هذين الرجلين
اليك بعمر بن الخطاب او بابي جهل
بن هشام رواه الترمذي ورواه

ٹھیک ہو سو سہل بن حنیفؓ (جب او سپر صفین میں
نہ لڑنے کی لوگوں نے تہمت لگائی) کہا اے لوگو اپنی جانوں
پر تہمت لگاؤ ہم نے اپنے آپکو حدیبیہ کی صلح میں جو مشرکین
اور نبی صلعم میں ہوئی تھی دیکھا (باوجودیکہ وہ لڑائی کا
موقع تھا مگر مصلحت وقت کی وجہ سے نہ لڑی) اگر ہم
رسول اللہ کی مخالفت کرکے لڑنا چاہتے تو ضرور لڑتے
(سو اسی مصلحت کے سبب سے صفین میں بھی ہم نے لڑنا مناسب
نہ جانا) حدیبیہ کا واقعہ یوں ہے کہ جب رسول اللہ نے
باوجود زیادتی اہل مکہ کے قتال نہ کیا تو عمر آپکے پاس آکر
کہنے لگے کیا ہم حق پر اور وہ باطل پر نہیں ہیں کیا ہمارے
مقتول جنت میں اور اونکے مقتول دوزخ میں نہیں ہیں
حضرت نے فرمایا۔ ہاں۔ عمرؓ نے کہا بس تو ہم ذلیل خصلت
کو اپنے دین میں کیوں جگہ دیں اور یوں ہی کیوں پھر جاویں
حالانکہ ابھی کوئی حکم (دلو) اللہ نے ہم میں نہیں کیا۔ حضرت
نے فرمایا اے عمر بن الخطاب اللہ کبھی مجھے ضائع نہ کریگا
یہ سنکر حضرت عمر غصہ میں بھرے ہوئے وہاں سے پھرے اور
ابوبکر کے پاس آکر کہنے لگے اے ابوبکر کیا ہم حق پر اور وہ
باطل پر نہیں ہیں اونہوں نے کہا اے ابن الخطاب وہ
اللہ کے رسول ہیں خدا کبھی انہیں ضائع نہ کریگا پس سورہ فتح نازل ہوئی

حضرت عمر کے اسلام میں

ترمذی میں ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا یا رخدایا
ان دو مردوں عمر بن الخطاب اور ابوجہل بن ہشام میں سے
جو تجھے زائد محبوب ہو اوسکے ساتھ اسلام کو غالب کر

فقال له ختنه يا عمر ان كان
الحق في غير دينك فوثب عليه
فوطئه وطئا شديدا فجاءت
اخته لتدفعه عن زوجها فنفحها
نفحة بيده فدمي وجهها فقالت
وهي غضباء وان كان الحق في غير
دينك اني اشهد ان لا اله الا الله
وان محمدا عبده ورسوله فقال
عمر اعطوني الكتاب الذي
هو عندكم فاقرءه وكان عمر
يقرأ الكتاب فقالت اخته
انك رجس وانه لا يمسه الا
المطهرون فقم واغتسل او
توضأ فقام فتوضأ ثم اخذ
الكتاب فقرء طه حتى انتهى
الى انني انا الله لا اله الا انا
فاعبدني واقم الصلوة لذكري
فقال عمر دلوني على محمد فلما
سمع خباب قول عمر خرج
وقال ابشر يا عمر فاني ارجو
ان تكون دعوة رسول
الله صلعم لك ليلة الخميس اللهم اعز
الاسلام بعمر بن الخطاب او

عمر کے بہنوئی نے کہا اے عمر اگرچہ حق تمہارے دین سے
غیر میں ہو تب بھی ہم بے دین ہیں۔ عمر نے اپنے بہنوئی پر
جست کی اور زمین پر پٹک کر خوب پامال کیا یہ دیکھکر اونکی بہن اپنے خاوند
کے چھڑانے کیلئے آئیں عمر نے اپنی بہن کو بھی ایک ایسا طمانچہ
مارا جس سے انکا منہ چھل گیا اور خون ٹپکنے لگا اب تو وہ بھی
غصہ میں آکر کہنے لگیں اے عمر حق تیرے غیر کے دین میں ہو
میں گواہی دیتی ہوں کہ خدا کے سوا کوئی پرستش کے لائق
نہیں اور محمد اوسکے بندے اور اوسکے رسول ہیں۔ عمر
کہنے لگے جو صحیفہ تمہارے پاس ہے اوسے تم پڑھا
کرتے تھے مجھ پر پیش کرو اور عمر پہلے ہی سے قاری کتب
تھے۔ اون کی بہن نے کہا تو ناپاک ہے اور
ایسی کتاب بجز پاک لوگوں کے اور کوئی نہیں
چھوتا ہے جا نہا کر آیا وضو کر۔ عمر اٹھے اور
وضو کرکے صحیفہ کو ہاتھ میں لیا اور پڑھنا
شروع کیا یہاں تک کہ اس آیت تک کہ میں ہی
معبود ہوں میرے سوا کوئی نہیں سو مجھی کو
عبادت کرو اور میری یاد کے لئے نماز پڑھو
پہنچے۔ تو کہنے لگے مجھے محمد کے پاس لے چلو۔ خباب نے
جب یہ بات عمر کی سنی گھر سے نکل آئی اور
کہا اے عمر تمہیں خوشی ہو۔ میں امید کرتا ہوں
کہ رسول اللہ کی آج رات کی دعا تمہارے
حق میں سبقت کر گئی ہو۔ حضرت فرماتے تھے
اے اللہ عمر بن الخطاب۔

شبث لہ ا سمع نشۃ خرج فاتبعۃ فقال من ھذا قلت عمر قال یا عمر ما تدعنی لا لیلا ولا نہارا فخشیت ان یدعو علی فقلت اشھد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ فقال یا عمر استرہ قلت لا والذی بعثک بالحق لاعلننہ کما اعلنت الشرک رواہ ابن ابی شیبۃ

عن انس قال خرج عمر متقلدا السیف فلقیہ رجل من بنی زھرۃ فقال لہ این تعمد یا عمر قال ارید ان اقتل محمدا قال فکیف تامن فی بنی ھاشم وبنی زھرۃ وقد قتلت محمدا فقال ما اراک الا قد صبوت قال افلا ادلک علی العجب ان ختنک واختک قد صبوا وترکا دینک فمشی عمر واتاھما وعندھما خباب فلما سمع بحس عمر توارٰی فی البیت فدخل فقال ما ھذہ الھمھمۃ وکانوا یقرؤن طہ قالا ما عدا حدیثا تحدثناہ بیننا قال فلعلکما قد صبوتما

اور میں چھپے چھپے ہو لیا حضرت نے آہٹ پا کر فرمایا یہ کون ہے میں بول اٹھا عمر فرمایا تو رات کو دن کو میرا پیچھا نہیں چھوڑتا اوس وقت میں ڈرا کہ مبادا آپ مجھپر بددعا کریں پس میںنے کہا گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں اور آپ بے شک رسول خدا ہیں حضرت نے فرمایا ای عمر ابھی اسے پوشیدہ رکھ میںنے کہا اوس ذات کی قسم جسنے آپکو حق کے ساتھ بھیجا ہے جیسا میں شرک ظاہر کرتا تھا ویسا ہی اسلام ظاہر کروں گا ابن ابی شیبہ اور ابو یعلی اور حاکم اور بیہقی انس سے روایت کرتے ہیں عمر تلوار لٹکا کر باہر نکلے راہ میں بنی زہرہ میں سے ایک مرد نے اونسے ملکر کہا اے عمر کہاں کا ارادہ ہے کہا میں محمد کو قتل کرنا چاہتا ہوں کہا جبکہ تم محمد کو قتل کروگے تو بنی ہاشم اور بنی زہرہ میں کیونکر امن ملے گا عمر نے کہا میں دیکھتا ہوں کہ تم بھی بددین ہو گئے اوس مرد نے کہا کیا اس سے عجب زیادہ کی تمہیں خبر دوں تمہارے بہن بہنوئی دونوں بیدین ہو گئے اور تمہارے دین کو چھوڑ دیا سو عمر اوسے چھوڑ کر اپنی بہن آمنہ کے گھر کی طرف چلے اور اونکے پاس آئے وہاں اون دونوں کے پاس (ایک انصاری مرد) خباب بن الارث (سورہ طہ پڑھ رہے تھے) سو جب انہوں نے عمر کے آنے کی آہٹ پائی تو گھر میں چھپ گئے عمر نے بہن بہنوئی پر داخل ہو کر کہا یہ نرم آواز کیسی تھی اور وہ اس وقت سورہ طہ پڑھ رہے تھے جواب دیا ہم تو آپس میں باتیں کرتے تھے عمر نے کہا شاید تم دونوں بیدین ہو گئے

فانک وقد دخل علیک
الامر فی بیتک قلت وما ذاک
قال اختک قد اسلمت فرجعت
مغضبا حتی قرعت الباب قیل
من ھذا قلت عمر فتبادروا
اختفوا منی وقد کانوا یقرءون
صحیفۃ بین ایدیھم ترکوا
او نسوھا فقامت اختی تفتح الباب
فقلت یا عدوۃ نفسھا اصبوت وضربتھا
بشیء کان فی یدی علی راسھا فسال
الدم وبکت فقالت یا ابن الخطاب
ما کنت فاعلا فافعل قد صبوت
قال ودخلت حتی جلست علی
السریر فنظرت الی الصحیفۃ
فقلت ما ھذا ناولینیھا قال
لست من اھلھا انک لا تطھر من الجنابۃ
وھذا کتاب لا یمسہ الا المطھرون
فما زلت بھا حتی ناولتنیھا
ففتحتھا فاذا فیھا بسم اللہ الرحمن
الرحیم فلما مررت باسم
من اسماء اللہ تعالی ذعرت منہ
فالقیت الصحیفۃ ثم رجعت
الی نفسی فتناولتھا فاذا فیھا سبح للہ

اور تم کو خبر نہیں - دیکھو تمہارے گھر میں ایک عجیب
دخل ہوا - میں نے کہا وہ کیا کہا تمہاری بہن مسلمان
ہو چکیں پس میں غصہ میں بھرا ہوا دروازہ پر آیا اور کنڈی
کھڑکھڑائی اندر سے لوگوں نے کہا کون - میں نے کہا عمر - اتنا سن
کر سب نے مجھ سے چھپنے میں جلدی کی اور جو صحیفہ ان کے سامنے
رکھا تھا اور جسے وہ پڑھ رہے تھے (خوف کی وجہ سے) چھوڑ کر
یا بھول کر چھپ گئے اور میری بہن نے آکر کنڈی کھولی میں نے
پکار کر کہا ای اپنی جان کی دشمن کیا تو بے دین ہو گئی اور
جو کچھ میرے ہاتھ میں تھا وہ اوسکے سر پر ایسا زور سے مارا
کہ خون بہنے لگا میری بہن رو کر کہتی تھی ای ابن الخطاب
جو تیرا جی چاہے سو کر ڈال میں تو تیرا دین چھوڑ چکی - میں اوس
گھر کے اندر تخت پر جا بیٹھا اور اوس صحیفہ کو
دیکھ کر کہا لا اسے مجھے دے - میری بہن نے
کہا تو اسکے لینے کا لائق نہیں - کیونکہ تو جنابت سے
پاک نہیں ہوتا - اور یہ ایسی کتاب ہے جسے
پاک ہی لوگ چھوتے ہیں - پس میں اسی گفتگو
میں رہا یہاں تک کہ (غسل کے بعد) وہ صحیفہ اوسنے
مجھے دیا جس میں نے اوسے کھولا تو بسم اللہ الرحمن
الرحیم نکلی - سو جب میں اللہ کے ناموں پر گذرا
تو اوس سے ڈر کر صحیفہ کو نیچے رکھ دیا پھر اپنے
نفس کی طرف مراجعت کی اور اوسے اوٹھا لیا
ناگہاں اوس میں یہ مضمون نکلا آسمان و زمین
جو چیز ہے وہ اللہ کی پاکی بیان کرتی ہے -

بابی جهل بن هشام وکان
رسول الله صلعم فی اصل الدار
التی فی اصل الصفا فانطلق
عمر حتی اتی الدار وعلی بابها حمزة
وطلحة وناس فقال حمزة
هذا عمر ان یرد به خیرا یسلم
وان یرد غیر ذلک یکن قتله
علینا هینا قال وکان النبی صلعم
داخلا یوحی الیه فخرج حتی اتی عمر
فاخذ بمجامع ثوبه وحمائل
السیف فقال ما انت بمنته یا عمر
حتی ینزل الله بک من الخزی
والنکال ما انزل بالولید بن
المغیرة فقال عمر اشهد ان
لا اله الا الله وانک عبد الله
ورسوله رواه الحاکم وابو
یعلی والبیهقی فی دلائل النبوة
وابن سعد ایضا عن اسلم قال
قال لنا عمر کنت اشد الناس
علی رسول الله صلعم فبینا انا فی یوم حار
بالهاجرة فی بعض طریق مکة
اذ لقینی رجل فقال عجبا لک
یا ابن الخطاب انک تزعم انک

یا ابوجہل بن ہشام سے اسلام کو غلبہ دے اور اوسوقت
حضرت صلعم ارقم کے گہر میں جو کوہ صفا کے جڑ میں ہے تشریف
رکہتے تھے پس عمر چلے حتے کہ ارقم کے گہر پر آئے یہاں
دروازہ پر حمزہ اور طلحہ اور چند لوگ کہڑے تہے حمزہ
نے کہا یہ عمر ہے اگر حضرت کے ساتھ بہلائی کا ارادہ
رکہتا ہے سلامت رہیگا ورنہ اوسکا قتل ہم پر آسان
ہے آنحضرت گہر کے اندر تشریف رکہتے تھے صحن خانہ
تک آپ نکلے اور عمر کا کپڑا مع حمائل سیف
خوب مضبوط پکڑ لیا پہر فرمایا اے عمر تو باز نہیں
آتا یہاں تک کہ اللہ نے جو رسوائی اور عذاب
ولید بن مغیرہ پر نازل کیا تجہپر بہی اوتارے
عمر نے کہا میں اسبات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ
کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور آپ اللہ کے
بندے اور اوسکے بہیجے ہوئے ہیں۔
بزار اور بیہقی اور طبرانی دلائل النبوۃ میں
اور ابو نعیم حلیہ میں اسلم سے روایت کرتے
ہیں کہ عمر نے فرمایا میں تمام لوگوں سے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم پر زیادہ سخت تہا (یعنے مجہے
آپسے بہت ہی عداوت تہی) ایک وقت میں
گرمی کے موسم میں دوپہر کو مکہ کے بعض راہ
میں چلا جاتا تہا اچانک ایک شخص نے مجہسے ملکر کہا
اے ابن الخطاب تجہسے تعجب ہے کہ آپ تو
اپنے آپ کو ایسا ویسا گمان کرتا ہے۔

فجئت الى خالى ابى جهل بن هشام
وكان شريفاً فقرعت عليه الباب
فقال من هذا فقلت ابن الخطاب
وقد صبوت قال لا تفعل ثم
دخل فاجاف البيت دونى
فقلت ما هذا بشىء فذهبت
الى رجل من عظماء قريش
فناديته فخرج الى فقلت له
مثل مقالتى لخالى وقال لى مثل
خالى فدخل فاجاف الباب
دونى فقلت ما هذا بشىء ان
المسلمين يضربون وانا لا اضرب
فقال لى الرجل اتحب ان تعلم باسلامك
قلت نعم قال فاذا جلس الناس فى
الحجر فائت فلاناً لرجل لم يكن
يكتم السر فقل له فيما بينك وبينه
انى قد صبوت فانه قل ما
يكتم السر فجئت وقد اجتمع
الناس فى الحجر فقلت فيما بينى وبينه
انى قد صبوت قال او قد
فعلت نقلت نعم فنادى باعلى
صوته ان ابن الخطاب قد صبا
فبادروا الى فما زلت اضربهم و

سو میں اپنے ماموں ابوجہل بن ہشام کے پاس آیا
وہ قوم میں شریف تھے میں نے آکر دروازہ کھٹکھٹایا
اونہوں نے کہا کون - میں بولا ابن الخطاب اور میں نے
تمہارا دین چھوڑ دیا اونہوں نے کہا ایسا نہ کیجیو
یہ کہکر مجھے باہر کھڑا چھوڑ کر دروازہ بند کرکے اندر چلے گئے میں نے
اپنے دل میں کہا یہ کچھ نہ ہوا سو میں وہاں سے قریش کے
بزرگوں میں ایک شخص کے پاس جا کر آواز دی - جب وہ نکلکر آیا
میں نے اوس سے بھی وہی گفتگو کی جو اپنے ماموں سے کی تھی اور
اونہوں نے وہی جواب دیا جو ماموں نے دیا تھا پھر کواڑ بند کرکے اندر
چلا گیا میں نے کہا یہاں بھی کام نہ بنا یہ کیسی بات ہے کہ مسلمان
پٹتے ہیں اور میں نہیں مارا جاتا یہانتک ایک شخص نے کہا
کیا تم اپنا اسلام ظاہر کرنا چاہتے ہو میں نے کہا ہاں کہا جب
لوگ حطیم میں شورہ کے لئے بیٹھیں تو تم اپنے ساتھ ایک
ایسے شخص کو جو خفیہ بات چھپا نہ سکے لیکر وہاں پہونچو اور اپنے
اور اوسکے درمیان یہ بات کہو کہ میں نے اس دین کو
چھوڑ دیا - چونکہ اوس میں بات چھپانے کی عادت نہیں
(تم ظاہر ہو جاؤگے) میں نے ایسا ہی کیا اور جب حطیم میں
لوگ جمع ہوگئے تو میں نے ایک ایسے شخص سے جسکا اوپر ذکر ہوا
کہدیا کہ میں نے تو یہ دین چھوڑ دیا اوسنے کہا کیا ایسا ہی
تم نے کیا ہے میں نے کہا بیشک سو اوسنے بلند آواز سے کہا
لوگو عمر بے دین ہو گیا یہ کہنا تھا کہ لوگ مجھپر پل پڑے
اور سب طرف مارنے لگے میں بھی مار پیٹ کرتا رہا - آخر
میں ایک جم غفیر جمع ہوگیا -

ايام فاذا فلان المخزومى فقلت
ارغبت عن دين ابائك واتبعت محمدا قال ان
فعلت فقد فعله من هو اعظم
عليك حقا منى قلت ومن هو
قال اختك وختنك فانطلقت
فوجدت همهمة فدخلت فقلت
ما هذا فما زال الكلام بيننا حتى
اخذت براس ختنى فضربته فقامت
الى اختى واخذت براسى وقالت
قد كان ذلك على رغم انفك فاستحييت
حين رايت الدماء فجلست فقلت
ارونى هذا الكتاب فقالت انه لا
يمسه الا المطهرون فقمت فاغتسلت
فاخرجوا الى صحيفة فيها بسم الله
الرحمن الرحيم قلت اسماء طيبة
طاهرة طه ما انزلنا عليك
القران لتشقى الى قوله له الاسماء
الحسنى فتعظمت فى صدرى فقلت
من هذا فرت قريش فاسلمت وقلت
اين رسول الله صلعم قالت فانه فى
دار الارقم فاتيت فضربت الباب
فاستجمع القوم فقال لهم حمزة
ما لكم قالوا عمر قال وعمر

اوس او سی مخزومی سے ملاقات ہوئی میں نے اوس سے کہا
کیا تو نے اپنے آبائی دین سے روگردانی کرکے محمد کی پیروی
کی وہ بولا اگر میں نے ایسا کیا تو کیا ہوا جسکا تمہارا حق مجھسے
زائد ہے وہ بھی ایسا ہی کرچکے ہیں میں نے کہا وہ کون کہا
تمہاری بہن بہنوئی سو میں وہاں سے چلا اور ایک زمزم
آواز (گھر سے سنی) گھر میں آنیکے بعد میں نے کہا یہ کیسی آواز
تھی پس ہم انہیں باتوں میں رہے حتے کہ اپنے بہنوئی کا
میں نے سر پکڑ کر ایسا مارا کہ خون نکال یا سو میری بہن نے
کھڑے ہو کر میرا سر پکڑ لیا اور کہنے لگی بیشک ہم اسلام لائے
اور تیری خلاف مرضی ایسا ہوا میں نے مارتے ہوئے (اپنا) خون بہتا
دیکھکر بہت ہی شرمندہ ہوکر بیٹھ گیا اور کہا اوس کتاب کو
مجھے دکھاؤ بہن نے کہا اسکو بجز پاکوں کے کوئی نہیں چھوتا
میں یہ سنکر کھڑا ہو گیا اور غسل کرکے آیا سوانہوں نے
میرے لئے صحیفہ نکالا جس میں بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھی
تھی میں نے کہا یہ نام تو پاکیزہ اور عمدہ ہیں - اوسکے
آگے کا مضمون یہ تھا - طٰہٰ ما انزلنا علیک القرآن لتشقٰی سے جب
لہ الاسماء الحسنٰی تک پہونچا تو میرے دل میں اوسکی بہت
عظمت بیٹھ گئی میں نے کہا کیا قریش اسی سے بھاگتے ہیں
سو میں اسلام لے آیا اور کہا رسول اللہ کہاں تشریف
رکھتے ہیں - بہن نے کہا ارقم کے گھر میں سو میں نے
وہاں آکر دروازہ کھٹکھٹایا اور لوگ جو وہاں موجود
تھے گھبرا کر ایک جگہ جمع ہو گئے حمزہ نے کہا تمہیں کیا ہوا وہ
بولے عمر آئے ہیں کہا اونکے لئے دروازہ کھول دو

يضربونى واجتمع على الناس قال خالى ما هذه الجماعة قيل عمر قد صبأ فقام على الحجر فاشار بكمه الا انى قد اجرت ابن اختى فتكشفوا عنى فكنت لا اشاء ان ارى احدا من المسلمين يضرب ويضرب الا رايته فقلت ما هذا بشىء حتى يصيبنى فاتيت خالى فقلت جوارك رد عليك فما زلت اضرب واضرب حتى اعز الله الاسلام رواه البزار والطبرانى والبيهقى فى دلائل النبوة وابو نعيم فى الحلية عن ابن عباس قال سالت عمر لاى شىء سميت الفاروق قال اسلم حمزة قبلى بثلاثة ايام فخرجت الى المسجد فاسرع ابو جهل الى النبى صلى الله عليه وسلم يسبه فاخبر حمزة فاخذ قوسه وجاء الى المسجد الى الحلقة قريش التى فيها ابو جهل فاتكاء على قوسه مقابل ابى جهل فنظر اليه فعرف ابو جهل الشر فى وجهه فقال مالك يا ابا عمارة فرفع القوس فضرب بها اخدعيه فقطعه فسال الدما فاصلحت ذلك قريش مخافة الشر قال ورسول الله صلى الله عليه وسلم مختف فى دار الارقم المخزومى فانطلق حمزة فاسلم فخرجت بعده بثلثة

میری ماموں نے کہا یہ لوگ کیسی اکٹھی ہوئی لوگوں نے کہا عمر بیدین ہو گیا اُنہوں نے حطیم پر چڑھ کر آستین سے اشارہ کیا کہ اپنے بھانجے کو میں نے پناہ دی لوگ ہٹ گئے اور مجھے چھوڑ دیا اسکے بعد پھر میں لوگوں کو پٹتے ہوئے دیکھتا تھا اور مجھ سے کوئی متعرض نہ ہوتا تھا میں نے کہا یہ مقتضای محبت نہیں ہے کہ لوگ پٹیں اور مجھے کوئی ایذا نہ پہونچے پس پھر اپنے ماموں کے پاس آیا اور کہا تیری پناہ تجھ پر مردود ہے میں اس پناہ سے بیزار ہوں پھر میں ہمیشہ پٹتا رہا حتے کہ حق سبحانہ نے اسلام کو غلبہ دیا۔ ابو نعیم دلائل میں اور ابن عساکر ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر سے پوچھا آپ کا نام فاروق کیوں رکھا گیا فرمایا تین دن مجھ سے پہلے حمزہ اسلام لائے تھے میں مسجد میں آیا اور ابو جہل نبی صلعم کو سخت برا کہہ رہا تھا جب اسکی خبر حمزہ کو لگی تو اپنا کمان لیکر مسجد میں اُس قریش کے حلقہ میں جہاں ابو جہل تھا آئے اور اپنے کمان پر ہاتھ ٹیک کر ابو جہل کے سامنے کھڑے ہوئے پھر بری نگاہ سے اوسے گھورنے لگے ابو جہل نے حمزہ کے چہرہ پر برائی کے آثار دیکھکر کہا اے ابو عمارہ تجھے کیا ہوا حمزہ نے سنکر کمان اُٹھایا اور ابو جہل کے پیٹ کی رگوں پر ایسا زور سے مارا کہ رگ کٹکر خون بہنے لگا سو قریش فساد کے خوف سے خاموش ہو رہے اور چھپ رہا آنحضرت رسول اللہ صلعم ارقم بن ابی الارقم مخزومی کے گھر میں چھپے ہوئے تھے حمزہ وہاں سے چلے اور اسلام لے آئے میں اس واقعہ کے تین دن بعد باہر نکلا

عمر قال المشركون قد انتصف
القوم اليوم فنزل یا ایها النبی
حسبك الله ومن اتبعك من
المؤمنين رواه البزار والحاكم
وصححه عن ابن مسعود قال فما زلنا
اعزة منذ اسلم عمر رواه البخاری
عن عبد الله بن مسعود قال
كان اسلام عمر فتحا وكانت هجرته
نصرا وكانت امامته رحمة ولقد
رايتنا وما نستطيع ان نصلي في
البيت حتى اسلم عمر فلما اسلم
عمر قاتلهم حتى تركونا فصلينا
رواه الطبرانی وابن سعد عن حذيفة
رض قال لما اسلم عمر كان الاسلام
كالرجل المقبل لا يزداد الا قربا
فلما قتل عمر كان الاسلام
كالرجل المدبر لا يزداد الا بعدا
رواه الحاكم وابن سعد عن
ابن عباس قال اول من جهر
بالاسلام عمر بن الخطاب
رواه الطبرانی اسناده صحيح
عن صهيب قال لما اسلم عمر
ظهر الاسلام ودعا اليه علانية

مشرکوں نے کہا آج مسلمان ہم سے داد لینگے سو
یہ آیت اوتری - ای نبی تجھے اللہ اور مومنین تابعین
بس ہیں - بخاری میں ابن مسعود سے روایت
ہے کہ جب سے عمر اسلام لائے ہم ہمیشہ غالب رہے
طبرانی اور ابن سعد عبد اللہ بن مسعود سے روایت
کرتے ہیں کہ حضرت عمر کا اسلام لانا فتح اونکی
ہجرت مدد اونکی خلافت رحمت تھی ہم نے اپنے
آپکو ایسے حال میں دیکھا کہ جبتک عمر اسلام
نہ لائے تھے کعبہ میں نماز نہ پڑہ سکتے تھے
جب حضرت عمر اسلام لائے تو آپنے
مشرکوں سے مقابلہ کیا یہاں تک کہ انہوں نے
ہمارے ساتھ مارپیٹ چھوڑدی پھر ہم نے کعبہ میں
نماز پڑھی -
طبرانی حذیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب عمر
اسلام لائے تو اسلام ایک اقبال والے
مرد کی مانند تھا کہ ہر شخص اوس کے نزدیک
قربت چاہتا ہے اور آپکی شہادت کے بعد
اسلام ایک بدبخت جیسا آدمی ہوگیا
کہ ہر شخص اوس سے دوری زیادہ چاہتا ہے
طبرانی ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ جنہوں نے
سب سے پہلے اسلام ظاہر کیا وہ عمر ہیں
ابن سعد صہیب سے روایت کرتے ہیں کہ
جب عمر اسلام لائے تو - آپنے

افتحوا له الباب فان اقبل قبلنا
منه وان ادبر قتلناه فسمع
ذلك رسول الله فخرج وتشهد
عمر فكبر اهل الدار تكبيرة
سمعها اهل المسجد قلت يا رسول
الله السنا على الحق قال بلى قلت
ففيم الاختفاء فخرجنا صفين
انا في احدهما وحمزة في الاخر
حتى دخلنا المسجد فنظرت
قريش الي والى حمزة فاصابتهم
كآبة شديدة فسماني رسول الله
الفاروق يومئذ لانه ظهر
الاسلام وفرق بين الحق
والباطل رواه ابو نعيم في الدلائل
وابن عساكر باسناد صحيح عن
ذكوان مولى عائشة رض قال
قلت لعائشة من سمى عمر الفاروق
قالت النبي م رواه ابن سعد
عن ابن عباس قال لما اسلم
عمر نزل جبرئيل فقال يا محمد
لقد استبشر اهل السماء باسلام عمر
رواه ابن ماجة والحاكم
عن ابن عباس قال لما اسلم

اگر خیر لیکر آیا ہے تو قبول کریں گے۔ اگر برائی
کے لئے آیا ہے تو قتل کر ڈالیں گے۔ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم یہ سنکر باہر نکل آئے اور
عمر نے کلمۂ شہادت پڑھا۔ پس گھر والوں نے
اللہ اکبر کا ایسا نعرہ مارا کہ سب مسجد والوں
نے سنا۔ میں نے کہا اے رسول خدا کیا
ہم حق پر نہیں ہیں۔ فرمایا کیوں نہیں کہا
پھر خفیہ ہونے کی وجہ۔ پس ہم دو صفیں باندھکر
نکلے ایک میں میں دوسری میں حمزہ تھے حتے کہ مسجد
حرام میں آئے قریش نے مجھے اور حمزہ کو دیکھکر سخت
صدمہ جھیلا۔ سو اوس دن رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے میرا نام فاروق رکھا اسواسطے کہ
اسلام ظاہر ہوا اور حق و باطل میں جدائی
ہوگئی۔ ابن سعد حضرت عائشہ کے غلام
ذکوان سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے
حضرت عائشہ سے دریافت کیا کہ عمر کا نام
فاروق کس نے رکھا فرمایا نبی صلعم نے۔ ابن ماجہ
اور حاکم ابن عباس سے روایت کرتے ہیں
کہ حضرت عمر کے اسلام کے بعد جبرئیل اوترکر
کہا۔ اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) عمر کے
اسلام سے آسمان والے خوشی میں ہیں۔
بزار اور حاکم ابن عباس سے روایت کرتے
ہیں کہ حضرت عمر جب اسلام لائے تو

وجلسنا حول البيت حلقا وطفنا
بالبيت وانتصفنا ممن غلظ علينا
ورددنا عليه بعض ما يأتي به
رواه ابن سعد عن اسلم مولى
عمر رض قال اسلم عمر فی ذی
الحجة من السنة السادسة من
النبوة وهو ابن ست وعشرين
سنة رواه ابن سعد عن قيس قال
سمعت سعيد بن زيد بن عمرو
بن نفيل فی مسجد الكوفة
يقول والله لقد رأيتني وان
عمر لموثقي على الاسلام قبل
ان يسلم عمر ولو ان احدا
ارفض للذی صنعتم بعثمان لكان
رواه البخاری عن زيد بن عبد الله
بن عمر عن ابيه قال بينا هو
فی الدار خائفا اذ جاءه العاص
بن وائل السهمی ابو عمرو بن
العاص عليه حلة حبرة وقميص
مكفوف بحرير وهو من بنی سهم
وهم حلفاؤنا فی الجاهلية فقال
ما بالك قال عمر قد زعم قومك
سيقتلوننی ان اسلمت قال

اوسے ظاہر کیا اور اوسکی طرف کھلا دعوت کی
ہم لوگ حلقہ باندھکر کعبہ کی گرد بیٹھنے لگے اور بدون
روک ٹوک طواف کرنے لگے اور جنہوں نے ہم پر سختی
کی تھی اونسے انصاف لینے لگے اور جو ہماری ساتھ
وہ کرتے تھے اب ہم بھی کچھ کچھ رد کرنے لگے۔ ابن سعد
حضرت عمر کی غلام اسلم سے روایت کرتے ہیں کہ عمر ۲۶ برس
کی عمر تھی جو کہ چھٹے برس بعثت ذی الحجہ مہینے میں مسلمان ہو۔ بخاری میں قیس سے
روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے سعید بن زید بن عمرو
بن نفیل سے کوفہ کی مسجد میں سنا کہتے تھے خدا کی
قسم مجھے اپنا وہ وقت یاد ہے کہ حضرت عمر نے اپنے
اسلام سے پہلے مجھے دین اسلام پر ثابت اور برقرار
رہنے کی تاکید کی اور اب تمنے جو عثمان کے حق میں
کیا ہے اس سے اگر کوہ احد اپنی جگہ سے ٹلجاوے
تو سزاوار ہے۔ بخاری میں زید بن عبد اللہ
بن عمر۔ حضرت عمر سے روایت کرتے ہیں کہ عمر
قریش کے خوف سے گھر میں تھے یکایک عاص
بن وائل السہمی ابو عمرو بن العاص آپکے
پاس آیا اور اوسپر ایک حلہ یمانی چادر کا اور
ایک کرتہ جسکے حاشیے حریر سے مخطط تھے موجود تھا
اور قبیلہ بنی سہم جو جاہلیت کے زمانہ میں ہمارا
حلیف تھا اوسمیں سے تھا۔ عمر سے آکر کہا تیرا کیا حال
ہے آپنے فرمایا۔ تیری قوم کا گمان ہے کہ
اگر میں اسلام کو ظاہر کروں تو مجھے

فصل فی الاحادیث الواردة فی فضله غیر ما تقدم فی ترجمة الصدیق رضی الله عنه

عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلعم بینا انا نائم رأیتنی فی الجنة فاذا امرأة تتوضأ الی جانب القصر قلت لمن هذا القصر قالوا لعمر فذکرت غیرتك فولیت مدبرا وبکی وقال علیك اغار یا رسول الله رواه الشیخان عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلعم لقد کان فیما قبلکم من الامم ناس محدثون فان یکن فی امتی احد فانه عمر ای ملهمون رواه البخاری عن ابن عمر ان رسول الله صلعم قال ان الله جعل الحق علی لسان عمر وقلبه قال ابن عمر وما نزل بالناس امر قط فقالوا وقال الا نزل قرآن علی وفق ما قال عمر رواه الترمذی عن عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلعم لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب رواه الترمذی والحاکم عن عائشة قال قال رسول الله صلعم انی لانظر

فصل

اُن حدیثوں میں جو حضرت عمرؓ کی فضیلت میں وارد ہیں اس فصل میں وہ حدیثیں مذکور ہونگی جو صدیق رضی اللہ عنہ کے باب میں بیان ہوئی ہیں۔ بخاری مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا میں اس وقت سوتا تھا اُسی حالمیں میں نے اپنے کو جنت میں دیکھا اچانک ایک عورت ایک محل کے کونے میں وضو کر رہی ہے۔ سو میں نے کہا یہ محل کسکا ہے فرشتوں نے کہا حضرت عمرؓ کا مجھے عمرؓ کی غیرت یاد آگئی اور وہاں سے پلٹ آیا حضرت عمرؓ یہ سنکر رونے لگے اور عرض کی کیا آپ ہی پر مجھے غیرت آتی یا رسول اللہ۔

بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا تم سے پہلی اُمتوں کے لوگ الہام کئے گئے ہیں اگر میری اُمت میں اُن میں سے کوئی ہے تو عمرؓ ہی ہونگے۔

ترمذی میں ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اللہ تعالےٰ نے عمرؓ کی زبان اور دل پر حق جاری کر دیا ابن عمرؓ کہتے ہیں لوگوں پر کوئی واقعہ کبھی ایسا نہ ہوا کہ انہیں لوگوں نے اور عمرؓ نے کلام کیا ہو مگر قرآن حضرت عمرؓ کے قول کے موافق اُترا۔ ترمذی اور حاکم میں عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ ہوتے۔

ترمذی میں عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں

فصل فی ہجرته عن علی قال ما علمتُ احدًا اختارها الا مختفیا الا عمر بن الخطاب فانه لما همّ بالهجرة تقلّد سیفه وتنکّب قوسه وانتضی فی یده اسهما واتی الکعبة واشراف قریش بفنائها فطاف سبعا ثم صلی رکعتین عند المقام ثم اتی حلقهم واحدة واحدة فقال شاهت الوجوه من اراد ان تثکله امه ویُیتم ولده وترمل زوجته فلیأتنی وراء هذا الوادی فما تبعه منهم احد رواه ابن عساکر عن البراء قال اول من قدم علینا من المهاجرین مصعب بن عمیر ثم ابن ام مکتوم ثم عمر بن الخطاب فی عشرین راکبا فقلنا ما فعل برسول الله ص قال هو علی اثری ثم قال قدم رسول الله ص وابو بکر رض رواه ابن عساکر قال النووی شهد عمر رسول الله صلی الله علیه وسلم المشاهد کلها وکان ممن ثبت معه یوم احد

فصل

حضرت عمرؓ کی ہجرت میں

ابن عساکر حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب کے سوا میں کسیکو نہیں جانتا کہ علی الاعلان ہجرت کی ہو سب نے خفیہ ہجرت کی کہ جب عمرؓ نے ہجرت کا ارادہ کیا تو اپنی تلوار لٹکائی اپنی کمان کندھے پر لٹکائی اور ترکش سے تیر کھینچ اپنے ہاتھ میں لئے اور کعبہ میں آئے قریش کے شریف لوگ کعبہ کے صحن میں بیٹھے تھے آپ نے سات مرتبہ طواف کر کے مقام ابراہیم میں دو رکعت نماز پڑھی پھر قریش کے ایک ایک حلقہ میں آئے فرمایا تمہارے منہ برے ہوں جسے اپنی ماں کو بے فرزند کرنا اپنی اولاد کو یتیم چھوڑنا اپنی جورو کو بیوہ کرنا منظور ہو وہ اس جنگل کے سامنے مجھسے ملاقات کرے حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ان میں سے کسیے حضرت عمرؓ کا پیچھا نہ کیا۔

ابن عساکر براءؓ سے روایت کرتے ہیں کہ سب سے پہلے مہاجرین میں سے جو ہمارے پاس مدینہ آئے وہ مصعب بن عمیر تھے پھر ابن ام مکتوم آئے بعد عمر بن الخطاب بیس آدمیوں سمیت سوار ہو کر آئے ہم نے کہا رسول اللہ کے ساتھ کیا کیا فرمایا وہ میرے پیچھے تشریف لاتے ہیں۔ چنانچہ اسکے بعد رسول اللہ اور ابو بکرؓ آئے۔ نووی کہتے ہیں حضرت عمرؓ رسول اللہ کے ساتھ کل مقاموں میں حاضر ہے اور آپ ان لوگوں میں سے ہیں جو جنگ احد میں ثابت قدم رہے۔

هذا غلق الفتنة واشار بيده الى
عمر لا يزال بينكم وبين الفتنة
باب شديد الغلق ما عاش هذا
بين اظهركم رواه البزار عن
ابن عباس قال جاء جبرئيل
الى النبي صلعم وقال اقرأ عمر السلام
واخبره ان غضبه عز ورضاه
حكم رواه الطبراني في الاوسط
عن عائشة ان النبي صلعم قال
ان الشيطان يفرق من عمر
رواه ابن عساكر عن
بريدة ان النبي صلعم قال ان
الشيطان يفرق منك يا عمر
رواه احمد واخرج ابن عساكر
عن ابن عباس قال قال رسول
الله صلعم ما في السماء ملك الا وهو يوقر
عمر ولا في الارض شيطان الا وهو
يفرق من عمر عن ابي هريرة
قال قال رسول الله صلعم الحق بعدي
مع عمر حيث كان رواه الطبراني
في الاوسط عن سديسة
قالت قال رسول الله صلعم ان الشيطان
لم يلق عمر منذ اسلم الا خر لوجهه رواه

یہ فتنہ کی دروازہ کے بند ہونے کا سبب ہے
اور حضرت عمر کی طرف ہاتھ سے اشارہ فرمایا تم میں
اور فتنہ میں ہمیشہ دروازہ سخت بند رہے گا۔
جبتک یہ شخص تم میں زندہ رہے گا۔
طبرانی اوسط میں ابن عباس سے روایت
کرتے ہیں کہ جبرئیل نے رسول خدا کے پاس
آکر کہا آپ عمر پر سلام پڑہیے اور خبر دیدیجے
کہ اون کا غصہ عزیز اور انکی رضا حکم ہے۔
ابن عساکر عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت
نے فرمایا شیطان عمر سے خوف کرتا ہے۔
احمد بریدہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے
فرمایا کہ اے عمر تم سے شیطان بلاشبہ خوف کرتا
ہے۔ ابن عساکر ابن عباس سے روایت کرتے
ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا آسمان میں کوئی ایسا
فرشتہ نہیں جو عمر کی توقیر اور عزت نکرتا
ہو اور نہ زمین میں کوئی ایسا شیطان ہے
جو ان سے نہ ڈرتا ہو۔
طبرانی ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت
نے فرمایا۔ میرے پیچھے حق عمر کے ساتھ ہے۔
جہاں کہیں وہ ہوں۔ طبرانی سدیسہ سے روایت
کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا کہ جب سے
عمر اسلام لائے ہیں اسوقت سے جب شیطان انسے ملتا
ہے تو منہ کے بل گر پڑتا ہے۔

قوله

فشياطين الجن والانس قد فروا
من عمر رواه الترمذي عن ابي بن
كعب قال قال رسول الله صلعم
اول من يصافحه الحق عمر واول
من يسلم عليه رواه ابن ماجة
والحاكم عن ابي ذر الغفاري
قال سمعت رسول الله صلعم يقول ان الله
وضع الحق على لسان عمر يقوله
رواه ابو داود وابن ماجة
والحاكم عن ابي هريرة قال
قال رسول الله صلعم ان الله جعل الحق
على لسان عمر وقلبه رواه احمد
والبزار ورواه الطبراني عن عمر بن
الخطاب وبلال ومعاوية وام
المومنين عائشة ورواه ابن عساكر
عن ابن عمر عن علي قال كنا اصحاب
محمد لا نشك ان السكينة تنطق على
لسان عمر رواه ابن منيع في مسنده
عن ابن عمر قال قال رسول الله صلعم
عمر سراج اهل الجنة رواه البزار ورواه
ابن عساكر من حديث ابي هريرة والصعب
بن جثامة عن قدامة بن مظعون
عن عمه عثمان بن مظعون قال رسول الله صلعم

جن وانس کی شیطانوں کو کہ وہ عمر سے بھاگ گئے
ابن ماجہ اور حاکم ابی بن کعب سے روایت کرتے
ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
سب سے پہلے جس سے حق مصافحہ کریگا اور سب سے
اول جسپر سلام پڑے گا وہ عمر ہیں۔ ابوداود وابن ماجہ
حاکم ابوذر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے
فرمایا بلاشبہ حق تعالی نے عمر کی زبان پر حق
رکھا ہے کہ وہ حق کے ساتھ کہتے ہیں۔
احمد اور بزار ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں
کہ رسول خدا نے فرمایا بیشک اللہ نے عمر کی
زبان اور دل پر حق جاری کر دیا ہے۔ اس
روایت کو طبرانی عمر بن الخطاب اور
بلال اور معاویہ اور ام المومنین عائشہ اور
ابن عساکر ابن عمر سے روایت کرتے ہیں۔
ابن منیع اپنی مسند میں حضرت علی سے روایت
کرتے ہیں کہ ہم اصحاب محمد اسمیں شک نہ کرتے
تھے کہ سکینہ اور اطمینان عمر کی زبان پر گویا ہے
بزار اور ابن عساکر ابن عمر سے روایت کرتے
ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا عمر جنتیوں کے
چراغ ہیں۔ یہی روایت ابوہریرہ اور صعب
بن جثامہ سے مروی ہے۔ بزار قدامہ بن مظعون
روایت کرتے ہیں کہ میرے چچا عثمان بن مظعون
نے کہا کہ رسول خدا نے فرمایا۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن
ابن عمر ما رایت احدا قط بعد
رسول اللہ صلعم من حین قبض
اجد ولا اجود من عمر رواہ
ابن سعد عن عبد اللہ بن مسعود
لو ان علم عمر وُضِع فی کفۃ میزان
وُضِع علم احیاء الارض فی کفۃ
لرجح علم عمر بعلمھم ولقد کانوا
یرون انہ ذھب بتسعۃ اعشار
العلم رواہ الطبرانی فی الکبیر
والحاکم وقال حذیفۃ واللہ
ما اعرف رجلا لا تاخذہ فی
اللہ لومۃ لائم الا عمر وقال
معاویۃ اما ابو بکر فلم
یرد الدنیا ولم ترِدہ واما عمر
فارادتہ الدنیا ولم یرِدھا واما
نحن فتمرغنا فیھا ظھرا لبطن اخرجہ
الزبیر بن بکار فی الموافقات وقال
جابر دخل علیؓ علی عمر وھو مسجی
فقال رحمۃ اللہ علیک ما من احد
احب الیّ ان القی اللہ بما فی
صحیفتہ بعد صحیفۃ النبی صلعم
من ھذا المسجی رواہ الحاکم

سکینہ گویا ہوتا ہے۔ ابن سعد ابن عمرؓ سے روایت کرتے
ہیں کہ رسول خدا کے بعد جس وقت سے آپ نے وفات پائی ہے
کبھی کسی کو حضرت عمرؓ سے زیادہ کوشش کرنیوالا اور سخی
نہیں دیکھا۔ طبرانی کبیر میں اور حاکم اپنی مسند میں عبد اللہ
بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ اگر عمرؓ کا علم ترازو کے
ایک پلڑے میں اور تمام اہل زمین کے زندوں کا علم دوسرے
پلڑے میں رکھا جائے تو عمرؓ کا علم انکے علم پر ترجیح رکھے گا
اور بلاشبہ صحابہ جانتے تھے کہ عمرؓ علم کے نو دسویں حصے
لے گئے اور ایک دسواں حصہ چھوڑ گئے۔
حذیفہ کہتے ہیں بخدا میں سوائے عمرؓ کے اور کسی آدمی کو
ایسا نہیں جانتا کہ اُسے اللہ کے دین میں ملامت کرنیوالے
کی ملامت کے خوف نے نہ پکڑا ہو۔
زبیر بن بکار موافقات میں معاویہ سے نقل کرتے ہیں
کہ حضرت ابوبکرؓ نے نہ تو دنیا کو چاہا نہ دنیا نے آپکی طرف
التفات کیا۔ مگر حضرت عمرؓ نے گو دنیا نہ چاہی
اور دنیا نے آپکو چاہا۔ اور ہم تو بالکل دنیا میں
پھنسے اور رنگے گئے۔ حاکم جابر سے روایت کرتے ہیں
کہ حضرت علیؓ حضرت عمرؓ پر اس حال میں داخل ہوئے
کہ انپر کپڑا ڈالدیا گیا تھا سو آپنے فرمایا تُمپر خدا
کی رحمت ہو مجھے اس کپڑا پڑے ہوئے سے زیادہ اور
کوئی محبوب نہیں اس امر میں کہ میں اللہ سے ملاقات
کروں اُس چیز کے ساتھ جو اُسکے صحیفہ میں ہے
بعد صحیفہ رسول خدا کے۔

الطبرانی عن ابی بن کعب قال قال رسول اللہ صلعم قال لی جبرئیل لیبک الاسلام علی موت عمر رواہ الطبرانی عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلعم من ابغض عمر فقد ابغضنی ومن احب عمر فقد احبنی وان اللہ باھی بالناس عشیۃ عرفۃ عامۃ وباھی بعمر خاصۃ وانہ لم یبعث اللہ نبیا الا کان فی امتہ محدث وان یکن فی امتی منھم احد فھو عمر قالوا یا رسول اللہ کیف محدث قال تتکلم الملائکۃ علی لسانہ رواہ الطبرانی واسنادہ حسن

طبرانی ابی بن کعب سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا فرماتے ہیں مجھے جبرئیل نے کہا البتہ عمر کی موت پر اسلام روئیگا۔ طبرانی حسن سند کے ساتھ ابوسعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا جسنے عمر کو غصہ دلایا اسنے مجھے غصہ دلایا اور جو عمر کو دوست رکھتا ہے وہ مجھے دوست رکھتا ہے۔ بیشبہ اللہ تعالی نے عرفہ کی دن تمام لوگوں سے عموماً اور حضرت عمر سے خصوصاً فخر کیا خدا تعالے نے کسی نبی کو مخلوق پر نہیں بھیجا اگر اسکی امت میں ایسے شخص جنپر الہام ہوا ہے ضرور تھے اگر میری امت میں ایسے کوئی ہو تو عمر ہیں۔ لوگوں نے پوچھا اے حضرت محدث کے کیا معنے اور کسے کہتے ہیں۔ فرمایا جسکی زبان پر فرشتے بولیں۔

فصل فی اقوال الصحابۃ و السلف فیہ

قال ابوبکر الصدیق ما علی ظھر الارض رجل احب الی من عمر رواہ ابن عساکر وقیل لابی بکر فی مرضہ ماذا تقول لربک وقد ولیت عمر قال اقول لہ قد ولیت علیھم خیرھم رواہ ابن سعد قال علی رض اذا ذکر الصالحون فحیھلا بعمر ما کنا نبعد ان السکینۃ تنطق علی لسان عمر

فصل

حضرت عمرؓ کے حق میں صحابہ اور سلف کے قول

ابن عساکر سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق نے فرمایا روئے زمین پر عمر سے زائد مجھے اور کوئی آدمی دوست نہیں ابن سعد کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر سے انکی بیماری میں لوگوں نے کہا آپنے عمر کو خلیفہ تو بنایا اگر رب نے پوچھا تو کیا جواب دیگا فرمایا میں عرض کرونگا الہی میں نے انکے بہترین شخص کو انپر والی کیا۔ طبرانی اوسط میں علی سے روایت کرتے ہیں کہ جب نیکبخت لوگ ذکر کئے جاویں تو عمر کو ضرور ذکر کرنا چاہیے۔

ہم اصحاب کو دور نجانتے تھے کہ عمر کی زبان پر

ابیل الصدقة وذالک رجل لا یراہ
شیطان الاخنز لمضربه الملك
بین عینیه وروح القدس
بلسانه رواہ ابن عساکر
فصل قال سفیان الثوری
من زعم ان علیا کان احق با
لولایة من ابی بکر وعمر لم اجد
فیه خیرا وقال ابو اسامة اتدرون
من ابو بکر وعمر هما ابو الاسلام
وامه فقال جعفر الصادق انا
بریٔ ممن ذکر ابا بکر و
عمر الا بخیر فصل فی موافقات
عمر رضی الله عنه قد وصلها
بعضهم الی اکثر من عشرین
عن مجاهد قال کان عمر یری
الرای فینزل الله به القران
رواہ ابن مردویه عن علی رض
قال ان فی القران لرأیا من رای
عمر رواہ ابن عساکر عن ابن
عمر مرفوعا قال ما قال الناس
فی شیٔ وقال فیه عمر الا جاء
القران نحو ما یقول عمر رواہ
ابن عساکر عن عمر قال وافقت

وہ تقسیم کرتے ہیں عمر ایک ایسے آدمی ہیں کہ جب
شیطان انہیں دیکھتا ہے تو نتھنوں کے بل گر پڑتا ہے ایک
فرشتہ انکی آنکھوں کی درمیان اور روح القدس
(جبرئیل) انکی زبان پر بولتا ہے

فصل

سفیان ثوری کہتے ہیں جو اس بات کا گمان کرے کہ
حضرت علی حضرت ابو بکر و عمر کی خلافت کے زیادہ مستحق
ہیں میں تو اس میں کوئی بھلائی نہیں دیکھتا۔
ابو اسامہ کہتے ہیں کہ تم جانتے ہو ابو بکر و عمر کون ہیں
وہ اسلام کے ماں باپ ہیں۔ امام جعفر صادق کہتے ہیں
کہ جو حضرت ابو بکر و عمر کو بھلائی سے یاد نہ کرے میں اس سے
بیزار ہوں۔

فصل

حضرت عمر کے موافقات میں بعض محدثین بیس سے زیادہ
کہتے ہیں۔

ابن مردویہ مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ عمر جب کوئی
رائے لگاتے تو اسی تعالیٰ اسباب میں قرآن اتارتا
ابن عساکر علی سے روایت کرتے ہیں کہ قرآن میں
عمر کی رای میں سے ایک رائی ہے۔ ابن عساکر ابن عمر
سے مرفوعا روایت کرتے ہیں کہ جب کسی شی میں لوگوں نے
اور حضرت عمر نے گفتگو کی تو قرآن مجید حضرت عمر کے
قول کے موافق آیا مسلم میں حضرت عمر سے روایت ہے وہ فرماتے
ہیں میں تین امروں میں اپنے رب کے موافق ہوا

وقال ابن مسعود اذا ذكر الصالحون فحيهلاً بعمر ان عمر كان اعلمنا بكتاب الله وافقهنا فی دين الله رواه الطبرانی عن عمرو بن ربيعة ان عمر بن الخطاب قال لكعب الاحبار كيف تجد نعتی قال اجد نعتك قرنٌ من حديد قال وما قرنٌ من حديد قال امير شديد لا تاخذه فی الله لومة لائم قال ثم مه قال ثم يكون من بعدك خليفة يقتله فئة ظالمة قال ثم مه قال ثم يكون البلاء رواه الطبرانی عن مجاهد قال كنا نتحدث ان الشياطين كانت مصفدة فی امارة عمر فلما اصيب بثت رواه ابن عساكر عن سالم بن عبد الله قال ابطأ خبر عمر علی ابی موسی فاتی امراة فی بطنها شيطان فسالها عنه فقالت حتی ياتی شيطانی فجاء فسالته عنه فقال تركته مؤتزرا بكساء يسهم

ابن مسعود کہتے ہیں جب نیکوں کا ذکر ہو تو عمر سے شروع کرو کیونکہ حضرت عمر ہم سب سے کتاب اللہ زیادہ جاننے والے تھے اللہ کے دین میں ہم سب میں بہت بڑے فقیہ تھے

طبرانی میں عمرو بن ربیعہ سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب نے کعب الاحبار سے فرمایا تو نے میرا وصف (اگلی کتابوں میں) کیونکر پایا (کعب نے) کہا میں آپکی تعریف یوں پاتا ہوں کہ وہ لوہے کا سینگ ہے۔ فرمایا اسکے کیا معنے۔ کہا سخت امیر جسے اللہ کے دین میں ملامت کرنیوالے کی ملامت نہ پکڑے۔ عمر نے فرمایا پھر اسکے بعد کیا ہوگا کہا اسکے بعد ایک اور خلیفہ ہوگا جسے ظالم جماعت قتل کرے گی۔ آپنے فرمایا پھر کیا ہوگا۔ کہا پھر تو جدال و قتال اور فتنہ واقع ہوگی۔

ابن عساکر مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ذکر کیے جاتے تھے کہ شیاطین عمر کی خلافت میں مقید تھے سو جب آپ شہید ہو گئے تو وہ پھیل گئے ابن عساکر سالم بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابو موسی پر حضرت عمر کی خبر نے دیر کی سو وہ ایک عورت کے پاس جسکے پیٹ میں شیطان تھا آئے اور عمر کی خبر پوچھنے لگے عورت نے کہا جبتک شیطان آئے (تم ٹھہر جاؤ) جب شیطان آیا تو اوس نے عمر کی خبر پوچھی شیطان بولا میں عمر کو چادر کا تہبند باندھے ہوئے چھوڑ آیا ہوں۔ اور وہ خیرات کے

الصلوٰة وانتم سکاری الآیة
ولما اکثر رسول اللہ صلعم فی
الاستغفار لقوم قال عمر
سواء علیهم فانزل اللہ سواء
علیهم الآیة ولما استشار رسول
اللہ الصحابة فی الخروج الی بدر
اشار عمر بالخروج فنزلت کما
اخرجک ربک الآیة رواہ الطبرانی
عن ابن عباس ولما استشار
الصحابة فی قصة الافک قال عمر
من زوجکها یا رسول اللہ صلعم
قال اللہ قال افتظن ان ربک
دلس علیک فیها سبحانک هذا بهتان
عظیم فنزلت کذلک وقصة فی
الصیام لما جامع زوجته بعد
الانتباه وکان ذلک محرما فی
اول الاسلام فنزلت احل لکم
لیلة الصیام الآیة عن عبد الرحمن
بن ابی لیلی ان یهودیا لقی
عمر فقال ان جبرئیل الذی
کان یذکر صاحبکم عدو
لنا فقال عمر من کان عدو اللہ
وملائکته ورسله وجبریل

وانتم سکاری۔ (۵) جب رسول خدا نے اپنی قوم
کے لئے بکثرت بخشش مانگی تو عمرؓ نے فرمایا ان کے
لئے بخشش مانگنا نہ مانگنا برابر ہے۔ پس یہ آیت
اُتری سواء علیہم استغفرت لہم الخ (۶) جب رسول
خدا نے بدر میں نکلنے کے لئے صحابہ سے مشورہ کیا تو
حضرت عمرؓ نے نکلنے کا اشارہ فرمایا سو یہ آیت
اُتری کما اخرجک ربک من بیتک بالحق۔ اسکو
طبرانی نے ابن عباس سے روایت کیا ہے (۷) جب
رسول خدا نے صحابہ سے حضرت عائشہ کی تہمت کے
قصہ میں مشورہ کیا تو عمرؓ نے کہا اسے حضرت عائشہ کو
آپ سے کسنے بیاہا فرمایا اللہ نے کہا کیا آپ یہ
گمان کرتے ہیں کہ آپکے رب نے آپ پر انکا عیب
پوشیدہ رکھا۔ ای خدا تجھے پاکی ہے یہ تو بڑا ہی بہتان
ہے لیس یہی آیت (سبحانک ہذا بہتان عظیم)
اُتری۔ (۸) روزوں کے قصہ میں جبکہ حضرت عمرؓ
نے خفیہ پچھلے اپنی بیوی سے صحبت کی حالانکہ اب ابتدا
اسلام میں یہ حرام تھا سو یہ آیت احل لکم لیلة
الصیام الرفث نازل ہوئی (۹) عبد الرحمن بن
ابی لیلی کہتے ہیں کہ ایک یہودی نے حضرت عمرؓ
سے ملکر کہا کہ جبرئیل جسے تمہارے صاحب (محمد
صلعم) ذکر کرتے ہیں وہ ہمارے دشمن ہیں
حضرت عمرؓ نے فرمایا جو کوئی خدا اور اوس کے
فرشتوں اور پیغمبروں اور جبرئیل

ربي في ثلث في الحجاب وفي اسارى
بدر وفي مقام ابراهيم وفي
تحريم الخمر رواه مسلم عن
انس قال قال عمر وافقت ربي
في اربع نزلت هذه الآية ولقد
خلقنا الانسان من سلالة من
طين فلما نزلت قلت انا فتبارك
الله احسن الخالقين فنزلت
وفي فضائل الامامين لابي
عبد الله الشيباني قال وافق
عمر ربه في احدى وعشرين
موضعا قصة عبد الله بن ابي
قال عمر لما توفي عبد الله بن
ابي دعي رسول الله صلعم للصلوة
عليه فقام عليه فقمت حتى
وقفت في صدره فقلت يا رسول
الله اعلى عدو الله ابن ابي القائل
يوم كذا وكذا فوالله ما كان
يسيرا حتى نزلت ولا تصل على
احد منهم مات ابدا ولا
تقم على قبره الآية ويسئلونك
عن الخمر والميسر الآية
ويا ايها الذين امنوا لا تقربوا

پردہ قیدیوں بدر کے قیدیوں میں۔ مقام ابراہیم پر
نماز پڑھنے میں اور شراب کے حرام ہونے میں
بھی - انس کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے فرمایا میں
اپنے رب سے چار چیزوں میں موافق ہوا۔ جب یہ
آیت ولقد خلقنا الانسان من سللة
من طین اوتری تو میں نے کہا فتبارک اللہ
احسن الخالقین - پس یہ آیت بعینہ اوتری
ابو عبداللہ شیبانی فضائل امامین میں کہتے ہیں
کہ حضرت عمر اکیس موضع میں اپنے رب سے موافق
ہوئی (۱) عبداللہ بن ابی کا قصہ عمر بن الخطاب کہتے ہیں جب
عبداللہ بن ابی (منافقوں کا سردار) مرگیا
تو رسول خدا صلعم اوسکی نماز کے لئے لوگوں نے
بلایا سو آپ اوسکی طرف کھڑے ہوئے اور
میں بھی کھڑا ہوا (جب آپ نے نماز پڑھنے کا ارادہ
کیا) میں آپکے سینہ کے سامنے آکھڑا ہوا اور
عرض کرنے لگا اے رسول خدا کیا آپ اللہ
کے دشمن ابن ابی پر نماز پڑھتے ہیں جو فلانے
فلانے دن ایسی ایسی باتیں کہتا تھا -
(عمر کہتے ہیں) بخدا تھوڑی دیر نہ ہوئی تھی
کہ یہ آیت اوتری ولا تصل علی احد منہم مات
ابدا ولا تقم علی قبرہ الخ (۲) یسئلونک عن
الخمر والمیسر (۳) یا ایہا الذین آمنوا
لا تقربوا الصلوة

الدخول نزلت اية في اليهود
انهم قوم بهت قوله تعالى
ثلة من الاولين وثلة من
الاخرين رفع تلاوة الشيخ
والشيخة اذا زنيا الاية قوله
يوم احد لما قال ابوسفيان
في القوم فلان الا تجيبه فوافق
رسول الله صلى الله عليه وسلم عن سالم بن
عبد الله ان كعب الاحبار قال
ويل لملك الارض من ملك السماء
فقال عمر الا من حاسب نفسه
فقال كعب والذي نفسي بيده
انها لفي التورية لتابعتها فخر
عمر ساجدا رواه عثمان بن سعيد
الدارمي فصل في كرامات
عمر عن ابن عمر قال وجه
عمر جيشا وامر عليهم رجلا
يدعى سارية فبينا عمر يخطب
جعل ينادي يا سارية الجبل
ثلاثا ثم قدم رسول الجيش
فساله عمر فقال يا امير
المومنين هزمنا فبينا نحن كذلك
اذ سمعنا صوتا ينادي يا سارية الجبل

سو آیت یا ایہا الذین امنوا لیستا وکم الخ اتری (۱۱)
یہود کی بابت کہ وہ ایک قوم بہو تھکی ہیں۔ (۱۳) یہ اللہ تعالیٰ کا
قول ثلۃ من الاولین وثلۃ من الآخرین (۱۴) الشیخ والشیخۃ
اذا زنیا الخ اسکی تلاوت منسوخ ہے مگر حکم باقی ہی (۱۵)
احد کے دن جب ابوسفیان نے کہا کیا کوئی قوم میں باقی
ہے (عمر نے رسول خدا سے کہا) آپ اوسے کیوں نہیں
جواب دیتے سو آنحضرت نے آپکی موافقت کی عثمان بن
سعید الدارمی سالم بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ کعب
احبار نے کہا آسمان کی بادشاہ کی طرف سے زمین کے بادشاہ
کے لئے خرابی ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا مگر جو اپنے نفس کا محاسبہ
کیا کعب بولا اوس ذات کی قسم جسکے ہاتھ میں میری جان
ہے یہ جملہ توراۃ میں ہے آپ نے اوس کی موافقت کی
حضرت عمر یہ سنکر سجدے میں گر پڑے۔

فصل حضرت عمر کی کرامات میں

دلائل النبوۃ میں بیہقی نے اور ابونعیم نے ابن عمر سے روایت
کی ہے کہ حضرت عمر نے ایک لشکر (نہاوند کی طرف)
بھیجا اور اونپر ایک مرد کو جسے لوگ ساریہ کہتے
تھے امیر کیا پس اسوقت حضرت عمر خطبہ پڑھتے پڑھتے
چلا کر کہنے لگے ای ساریہ پہاڑ کی پناہ لے تین دفعہ یہ
فرمایا پھر جب لشکر سے قاصد آیا تو حضرت عمر نے اوس سے
وہاں کا حال دریافت کیا اوسنے کہا ای امیر المومنین
ہمیں شکست ہو چکی تھی یکایک ایک چلانیوالے کی آواز ہم نے
سنی کہتا تھا۔ اے ساریہ پہاڑ کی پناہ لے۔

ومیکال فان اللہ عدو للکفرین فنزلت علی لسان عمر رواہ ابن ابی حاتم عن الاسود قال اختصم رجلان الی النبیؐ فقضی بینھما فقال الذی قضی علیہ ردنا الی عمر بن الخطاب فاتیا الیہ فقال الرجل قضی لی رسول اللہ ص علی ھذا فقال ردنا الی عمر فقال اکذلک قال نعم فقال عمر مکانکما حتی اخرج الیکما فخرج الیھما مشتملا علی سیف فضرب الذی قال ردنا الی عمر فقتلہ وادبر الآخر فقال یا رسول اللہ قتل عمر واللہ صاحبی فقال ماکنت اظن ان یجترئ عمر علی قتل مومن فانزل اللہ فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم الآیۃ فاھدر دم الرجل وبرء عمر من قتلہ رواہ ابن ابی حاتم وابن مردویہ۔ الاستیذان فی الدخول وذلک انہ دخل علیہ غلامہ وکان نائما فقال اللھم حرم

اور میکائیل کا دشمن ہو سو خدا کافروں کا دشمن ہے۔ پس حضرت عمر کے قول کے موافق یہ آیت اتری من کان عدوا للہ وملائکتہ الخ اسی ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے (۱۰) ابو الاسود سے روایت ہے کہ دو شخص نبی صلعم کے پاس جھگڑا لائے آپنے اون دونوں میں فیصلہ کیا مگر جس شخص پر ڈگری ہوئی تھی وہ کہنے لگا ہمیں عمر کے پاس بھیجدیجیے چنانچہ وہ دونوں عمر ابن الخطاب کے پاس آئے۔ ایک شخص نے اون سے کہا۔ جناب اس شخص پر مجھے رسول خدا نے ڈگری دی اسنے کہا ہمیں عمر بن الخطاب کے پاس بھیجدیجے آپنے دوسرے شخص کی طرف اشارہ کرکے کہا۔ یہ ٹھیک بات ہے اسنے کہا ہاں فرمایا یہیں ٹھہرے رہو جبتک میں تمھارے پاس آؤں سو تھوڑی دیر میں اونکے پاس تلوار لیے آئے اور جس شخص نے کہا تھا کہ ہمیں عمر بن الخطاب کی طرف پھیر دیجیے اوسکے تلوار ماری اور قتل کرڈالا دوسرا شخص بھاگا سو رسول خدا کے پاس آیا اور کہنے لگا خدا کی قسم عمر نے میرے یار کو قتل کرڈالا آنحضرت نے فرمایا میں تو گمان نہیں کرتا کہ عمر ایک مومن کی قتل پر جرأت کریں پس یہ آیت فلا وربک لا یؤمنون الخ نازل ہوئی سو اس شخص کا خون لغو کیا اور حضرت عمر اوسکے قتل سے بری ہوئے اسکو ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے روایت کیا ہے (۱۱) گھر میں اجازت سے داخل ہونا اور یہ یوں ہوا کہ حضرت عمر کا غلام انپر ایسے وقت آیا کہ آپ سوتے تھے پس فرمایا الٰہی اسمیں بدون اجازت گھس آنا حرام

قال بذلت فطى فقال عمر ادرك اهلك فقد احترقوا فرجع الرجل فوجد اهله قد احترقوا رواه مالك فى الموطا عن قيس بن الحجاج قال لما فتحت مصر اتى عبادعمرو بن العاص حين دخل يوم من اشهر العجم فقالوا ايها الامير ان لنيلنا هذا سنة لا يجرى الا بها قال وما ذاك قال اذا كان احدى عشرة ليلة تخلو من هذا الشهر عمدنا الى جارية بكر بين ابويها فارضينا ابويها وجعلنا عليها من الثياب والحلى افضل ما يكون ثم القيناها فى هذا النيل فقال لهم عمرو ان هذا لا يكون ابدا فى الاسلام وان الاسلام يهدم ما كان قبله فاقاموا والنيل لا يجرى قليلا ولا كثيرا حتى هموا بالجلاء فلما راى ذلك عمرو كتب الى عمر بن الخطاب بذلك فكتب عمر ان قد اصبت بالذى فعلت وان الاسلام يهدم ما كان قبله وبعث بطاقة فى داخل كتابه وكتب الى

کہا ذات اللظی حضرت عمرؓ نے فرمایا جا اپنی اہل کو دیکھ وہ جل گئے پس اُس شخص نے پلٹ کر اپنے لوگوں کو جلا ہوا پایا اہن و یہ اخبار منثورہ میں قیس بن حجاج سے روایت کرتے ہیں کہ جب مصر فتح ہوا اور جس وقت عجم کے مہینوں میں سے ایک خوشی کا دن آیا تو اہل مصر عمرو بن العاص سے آکر کہنے لگے ای امیر المومنین ہماری اس دریای نیل کی ایک عادت ہے کہ جبتک اسکی ہیٹ نہیں جاری نہیں ہوتا عمرو بن عاص نے کہا وہ کیا ہے بولے جب اس مہینے کے گیارہ تاریخیں گذر چکتی ہیں تو ہم ایک کواری لڑکی کے متلاشی ہوتے ہیں اور ماں باپ کو تو انہیں راضی کرکے عمدہ عمدہ کپڑے اور بیش قیمت زیور پہناتے ہیں اور بنا سنوار کر اس نیل میں ڈالا کرتے ہیں عمرو بن عاص نے مصریوں سے کہا یہ رسم تو اسلام کبھی جائز نہ رکھیگا کیونکہ اسلام امور جاہلیت کو نیست و نابود کرتا ہے سو اہل مصر اس رسم سے باز رہے اور دریاے نیل جاری نہ ہوا نوبت یہاں تک پہنچی (جس سے قحط کے آثار معلوم ہونے) حتی کہ لوگوں نے شہر سے نکلجانیکا ارادہ کیا عمرو بن العاص کو جب یہ بات معلوم ہوئی تو انہوں نے سارا قصہ عمر بن الخطاب کو لکھ بھیجا۔ آپنے جواب میں لکھا تم نے جو کچھ کیا اچھا کیا۔ بیشک اسلام ڈھا دیتا ہے جو اوس سے پہلے ہے اور ایک کاغذ کا پرچہ اپنے خط میں رکھکر عمرو بن العاص کو لکھا

وسند ناظهورنا الى الجبل فهزمهم
الله قال قيل لعمر انك تصيح بنا
رواه البيهقي وابو نعيم كلاهما
في دلائل النبوة عن ابن عمر
قال كان عمر يخطب يوم الجمعة
فعرض له في خطبته ان قال يا
سارية الجبل من استرعى
الذئب ظلم فالتفت الناس
بعضهم الى بعض قال لهم علي
لتخرجن مما قال فلما فرغ سألوه
فقال وقع في خلدي ان المشركين
هزموا اخواننا وانهم يمرون
بجبل فان عدلوا اقاتلوا من
وجه واحد وان جازوا هلكوا
فخرج مني ما تزعمون انكم
سمعتموه فجاء البشير بعد شهر
فذكر انهم سمعوا صوت عمر
في ذلك اليوم قال فعدلنا الى
الجبل ففتح الله علينا رواه ابن مردويه
عن ابن عمر قال قال ابن الخطاب
لرجل ما اسمك قال جمرة قال ابن من قال ابن
شهاب قال ممن قال من الحرقة قال
اين مسكنك قال الحرة قال بايها

سو ہم اپنی پیٹھ پہاڑ سے لگا دی پس اللہ تعالیٰ نے دشمن کو بھگا دیا
(ابن عمر کہتے ہیں) لوگوں نے عمرؓ سے کہا بلا شبہ آپ ہی
چلا رہے تھے۔ ابن مردویہ ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں
کہ حضرت عمرؓ جمعہ کے دن خطبہ پڑھ رہے تھے اثنا خطبہ میں
فرمانے لگے اے ساریہ پہاڑ کی پناہ لے جسنے بھیڑیے کو چرواہا
بنایا اوسنے ظلم کیا حاضرین حضرت عمرؓ کا یہ قول سنکر آپس میں
ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔ حضرت علیؓ نے
اون لوگوں سے کہا جو عمرؓ نے فرمایا ہے اوسکا کچھ حل
نکال لوگے چنانچہ جب خطبہ سے فارغ ہوئے تو لوگوں
نے اونسے پوچھا فرمایا میرے دل میں یہ بات ڈالی گئی تھی کہ مشرکین
نے ہمارے بھائیوں کو بھگا دیا اور وہ پہاڑ
چھوڑکر آگے چلے جاتے ہیں اگر پہاڑ کی طرف پھریں تو
ایک ہی جہت سے لڑیں اور اگر وہ اوس سے تجاوز
کرینگے تو ہلاک ہو جائینگے سو اوسوقت میرے منہ سے
نکلا جو تم نے سنا (ابن عمر کہتے ہیں) ایک مہینے کے بعد
وہاں سے قاصد آیا اور ذکر کیا لشکر والوں نے جمعہ کے
دن حضرت عمرؓ کی آواز سنی پھر ہم سب کے سب پہاڑ
کی طرف پھر آئے حق سبحانہ تعالیٰ نے ہمیں فتح
نصیب کی۔ مالک موطا میں ابن عمرؓ سے روایت کرتے
ہیں کہ حضرت عمرؓ نے ایک شخص سے پوچھا کہ تیرا کیا نام
ہے کہا جمرہ فرمایا کس کا بیٹا ہے کہا شہاب کا فرمایا
کس قبیلہ کا ہے کہا حرقہ کا فرمایا تیرا مسکن کہاں
ہے کہا حرہ۔ فرمایا کون سا حرہ۔

فلما سلم قال اللهم انهم قد البسوا علی فالبس علیهم وعجل بالغلام الثقفی یحکم فیهم بحکم الجاهلیة لا یقبل من محسنهم ولا یتجاوز عن مسیئهم رواہ ابن عساکر قلت اشار به الی الحجاج بن یوسف

فصل فی نبذ سیرته

عن احنف بن قیس قال کنا بباب عمر فمرت جاریة فقالوا سریة امیر المومنین فقال ما هی لامیر المومنین بسریة ولا تحل له انها من مال الله فقلنا فماذا یحل له من مال الله فقال انه لا یحل لعمر من مال الله الا حلتین حلة للشتاء وحلة للصیف وما حج به وما اعتمر وقوتی وقوت اهلی کرجل من قریش لیس باغناهم ولا بافقرهم ثم انا بعد رجل من المسلمین رواہ ابن سعد قال خزیمة بن ثابت کان عمر اذا استعمل عاملا کتب له واشترط علیه ان لا یرکب برذونا

جب سلام پھیر فرمایا بار خدایا انہوں نے مجھ پر شبہ ڈالا تو بھی ان پر شبہ ڈال اور ان پر جلد ثقفی غلام ایسا بھیج کہ وہ ان میں جاہلیت جیسا حکم کرے نہ تو وہ انکی نیکوں کی نیکیاں قبول کرے اور نہ بروں سے درگذرے - میں کہتا ہوں اس سے اشارہ حجاج بن یوسف کی طرف ہے

فصل

حضرت عمرؓ کی بعض خصلتوں میں

ابن سعد احنف بن قیس سے روایت کرتے ہیں کہ ہم عمرؓ کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے کہ وہاں سے ایک لونڈی گذری لوگوں نے کہا یہ امیر المومنین کی حرم ہے آپ نے فرمایا امیر المومنین کی یہ حرم نہیں اور نہ اوسے اسمیں تصرف حلال ہے یہ تو اللہ کا مال ہے ہم نے کہا اللہ تعالیٰ کے مال میں سے عمرؓ کو کیا کیا حلال ہے فرمایا بلا شبہ عمر کو دو حلوں کے سوا ایک حلہ تو جاڑے اور ایک گرمی میں اور کچھ حلال نہیں اور اسقدر مال جس سے وہ حج وعمرہ کر لے اور میری اور میرے اہل کی قوت قریش کے متوسط آدمی کے مانند ہو کہ نہ قریش میں سب سے غنی زائد ہو اور نہ فقیر پھر میں اس کے بعد مسلمانوں میں سے ایک مرد ہوں خزیمہ بن ثابت کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ جب کسیکو عامل مقرر کرتے تو اوسے یہ لکھتے اور شرط کر لیتے کہ ترکی رہوار پر سوار نہ ہونا

عمر و انی قد بعثت الیک
بطاقۃً فی داخل کتابی فالقہا
فی النیل فلما قدم کتاب عمر
الی عمرو بن العاص اخذ البطاقۃ
ففتحہا فاذا فیہا من عبد اللہ عمر امیر
المؤمنین الی نیل مصر اما بعد فان کنت
تجری من قبلک فلا تجر وان کان
اللہ یجریک فاسئل اللہ الواحد القہار
ان یجریک والقی البطاقۃ فی
النیل قبل الصلیب بیوم فاصبحوا
وقد اجراہ اللہ ستۃ عشر
ذراعاً فی لیلۃ واحدۃ وقطع
اللہ تلک السنۃ عن اہل مصر
الی الیوم رواہ ابن دُرید فی
الاخبار المنثورۃ عن
الحسن قال ان کان احد
یعرف الکذب اذا حُدِّث
بہ انہ کذب فہو عمر بن
الخطاب رواہ ابن عساکر
عن شریح بن عبید قال
اخبر عمر بان اہل العراق
قد حصبوا امیرہم فخرج
غضبان فصلی فسہی فی صلاتہ

میں تمہارے پاس ایک کاغذ کا پرچہ جو میرے خط میں
رکہا ہے بہیجتا ہوں سو اسکو نیل میں ڈال دو پس
جب حضرت عمر بن الخطاب کا خط عمرو بن العاص کے
پاس آیا تو انہوں نے اوس کاغذ کے پرچہ کو کہولکر
پڑہا اوس میں لکہا تہا۔ یہ خط امیر المومنین
اللہ کے بندے عمر بن الخطاب کی طرف سے نیل مصر
کی طرف ہے اما بعد۔ اگر تو اپنے آپ جاری
رہتا ہے تو مت جاری رہ اور اگر تو اللہ کے
حکم سے جاری ہوتا ہے تو میں اللہ اکیلے
زبردست سے التماس کرتا ہوں کہ وہ تجہے
جاری کردے۔ سو عمرو بن العاص نے اوس کاغذ کے
پرچے کو یوم الصلیب کے ایکدن پہلے ڈالدیا
پس اہل مصر نے صبح کی اس حال میں کہ
اللہ تعالی نے اوسے ۱۶ گز بلند ایک ہی رات
میں جاری کیا پس یہ برا طریقہ اللہ تعالی نے
اہل مصر سے منقطع کر دیا۔ ابن عساکر حسن سے
روایت کرتے ہیں کہ اگر کوئی جہوٹ بات پہچانتا
تہا جب بات کیا جاوے تو وہ عمر بن الخطاب
تہے۔ ابن عساکر شریح بن عبید سے روایت
کرتے ہیں کہ حضرت عمر کو لوگوں نے خبر دی کہ
عراقیوں نے اپنے امیر کو سنگسار کیا۔ آپ
غصہ میں بہرے ہوئے باہر آئے اور نماز
پڑہی۔ نماز میں سہو ہوگیا۔

التیمک الظہری قال فرحل یرفا راحلتہ
وسار اربعا مقبلا واربعا مدبرا واشتری
مکتلا فجاء بہ وعمد الی الراحلۃ
فغسلہا فاتی عمر فقال انطلق
حتی انظر الی الراحلۃ فنظر وقال
نسیت ان تغسل ھذا العرق
الذی تحت اذنہا عذبت بہیمۃ
فی شھوۃ عمر لا واللہ لا یذوق عمر
مکتلک وقال قتادۃ کان عمر
یلبس وھو خلیفۃ جبۃ من صوف
مرقوعۃ بعضہا بادم ویطوف
بالاسواق علی عاتقہ الدرۃ
یؤدب الناس بہا ویمر
بالنوی فیلتقطہ ویلقیہ فی منازل
الناس ینتفعون بہ وقال انس
رایت بین کتفی عمر اربع رقاع
فی قمیصہ وقال ابو عثمان النہدی
رایت علی عمر ازارا مرقوعا بادم وقال
عبداللہ بن عامر بن ربیعۃ
حججت مع عمر فما ضرب فسطاطا
ولا خباء کان یلقی
کساء والنطع علی الشجرۃ
ویستظل تحتہ وقال

سو اوسکے غلام یرفا نے اپنی سواری پر پالان رکھا
اور چار دن آگے چار دن پیچھے چلا گیا اور وہاں سے
ایک زنبیل خرید کر لایا اور اپنی سواری کو
زخموں کے خون پیپ دہو دہلا کر صاف کیا پھر حضرت عمر کے
پاس آکر کہنے لگا آپ چلئے اور راحلہ کی طرف ملاحظہ
فرمائیے حضرت عمر نے فرمایا تو اس رگ کو جو
اوسکے کان کے نیچے ہے دہونی بہول گیا کیا عمر کی
خواہش پوری کرنیکے لئے ایک جانور ستایا جاوے
سمجہا عمر اس زنبیل سے کچھہ نہ چکھیگا قتادہ کہتے ہیں
کہ حضرت عمر خلافت کی حالت میں ایک صوف کا جبہ
جسمیں بعض پیوند ادہوڑی کے لگے ہوئے تہے پہنتے اور اپنے
کندہے پر درہ رکہکر بازاروں میں گشت کرتے تا کہ
لوگوں کو اوس سے ادب دیں اور لوگوں کی آمد
رفت کے رستہ میں کہجور کی گٹہلی وغیرہ ڈال دیتے
تا کہ لوگ اوس سے نفع حاصل کریں۔ انس کہتے
ہیں میں نے حضرت عمر کے کرتے کے مونڈہوں کے بیچ میں چار
پیوند دیکہے۔ عثمان نہدی کہتے ہیں میں نے حضرت
عمر کے تہبند میں ادہوڑی کے چار پیوند دیکہے عبداللہ
بن عامر بن ربیعہ کہتے ہیں میں نے حضرت عمر کے ساتھ
حج کیا سو نہ تو آپنے کوئی چہوٹا خیمہ گاڑا نہ کوئی
بڑا سائبان اپنے ساتھ لیا۔ منزل میں
چادر اور چمڑے کا فرش درخت پر ڈالدیتے
اور اوس کے سایہ میں آرام کرتے۔

يأكل نقيا ولا يلبس رقيقا
ولا يغلق بابه دون ذوي
الحاجات فان فعل فقد حلت
عليه العقوبة وقال عكرمة
بن خالد وغيره ان حفصة
وعبد الله وغيرهما كلموا عمر
فقالوا لو اكلت طعاما طيبا كان
اقوى لك على الحق قال اوكلكم
على هذا الرأي قالوا نعم قال
قد علمت نصحكم ولكني تركت
صاحبي على جادة فان تركت
جادتهما لم ادركهما في المنزل
قال واصاب الناس سنة فما
اكل عامئذ سمنا ولا سمينا وقال
ابن ابي مليكة كلم عقبة بن
فرقد عمر في طعامه فقال ويحك
اكل طيباتي في حياتي الدنيا واستمتع
بها وقال الحسن دخل عمر على
ابنه عاصم وهو ياكل لحما فقال
ما هذا قال قرمنا اليه قال اوكلما
قرمت الى شيء اكلته كفى بالمرء
سرفا ان ياكل ما اشتهى وقال
اسلم قال عمر لقد خطر على قلبي شهوة

میدہ کی روٹی نہ کہانا باریک کپڑا نہ پہننا حاجتمندوں
سے اپنا دروازہ بند نہ کرنا اگر ایسا کرے گا تو سزا یاب
ہوگا۔ عکرمہ بن خالد کہتے ہیں کہ ام المومنین حضرت حفصہ
اور عبداللہ وغیرہ نے حضرت عمر سے کلام کیا اور کہا اگر
آپ عمدہ کہانا کہائیں تو حق کے کاموں پر آپکو بہت ٹہیک
قوت ہو فرمایا کیا تم سب کی یہی رائے ہے کہا ہاں فرمایا
بیشک تمہاری خیرخواہی جان لی مگر میں نے اپنے دونوں
مصاحبوں (حضرت صلعم وابوبکر) کو اسی راہ پر چہوڑا
ہے اگر میں اونکی اس راہ کو چہوڑ دونگا تو مرتبہ میں
اون دو تو نکو نہ پاؤں گا راوی حدیث کہتے ہیں کہ ایک
برس لوگوں کو قحط ہو پہنچا تو آپ نے دو سال تک روغن اور
فربہ (گوشت وغیرہ نکہایا) ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ
عقبہ بن فرقد نے حضرت عمر سے اون کے کہانے کے
بابت میں کلام کیا فرمایا تجہے خرابی ہو میں اپنی زندگانی
دنیا میں اپنے (حصہ کے موافق) عمدہ چیزیں کہاتا
اور (بقدر مباح) دنیا سے فائدہ اوٹہاتا ہوں
حسن کہتے ہیں کہ حضرت عمر ایک دن اپنے فرزند
عاصم پر گذرے اور وہ گوشت کہا رہے تھے فرمایا
یہ کیا ہے کہا اسکو ہمارا جی چاہتا تہا فرمایا کیا جس
چیز کو تیرا جی چاہتا ہے تو وہ کہاتا ہے۔ مرد کو یہی
گناہ کافی ہے کہ جس چیز کو اوسکا جی چاہے کہا لے
اسلم کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے فرمایا ایک دن میرے
دل میں تازی مچہلی کی خواہش کا خطرہ گذرا

خائنًا ثم اعطاه من صلب ماله
عشرة الآف درهم وقال النخعي
وكان عمر يتجر وهو خليفة وقال انس تقرقر
بطن عمر من اكل الزيت عام الرمادة وكان
قد حرم نفسه السمن فنقر بطنه باصبعه
وقال ليس عندنا غيره حتى يحيي الناس
قال عمر بن الخطاب احب الناس
الي من رفع الي عيوبي وقال
اسلم رايت عمر بن الخطاب
ياخذ باذن الفرس وياخذ بيده
الاخرى اذنه ثم ينزو على ظهر
الفرس وقال ابن عمر ما رايت
عمر قط غضب فذكر الله عنده
او خوف او قرأ عنده انسان
اية من القران الا وقف عما
كان يريد وقال بلال لاسلم
كيف تجدون عمر فقال خير الناس
الا انه اذا غضب فهو امر عظيم
فقال بلال لو كنت عنده اذا
غضب قرأت عليه القران حتى
يذهب غضبه وقال الاحوص
بن حكيم عن ابيه أتي عمر بلحم فيه
السمن فابى أن ياكلهما وقال

خیانت کرنیوالا ہوں پھر اسکو اپنے اصلی مال میں سے دس ہزار
درہم دئے۔ نخعی کہتے ہیں کہ حضرت عمر خلافت کے زمانہ میں تجارت
کرتے تھے انس کہتے ہیں عام الرمادہ (جس میں قحط کے سبب سے
جانور اور آدمی بکثرت ہلاک ہوئے) میں روغن زیت کھانے
کی وجہ سے حضرت عمر کے پیٹ میں گڑگڑاہٹ پیدا ہوئی
اور آپنے گھی کا استعمال اپنے نفس پر حرام کر لیا تھا سو
انگلی سے اپنے پیٹ کو بجا کر کہنے لگے ہمارے پاس بجز اسکے
اور کچھ نہیں جبتک لوگ زندہ ہوں یعنے مینہ برسا جاوے
سفیان بن عیینہ نے کہا عمر بن الخطاب فرمایا کرتے تھے مجھے تمام
لوگوں سے وہ شخص زیادہ محبوب ہے جو میری عیب مجھ پر ظاہر
کرے۔ اسلم کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن الخطاب کو دیکھا کہ گھوڑے کا کان
پکڑ کے اور دوسرے ہاتھ سے دوسرا کان پکڑ کے اوسکی پیٹھ پر
اچک کر چڑھ جاتے۔ ابن عمر کہتے ہیں میں نے حضرت عمر کو کبھی نہ
دیکھا کہ وہ کیسے ہی غصہ میں ہوں مگر جب کوئی اللہ کا ذکر کرتا
یا اللہ سے ڈراتا یا کوئی آدمی اونکے پاس قرآن کی آیت
پڑھتا تو اوسیوقت آپ رک جاتے۔ بلال نے اسلم
سے کہا تم حضرت عمر کو کیسا پاتے ہو کہا وہ سب لوگوں
سے بہتر ہیں ہاں جب غصہ میں ہوتے ہیں تو پناہ بخدا۔ وہ
ایک دشوار امر ہوتا ہے بلال نے کہا میں اگر غصے کے وقت
اونکے پاس ہوتا تو اونکے سامنے قرآن پڑھنا شروع
کر دیتا یہانتک کہ انکا غصہ فرو ہو جاتا۔ احوص بن حکیم
اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر کے پاس گوشت
جسمیں گھی ملا تھا لایا گیا آپنے دونوں کے کھانے سے انکار کیا اور فرمایا

عبداللہ بن عیسیٰ کان فی وجہ عمر بن الخطاب خطان اسودان من البکاء وقال انس دخلت حائطا فسمعت عمر یقول وبینی وبینہ جدار عمر بن الخطاب امیر المومنین بخ بخ واللہ لتتقین اللہ ابن الخطاب او لیعذبنک اللہ وقال عبداللہ بن ربیعۃ رایت عمر اخذ تبنۃ من الارض وقال یا لیتنی ھذہ التبنۃ لیتنی لم اک شیئا لیت امی لم تلدنی وقال عبداللہ بن عمر بن حفص حمل عمر بن الخطاب قربۃ علی عنقہ فقیل لہ فی ذلک فقال ان نفسی اعجبنی فاردت ان اذلہا وقال محمد بن سیرین قدم صہر لعمر من مکۃ فطالب ان یعطیہ من بیت المال فانتہرہ عمر وقال اردت ان القی اللہ ملکا

عبداللہ بن عیسیٰ کہتے ہیں کہ حضرت عمر کے چہرہ پر دو سیاہ خط رونے روتے پڑگئے تھے۔ انس کہتے ہیں۔ میں ایک باغ میں گیا دیوار کے پیچھے سے حضرت عمر کو یہ کہتے سنا اے عمر بن الخطاب۔ اے امیر المومنین واہ واہ خدا کی قسم تو اللہ سے ڈر ورنہ وہ تجھ پر عذاب کرے گا۔ عبداللہ بن عامر بن ربیعہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر کو دیکھا کہ آپ زمین سے ایک تنکا لئے ہوئے کہہ رہے ہیں۔ کاش میں یہ تنکا ہوتا کاش میں کوئی چیز نہ ہوتا۔ کاش مجھے میری ماں نہ جنتی۔ عبداللہ بن عمر بن حفص کہتے ہیں کہ عمر بن الخطاب کندھے پر مشک اوٹھائے چلے جاتے تھے لوگوں نے اسباب میں آپ سے استفسار کیا فرمایا میرے نفس نے مجھے عجب اور تکبر میں ڈالا تھا سو میں نے اوس کو ذلیل و پست کرنا چاہا محمد بن سیرین کہتے ہیں حضرت عمر کے داماد آپکے پاس مکہ سے آئے اور سوال کیا کہ بیت المال میں سے آپ اوسے کچھہ دیویں حضرت عمر نے اوسے جھڑک دیا اور فرمایا تو یہ چاہتا ہے کہ میں اللہ سے اس حال میں ملوں

جسیما اصلع شدید الصلع ابیض شدید الحمرۃ فی عارضیہ خفۃ سبلتہ کبیرۃ وفی اطرافہا صہبۃ رواہ ابن عساکر وفی تاریخ ابن عساکر من طرق ان ام عمر بن الخطاب حنتمۃ بنت ہشام بن المغیرۃ اخت لابی جہل بن ہشام فکان ابو جہل خالہ

فصل فی خلافتہ وشہادتہ

ولی الخلافۃ بعہد من ابی بکر الصدیق فی جمادی الاخرۃ سنۃ ثلاث عشرۃ عن الحسن البصری قال استخلف عمر یوم توفی ابو بکر بعہ یوم الثلثاء لثمان بقین من جمادی الاخرۃ رواہ الحاکم فقام بالامر اتم قیام وکثرت الفتوح فی ایامہ عن یسار الاسلمی ان عمر لما خرج یستسقی خرج وعلیہ برد رسول اللہ صلعم عن ابن ابی عون قال اخذ عمر بید العباس ثم رفعہا وقال اللہم انا نستشفع الیک بعم نبیک ان تذہب عنا المحل وأن تسقینا الغیث فلم یرجعوا

سفید رنگ سخت سرخی مائل تھے اونکے دونوں رخساروں میں گوشت کم تھا اونکی مونچھیں بڑی بڑی جنکی نوکیں سرخ تھیں۔ ابن عساکر کی تاریخ میں متعدد طرق سے مروی ہے کہ عمر بن الخطاب کی ماں حنتمہ ہشام بن مغیرہ کی بیٹی ابو جہل بن ہشام کی بہن تھیں ابو جہل آپکا ماموں تھا

فصل

حضرت عمرؓ کی خلافت وشہادت میں

آپ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے زمانہ میں جمادی الآخرے سنہ ۱۳ھ میں خلافت کے والی بنائے گئے۔ حسن بصری کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ منگل کی صبح بائیسویں جمادی الآخرے حضرت ابوبکرؓ کی وفات کے دن خلیفہ ہوئے۔ آپنے امر خلافت پر پورا پورا قیام فرمایا اور آپ کے زمانہ میں بکثرت فتوحات ہوئے۔

یسار اسلمی کہتے ہیں۔ جب حضرت عمرؓ استسقا کے لئے نکلے تو انکے کندہوں پر رسول خدا کی چادر پڑی ہوئی تھی۔ ابن ابی عون کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے حضرت عباسؓ کا ہاتھ پکڑکر اوٹھایا اور کہا بار خدایا ہم تیرے نبی کے چچا کو تیرے پاس سفارشی لائے ہیں اسلئے کہ یہ مشقت (قحط سالی) تو ہم سے دور کرے اور مینہ برسادے (راوی کہتا ہے) کہ ابھی وہاں سے پھرے نہ تھے کہ جو

كل واحد منهما ادم رواه هذه الآثار كلها ابن سعد عن الحسن البصري قال قال عمر هان شيء اصلح به قوما ان ابدل لهم اميرا مكان امير رواه ابن سعد

فصل في صفته عن ابي ذر الغفاري قال خرجت مع اهل المدينة في يوم عيد فرايت عمر يمشي حافيا شيخا اصلع آدم اعسر ايسر طوالا مشرفا على الناس كانه على دابة رواه الحاكم وابن سعد قال الواقدي لا يعرف عندنا ان عمر كان ادم الا ان يكون رآه عام الرمادة فانه كان تغير لونه من اكل الزيت عن عثمان بن سعد (?) عن ابن عمر انه وصف عمر فقال رجل ابيض تعلوه حمرة طوال اصلع اشيب رواه ابن سعد والحاكم عن عبيد بن عمير قال كان عمر يفوق الناس طولا عن سلمة بن الاكوع قال كان عمر رجلا ايسر يعني يعمل بيديه جميعا رواهما ابن سعد والحاكم عن ابي رجاء العطاردي قال كان عمر رجلا طويلا

ان دونوں میں سے ہر ایک سالن ہے ان تینوں اثروں کو ابن سعد نے روایت کیا ہے ابن سعد حسن بصری سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر نے فرمایا جس چیز سے میں قوم میں صلاحیت پیدا کرتا ہوں آسان ہے وہ یہ کہ ان کے حاکم کو ایک جگہ سے دوسری جگہ بدلتا ہوں

فصل حضرت عمر کی حلیہ میں۔ ابن سعد ابوذر سے روایت کرتے ہیں کہ میں اہل مدینہ کے ساتھ عید کے دن نکلا حضرت عمر کو میں نے دیکھا کہ ننگے پیر چلے جاتے تھے ادھیڑ۔ سر کے بال گرے ہوئے(?) اور گیہواں رنگ دانتوں میں چہری(?) اور کجی رکھتے تھے۔ دونوں ہاتھوں سے برابر کام کرتے دراز قد لوگوں پر بلند تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ آپ گھوڑے پر سوار ہیں (اور لوگ پیادہ) واقدی کہتے ہیں حضرت عمر کا گیہواں رنگ ہونا ہمارے نزدیک معروف نہیں ہوا ہاں شاید ابوذر نے آپکو عام الرمادہ میں دیکھا ہوگا کہ تیل کھانے کے باعث گندم گوں ہو گئے تھے اور اس سے ان کا اصلی رنگ بگڑ گیا تھا۔ ابن سعد اور حاکم عثمان بن سعد سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر نے حضرت عمر کی صفت اور حلیہ بیان کیا کہ وہ سفید رنگ مرد تھے سرخی اوپر چڑھی آئی تھی دراز قد سر کے اگلے بال اڑے ہوئے ادھیڑ تھے عبید بن عمیر کہتے ہیں کہ حضرت عمر قد کی درازی میں سب لوگوں سے فوقیت رکھتے تھے۔ سلمہ بن اکوع کہتے ہیں کہ حضرت عمر ایسر مرد تھے یعنے دونوں ہاتھوں سے یکساں اور برابر کام کرتے تھے۔ ان دونوں اثروں کو ابن سعد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ ابن عساکر ابو رجاء عطاردی سے روایت کرتے ہیں کہ عمر دراز قد جسیم۔ سر کے بال بہت کم(?) والے۔

السنة الذين توفى رسول الله
وهو عنهم راض رواه البخاري
عن عمرو بن ميمون الاودي ان
ابا لؤلؤ عبد المغيرة طعن عمر
بخنجر له راسان وطعن معه
اثنى عشر رجلا مات منهم ستة
فالقى عليه رجل من اهل العراق
ثوبا فلما اغتم قتل نفسه وقال
ابو رافع كان ابو لؤلؤ عبد المغيرة
يستعمل كل يوم اربعة دراهم
فلقي عمر فقال يا امير المؤمنين
ان المغيرة قد اثقل علي فكلمه
فقال احسن الى مولاك ومن
نية عمر ان يكلم المغيرة فغضب
وقال يسع الناس كلهم عدله غيري
واضمر قتله واتخذ خنجرا وحده
وسمه وكان عمر يقول اقيموا
صفوفكم قبل ان يكبر فجاء فقام
حذاءه في الصف وضربه في كتفه
وفي خاصرته فسقط وطعن معه
ثلاثة عشر رجلا فمات منهم
ستة وحمل عمر الى اهله وكادت
الشمس تطلع وصلى ابن عوف

تھے رسول خدا انتقال کے وقت راضی تھی عمرو بن میمون
ازدی کہتے ہیں کہ مغیرہ کے غلام ابولولو نے حضرت عمر کے خنجر
دودم (جسے دو پھارا کہتے ہیں) مارا اور آپ کے ساتھ اور بارہ
آدمیوں کو زخمی کیا جن میں سے چھ آدمی شہید ہو گئے پس
اہل عراق میں سے ایک شخص نے ابولولو پر اپنا کپڑا ڈالدیا جب
اوسنے اپنے آپ کو گرفتار پایا تو خودکشی کی ابو رافع کہتے ہیں
ابولولو مغیرہ کا غلام تھا اور مغیرہ اوس سے ہر دن
چار درہم لیتا تھا ابولولو نے حضرت عمر سے ملکر کہا
اے امیر المومنین مغیرہ نے مجھپر بوجھ رکھا ہے آپ اوس سے
اسباب میں کلام کیجئے حضرت عمر کی نیت میں تو یہی
بات تھی کہ مغیرہ سے اوسکی سفارش کریں مگر ظاہر
فرمایا کہ اپنے آقا کے ساتھ تو نیکی کر۔ اوسے غصہ آیا
اور کہنے لگا انکا انصاف بجز میرے اور سب لوگوں کو
شامل ہے اور دل میں اونکے قتل کا ارادہ کیا۔ پس
ایک خنجر دو دھارا بناکر خوب تیز کیا اور زہر میں
بجھایا حضرت عمر کی عادت تھی کہ تکبیر سے پہلے فرمایا
کرتے تھے کہ صفوں کو سیدھا کرو اور خود پھر چلکر
دیکھتے بھی تھے ابولولو وہی خنجر دو سر لیکر آیا
اور صف اول میں حضرت عمر کے مقابل کھڑا ہوا اور
آپکے کندھے پر کئی ضرب اور کوک میں ایک ضرب ماری
حضرت عمر زمین پر گر پڑے اور آپ کے ساتھ کے
تیرہ آدمیوں کو زخمی کیا جن میں سے چھ شہید ہو گئے
حضرت عمر کو اٹھاکر گھر میں لے گئے اور سورج نکلنے کو تھا

حتى سقوا واطبقت السماء عليهم
اياما رواهما ابن سعد عن سعيد بن
المسيب قال لما نفر عمر من منى
اناخ بالابطح ثم استلقى
ورفع يديه الى السماء وقال
اللهم قد كبرت سني وضعفت
قوتي وانتشرت رعيتي فاقبضني
اليك غير مضيع ولا مفرط فما انسلخ
ذو الحجة حتى قتل رواه الحاكم
عن ابي صالح السمان قال كعب
لعمر اجدك في التوراة تقتل
شهيدا قال واني لي بالشهادة
وانا بجزيرة العرب وقال اسلم
قال عمر اللهم ارزقني شهادة
في سبيلك واجعل موتي في
بلد رسولك رواه البخاري
عن سعد بن ابي طلحة قال خطب
عمر فقال رايت كان ديكا نقرني نقرة
او نقرتين واني لا اراه الا حضور
اجلي وان قوما يامرونني ان
استخلف وان الله لم يكن ليضيع
دينه ولا خلافته فان عجل بي
امر فالخلافة شورى بين هؤلاء

مینہ برسانے گئے اور پہر روز تک آسمان نمودار نہ ہوا
انکو ابن سعد نے روایت کیا ہے۔ حاکم سعید بن مسیب سے
روایت کرتے ہیں کہ جب عمر بن الخطاب منی سے پہرے تو ابطح میں
اونٹنی بٹہائی پہر لیٹ کر اپنے دونوں ہاتہ آسمان کیطرف
اوٹہا کر کہا اے اللہ میری عمر بڑی ہو گئی میرے قوی میں ضعف
آگیا میرے رعیت ملکوں ملکوں پہیل گئی سو اب مجکو اپنی
طرف اسحال میں اوٹہا لے نہ تو میں ضائع کرنیوالا ہوں نہ عبادت میں
تقصیر کرنیوالا (راوی کہتے ہیں) ذی الحجہ تمام نہ ہوا تہا کہ شہید
ہو گئے ابو صالح سمان کہتے ہیں کہ کعب نے حضرت عمر سے
کہا میں توریت میں پاتا ہوں آپ شہید کئے جاوینگے فرمایا میرے
لئے کہاں شہادت ہوگی حالانکہ میں عرب کے جزیرہ میں ہوں
بخاری میں اسلم سے روایت ہے کہ عمر کہا کرتے تہے اے اللہ مجہے
اپنی راہ میں شہادت نصیب کر اور اپنے رسول کے شہر
میں مجہے موت دے۔
حاکم سعد بن ابی طلحہ سے روایت کرتے ہیں کہ عمر خطبہ
پڑہتے پڑہتے فرمانے لگے۔ مینے خواب میں ایک مرغ
دیکہا ہے کہ اوسنے میری ایک یا دو ٹہونگیں ماری
ہیں اور میں اسکی یہی تعبیر دیکہتا ہوں کہ میری موت
میرے سامنے آگئی ہے۔ ایک قوم خلیفہ
بنانے کا مجہے حکم کرتی ہے اور اللہ نہ تو اپنے
دین کو ضائع کرے گا نہ خلافت کو۔ سو اگر
مجہے جلدی سے موت آجاوے تو خلافت اون چہہ
آدمیوں کے مشورہ سے ہو

المدينة وضرب عليه المغيرة كل يوم اربعة
دراهم فى الشهر فجاء الى عمر يشتكى
بشدة الخراج فقال ما خراجك
بكثير فانصرف ساخطا فلبث
ليالى ثم اتاه فقال الم اخبرانك
تقول لو اشاء لصنعت رحى تطحن
بالريح فالتفت الى عمر عابسا وقال
لاصنعن لك رحى يتحدث الناس
بها فلما ولى قال لاصحابه اوعدنى
العبد انفا ثم اشتمل ابو لؤلؤة على
خنجر ذا رأسين ونصابه فى وسطه
فكمن فى زاوية من زوايا المسجد فى
الغلس فلم يزل هناك حتى خرج
عمر يوقظ الناس للصلوة فلما
دنى منه طعنه ثلاث طعنات وذلك
فى الصلوة رواه ابن سعد عن عمر
انه قال ان ادركنى اجلى وابو عبيدة
بن الجراح حى استخلفته فان سالنى
ربى قلت سمعت رسول الله صلعم يقول
ان لكل نبى امين وامينى ابو عبيدة
بن الجراح فان ادركنى اجلى وقد
توفى ابو عبيدة استخلفت معاذ بن
جبل فان سالنى ربى لم استخلفته

اور مغیرہ ولی نے روزانہ چار درہم اُس غلام پر لگان مقرر کیا تھا وہ مہینے میں
حضرت عمر کی پاس آکر اُس لگان کی شکایت کی آپ نے فرمایا یہ لگان تو
بہت نہیں ہے یہ سنکر وہ غلام غصہ میں بھرا ہوا چلا گیا اور
چند دن ٹھہر کر عمر کی پاس آیا آپنے فرمایا مجھے خبر دیگئی ہے کہ تو یوں
کہتا ہے۔ اگر میں چاہوں تو ایک ایسی چکی بناؤں کہ خود بخود
ہوا سے آٹا پیسے اُس غلام نے حضرت عمر کی طرف ترش رو
ہو کر دیکھا اور کہا میں آپکے واسطے ایک ایسی چکی بناتا
ہوں کہ اوس کی لوگوں میں بہت شہرت ہو تب وہ غلام
پیٹھ پھیر کر باہر نکلا آپنے اپنے یاروں سی کہا مجھے یہ غلام دھمکی
اور ڈرا دے گیا پھر ابو لولو (مغیرہ کا غلام) دو دھار خنجر
جسکا دستہ بیچ میں تھا لیا اور اندھیرے میں مسجد کے کونوں
میں سے کسی کونے میں چھپ گیا اور وہیں بیٹھا رہا حتی کہ حضرت عمر
نماز کے لئے لوگوں کو جگانے نکلے بس جب آپ اُسکے قریب پہنچے
تو اُسنے تین ضربیں اُس خنجر کی آپکو ماریں اور یہ حالت نماز
میں واقع ہوئی۔ مسند احمد میں عمر بن الخطاب روایت ہے
فرماتے ہیں اگر مجھے موت آئی اور ابو عبیدہ بن جراح زندہ
ہوں میں اونھیں خلیفہ کر جاؤں۔ اگر مجھے میرا رب
پوچھے تو عرض کروں کہ میں نے رسول خدا سے سنا تھا
وہ فرماتے تھے کہ ہر نبی کے لئے ایک امین ہوتا ہے
اور میرا امین ابو عبیدہ بن جراح ہے۔ اور
اگر مجھے موت اس حال میں آئے کہ ابو عبیدہ
مر چکے ہوں تو معاذ بن جبل کو خلیفہ بنا جاؤں
پھر اگر مجھسے میرا رب پوچھے کہ

يا الناس بالصبر سود تين فاتی عمر
بنبيذ فشربه فخرج من جرحه فسقوه
لبنا فخرج من جرحه فقالوا لا باس
عليك فقال ان يكن بالقتل باس
فقد قتلت فجعل الناس يثنون
عليه ويقولون كنت وكنت فقال
اما والله وددت انی خرجت منها
كفافا لا علی ولا لی وان صحبة رسول
الله ص سلمت لی واثنى عليه ابن
عباس فقال لو ان لی طلاع الارض
ذهبا لافتديت به من هول المطلع
وقد جعلتها شورى فی عثمان و
علی وطلحة وزبير وعبد الرحمن
وسعد وامر صهيبا ان يصلی
بالناس نعاه لكم وقال العباس
كان ابو لؤلؤة مجوسيا عن الزهری
كان عمر لا ياذن لصبی قد احتلم
فی دخول المدينة حتى كتب المغيرة
بن شعبة وهو علی الكوفة يذكر له
غلاما صنعا ويستاذنه ان يدخل
المدينة ويقول ان عنده اعمالا
كثيرة فيها منافع للناس انه حداد
نقاش نجار فاذن له ان يرسل

یپان عبدالرحمن بن عوف نے چھوٹی چھوٹی دو سورتوں سے
نماز پڑھائی اور حضرت عمر کے پاس کھجور کا شیرہ لایا گیا آپ نے
اوسکو پیا مگر زخموں کی راہ سے نکل گیا پھر لوگوں نے دودھ پلایا
وہ بھی نکل گیا حاضرین نے کہا آپ کچھ خوف نہ کیجئے فرمایا
اگر قتل میں خوف ہے تو میں مقتول ہو چکا۔ پس لوگ آپکی
تعریفیں کرکے کہنے لگے آپ ایسے ہیں آپ ایسے ہیں۔
فرمایا خدا کی قسم میں چاہتا ہوں کہ دنیا سے برابر سرابر
نکلوں نہ تو اوسکا کچھ مجھپر ہے نہ میرا اوسپر اور رسول خدا
کی صحبت میری لئے سالم رہے اسکے بعد ابن عباس آپکی تعریف
کرنے لگے فرمایا اگر میری پاس پری زمین کی برابر سونا ہوتا
تو قیامت کے موقف کے ہول سے سب کا سب فدیہ میں
دیتا اور میں نے امر خلافت کو عثمان علی طلحہ زبیر
عبدالرحمن سعد کے مشورے میں سونپا اور صہیب
کو نماز پڑھانے کا حکم فرمایا۔ عباس کہتے ہیں ابولؤلؤ
مجوسی تھا۔ ابن سعد زہری سے روایت کرتے
ہیں کہ حضرت عمر کسی مشرک بالغ کو مدینہ میں نہ آنے دیتے
تھے حتے کہ مغیرہ بن شعبہ والی کوفہ نے آپکو لکھا
یہاں ایک کاریگر لڑکا ہے (اور وہ اوس کہنے سے)
حضرت عمر سے اجازت چاہتے تھے کہ وہ لڑکا مدینہ میں داخل ہو
سو حضرت عمر سے کہا کہ اوس لڑکے کو بہت سے ایسے
کام آتے ہیں جن میں لوگوں کو بہت نفعے ہیں۔
جیسے نجاری۔ نقاشی لوہاری وغیرہ حضرت عمر نے
اجازت دیدی کہ اوسے مدینہ میں بھیجدیں۔

عبيد بن ربيعة و عدى بن حاتم	یہ دونوں مدینہ میں آکر مسجد میں داخل ہوئے اور
فقدما المدينة ودخلا المسجد	عمرو بن عاص کو مسجد میں پایا پھر انہوں نے کہا
فوجدا عمرو بن العاص فقالا	ہمارے لئے امیر المومنین پر داخل ہونے کی اجازت
استاذن لنا على امير المومنين	مانگ عمرو نے کہا بخدا تم نے حضرت عمر کا ٹھیک
فقال عمرو انتما والله اصبتما	نام لیا - یہ کہکر عمرو بن عاص حضرت عمر
اسمه فدخل عليه عمرو فقال	کے پاس آئے اور کہا - السلام علیک یا
السلام عليك يا امير المومنين	امیر المومنین - عمر نے فرمایا - اس نام کو
فقال ما بدا لك فى هذا الاسم	تجھے کس چیز نے آمادہ کیا جو کچھ تو نے کہا ہے
لتخرجن مما قلت فاخبره وقال	اسکو کھول کر بیان کر - سو اوس نے گذشتہ
انت الامير ونحن المومنين	قصہ بیان کیا اور کہا آپ امیر ہیں اور ہم
فجرى الكتاب بذلك من	مومنین (ابو بکر نے عمرو بن عبد العزیز
يومئذ رواه الحاكم والطبرانى	سے کہا) پس اوسدن سے یہ لکھنا جاری ہوا
فى الكبير عن معاوية بن	ابن عساکر معاویہ بن قرہ سے روایت کرتے
قرة قال كان يكتب ابو بكر	ہیں کہ حضرت ابو بکر خلیفہ رسول خدا لکھتے
من خليفة رسول الله م	تھے - جب عمر بن الخطاب خلیفہ ہوئے تو
فلما كان عمر بن الخطاب	لوگوں نے چاہا کہ آپ کو خلیفہ رسول خدا
ارادوا ان يقولوا خليفة رسول	کہیں - عمر نے فرمایا یہ تو بہت لمبا چوڑا
الله م قال عمر هذا يطول	نام ہے لوگوں نے کہا نہیں - چونکہ ہم
قالوا لا ولكنا امرناك علينا	آپکو اپنا امیر بنا چکے ہیں تو اب آپ ہمارے
فانت اميرنا قال نعم انتم	امیر ہیں فرمایا ہاں تم مومنین ہو اور
المومنون وانا اميركم فكتب	میں تمہارا امیر ہوں - سو آپ
امير المومنين رواه ابن عساكر	امیر المومنین لکھتے - ابن سعد ابن عمر سے
عن ابن عمر ان عمر بن الخطاب	روایت کرتے ہیں کہ عمر بن الخطاب

قلت سمعت رسول الله صلعم يقول
انه يحشر يوم القيمه بين يدى
العلما وقدما تا بخلا فته
رواه احمد فى المسند عن اسمعيل
بن زياد قال مر علے بن ابی
طالب علے المساجد فى رمضان
وفيها القناديل فقال نور الله
عمر فى قبره كما نور علينا مساجدنا
رواه ابن عساكر قال ابن سعد
ولقد قيل لدرة عمر اهيب من
سيفكم عن ابن شهاب ان عمر بن
عبد العزيز سال ابا بكر بن سليمان
بن ابى حثمة لاى شى كان يكتب
من خليفة رسول الله صلعم فى عهد
ابى بكر ثم كان يكتب عمر اولا من
خليفة ابى بكر فمن اول من كتب
امير المومنين فقال حدثتنى الشفا
وكانت من المهاجرات ان ابا بكر
كان يكتب من خليفة رسول الله
صلعم و عمر من خليفة خليفة رسول
الله صلعم حتى كتب عمر عامل العراق ان
يبعث اليه رجلين جلدين يسالهما عن
العراق و اهله فبعث اليه

تونے اونہیں خلیفہ کیوں بنایا۔ عرض کروں میں نے رسول
خدا سے سنا فرماتے تھے کہ معاذ کا قیامت کے دن تمام علما
کے آگے حشر ہوگا (راوی کہتے ہیں) یہ دونوں صاحب
آپکی خلافت ہی میں وفات پا چکے تھے ابن عساکر سمعیل بن
زیاد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رمضان
میں مسجدوں میں آئے اور اونہیں قندیلیں دیکھکر فرمانے لگے اللہ تعالی
عمر کی قبر میں روشنی کرے جیسا اونہوں نے ہماری مسجد کو روشن کیا
ابن سعد سے نقل ہے کہ لوگ کہتے ہیں حضرت عمر کا درہ تمہاری
تلواروں سے زائد ہیبت ناک ہے۔ حاکم اور طبرانی کبیر میں
ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن عبد العزیز نے
ابو بکر بن سلیمان بن ابی حثمہ سے پوچھا کہ حضرت
ابو بکر کے زمانہ میں خلیفہ رسول اللہ کس وجہ سے لکھا
جاتا تھا پھر حضرت عمر اول اول تو خلیفہ
ابو بکر لکھا کرتے تھے۔ مگر آخر میں اون کو سب سے پہلے
کس نے امیر المومنین لکھا۔ ابو بکر بن سلیمان نے
جواب دیا شفا نے مجھسے حدیث کی۔ اور وہ مہاجرات
میں سے ہیں کہ حضرت ابو بکر خلیفہ رسول خدا لکھے
جاتے۔ اور حضرت عمر خلیفہ خلیفہ رسول خدا لکھے
جاتے یہاں تک کہ حضرت عمر نے عراق کے عامل
کو لکھا کہ میرے پاس دو ہشیار مردوں کو بھیجے کہ
میں اون سے عراق اور اہل عراق کا حال پوچھوں
سو اوس نے عبیدہ بن ربیعہ اور عدی بن
حاتم کو آپ کے پاس بھیجا۔

تعدّ مرالی اهله فقال لا اعلمن
احدًا وقع مما نهيت عنه الا
اضعفت عليه العقوبة رواه
ابن سعد عن ابن مسعود
قال ركب عمر فرسًا فانكشف
ثوبه عن فخذه فرای اهل نجران
بفخذه شامة سوداء فقالوا هذا
الذی نجد فی کتابنا انه یخرجنا من
ارضنا رواه ابن سعد عن سعد
الجاری ان کعب الاحبار قال لعمر
انا نجدك فی كتاب الله على باب فی
ابواب جهنم تمنع الناس ان يقعوا
منها فاذا مت لم يزالوا يقتحمون
فيها الى يوم القيمة واخرج
ابن ابی شیبة فی المصنف عن حکیم بن
عمر قال كتب عمر بن الخطاب
لا يجلد امير جيش ولا سرية احدًا
الحد حتى يطلع الدرب لئلا تحمله حمية
الشيطان ان يلحق بالكفار و
كان عمر بن الخطاب يقول من ولدي
رجل بوجهه شامة يملأ الارض
عدلا رواه الترمذی فی طنه وصدق
قلن ابيه عن ابن عمر قال كنا نتحدث

اہلی اپنے گھر میں آکر فرماتے (دیکھو) جس بات سے میں نے
لوگونکو منع کیا ہے اگر اوسکا تم میں سے کسیکو پاؤنگا تو
اوروں سے دوگنی سزا دونگا ابن سعد ابن مسعود سے
روایت کرتے ہیں کہ عمر ایک بار گھوڑے پر سوار تھے
انکی ران سے کپڑا ہٹ گیا اہل نجران نے ران میں ایک سیاہ تل
کا تل دیکھکر کہا یہ وہی شخص ہے جسے ہم اپنی کتاب
میں پاتے ہیں کہ وہ ہماری زمین سے ہمیں نکالدیگا
سعید جاری کہتے ہیں کہ کعب احبار نے حضرت عمر سے
کہا ہم آپ کو اللہ کی کتاب میں جہنم کے دروازوں
میں سے ایک دروازہ پر پاتے ہیں کہ لوگونکو
دوزخ میں گرنے سے روکتے ہو۔ پر تمہارے
مرنیکے بعد وہ قیامت تک آگ ہی میں گرتے
رہینگے۔ ابن ابی شیبہ مصنف میں
حکیم بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ عمر
بن الخطاب نے لکھا خبردار کوئی لشکر کا امیر اور
رجیش کا سردار کسیکو حد نہ مارے جبتک کہ
وہ پہاڑی کی تنگ راہ میں آوے ایسا
نہ ہو کہ اوسے حمیت شیطان اوبھارے اور وہ
کافروں میں جا ملے۔ عمر بن الخطاب فرماتے تھے کہ
میری اولاد میں ایک ایسا شخص ہوگا کہ زمین
کو انصاف سے بھر دیگا اوسکے مونہہ پر ایک
تل ہوگا اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔ ابن
ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ذکر کرتے تھے

كان اذا احتاج اتى صاحب بيت
المال فاستقرضه فربما عسر
فياتيه صاحب بيت المال
يتقاضاه فيلزمه فيحتال له
عمر وربما خرج عطاؤه فقضاه
رواه ابن سعد عن عمر
قال انى نزلت نفسى من مال الله
منزلة والى اليتيم من ماله ان
ايسرت استعففت وان
افتقرت اكلت بالمعروف
فان ايسرت قضيت رواه سعيد
بن منصور وابن سعد عن ابن
عمر وان عمر خرج يوما حتى اتى
المنبر وكان قد اشتكى شكوى
فنعت له العسل وفى بيت المال عكة
فقال ان اذنتم لى فيها اخذتها
والا فهى على حرام فاذنوا له
رواه ابن سعد عن سالم بن
عبدالله ان عمر كان يدخل يده
فى دبرة البعير ويقول انى خائف
ان اسأل عما بك رواه ابن سعد
عن ابن عمر قال كان عمر اذا
اراد ان ينهى الناس عن شئ

جب تنگدست ہوتے تو بیت المال کے داروغہ سے کچھ
قرض منگاتے اور آپ اکثر مفلس رہا کرتے تھے سو جب
بیت المال کا داروغہ آپ کے پاس تقاضا کرنے آتا اور
تقاضا کرتا تو اس سے کچھ حیلہ کرتے اور اکثر ایسا ہوتا
تھا کہ جب مال آگیا تو ادا کر دیا ابن سعد حضرت عمر سے
روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے مال میں میں نے اپنا وہ مرتبہ رکھا ہے
جو والی یتیم کو یتیم کے مال میں مرتبہ ہوتا ہے اگر
میں تونگر ہوں تو اس مال سے باز رہوں اور اگر مفلس
ہوں بقدر حاجت کھاؤں پھر اگر اسکے بعد تونگر ہو جاؤں
تو اوسے ادا کروں۔
ابن سعد ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت
عمر ایکدن نکلے اور منبر تک آئے۔ آپ کوئی مرض
یا ہوک کی شکایت رکھتے تھے۔ لوگوں نے
آپ سے شہد کی تعریف بیان کی اور بیت المال
میں شہد کا ایک کپہ بھی تھا حضرت عمر نے
فرمایا اگر تم مجھے اجازت دو تو اس میں سے تھوڑا
لے لوں۔ ورنہ وہ مجھپر حرام ہے لوگوں نے آپ کو
اجازت دی۔ ابن سعد سالم بن عبداللہ سے روایت
کرتے ہیں کہ حضرت عمر اونٹ کی پیٹھ کے زخم پر ہاتھ
رکھکر فرماتے میں ڈرتا ہوں مبادا تیری
تکلیف سے پوچھا جاؤں۔ ابن سعد ابن عمر سے
روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر جب کسی بات
سے لوگوں کو منع کرنا چاہتے تو

فينضج فتكون كاطيب فالوذج اكل
ثم ييبس فتكون عصمة للمقيم وزادا
للمسافر فان تكن رسلي صدقتني
فلا ادري هذه الشجرة الا
من شجر الجنة فكتب اليه عمر من
عبد الله عمر امير المومنين الى قيصر
ملك الروم ان رسلك قد صدقوك
هذه الشجرة عندنا هي الشجرة التي
انبتها الله على مريم حين نفست
بعيسى ابنها فاتق الله ولا
تتخذ عيسى الها من دون الله فان
مثل عيسى عند الله كمثل آدم
خلقه من تراب رواه ابن ابي
حاتم في تفسيره عن ابي امامة
بن سهل بن حنيف قال مكث
عمر زمانا لا ياكل من بيت المال
شيئا حتى دخلت عليه في ذلك
خصاصة فارسل الى اصحاب
رسول الله صلعم فاستشارهم فقال
قد شغلت نفسي في هذا الامر
فما يصلح لي منه فقال علي غداء
وعشاء فاخذ بذالك عمر رواه
ابن سعد عن ابن عمر ان عمر

پھر پک کر پختہ ہو کر مزے اچھے فالودہ کی طرح کھایا
جاتا ہے۔ پھر خشک ہو کر مقیم کے لئے عصمت اور مسافر
کے لئے توشۂ راہ ہوتا ہے۔ اگر میرے قاصد
سچے ہیں تو میں کہہ نہیں سکتا کہ سوائے جنت کے درختوں
کے یہ درخت ہو۔ حضرت عمر نے اوسکی طرف یوں
جواب لکھا اللہ کے بندے عمر بن الخطاب امیر المومنین
کی طرف سے قیصر روم کو معلوم ہو بیشک تیرے
قاصد سچے ہیں۔ اس قسم کا درخت ہمارے پاس
ہے۔ یہ وہ درخت ہے کہ اللہ نے حضرت مریم پر
جب اونکے بیٹے عیسے پیدا ہوئے اوگایا۔ سو تو
اللہ سے ڈر اور اوسکے سوا عیسیٰ کو معبود نہ بنا
کیونکہ عیسیٰ کی مثال اللہ کے پاس آدم کی مثال
ہے اونہیں مٹی سے پیدا کیا الخ۔

ابن سعد ابو امامہ بن سہیل بن حنیف سے روایت
کرتے ہیں کہ حضرت عمر (خلافت کے زمانہ میں) ایک
عرصہ تک پڑے رہے بیت المال کے مال سے کچھ
نہ کھاتے تھے حتیٰ کہ آپکو اس میں احتیاج غالب
ہوئی سو اصحاب رسول خدا کے پاس کسیکو بھیجا اور
ان سے مشورہ کر کے فرمایا۔ میں اس خلافت
کے کام میں مصروف ہوں اب مجھے اسمیں سے
کسقدر لینا لائق ہے حضرت علی نے فرمایا صبح اور شام
کا کھانا آپ نے وہی لیا۔

ابن سعد ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ

ان الدینار تستقص حتی یلی
رجل من ال عمر یعمل بمثل
عمل عمر فکان بلال بن عبداللہ
بن عمر بوجھہ شامۃ وکانوا
یرون انہ ھو حتی جاء اللہ بعمر
بن عبدالعزیز رواہ ابن سعد
عن سفیان بن ابی العرجاء
قال عمر بن الخطاب واللہ ما ادری
اخلیفۃ انا ام ملک فان کنت ملکا
فہذا امر عظیم فقال قائل
یا امیر المومنین ان بینہما فرقا قال
ما ھو قال الخلیفۃ لا یاخذ الا حقا
ولا یضعہ الا فی حق وانت بحمد اللہ
کذلک والملک یعتسف الناس
فیاخذ من ھذا ویعطی فسکت عمر رواہ
ابن سعد عن الشعبی قال
کتب قیصر الی عمر بن الخطاب
ان رسلی اتتنی من قبلک فزعمت
ان قبلکم شجرۃ لیست بخلق شیء
من الشجر تخرج مثل اذان الحمیر
ثم تنشق مثل اللولوء ثم تخضر
فیکون کالزمرد الاخضر ثم تحمر
فیکون کالیاقوت الاحمر ثم ینیع

دنیا نہ گذریگی جبتک عمر کی اولاد میں ایک ایسا شخص
جو عمر جیسا کام کریگا ہو سو بلال بن عبداللہ بن عمر جنکے
منھ پر تل تھا ظاہر ہوئے اور لوگ گمان کرنے لگے کہ وہ
وہی ہیں یہانتک کہ اللہ عمر بن عبدالعزیز کو لایا۔
ابن سعد سفیان بن ابو العرجا سے روایت کرتے ہیں کہ
عمر بن الخطاب نے فرمایا بخدا مجھے معلوم نہیں کہ میں خلیفہ
ہوں یا بادشاہ اگر بادشاہ ہوں تو امر دشوار ہے پس
ایک کہنے والے نے کہا اے امیر المومنین خلیفہ
اور بادشاہ میں فرق ہے فرمایا کیا۔ کہا خلیفہ
تو اپنا حق ہی لیتا ہے اور حق کو حق کی جگہ
رکھتا ہے اور آپ فضل خدا سے ایسے ہی ہیں
اور بادشاہ لوگوں سے تعصب کرکے ایک
سے لیتا اور دوسرے کو دیتا ہے حضرت
عمر خاموش ہو رہے۔
ابن ابی حاتم اپنی تفسیر میں شعبی سے روایت
کرتے ہیں کہ قیصر روم نے عمر بن الخطاب کو نامہ
لکھا کہ میرے قاصد جو آپکے طرف سے آئے ہیں
کہتے ہیں آپ کی ولایت میں ایک درخت ہے
کہ ان درختوں جیسی اوسکی پیدائش نہیں
پہلے پہل گدہے کے کان جیسا ظاہر ہوتا
ہے۔ پھر پھٹ کر موتی جیسا ہو جاتا ہے پھر
ہرا ہوکر سبز زمرد کی طرح ہو جاتا ہے اسکے
بعد سرخ یاقوت کے مانند احمر ہوتا ہے

ثم عليها خزية في دينها رواه
ابن جريج عن عكرمة بن خالد
قال دخل ابن لعمر بن الخطاب
عليه وقد ترجل ولبس ثيابا
حسانا فضربه عمر بالدرة حتى
ابكاه فقالت له حفصة لم ضربته
قال رأيته قد اعجبته نفسه
فاحببت ان اصغرها اليه عن
نضر عن ليث بن ابي سليم ان
عمر بن الخطاب قال لا تسموا
الحكم ولا ابا الحكم فان الله هو الحكم
ولا تسموا الطريق السكة رواهما
ابن جريج عن الضحاك قال قال
ابو بكر والله لوددت اني شجرة
الى جانب الطريق فمر علي بعير
فاخذني فادخلني فاه ولاكني ثم
ازدردني ثم اخرجني بعرا ولم
اكن بشرا فقال عمر ليتني كنت
كبش اهلي سمنوني ما بدا لهم
حتى اذا كنت كاسمن ما يكون
زارهم بعض ما يحبون فذبحوني
لهم فجعلوا بعضي شواء وبعضه قديدا
ثم اكلوني ولم اكن بشرا رواه البيهقي

ابن جریج عکرمہ بن خالد سے روایت کرتے ہیں کہ
حضرت عمر کے بیٹے کنگھی کئے اچھے کپڑے پہنے ہوئے
باپ کے پاس آئے آپنے اونہیں درہ سے مارا یہانتک
کہ وہ رونے لگے۔ حفصہ بولیں کہ آپ نے اسے
کیوں مارا فرمایا میں نے دیکھا کہ اوسکے نفس نے
اوسے غرور اور عجب میں ڈالا ۔ سو میں نے چاہا کہ
اوسکے نفس کو اوسکے روبرو حقیر کروں۔

ابن جریج نضر سے اور وہ لیث بن ابی سلیم سے
روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر نے فرمایا نہ تو کسیکا
نام حکم رکھو نہ ابا حکم۔ کیونکہ حکم تو اللہ ہی ہے
اور راستہ کا نام سکہ نہ رکھو۔

بیہقی شعب الایمان میں ضحاک سے روایت کرتے
ہیں کہ حضرت ابوبکر نے فرمایا کاش میں کسی رستہ
کے کنارے پر درخت ہوتا کہ مجھپر اونٹ گذرتا اور
پکڑکر اپنے مونہہ میں داخل کرتا پھر مجھے چباکر ہضم
کرلیتا اور مینگنی بناکر نکالدیتا اور میں آدمی نہوتا
پھر حضرت عمر نے فرمایا ای کاش میں اپنے لوگوں کا
مینڈھا ہوتا کہ وہ مجھے فربہ کرتے جبتک چاہتے یہانتک
کہ جب میں بہت فربہ ہوتا اور دیکھنے والے مجھے بہت پسند
کرتے تو میرے لوگ اون مہمانوں کیلئے مجھے ذبح کرڈالتے
پھر اوس میں سے ایک حصہ تو بھون لیتے اور
ایک حصہ کوشت کر سکھا دیتے۔ پھر مجھے خوب
چبا چبا کر کھاتے اور میں آدمی نہ ہوتا۔

في حجة ستة عشر دينار فقال
يا عبد الله اسرفنا في هذا المال
رواه ابن سعد عن قتادة و الشعبي
قال جاءت عمر امرأة فقالت
زوجي يقوم الليل و يصوم النهار
فقال عمر لقد احسنت الثناء على
زوجك فقال كعب بن سوار
لقد شكت فقال عمر كيف قال تزعم
انها ليس لها من زوجها نصيب
قال فاذ فهمت ذلك فاقض بينهما
فقال يا امير المومنين احل الله من
النساء اربعا فلها من كل اربعة ايام
يوم و من كل اربع ليال ليلة رواه
عبد الرزاق في مصنفه عن جابر
بن عبد الله اذ جاء الى عمر يشكو
اليه ما يلقى من النساء فقال عمر انا
نجد ذلك حتى اني لاريد الحاجة
فتقول لي ما تذهب الا الى فتيات
بني فلان تنظر اليهن فقال له
عبد الله بن مسعود اما يكفيك
ان ابراهيم شكى الى الله خلق
سارة فقيل له انما خلقت من
ضلع فالبسها على ما كان منها ما لم

حضرت عمر نے اپنے حج میں کل سولہ دینار خرچ کئے پھر فرمایا
ای عبد اللہ ہم نے اس مال میں فضول خرچی کی۔ عبدالرزاق
اپنی مصنف میں قتادہ اور شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت
عمر کے پاس ایک عورت نے آکر کہا میرا خاوند رات کو
قیام اور دن کو روزہ رکھتا ہے حضرت عمر نے فرمایا
تو نے اپنے میاں کی بڑی خوبی بیان کی۔ کعب بن
سوار نے کہا یا حضرت یہ تو اوسکی شکایت کرتی ہے آپنے
فرمایا کیونکر کہا وہ کہتی ہے میرے لئے خاوند سے کچھ بہرہ
نہیں (یعنے رات دن کی عبادت سے اوسے فرصت
نہیں کہ میرے حقوق ادا کرے) آپنے فرمایا جب تو مسئلہ
کو سمجھا ہے تو تو ہی اونمیں فیصلہ کر دے وہ بولا اے
امیر المومنین اللہ نے مرد کے لئے چار عورتیں حلال
کی ہیں سو عورت کے لئے ہر چار دن میں ایکدن اور
ہر چار راتوں میں ایک رات ہونی چاہئے۔ ابن جریج
کہتے ہیں کہ حضرت جابر حضرت عمر کے پاس آکر عورتوں کی
تکلیف اٹھانے والیوں کی شکایت کرنے لگے۔ آپنے فرمایا بھائی
ہم بھی اسمیں مبتلا ہیں یہانتک کہ جب میں اپنی بی بی سے
قضائے حاجت کرنا چاہتا ہوں تو وہ مجھ سے کہتی ہے
تو بنی فلاں کی جوان لڑکیوں کو جا کر دیکھتا ہے حضرت عبد اللہ بن
مسعود نے آپسے کہا کیا آپ کو یہ بات نہیں پہنچی کہ حضرت ابراہیم
نے سارہ کی عادت کی جناب باری میں شکایت کی تو ارشاد ہوا کہ
عورت کی پیدائش پسلی سے ہے جبتک اوسکے دین میں کوئی خرابی
نہیں معلوم نہ ہو تو جس حال پر وہ ہے اوسی سے الفت کرو

ومن غاب عنا ولیناه اهل القوة والامانة فمن یحسن نزده حسنا ومن یسؤ نعاقبه ویغفر الله لنا ولکم رواه ابن سعد عن سعید بن المسیب قال دون عمر الدواوین فی المحرم سنة عشرین عن جبیر بن الحویرث ان عمر بن الخطاب استشار المسلمین فی تدوین فقال علی تقسم کل سنة ما یجتمع الیک من مال ولا تمسک منه شیئا وقال عثمان اری مالا کثیرا یسع الناس وان لم یحصوا حتی تعرف من اخذ ممن لم یاخذ خشیت ان یلتبس الامر فقال له الولید بن هشام بن المغیرة یا امیر المومنین قد جئت بالشام فرایت ملوکها قد دونوا دیوانا وجندوا جنودا فدون دیوانا وجند جنودا فاخذ بقوله فدعا عقیل بن ابی طالب ومخرمة بن نوفل وجبیر بن مطعم وکانوا من نسابة قریش فقال اکتبوا الناس علی منازلهم فکتبوا فبداوا ببنی هاشم ثم اتبعوهم ابا بکر وقومه ثم عمر وقومه علی

اور جو ہم سے غائب ہیں اسپر اہل قوت اور امانت کو والی مقرر کرینگے جو کوئی بھلے کام کریگا ہم اوسکے ساتھ بھلائی زیادہ کرینگے اور جو برائی سے پیش آیگا اوسے سزا دینگے اور اسے ہم کو بخشے سعید بن المسیب کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے سنہ ۲۰ھ محرم میں حساب کا غذات جمع کئے۔ ابن سعد جبیر بن الحویرث سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن الخطاب نے حساب کے کاغذات جمع کرنے میں مسلمانوں سے مشورہ کیا حضرت علی نے فرمایا جو رقم آپ کے پاس جمع ہوا کرے ہر سال بانٹ دیا کریں اور اوسمیں سے کچھ باقی نہ رکھیں حضرت عثمان نے فرمایا۔ میں مال بیحد کثرت دیکھتا ہوں کہ لوگوں کو سمائے گا۔ اور جب تک یہ بات نہ معلوم ہو کہ کس نے لیا اور کس نے نہیں لیا آدمی شمار میں نہ آئیں گے۔ میں تو اس بات کے مشتبہ ہونے سے ڈرتا ہوں۔ ولید بن ہشام بن مغیرہ بولے اے امیر المومنین میں شام سے آیا ہوں وہاں کے بادشاہوں کو میں نے دیکھا کہ لشکر بنائے اور کاغذات جمع کئے ہیں۔ آپ بھی لشکر مرتب کریں۔ اور کاغذات جمع فرمادیں حضرت عمر نے ولید کے قول پر عمل کرکے عقیل بن ابی طالب اور مخرمہ بن نوفل اور جبیر بن مطعم کو جو قریش کا نسب خوب جانتے تھے بلایا اور فرمایا لوگوں کو اونکے مراتب کے موافق لکھو سو اونھوں نے لکھنا شروع کیا اور بنی ہاشم کے ساتھ ابتدا کی۔ پھر اونکے پیچھے ابوبکر اور انکی قوم کو لکھا اسکے بعد خلافت کے لحاظ سے عمر اور انکی قوم کو

فی شعب الایمان عن ابی
البختری قال کان عمر بن الخطاب
یخطب علی المنبر فقام الیہ الحسین
بن علی فقال انزل عن منبر ابی
فقال عمر منبر ابیک لا منبر ابی
من امرک بھذا فقام علی فقال
ما امرہ بھذا احدا اما لأوجعنک
یا غدر فقال لا توجع ابن اخی
فقد صدق منبر ابیہ رواہ ابن
عساکر عن ابی سلمۃ بن
عبد الرحمن وسعید بن المسیب
ان عمر بن الخطاب وعثمان بن
عفان کانا یتنازعان فی المسئلۃ
بینھما حتی یقول الناظر انھما
لا یجتمعان ابدا فما یفترقان
الا علی احسنہ واجملہ رواہ
الخطیب فی الرواۃ عن مالک عن
ابن شھاب عن الحسن قال
اول خطبۃ خطبھا عمر حمد اللہ
واثنی علیہ ثم قال اما بعد
فقد ابتلیت بکم وابتلیتم بی
وخلفت بکم بعد صاحبی فمن
کان بحضرتنا باشرناہ بانفسنا

ابن عساکر ابو البختری سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن الخطاب
منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے حسین بن علی نے کھڑے ہو کر کہا
ای عمر میرے باپ کے منبر سے اوتر پڑ حضرت عمر نے
فرمایا یہ منبر آپ ہی کے والد کا ہے میرے باپ کا نہیں
مگر یہ بات تمہیں کسنے سکھائی۔ حضرت علی کھڑے
ہو کر فرمایا اسے اس بات کا کسی نے حکم نہیں
کیا (حسین کی طرف اشارہ کر کی فرمایا) بھلا او بیوفا
میں تجھے ضرور سزا دوں گا۔ آپ نے فرمایا میرے
بھتیجے کو نہ مارنا۔ اوس نے سچ کہا۔ منبر اوس کے
والد ہی کا ہے۔ خطیب نے اپنی رواۃ میں مالک سے
اور وہ ابن شہاب سے بطریق واسطہ سعید بن المسیب
سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن الخطاب اور عثمان بن
عفان میں کسی مسئلہ میں ایسا جھگڑا ہوتا تھا
کہ دیکھنے والے کہتے تھے اب ان دونوں کا کبھی
ملاپ نہ ہوگا سو وہ دونوں اوس مجلس سے جدا
ہوتے تھے مگر عمدہ اور اچھی خصلت کے ساتھ۔
ابن سعد حسن سے روایت کرتے ہیں کہ سب سے
پہلے حضرت عمر نے جو خطبہ پڑھا اوس میں حمد و ثنا
کے بعد فرمایا۔ اے لوگو میرا امتحان اور آزمائش تمہارے
ساتھ اور تمہاری آزمائش میرے ساتھ کی گئی ہے
میں تم میں دو یار (ابوبکر) کے بعد خلیفہ بنایا گیا
ہوں سو جو کوئی ہمارے سامنے ہے ہم اوس سے
اپنی ذات کے ساتھ ملاقات کریں گے۔

وليس فيها للطليق ولا لولد طليق
شيء عن شداد بن اوس عن كعب
قال كان في بني اسرائيل ملك اذا ذكرناه
ذكرنا عمر واذا ذكرنا عمر ذكرناه وكان
الى جنبه نبي يوحى اليه فاوحى الله الى النبي
ان يقول له اعهد عهدك واكتب الي وصيتك
فانك ميت الى ثلاثة ايام فاخبره النبي
بذلك فلما كان اليوم الثالث وقع بين الجدار
وبين السرير ثم جاء الى ربه فقال اللهم
ان كنت تعلم اني كنت اعدل في الحكم واذا
اختلفت الامور اتبعت هداك وكنت
كذا وكنت كذا فزد في عمري حتى يكبر طفلي
وتربو امتي فاوحى الله الى النبي انه قد
قال كذا وكذا وقد صدق وقد زدته في
عمره خمس عشرة سنة ففي ذلك ما يكبر طفله
وتربو امته فلما طعن عمر قال كعب لئن
سال عمر ربه ليبقينه الله فاخبر بذلك عمر
فقال اللهم اقبضني اليك غير عاجز ولا
ملوم عن سليمان بن يسار ان الجن
ناحت على عمر روى هذه الاحاديث ابن
سعد واخرج ابن جريج قال اخبرني من
صدق ان عمر بينا هو يطوف اذ سمع امراة
تقول تطاول هذا الليل واسود جانبه

اور اس خلافت میں نہ تو طلیق اور ولد طلیق کا حصہ ہے نہ ان لوگوں کا
جو فتح مکہ میں مسلمان ہوئے۔ شداد بن اوس کعب سے روایت کرتے ہیں
کہ بنی اسرائیل میں ایک بادشاہ تھا جب ہم اوسے یاد کرتے تو عمر یاد
آتے اور جب عمر کا ذکر کرتے اوسے یاد کرتے بادشاہ کے پہلو میں
ایک نبی تھا جسپر وحی آتی تھی ایک دفعہ اللہ نے اپنے نبی کو حکم
بھیجی کہ بادشاہ سے کہو اپنا کوئی ولیعہد بنا لے اور اپنی وصیت
لکھ لے کیونکہ تو تین دن بعد مر جائیگا نبی نے اس امر کی بادشاہ کو
اطلاع کر دی سو جب تیسرا دن ہوا تو بادشاہ اپنی تخت اور دیوار کے درمیان
گر پڑا اور اپنے رب کے پاس آ کر عرض کی بار خدایا اگر تو جانتا ہے
ہر حکم میں داد دیتا اور جب کام مختلف ہوتا تو میں تیری دینی
اور ہدایت کی پیروی کرتا اور میں ایسے ایسے کام بجا لاتا تھا سو
میری عمر مجھے بڑھا دے کہ میری بچے بڑے اور میری امت بڑھے سو اللہ
نے اپنے نبی کو وحی بھیجی کہ بادشاہ نے ایسا ایسا کہا اور سچ کہا میں نے
اوسکی عمر میں پندرہ سال اور زیادہ کئے اسمیں اسکی اولاد بڑی اور امت
پھیل جاویگی جب عمر زخمی ہوئے تو کعب نے کہا خدا اگر عمر بھی اپنی
عمر کی زیادتی میں اپنے رب سے التجا کریں تو ضرور خدا تعالی انکو ایک مدت
تک باقی رکھے انکو جب اس امر کی اطلاع ہوئی فرمانے لگے اے اللہ مجھے
اس حال میں اٹھا لے کہ میں عاجز اور ملامت کیا گیا نہ ہوں - ابن
ابن یسار سے روایت کرتے ہیں کہ جنوں نے حضرت عمر کی وفات پر
نوحہ کیا ابن جریج کہتے ہیں مجھے ایسے آدمی نے خبر دی جسے میں سچا
جانتا ہوں کہ حضرت عمر مدینہ کی گلیوں میں پہرہ دیتے تھے
ایک عورت کو یہ کہتے سنا - آج کی رات کیسی دراز
ہو گئی اور اوسکے اطراف بالکل کالے ہیں۔

الخلافة فلم نظر فيه عمر قال
ابدؤا بقرابة النبي صلعم الاقرب
فالاقرب حتى تضعوا عمر حيث
وضعه الله رواه ابن سعد عن
عائشة قالت لما كان آخر حجة حجها
عمر بامهات المومنين اذ صدرنا
عن عرفة مررت بالمحصب سمعت
رجلا على راحلته يقول اين كان
عمر امير المومنين فسمعت رجلا
آخر يقول ههنا كان امير المومنين
فاناخ راحلته ثم رفع عقيرته
فقال عليك السلام من امام وبارکت
يد الله في ذلك الاديم الممزق
ابعد قتيل بالمدينة اظلمت ... له الارض
تهتز العضاه باسوق
قضيت امورا ثم غادرت بعدها
بوائق في اكمامها لم تفتق فلم يتحرك
ذاك الراكب ولم يدر من هو وكنا
نتحدث انه من الجن فقدم عمر
من تلك الحجة فطعن فمات عن عبد الرحمن
بن ابزی عن عمر قال هذا الامر
في اهل بدر ما بقي منهم احد ثم في
احد ما بقي منهم احد في كذا وكذا

درج کتابت کیا۔ جب حضرت عمر کی اوسی دیکھا تو فرمایا
نبی صلعم کے اہل قرابت کو ترتیب سے مقدم کرو۔ اسیطرح پھر
اونکو مقدم کرو جو قریب زمانہ میں تھی کہ عمر کو اس جگہ رکھو جہاں
اوسے اللہ نے رکھا ہو۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضرت عمر نے
جب اخیر حج حضرت کی بیبیوں کی ساتھ کیا تو جب لوٹ کے پہنچے
وقت محصب پر گذر ہوا میں نے ایک مرد کو سنا کہ وہ اپنی سواری
پر بیٹھا ہوا کہتا ہے۔ امیر المومنین حضرت عمر کہاں ہیں۔ دوسرے
کو سنا کہتا ہے ابھی تو یہیں تھے پس اوسنے اپنی اونٹنی بٹھائی
اور آواز کو اونچی کرکے کہا آپ پر اے امیر المومنین خدا کی طرف سے سلام ہو اور
اس چمڑے کو جو ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے ہیں جسے ابولولو نے خنجر
سے پارہ پارہ کر دیا اللہ کی قدرت کا ہاتھ برکت دے
کیا ایسے مقتول کے پیچھے
مدینہ میں قتل ہوا جس کے لئے زمین تاریک ہو گئی اور بڑی شاخیں اپنی تنوں پر
ہلنے لگیں تو نے بہت سے کاموں کا صاف فیصلہ کیا۔ پھر اسکے
بعد بہت سی مصیبتیں اونکے ایسے غلافوں میں چھوڑیں
ہیں کہ وہ غلاف ابھی تک کھلے نہیں۔ عائشہ فرماتی
ہیں ہمیں معلوم نہ ہوا کہ وہ سوار کون تھا اور نہ پیچھے
پھر اوسکی آہٹ پائی۔ ہم آپس میں چرچا کرتے تھے
کہ یہ کوئی جن ہے۔ سو جب حضرت عمر حج کر کے مدینہ پہنچے
تو زخمی کئے گئے اور وفات پائی۔ عبد الرحمن بن ابزیٰ
کہتے ہیں حضرت عمر نے فرمایا یہ خلافت بدریوں میں
رہے گی جبتک ایک بھی اونمیں باقی رہے۔ پھر اہل
احد میں رہیگی جبتک ایک بھی ان میں باقی رہے

اسلموا ان عبد الله بن عمرو بن
العاص رای عمر فی المنام فقال
کیف صنعت قال متی فارقتکم
قال منذ اثنی عشر سنة فقال
انما انفلت الان من الحساب
رواهما ابن عساکر عن سالم
بن عبد الله بن عمر قال سمعت رجلا
من الانصار یقول دعوت الله ان
یرینی عمر فی النوم فرایته بعد
عشرین سنة وهو یمسح العرق
عن جبینه فقلت یا امیر المومنین
ما فعلت قال الان فرغت ولولا
رحمة ربی لهلکت رواه ابن سعد
عن علی رض قال کنت عند النبی ص اذ
اقبل ابو بکر وعمر فقال یا علی
هذان سیدا کهول اهل الجنة
وشبابها بعد النبیین والمرسلین
رواه احمد فی مسنده باسناد
صحیح وعن الشعبی قال رثت عاتکة
بنت زید بن عمرو بن نفیل علی
عمر فقالت یا عین جودی بعبرة
ونحیب لا تملی علی الامام الصلیب
عصمة الدین والمعین علی الدهر

اسلم کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص نے
حضرت عمر کو خواب میں دیکھکر کہا آپ کے ساتھ
کیا کیا گیا فرمایا میں تم سے کب سے جدا ہوا ہوں
کہا بارہ برس سے - فرمایا حساب سے اب
مجھے فرصت ہوئی ہے - ان دونوں اثروں
کو ابن عساکر نقل کرتے ہیں - سالم بن عبد اللہ
ابن عمر سے روایت ہے کہ میں نے ایک انصاری
مرد سے سنا وہ کہتا تھا میں نے اللہ سے دعا کی
کہ مجھے عمر کو خواب میں دکھا دے سو میں نے
بیس برس کے بعد انہیں ماتھے سے پسینا پونچھتے
دیکھا میں نے کہا اے امیر المومنین آپ کے
ساتھ کیا ہوا فرمایا اب میں حساب سے فارغ ہوا ہوں اور اگر
میرے رب کی رحمت نہوتی تو میں ہلاک ہو گیا تھا
احمد اپنی مسند میں صحیح سند کے ساتھ حضرت علی
کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا یکایک ابو بکر و عمر
آئے حضرت نے فرمایا اے علی نبیوں اور پیغمبروں
کے بعد یہ دونوں ادھیڑ اور جوان جنتیوں کے سردار
ہیں - حاکم بھی صحیح اسناد کے ساتھ شعبی سے
روایت کرتے ہیں کہ زید بن عمرو بن نفیل کی
بیٹی عاتکہ نے عمر پر مرثیہ پڑھا کہ اے آنکھ آنسو اور رونے سے دریغ نہ کر
مسلط زبردست بخت امام پر رونے سے ست نہ ہو
دین کا بچاؤ اور زمانہ کی مصیبتوں پر معین تھا

خليل الاعبه فلولا حذر الله لاشيء مثله تحرك
من هذا السرير جوانبه
فقال عمرؓ مالك فقالت قد اغربت
زوجي منذ اشهر وقد اشتقت
اليه قال اردت سوءا قالت معاذ الله
قال فاملكي عليك نفسك فانما هو
البريد اليه فبعث اليه ثم دخل
علي حفصة فقال اني سائلك عن
امر قد اهمني فافرجي عني فكم
تشتاق المرأة الى زوجها فخفضت
راسها واستحيت قال فان الله لا
يستحيي من الحق فاشارت
بيدها ثلاثة اشهر والا
فاربعة اشهر فكتب عمر لا
تحبس الجيوش فوق اربعة اشهر
عن ابن عباس ان العباس قال
سألت الله حولا بعد ما مات عمر
ان يرينيه في المنام فرأيته بعد حول
وهو يسلت العرق عن جبينه فقلت
بابي انت وامي يا امير المؤمنين ما
شانك فقال هذا اوان فرغت و
ان كاد عرش عمر ليهد لولا اني
لقيت ربا رؤفا رحيما عن زيد بن

اور مجھے اس بات نے جگا دیا کہ میرے پہلو میں یار نہیں جس سے میں
بازی کرتی اگر خدا کا ڈر نہ ہوتا جس کی برابر کوئی چیز نہیں تو اس
چارپائی کی چولیں ہلائی جاتیں۔ آپ نے فرمایا تجھے کیا ہوا۔
اسنے کہا میں کئی مہینے سے اپنے خاوند سے جدا ہوں اور اب
اسکا اشتیاق بہت بڑھ گیا ہے آپ نے فرمایا کیا تو برائی (زنا)
کرنا چاہتی ہے اوسنے کہا خدا کی پناہ فرمایا تو اپنے نفس کو تھام
رہ۔ میں تیرے میاں کی طرف قاصد بھیجتا ہوں چنانچہ اوسکی
طرف آدمی بھیجدیا پھر حفصہ (اپنی صاحبزادی) کے پاس
آکر فرمانے لگے۔ میں تجھ سے ایک ایسی بات پوچھتا ہوں
جس نے مجھے سخت رنج میں ڈال دیا ہے سو اس رنج
کو مجھ سے دور کر۔ عورت کو خاوند کی کتنی مدت کے بعد آرزو
ہوتی ہے۔ حضرت حفصہ نے شرم کے مارے سر نیچا
کرلیا آپ نے فرمایا اللہ حق بات سے شرم نہیں کرتا پس حفصہ
نے تین انگلیوں کا اشارہ کرکے بتلایا کہ تین مہینے ورنہ چار
اسکے بعد حضرت عمر نے لکھ بھیجا کہ چار مہینے سے زائد
لشکر نہ ٹھہریں ابن عباس کہتے ہیں کہ عباس نے کہا میں نے
حضرت عمر کی وفات کے بعد ایک برس تک دعا کی کہ
عمر کو مجھے خواب میں دکھلاے۔ سو میں نے ایک سال کے
بعد آپ کو اس حال میں دیکھا کہ اپنے ہاتھ سے پسینہ
پونچھ رہے ہیں۔ میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر سے فدا ہوں اے
امیر المومنین آپ کا کیا حال ہے۔ فرمایا میں اسوقت حساب
سے فارغ ہوا ہوں قریب تھا کہ عمر کی عمارت کی چھت (عزت) گر
جاتی اگر اپنے رب کو شفیق و مہربان نہ پاتا۔ زید بن اسلم

في الموطا عن عمر بن الخطاب
قال استاذنت النبي صلعم في العمرة
فاذن لي وقال اشركنا يا اخي في دعائك
ولا تنسنا فقال كلمة ما يسرني
ان لي بها الدنيا رواه ابوداود
والترمذي وانتهت روايته عند
قوله ولا تنسنا عن عبد الله بن عمر بن
الخطاب رضي الله عنه قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان الله جعل الحق على لسان عمر
وقلبه رواه الترمذي عن جندب
بن جنادة ابي جنادة ابي ذر
الغفاري قال ان الله وضع الحق
على لسان عمر يقول به رواه الترمذي
عن امير المومنين ابي الحسن
علي بن ابي طالب رضي الله عنه
قال ما كنا نبعد ان السكينة تنطق
على لسان عمر رواه البيهقي في
دلائل النبوة عن ابي العباس
عبد الله بن عباس بن عبد المطلب
رضي الله عنهما عن النبي صلى الله
عليه وسلم قال اللهم اعز الاسلام
بابي جهل ابن هشام او بعمر بن الخطاب

ترمذی اور ابوداود میں حضرت عمر بن الخطاب فرماتے ہیں کہ
میں نے نبی صلعم سے عمرہ کے لئے اجازت مانگی آپنے اجازت دیکر
فرمایا اے میرے بھائی ہمکو اپنی دعا میں شریک کرنا اور ہمکو
میں نہ بھولنا پھر ایک ایسا کلمہ فرمایا کہ مجھے دنیا و مافیہا
سے زیادہ خوش لگا - ترمذی کی روایت قولہ
ولا تنسنا تک ہے +
ترمذی میں ابن عمر سے روایت ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالی نے
حضرت عمر کی زبان اور دل پر حق جاری کردیا
ہے +
ترمذی میں جندب بن جنادہ ابی جنادہ سے اور وہ
ابوذر غفاری رض سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے
فرمایا بیشک اللہ تعالی نے عمر کی زبان پر حق رکھا ہے کہ
وہ اُسکے ساتھ بولتے ہیں +
بیہقی نے دلائل النبوۃ میں حضرت علی کرم اللہ
وجہہ سے روایت کی ہے کہ ہم اس بات کو بعید
نہ جانتے تھے کہ سکینہ عمر رض کی زبان پر گویا
ہے +
احمد اور ترمذی ابن عباس سے روایت کرتے
ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا - خداوندا ابوجہل بن ہشام یا
عمر بن الخطاب کی وجہ سے اسلام
کو غالب کر دے (پس اس دعا کے بعد

وعيث الملهوف والمكروب *
قل لاهل الضراء والباس موتوا
اذ سقتنا المنون كاس شعوب
رواه الحاكم باسناد صحيح
عمرؓ يوم الاربعاء لاربع بقين من
ذي الحجة ودفن يوم الاحد مستهل
المحرم وله ثلاث وستون سنة وقيل
احدى وستون سنة وقيل ست وستون
سنة ... ورجح الواقدي
وصلى عليه صهيب في المسجد
وفي حديث النسائي كان نقش
خاتم عمر كفى بالموت واعظا عن طارق
بن شهاب قال قالت ام ايمن
يوم قتل عمر اليوم وهى
الاسلام رواه الطبراني عن
عبد الرحمن بن يسار قال شهدت
موت عمر بن الخطاب فانكسفت
الشمس رواه الطبراني ورجاله ثقات
عن مالك عن انس بن مالك قال بنى عمر
رحبة في المسجد تسمى البطيحاء و
قال من كان يريد ان يلغط
او ينشد شعرا او يرفع صوته
فليخرج الى هذه الرحبة رواه

اور مصیبت زدوں غمگینوں کی فریاد کو پہونچنوالا
تھا نقصان اور سختی رسیدوں کو کہنا چاہئے
مرجاؤ کیونکہ آرزوں نے موت کا پیالہ ہمیں پلا دیا
ہے۔ حضرت عمر ذیحجہ کے چار دن باقی رہے تھے
جو زخمی ہوے اور وہ بدھ کا دن تھا اور اتوار کے دن محرم
کی چاندرات کو دفن ہوے۔ آپکی عمر تریسٹھ یا اکسٹھ
یا چھیاسٹھ برس کی تھی اور صہیب نے مسجد
میں آپ پر نماز پڑھی۔ نسائی کی حدیث
سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی مہر کفی بالموت
واعظا کے نقش سے آراستہ تھی +
طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ کہتے
ہیں کہ جس دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ
شہید ہوے تو ام ایمن نے کہا آج اسلام
سست ہو گیا۔ اسے طبرانی نے روایت کیا
ہے +
عبد الرحمن بن یسار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ
میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کے وقت
موجود تھا سو سورج گہن پڑا اسے بھی طبرانی نے
نقل کیا ہے اور اسکے راوی ثقہ ہیں۔ موطا میں مالک
بن انس سے روایت ہے کہ حضرت عمر رض نے مسجد کے
کونے میں ایک حجرہ بنا دیا تھا جسکا نام بطیحا تھا اور فرمایا
تھا جو کوئی بک بک کرنا یا شعر پڑھنا چاہے یا اسکو
اونچی آواز سے پکارے تو اس جگہ چلا جاوے +

صالحا ان اضرب بين يديك
بالدف واتغنى فقال لها رسول
الله صلى الله عليه وسلم ان
كنت نذرت فاضربي والا فلا
فجعلت تضرب فدخل ابو بكر
وهي تضرب ثم دخل علي وهي
تضرب ثم دخل عثمان وهي
تضرب ثم عمر فالقت الدف
تحت استها ثم قعدت عليها
فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان الشيطان ليخاف منك
يا عمر اني كنت جالسا وهي تضرب
فدخل ابو بكر وهي تضرب ثم دخل علي وهي
تضرب ثم دخل عثمان وهي تضرب فلما دخلت
انت يا عمر القيت الدف رواه الترمذي وقال هذا حديث
حسن صحيح غريب عن عائشة زوج النبي
صلى الله عليه وسلم قالت كان رسول
الله صلى الله عليه وسلم جالسا فسمعنا
لغطا وصوت صبيان فقام رسول
الله صلى الله عليه وسلم واذا حبشية تزفن
والصبيان حولها فقال يا عائشة تعالي
فجئت فوضعت لحيي على منكب
رسول الله صلى الله عليه وسلم

آپ کے سامنے دف بجاؤنگی اور گاؤنگی آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو نے نذر مانی
ہے تو دف بجا ورنہ نہیں۔ سو اس چھوکری
نے دف بجانا شروع کیا۔ حضرت ابوبکر
رضی اللہ عنہ آئے اور وہ دف بجا رہی تھی۔ پھر
حضرت علی کرم اللہ وجہہ آئے اور وہ بجائے گئی۔
پھر عثمان رضی اللہ عنہ آئے اور وہ اسیطرح بجاتی
رہی مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آتے ہی
وہ چھوکری چوتڑوں کے نیچے دف ڈالکر بیٹھ
گئی پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی
اللہ عنہ سے فرمایا کہ تمسے شیطان ڈرتا ہے کیونکہ
میں بیٹھا رہا اور وہ دف بجائے گئی ابوبکر آئے اور وہ
بجائے گئی عثمان آئے اور وہ بجائے گئی جب اے
عمر تم آئے تو اسنے دف ڈالدیا۔ یہ حدیث حسن صحیح
غریب ہے +

ترمذی میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے جو ہمنے
ایک شور اور بچوں کی آواز سنی۔ آنحضرت صلی
صلے اللہ علیہ وسلم یہ سنکر کھڑے ہوگئے۔ ناگہاں
ایک حبشیہ عورت اچھل اور کود رہی تھی اور بچے
اسکے گرد اگرد تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اے عائشہ آؤ تماشا دیکھو۔ میں آئی اور
اپنے گلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مونڈھے پر رکھکر

فاصبح عمر فغدا على النبي صلى الله عليه وسلم فاسلم ثم صلى في المسجد ظاهرًا رواه احمد والترمذي كلاهما باسناد صحيح

عن جابر بن عبد الله الانصاري رضي الله عنه قال عمر لابي بكر يا خير الناس بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ابو بكر اما انك ان قلت ذلك فلقد سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما طلعت الشمس على رجل خير من عمر رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب

عن عقبة بن عامر قال قال النبي صلى الله عليه لو كان بعدي نبي لكان عمر بن الخطاب رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب

عن بريدة بن الحصيب الاسلمي رضي الله عنه قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم في بعض مغازيه فلما انصرف جاءت جارية سوداء فقالت يا رسول الله اني كنت نذرت ان ردك الله

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صبح کی اور اول روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر اسلام لے آئے۔ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں آشکارا نماز پڑھی۔ یہ دونو حدیثین صحیح ہین ۔

ترمذی مین جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہا اے بہتر ین لوگون کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا خبردار ہو اے عمر اگر تمنے مجھے یہ کہا ہے تو مین نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے عمر سے بہتر کسی شخص پر سورج نہین چمکا یہ حدیث غریب ہے ۔

ترمذی مین عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر بالفرض میرے پیچھے کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتے ۔

ترمذی مین بریدہ اسلمی سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی جہاد مین تشریف لے گئے۔ سو جب وہان سے پلٹ کر آئے تو ایک سیاہ لڑکی (حبشیہ تھی یا اسکا رنگ ہی کالا تھا) نے آپ کے پاس آکر کہا اے رسول اللہ مین نے نذر مانی تھی کہ اگر خدا ے تعالی آپکو خیر سے کرکے بھیجیگا تو مین

روایۃ لابن عمر قال قال عمر وافقت ربی فی ثلث فی مقام ابراہیم وفی الحجاب وفی اساری بدر رواہ الشیخان عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال فضل الناس عمر بن الخطاب باربع بذکر الاساری یوم بدر امر بقتلہم فانزل اللہ تعالی ولولا کتاب من اللہ سبق لمسکم فیما اخذتم عذاب عظیم وبذکر الحجاب امر نساء النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یحتجبن فقالت لہ زینب وانک علینا یا ابن الخطاب والوحی ینزل فی بیوتنا فانزل اللہ تعالی واذا سالتموھن متاعا فاسئلوھن من وراء حجاب وبدعوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللھم اید الاسلام بعمر وبرایہ فی ابی بکر کان اول الناس بایعہ رواہ احمد عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذلک الرجل ارفع امتی درجۃ فی

روایت مین ابن عمر کے یون آیا ہے کہ عمر کہتے ہین مین نے اپنے رب سے تین چیز مین موافقت کی (۱) مقام ابراہیم مین (۲) پردہ مین (۳) بدر کے قیدیون مین۔ امام احمد ابن مسعود سے روایت کرتے ہین کہ عمر بن الخطاب چار چیزون کی وجہ سے لوگون پر فضیلت دیے گئے (۱) بدر کے دن قیدیون کے ذکر کرنے کے سبب کہ حضرت عمر نے انہین قتل کرنیکا حکم فرمایا سو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی اگر وہ حکم جو لوح محفوظ مین سبقت لیگیا ہے نہوتا (یعنی مجتہد کا معذب نہونا یا اہل بدر کا مغفور ہونا) تو ندیہ لیکر چھوڑ دینے مین تمہین بڑا عذاب لگتا (۲) پردہ کو ذکر کرنیکے سبب کہ آپنے ازواج نبی صلعم کو پردہ کرنیکا حکم فرمایا تو حضرت زینب نے آپسے کہا اے خطاب کے بیٹے کیا تم ہمپر حکم کرتے ہو حالانکہ ہمارے گھرونمین وحی اترتی ہے پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری کہ جب تم آنحضرت کی بی بیون سے کچھ مانگو تو پردہ کے پیچھے سے مانگو (۳) آنحضرت صلعم نے انکے حق مین دعا کی کہ اے خدا اسلام کو عمر کے مسلمان ہونے کی وجہ سے قوی کر (۴) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کے وقت اپنی رائے کے سبب کہ سب سے پہلے آپ ہی نے انسے بیعت کی۔ ابن ماجہ ابوسعید خدری سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص میری امت مین مرتبہ کی رو سے جنت مین

فجعلت انظر اليها ما بين المنكب
الى راسه فقال لى اما شبعت
اما شبعت فجعلت اقول لا
لانظر منزلتى عنده اذ طلع عمر
فارفضّ الناس عنها فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم انى لانظر
الى شياطين الانس والجن قد
فروا من عمر قالت فرجعت رواه
الترمذى وقال هذا حديث
حسن صحيح غريب عن انس
بن مالك وعبد الله بن عمر رضى
الله عنهما انّ عمر قال وافقت
ربى فى ثلثٍ قلت يا رسول الله
لو اتخذنا من مقام ابراهيم مصلّى
فنزلت واتّخذوا من مقام ابراهيم
مصلّى وقلت يا رسول الله يدخل
على نسائك البرّ والفاجر فلو
امرتهنّ ان يحتجبن فنزلت اية
الحجاب واجتمع نساء النبى صلى
الله عليه وسلم فى الغيرة
فقلت عسى ربه ان طلقكنّ ان
يبدله ازواجا خيرا منكن فنزلت
كذلك رواه البخارى ومسلم وفى

آپکے کندھے پر سر رکھکے۔ دیان میں سے اس حبشن
عورت کے تماشے کو دیکھنے لگی۔ تھوڑی دیر بعد آپنے
مجھے فرمایا کیا تم سیر نہیں ہوئیں۔ میں نے کہنا شروع
کیا نہیں نہیں (اور اس سے میری غرض یہ تھی) کہ میں
اپنا مرتبہ محبت آپکے جی میں دیکھوں کہ کسقدر ہے) کہ یکایک حضرت
عمر نمودار ہوئے سو لوگ اسکے گرد سے بکھر گئے
تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جنی
اور انسی شیطانوں کو عمر سے بھاگتا دیکھتا ہوں۔ عائشہ
فرماتی ہیں میں تب لوٹ آئی۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب
ہے۔ بخاری مسلم میں انس بن مالک اور عبداللہ بن عمر
سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے کہا میں اپنے رب کی
موافقت میں تین چیزوں کی ہے (۱) میں نے کہا اے
خدا اگر مقام ابراہیم کو ہم نماز کی جگہ ٹھیراتے تو بہتر ہوتا
سو اسی وقت یہ آیت اتری اور مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ
ٹھیراؤ (۲) میں نے کہا اے رسول خدا آپکی بیبیوں پاس
اچھے اور برے لوگ آتے ہیں اور یہ آپکی شان کے خلاف
معلوم ہوتا ہے) سو اگر آپ بی بیوں کو پردہ کا حکم
اور وہ لوگوں کے سامنے نہ ہوں تو بہتر ہے پس پردہ
کی آیت اتری (۳) آنحضرت کی بی بیاں غصہ غیرت
(یعنی آنحضرت کے حضرت زینب کے پاس شہد پینے)
متفق ہوئیں سو میں نے کہا اے بی بیوں اگر تمہیں
طلاق دیدیں تو امید ہے کہ انکا رب انکو ایسی بیویاں
بدل دیگا جو تم سے بہتر ہیں سو یہ آیت بعینہٖ نازل ہوئی

فی مقامی ھذا فاکثر الناس من البکآءِ واکثر اَن یقولَ سَلُونی فقام عبد اللہ بن حُذافۃ وقال من ابی قال ابوک حُذافۃ ثم اکثر اَن یقولَ سلُونی فبرک عمر علی رکبتیہ قال رضینا باللہ ربًّا وبالاسلام دینًا وبمحمدٍ نبیًّا فسکت ثم قال عُرِضَتْ علیَّ الجنۃُ والنار اٰنِفًا فی عُرْضِ ھذا الحائط فلم اَرَ کالخیرِ والشرِّ رواہ البخاری عن عمارِ بن یاسرٍ رضی اللہ عنہ انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتانی جبرئیلُ فقلت یا جبرئیلُ حدِّثنی بفضائل عمر بن الخطاب فقال لو حدَّثتُک ما لَبِثَ نوحٌ فی قومہ ما نَفِدَت فضائلہ واِنَّ عمرَ حسنۃٌ من حسنات ابی بکر رواہ ابو یعلی الموصلی باسناد صحیح عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ قال استشار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الاساری ابا بکر فقال قومک وعشیرتک فخلِّ سبیلھم فاستشار عمر فقال اقتلھم قال ففداھم

اسجگہ کھڑا ہوں سو لوگوں نے بہت رونا شروع کیا اور آپ بار بار فرماتے تھے مجھ سے پوچھو پس عبد اللہ بن حذافہ نے کھڑے ہو کر پوچھا میرا باپ کون ہے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے پھر آپ بہت کثرت سے کہنے لگے مجھ سے پوچھو پس حضرت عمر دو زانو بیٹھکر کہنے لگے ہم اللہ سے ازروے رب ہونیکے اسلام سے ازروے دین ہونیکے محمد سے ازروے نبی ہونیکے راضی ہوے پس آنحضرت چپ ہو گئے۔ پھر فرمایا اسوقت اس دیوار کی جانب مجھ پر جنت و دوزخ پیش ہوئی اور مین نے آج جیسی کبھی بھلائی برائی نہ دیکھی ❊

ابو یعلی الموصلی صحیح اسناد کے ساتھ عمار بن یاسر سے روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا میرے پاس جبرئیل آئے مین نے کہا آپ مجھ عمر کے فضائل مجھ سے بیان کیجئے اُنہون نے کہا جب تک نوح اپنے قوم مین رہے ہین اگر اُس زمانہ تک بھی عمر کے فضائل بیان کرون تو کم نہون - بیشک حضرت عمر ابو بکر کی نیکیون مین سے ایک نیکی ہین- مستدرک مین حاکم ابن عمر سے روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے قیدیون مین ابو بکر سے مشورہ کیا انہون نے کہا وہ آپکی قوم آپکا کنبا ہے انسے فدیہ لیکر چھوڑ دیجئے- پھر عمر بن الخطاب سے مشورہ کیا اُنہون نے کہا انکو قتل کیجئے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر کے کہنے پر عمل کیا

بأس يا أمير المؤمنين إن بينك
وبينها بابا مغلقا قال أيكسر أم يفتح
قال يكسر قال إذا لا يغلق أبدا قلنا
أكان عمر يعلم الباب قال نعم
كما أن دون الغد الليلة إني
حدثته بحديث ليس بالأغاليط
فهبنا أن نسأل حذيفة فأمرنا
مسروقا فسأله فقال الباب
عمر رواه البخاري عن أبي
العالية عن ابن عباس قال شهد
عندي رجال مرضيون و
أرضاهم عندي عمر بن الخطاب
أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى
عن الصلوة بعد الصبح حتى تشرق
الشمس وبعد العصر حتى تغرب
رواه البخاري عن انس بن مالك
أن رسول الله صلى الله عليه وسلم
خرج حين زاغت الشمس فصلى
الظهر فقام على المنبر فذكر
الساعة وذكر أن فيها أمورا
عظاما ثم قال من أحب أن
يسأل عن شيء فليسأل فلا تسألوني
عن شيء إلا أخبرتكم ما دمت

(کیونکہ اسکی جدائی آپکی حیات تک ہے) آپکے اور اس فتنہ کے
درمیان ایک بند دروازہ ہے (جو درحقیقت وجود حضرت
عمرؓ ہے) حضرت عمرؓ نے فرمایا کیا وہ دروازہ توڑا جاویگا
یا کھولا جائیگا (حذیفہ نے) کہا توڑا جاویگا (جو کبھی بند ہونے
لائق نہیں ہوگا) حضرت عمرؓ نے کہا جب وہ توڑا ہی
جاویگا تو پھر اسکا کبھی بند ہونا لائق نہیں (شقیق
کہتے ہیں) ہمنے حذیفہ سے کہا کیا عمرؓ اس دروازہ کو جانتے
تھے کہا ہاں انہیں تو اسکا ایسا علم تھا جیسا کل کی و سے
رات کا یقین مجھے اسے ایسی حدیث بیان کی جسمیں غلطی بالکل نہیں
(شقیق کہتے ہیں) ہم حذیفہ سے خوف کی وجہ سے اس دروازہ
کو نہ پوچھ سکے ہمنے مسروق کو حکم کیا اسنے حذیفہ سے پوچھا
تو انہوں نے کہا دروازہ سے مراد حضرت عمرؓ ہیں۔ بخاری نے
ابو عالیہ سے روایت کیا ابن عباسؓ نے کہا میرے پاس کئی
پسندیدہ آدمیوں نے جنکے دین صدق میں کسیطرح کا شک نہیں ہے
جنمیں سب سے زیادہ پسندیدہ میرے نزدیک عمر بن الخطاب ہیں یہ حدیث
بیان کی کہ نبی صلعم نے صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک اور
عصر کے بعد سورج ڈوبنے تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے
بخاری میں انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم
دوپہر ڈھلے نکلے اور ظہر کی نماز پڑھکر منبر پر کھڑے ہوے
پھر قیامت کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ اسمیں بڑے بڑے
خوفناک کام ہونگے اسکے بعد فرمایا جس شخص کو کسی چیز کے پوچھنے
کی آرزو ہو تو وہ پوچھے اور تم جس چیز سے پوچھوگے
اسکی ضرور اطلاع دونگا جب تک کہ میں

حفظته رواه ابو داود وعن

عبد الله بن عباس قال حدثني

عمر قال لما كان يوم .....

خيبر اقبل نفر من صحابة

النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا

فلان شهيد وفلان شهيد

حتى مروا على رجل فقالوا

فلان شهيد فقال رسول الله

صلى الله عليه وسلم كلا اني

رايته في النار في بردة غلها او

عباءة ثم قال رسول الله صلى

الله عليه وسلم يا ابن الخطاب

اذهب فناد في الناس انه لا يدخل

الجنة الا المؤمنون ثلثا قال فخرجت

فناديت الا انه لا يدخل الجنة

الا المؤمنون ثلثا رواه مسلم

عن عبد الله بن عمر بن الخطاب

رضي الله عنه قال قام عمر خطيبا

فقال ان رسول الله صلى الله عليه

وسلم كان عامل يهود خيبر

على اموالهم قال نقركم ما اقركم الله

وقد رايت اجلاءهم فلما اجمع

عمر على ذلك اتاه بنى ابي الحقيق

زانسکی رکھوالی کرے ٭

مسلم مین ابن عباس سے روایت ہے کہ مجھ سے عمر نے

حدیث کی کہ جب خیبر کا دن ہوا تو نبی صلی اللہ

علیہ وسلم کے صحابیون مین سے کئی شخص آپکے پاس

آئے اور کہا فلان فلان شہید ہوا یہانتک کہ

ایک شخص پر جو مرا ہوا پڑا تھا گذرے اور کہنے لگے

فلان شہید ہے آنحضرت نے فرمایا حاشا کلا (یعنی تم

شہید نکہو) بلاشبہ مین نے اسے دوزخ مین

ایک چادر یا کنبلی مخطط کی وجہ سے جو اُسنے

غنیمت کے مال مین سے چرائی تھی دیکھا ہے

پھر آنحضرت صلعم نے فرمایا اے خطاب کے بیٹے

جا اور لوگون مین تین بار پکار دے کہ جنت مین

مؤمنون کے سوا اور کوئی نجائیگا - حضرت عمر کہتے

مین پھر نے نکلکر تین دفعہ پکار دیا کہ آگاہ ہو جاؤ مؤمنون

کے سوا کوئی شخص بہشت مین نجائیگا ٭

بخاری مین عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ

عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضہ خطبہ فرمانے

کو کھڑے ہوئے پھر فرمایا رسول اللہ صلعم نے خیبر کے

یہود سے اُنکے مال پر معاملہ کیا تھا اور فرمایا تھا

جب تک اللہ تمہین ٹھیرائیگا (یعنی نکالنے کا حکم نکریگا)

ہم ٹھیرائینگے اور اب مین اُنکا جلاوطن کرنا مناسب

دیکھتا ہون - جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ

نے اسکا ارادہ کیا تو قبیلہ بنی ابی الحقیق مین سے

رسول اللہ صلعم فنزل اللہ
عزوجل ما کان لنبی ان
یکون لہ اسری حتی یثخن فی
الارض الی قولہ فکلوا مما غنمتم
حلالا طیبا فلقی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم عمر رض قال کاد ان
یصیبنا فی خلافک بلاء رواہ
الحاکم فی المستدرک وقال ھذا
حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ
عن عبد اللہ بن عباس رضی
اللہ عنہ قال لما نزلت ھذہ الآیۃ
والذین یکنزون الذھب والفضۃ
کبر ذلک علی المسلمین فقال
عمر انا افرج عنکم فانطلق فقال
یا نبی اللہ انہ کبر علی اصحابک
ھذہ الآیۃ فقال ان اللہ لم
یفرض الزکوٰۃ الا لیطیب ما
بقی من اموالکم وانما فرض المواریث
وذکر کلمۃ لتکون لمن بعدکم
فقال فکبر عمر ثم قال لہ الا
اخبرک بخیر ما یکنز المرء المرأۃ
الصالحۃ اذا نظر الیھا سرتہ واذا
امرھا اطاعتہ واذا غاب عنھا

اسوقت اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری۔ ما کان
لنبی ان یکون لہ اسری حتی یثخن فی الارض
الی قولہ فکلوا مما غنمتم حلالا طیبا۔ اسکے بعد نبی صلعم
حضرت عمر سے ملکر کہنے لگے قریب تھا کہ تیری مخالفت
مین ہمین مصیبت وبلا پہونچتی۔ ابوداود مین
عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ جب یہ
آیت والذین یکنزون الذھب والفضۃ اتری تو
مسلمانون پر شاق اور گران ہوئی۔ حضرت عمر نے
فرمایا گھبراؤ مت مین اس فکر کو تم سے کھول دونگا
سو آپ گئے اور کہا اے رسول خدا آپکے یارون
پر یہ آیت بھاری آئی ہے۔ حضرت نے فرمایا اللہ
تعالی نے زکوۃ صرف اسواسطے فرض کی ہے کہ
تمہارے باقی مالونکو پاک کردے اور میراث کو اسواسطے
فرض کیا کہ جو شخص تمہارے پیچھے رہے اسکو میراث پہنچے
(راوی کہتا ہے) اسکے بعد آپنے ایک اور کلام ذکر کیا پس
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خوشی کے مارے
اللہ اکبر کا نعرہ مارا پھر حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے عمر سے فرمایا کیا مین تمکو بہترین
اس چیز کی خبر نہ دون جسے آدمی جمع کرتا ہے
وہ نیک بخت عورت ہے کہ جب اسکی طرف
دیکھے خوش کرے اور جب اسے حکم دے تو
لونڈی بجالائے اور جب شوہر اس سے غائب

ذلک له فقال لی رسول الله صلے الله علیه وسلم طلقها رواه الترمذی و ابو داود عن عمر بن الخطاب رضی الله عنه قال دخلت علے رسول الله صلے الله علیه وسلم فاذا هو مضطجع علے رمال حصیر لیس بینه و بینه فراش قد اثر الرمال بجنبه متکئا علے وسادة من ادم حشوها لیف قلت یا رسول الله ادع الله فلیوسع علے امتک فان فارس والروم قد وسع علیهم وهم لا یعبدون الله فقال اوفی هذا انت یا ابن الخطاب اولئک قوم عجلت لهم طیباتهم فے الحیوة الدنیا وفی روایة اما ترضی ان تکون لهم الدنیا ولنا الاخرة رواه البخاری ومسلم عن ابی بردة بن عبد الله بن قیس وهو ابن ابی موسی الاشعری قال قال لی عبد الله بن عمر هل تدری ما قال ابی لابیک قال قلت لا قال فان ابی قال لابیک یا ابا موسے

رسول اللہ نے مجھ سے فرمایا اُسے طلاق دیدے

بخاری مسلم مین حضرت عمر سے روایت ہے فرماتے ہین کہ مین رسول اللہ صلعم کے پاس گیا ناگہان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک بوریے پر جو کھجور کے پٹھون سے بُنا ہوا تھا بیٹھے تھے آپکے اور اُس بوریے کے درمیان کوئی بچھونا نہ تھا اُس بوریے نے آپکے پہلو مین نشان ڈالدیے تھے اور ایک چمڑے کے تکیہ جسکا بھراؤ کھجور کا پوست تھا تکیہ کئے ہوئے تھے مین نے کہا اے رسول خدا آپ اپنی امت کی فراخی کے لئے اللہ تعالی سے دعا کیجئے۔ دیکھئے فارس اور روم کیسے چین آرام سے ہین انپر کیسی فراخی کی گئی ہے حالانکہ وہ خدا کو نہین پوجتے ہین۔ حضرت نے فرمایا اے ابن الخطاب کیا تم ابھی اسی درجہ مین ہو۔ یہ ایک قوم ہے کہ انکی لذتین اُنکی دنیا کی زندگی مین جلدی کی گئی ہین اور ایک روایت مین یون ہے کیا تم اس بات سے راضی نہین ہو کہ اُنکے لئے دنیا اور ہمارے لئے آخرت ہو۔ بخاری مین ابو بردہ بن عبد اللہ بن قیس یعنی ابن ابی موسی اشعری سے روایت ہے کہ مجھے عبد اللہ بن عمر نے کہا تجھے کچھ معلوم ہے کہ میرے باپ نے تیرے باپ سے کیا کہا ابو بردہ کہتے ہین مین نے کہا مین نہین جانتا۔ فرمایا میرے والد نے تیرے والد سے کہا اے ابو موسے

فقال یا امیر المومنین اتخرجنا
وقد اقرنا محمد وعاملنا علی
الاموال فقال عمر اظننت انی
نسیت قول رسول الله صلی الله
علیه وسلم کیف بک اذا اخرجت
من خیبر تعدو بک قلوصک
لیلة بعد لیلة فقال هذه کانت
هزیلة من ابی القاسم فقال
کذبت یا عدو الله فاجلاهم عمر
واعطاهم قیمة ما کان لهم
من الثمر مالا وابلا وعروضا
من اقتاب وحبال وغیر ذلك
رواه البخاری عن عبد الله
بن عمر بن الخطاب
رضی الله عنه ان بنتا کانت
لعمر یقال لها عاصیة فسماها
رسول الله صلی الله علیه وسلم
جمیلة رواه مسلم - عن
عبد الله بن عمر رضی الله عنه
قال کانت تحتی امراة احبها
وکان عمر یکرهها فقال لی طلقها
فابیت فاتی عمر رسول الله
صلی الله علیه وسلم فذکر

ایک شخص آپکے پاس آکر کہنے لگا اسے امیر المومنین
کیا آپ ہمین یہاں سے نکالتے ہین حالانکہ رسول اللہ
نے ہمین ٹھیرایا اور مالون پر ہم سے معاملہ کیا تھا
عمرؓ نے فرمایا کیا تو گمان کرتا ہے کہ مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے اُس فرمان کو جو تجھ سے فرمایا تھا
بھول گیا۔ رسول اللہ صلعم نے تجھ سے فرمایا تھا کہ اُس وقت
تیرا کیا حال ہوگا کہ راتون رات خیبر سے نکالا جاویگا
اور تیری اونٹنی تیرے ساتھ دوڑیگی۔ اُس شخص
نے کہا یہ کلام تو ابوالقاسم صلعم سے ہنسی کی راہ سے
نکلا تھا حضرت عمر نے فرمایا اے اللہ کے دشمن تو نے
جھوٹ کہا۔ پھر آپنے اُنہین جلاوطن کرکے اُس چیز کی
قیمت جو انکے لیے تھی کھجورین مال اونٹ اور اسباب جیسے
پالان رسیان وغیرہ دیدی۔ مسلم مین عبداللہ بن عمر
سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب کی ایک بیٹی
تھین جنکا نام ایام جاہلیت مین عاصیہ تھا۔ رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنکا نام جمیلہ رکھا ۔
ترمذی اور ابوداؤد عبداللہ بن عمر سے روایت
کرتے ہین ابن عمر نے کہا میرے نکاح مین ایک
عورت تھی جسے مین بہت دوست رکھتا تھا اور
حضرت عمر اس سے ناخوش تھے انہون نے مجھ
سے فرمایا کہ اسے طلاق دیدے مین نے انکار
کیا پس حضرت عمر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کے پاس آئے اور آپ سے اس امر کا ذکر کیا ۔

لكم ليلة الصيام الرفث الى نسائكم
رواه ابوداود عن عبدالله بن
زيد بن عبد ربه قال لما امر رسول
صلى الله عليه وسلم بالناقوس
يعمل ليضرب به للناس لجمع
الصلوة طاف بي وانا نائم رجل
يحمل ناقوسا في يده فقلت يا
عبدالله اتبيع الناقوس قال وما تصنع به
فقلت ندعو به الى الصلوة قال
افلا ادلك على ما هو خير من
ذلك فقلت له بلى فقال تقول
الله اكبر الله اكبر الله اكبر الله اكبر
اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان
لا اله الا الله اشهد ان محمدا رسول
الله اشهد ان محمدا رسول الله
حي على الصلوة حي على الصلوة
حي على الفلاح حي على الفلاح الله
اكبر الله اكبر لا اله الا الله ثم استاخر
عني غير بعيد ثم قال ثم تقول
اذا اقمت الصلوة الله اكبر الله اكبر
اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان
لا اله الا الله اشهد ان محمدا رسول
الله اشهد ان محمدا رسول الله حي على

مین اپنی بی بیون سے جماع کرنا حلال ہوگیا +
ابو داود مین عبد اللہ بن زید بن عبد ربہ سے روایت
ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناقوس
بنائے جانیکا حکم فرمایا کہ نماز مین جمع ہونے کے لئے
لوگون میں اُسے بجاوین تو مجھے ایک شخص خواب مین دکھائی
دیا کہ وہ اپنے ہاتھ مین ناقوس اٹھائے ہوئے ہے مین نے اس سے
کہا اے خدا کے بندے کیا یہ ناقوس بیچتا ہے اُسنے کہا اسے
تو کیا کریگا مین نے کہا اس سے لوگون کو نماز کے لیئے بلا دینگے
اُسنے کہا مین اس سے بہتر چیز تجھے بتاؤن مین نے
کہا ہان اُسنے کہا پہلے چار مرتبہ اللہ اکبر (اللہ بہت
بڑا ہے) کہہ پھر دو مرتبہ اشہد ان لا آلہ الا اللہ -
(مین اس بات کا گواہ ہون کہ خدا کے سوا کوئی
پوجا کے لایق نہین) کہہ - اور دو دفعہ اشہد ان
محمدا رسول اللہ (گواہ ہون اسکا کہ محمد رسول خدا ہین)
کہہ - دو دفعہ حی علی الصلوۃ (نماز کے لیئے آؤ) کہہ -
اسیطرح دو دفعہ حی علی الفلاح (مراد ملنے کے لیئے
آو) کہہ - پھر اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ کہہ -
یہ کہکر وہ شخص تھوڑی سی دیر مجھ سے پیچھے
ہٹ کر کہنے لگا پھر جب نماز کھڑی کرے تو
تو پہلے دو مرتبہ اللہ اکبر کہہ - اور پھر دو
دفعہ اشہد ان لا آلہ الا اللہ کہہ - پھر دو
دفعہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اور
دو دفعہ حی علی

هل يسرك ان اسلامنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وهجرتنا معه وجهادنا معه وعملنا كله معه برد لنا وان كل عمل عملناه بعده نجونا منه كفافا راسا براس فقال ابوك لابى لا والله قد جاهدنا بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم وصلينا وصمنا وعملنا خيرا كثيرا واسلم على ايدينا بشر كثير وانا لنرجو ذلك قال ابى ولكنى انا والذى نفس عمر بيده لوددت ان ذلك برد لنا وان كل شىء عملناه بعد نجونا منه كفافا راسا براس فقلت ان اباك والله كان خيرا من ابى رواه البخارى عن عبد الرحمن بن ابى ليلى قال حدثنا اصحابنا قال وكان الرجل اذا افطر فنام قبل ان ياكل لم ياكل حتى يصبح فجاء عمر فاراد امراته فقالت انى قد نمت فظن انها تعتل فاتاها فجاء رجل من الانصار فاراد الطعام فقالوا حتى نسخن لك شيئا فنام فلما اصبحوا نزلت هذه الاية احل

کیا تجھ کو یہ بات خوش لگتی ہے کہ ہمارا اسلام ہماری ہجرت ہمارا جہاد اور تمام عمل جو رسول اللہ کے ساتھ کئے ہیں ہم کو ملے ثابت اور باقی رہیں اور جتنے عمل کہ رسول اللہ کے بعد ہم نے کئے ہیں ان سے برابر سرابر نجات پائیں تو تیرے باپ نے میرے باپ کے جواب میں کہا یہ بات نہیں بخدا ہم نے رسول اللہ صلعم کے بعد جہاد کئے نمازیں پڑھیں روزے رکھے اور بہت سی بھلائیاں اور کارگذاریاں کیں اور ہمارے ہاتھوں پر بہت آدمی مسلمان ہوئے اور ہمیں پوری امید ہے کہ پہلی بھلائیوں کے مانند انکا بھی ثواب ملے میرے والد نے کہا لیکن میں تو اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جسکے دست قدرت میں عمر کی جان ہے میں یوں چاہتا ہوں کہ جو عمل ہم نے رسول اللہ کے ساتھ کئے ہیں وہی باقی رہیں اور جو کچھ ہم نے رسول اللہ کے بعد کیا ہے اس سے برابر سرابر رہائی پاویں ابو بردہ کہتے ہیں میں نے ابن عمر سے کہا واللہ آپکے والد میرے والد سے کہیں بہتر تھے۔ ابن ابی لیلی کہتے ہیں کہ ہمیں ہمارے رفیقوں نے حدیث کی کہ ابتداء اسلام میں جب کوئی شخص روزہ افطار کرنیکے بعد کھانا کھانے سے پہلے سو رہتا تو پھر صبح تک کھانا نہ کھاتا ایسا ایکدن حضرت عمر گھر میں آئے اور اپنی بیوی سے صحبت کرنی چاہی انکی بی بی نے کہا میں سو چکی ہوں آپنے گمان کیا کہ وہ بہانہ کرتی ہے پس آپنے تقاضائے حاجت کی اسیطرح ایک مرد انصاری نے کھانا کھانا چاہا گھر کے لوگوں نے کہا ذرا ٹھیر جا کہ تیرے لئے کچھ کھانا گرم کرلیں پس اسے نیند آگئی۔ صبح کو یہ آیت اتری کہ تمہیں روزہ کی رات میں

فتبسّم رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال اخّر عنّي يا عمر فلما اكثرت عليه قال انّي قد خُيّرت فاخترت لو اعلم انّي ان زدت على السبعين يُغفر له لزدت عليها قال فصلّى عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم انصرف فلم يمكث الا يسيرا حتى نزلت الآيتان من براءة ولا تصلّ على احدٍ منهم مات ابدا الى قوله وهم فاسقون فعجبت من بعد جرأتي على رسول الله صلى الله عليه وسلم يومئذ والله ورسوله اعلم عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انّ الله عزّ وجلّ وعدني ان يدخل الجنة من امتي اربعمائة الف فقال ابو بكر زدنا يا رسول الله فقال وهكذا فحثا بكفّيه وجمعهما فقال ابو بكر زدنا يا رسول الله قال وهكذا فقال عمر دعنا يا ابا بكر فقال ابو بكر وما عليك ان يدخلنا الله كلّنا الجنة فقال ان الله عزّ و	رسول اللہ صلعم مسکراتے تھے اور فرماتے تھے اے عمر مجھ کو ذرا پیچھے تو ہٹو سو میں نے جب آپ سے بہت کچھ کہا تو فرمایا مجھے اختیار دیا گیا ہے اگر میں جانتا کہ ستر پر زیادہ بخشش طلب کرنے سے وہ بخشا جاویگا تو میں ضرور ستر پر زیادہ کرتا (راوی کہتے ہیں) پس رسول اللہ نے اُس (منافق) پر نماز پڑھی پھر وہاں سے پھرتے ہوے تھوڑی ہی دیر لگی ہوگی کہ سورہ برات کی یہ دو آیتیں اتریں۔ ولا تصل علی احدٍ منہم مات ابداً سے وہم فاسقون تک (حضرت عمرؓ کہتے ہیں) اسکے بعد مجھے اپنی جرأت پر جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر کی تعجب ہوا۔ اور اللہ و رسول بہتر جانتے ہیں + شرح سنہ میں انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا بزرگ و برتر نے میری امت میں چار لاکھ آدمی بلا حساب جنت میں داخل کرنیکا وعدہ فرمایا ہے حضرت ابوبکر نے کہا اے رسول خدا اللہ سے ہمارے لیے اور زیادتی مانگیے آنحضرت نے فرمایا اور زیادتی اسطرح پس آپ نے دونوں لپیں بنائی اور انہیں جمع کر کے دکھایا۔ ابوبکر نے کہا اور بھی زیادہ کیجیے اے رسول خدا آپ نے پھر اُسیطرح فرمایا پس حضرت عمر نے کہا اے ابوبکر ہمیں (عمل کرنے اور خوف عذاب الٰہی میں سعی کو) کوشش کے لئے چھوڑ دیجیے ابوبکر نے فرمایا تمہارا اسمیں کیا نقصان ہے کہ ہم سب کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل

الصلوة حی علی الفلاح قد قامت
الصلوة الله اکبر الله اکبر لا اله
الا الله فلما اصبحت اتیت رسول
الله صلی الله علیه وسلم فاخبرته
بما رأیت فقال انها لرؤیا حق
ان شاء الله فقم مع بلال فالق علیه
ما رأیت فلیؤذن به فانه اندی صوتا
منک فقمت مع بلال فجعلت القیه
علیه ویؤذن به قال فسمع ذلک
عمر بن الخطاب وهو فی بیته فخرج
یجر رداءه یقول والذی بعثک
بالحق یا رسول الله لقد رأیت
مثل الذی اری فقال رسول الله صلی
الله علیه وسلم فلله الحمد رواه ابو داود وعن
عبد الله بن عباس رضی الله عنه
عن عمر بن الخطاب رضی الله عنه
انه قال لما مات عبد الله بن ابی
ابن سلول دعی له رسول الله
صلی الله علیه وسلم لیصلی علیه فلما قام
رسول الله صلی الله علیه وسلم
وثبت علیه فقلت یا رسول الله
اتصلی علی ابن ابی وقد قال یوم
کذا وکذا کذا وکذا اعدد علیه قوله

الصلوٰۃ اسی طرح حی علی الفلاح کہکر دو دفعہ قد قامت
الصلوٰۃ (قائم ہوئی نماز) کہہ پھر اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا
اللہ کہہ پس جب مینے صبح کی تو رسول اللہ کے پاس آکر
اُس خواب کو جو مینے دیکھا تھا بیان کیا آپنے فرمایا بیشک
یہ خواب حق ہے اگر اللہ نے چاہا تو بلال کے ساتھ کھڑا
ہوکر جو کچھ دیکھا ہے اوسے سکھا اور بتا تاکہ بلال اُن
کلمون کے ساتھ اذان دے کیونکہ بلال تجھ سے آواز مین
زیادہ ہے پس مینے بلال کے ساتھ کھڑے ہوکر انہین
اُن لفظونکو بتانا شروع کیا بلال اُن لفظونسے اذان دیتے
تھے راوی کہتے ہین حضرت عمر بن الخطاب گھر مین یہ
آواز سنکر اپنی چادر سنبھالتے ہوے باہر آئے کہنے لگے اے
رسول خدا اُس ذات کی قسم جسنے آپکو حق کرکے بھیجا مینے بھی
یہی خواب دیکھا ہے جیسا عبداللہ دیکھلایا گیا رسول اللہ صلعم
نے فرمایا خدا کا شکر ہے (کہ میرے صحابہ حق الہام ہوتے
ہین) عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ مینے عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ سے سنا کہ جب عبداللہ بن ابی بن سلول (رئیس منافقین)
مرگیا تو اُسپر نماز پڑھنے کے لئے لوگون نے آپکو بلایا سو
جب آنحضرت صلعم نماز کے لئے کھڑے ہوے تو مینے
مین جھپٹا اور آپ پر کود کر کہنے لگا اے رسول خدا
کیا ابن ابی پر آپ نماز پڑھتے ہین حالانکہ اُسنے
فلان فلان دن آپ کو ایسا ایسا کہا تھا (حضرت
عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین) مین رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو اُسکے بیہودہ باتین شمار کرا رہا تھا

انك رسول الاميين فقال
ابن صياد للنبي صلى الله عليه وسلم
اتشهد انی رسول الله فرصّه
وقال امنت بالله وبرسله فقال له
ماذا ترى قال ابن صياد ياتيني
صادق وكاذب فقال له النبي صلى
الله عليه وسلم خُلِّط عليك الامر
ثم قال له النبي صلى الله عليه
وسلم انی قد خبأتُ لك خبيئا
وخبأ له يوم تاتي السماء بدخان
مبين فقال ابن صياد هو الدُّخ فقال
اخسأ فلن تعدو قدرك فقال
عمر دعني اضرب عنقه فقال
النبي صلى الله عليه وسلم ان
يكنه فلن تُسلَّط عليه وان لم يكنه
فلا خير لك في قتله رواه البخاري
عن جابر بن عبد الله الانصاري
رضي الله عنه انّ عمر بن الخطاب
جاء يوم الخندق بعد ما غربت
الشمس فجعل يسبُّ كفار قريش
قال يا رسول الله ما كدتُ اُصلي
العصر حتى كادت الشمس تغرب
قال النبي صلى الله عليه وسلم والله

تو ان پڑھوں کے پیغمبر ہو۔ پھر ابن صیاد نے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کیا تم میرے پیغمبر خدا
ہونے کی گواہی دیتے ہو پس آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے اسکو چھوڑ دیا اور فرمایا میں اللہ اور اسکے پیغمبروں
پر ایمان لایا ہوں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صیاد
سے کہا تو کیا دیکھتا ہے ابن صیاد بولا میرے پاس خبر لانے
والے ہیں کبھی سچی ہوتی ہیں اور کبھی جھوٹی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ تجھپر تیرا امر مشتبہ ہو گیا ہے پھر اس
سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تیرے لئے اپنے
جی میں ایک چیز پوشیدہ رکھی ہے اور وہ یہ آیت ہے کہ جس دن
آسمان دھواں ظاہر لاویگا آپنے پوشیدہ رکھی تھی ابن
صیاد بولا وہ دخ (دھواں) ہے تب آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دور ہو تو اپنے اندازہ سے کبھی تجاوز نہ
کریگا حضرت عمر نے فرمایا اے رسول خدا مجھے چھوڑ دیجئے
کہ اسکی گردن ماردوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اگر ابن صیاد وہی دجال ہے تو تم اسپر قابو نہ پاؤگے (کیونکہ
اسکے قاتل عیسیٰ ہیں) اور اگر وہ دجال نہیں ہے تو اسکے
قتل میں تمہارے لئے کچھ بھلائی نہیں ٭

بخاری میں جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے وہ
کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ خندق کے دن سورج
ڈوبنے کے بعد آئے اور کفار قریش کو برا کہنے لگے
اور کہا اے رسول خدا میں نے عصر کی نماز نہیں پڑھی
یہانتک کہ سورج ڈوبنے کو ہوا آنحضرت صلعم نے فرمایا

جل ان شاء ان يدخل خلقه الجنة بكفٍّ واحد فعل فقال النبي صلعم صدق عمر رواه في شرح السنة . . .

. . . عن عبد العزيز بن صهيب قال سمعت انس بن مالك رضي الله عنه يقول مرّوا بجنازة فاثنوا عليها خيرا فقال النبي صلى الله عليه وسلم وجبت ثم مرّوا بالاخرى فاثنوا عليها شرا فقال وجبت فقال عمر بن الخطاب ما وجبت قال هذا اثنيتم عليه خيرا فوجبت له الجنة وهذا اثنيتم عليه شرا فوجبت له النار انتم شهداء الله في الارض رواه البخاري عن عبد الله بن عمر رض ان عمر انطلق مع النبي صلى الله عليه وسلم في رهط قبل ابن صياد حتى وجدوه يلعب مع الصبيان عند اُطم بني مغالة وقد قارب ابن صياد الحلم فلم يشعر حتى ضرب النبي صلى الله عليه وسلم ظهره بيده ثم قال اتشهد اني رسول الله فنظر اليه ابن صياد فقال اشهد

کر سکے عمر نے کہا اگر خدا اپنی مخلوق کو جنت مین داخل کرنا چاہے تو ایک ہی کف مین داخل کر دے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ عمر سچ کہتے ہین۔ بخاری مین عبد العزیز بن صہیب سے روایت ہے کہ مین نے انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے کہ صحابہ کی ایک جماعت ایک جنازہ پر گذری اور اُسپر بھلائی سے تعریف کی تب نبی صلعم نے فرمایا کہ واجب ہو گئی پھر ایک جنازہ پر گذرے اور اُسکا برائی سے ذکر کیا وہان بھی آنحضرت نے فرمایا واجب ہوئی۔ حضرت عمر نے فرمایا اے رسول خدا کے کیا واجب ہوئی فرمایا جس شخص کی تمنے بھلائی کے ساتھ تعریف کی اُسکے لئے جنت واجب ہو گئی اور جسے تمنے بُرائی کے ساتھ ذکر کیا اُسکے لئے دوزخ واجب ہوئی۔ تم زمین مین خدا کے گواہ ہو۔

بخاری مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب آنحضرت کے ساتھ صحابہ کی ایک جماعت مین ابن صیاد کی طرف گئے یہانتک کہ بنی مغالہ (یہود مین سے ایک قوم کا نام ہے) کے محل مین بچون کے ساتھ اُسے کھیلتا پایا اُن دنون مین ابن صیاد بلوغ کے قریب تھا سو اُسے ہمارا آنا معلوم نہ ہوا یہانتک کہ آنحضرت نے اُسکی پیٹھ پر ہاتھ مار کر فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہے کہ مین خدا کا رسول ہون تب ابن صیاد نے اُنکو قہر آلود نظرون سے دیکھکر کہا مین گواہی دیتا ہون

رأينا بياض خدّيه ثم انفتل كانفتال ابي رمثة يعني نفسه فقام الرجل الذي ادرك معه التكبيرة الاولى من الصلوة فوثب اليه عمر فاخذ بمنكبه فهزّه ثم قال اجلس فانه لم يهلك اهل الكتاب الا انهم لم يكن بين صلٰوتهم فصل فرفع النبي صلى الله عليه وسلم بصره فقال اصاب الله بك يا ابن الخطاب رواه ابوداود

وفي رواية عن ابن عباس اسلم مع النبي صلى الله عليه وسلم ثلثة وثلثون رجلاً وست نسوة ثم اسلم عمر فنزلت يا ايها النبي حسبك الله ومن اتبعك من المؤمنين ٭

فصل في سيرة امير المؤمنين عمر بن الخطاب رضي الله عنه

عن انس بن مالك رضي الله عنه قال رأيت عمر بن الخطاب وهو يومئذٍ امير المؤمنين وقد رقّع بين كتفيه برقع ثلث لبدٍ بعضها فوق بعض رواه مالك

اور گردن مبارک اسقدر پھیری کہ ہمین آپکے رخساروں کی سفیدی اچھی طرح سے معلوم ہوئی پھر پھر کر بیٹھ گئے جیسا ابورمثہ (یعنی مین) پھر کر بیٹھا ہون سو وہ شخص جسنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تکبیر اولی پائی تھی کھڑا ہوکر اور نماز پڑھنے لگا حضرت عمر نے اسکی طرف ایک جست لگائی اور مونڈھے پکڑکر جھنجھوڑا پھر فرمایا بیٹھ جا کیونکہ اہل کتاب صرف اسیوجہ سے ہلاک ہوئے کہ انکی دونمازون مین فصل نہ تھا تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھ اٹھاکر دیکھا اور فرمایا اے ابن الخطاب اللہ تعالی نے تجھے ٹھیک بات سمجھائی - ایک روایت مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یون مروی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تینتیس مرد اور چھ عورتین اسلام لا چکے تھے کہ عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے اسوقت اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری - اے نبی تجھے خدا ہے تعالی اور مؤمنین میں سے جنہون نے تیرا اتباع کیا بس ہے

فصل امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ کی بعض خصلت کے بیان مین

موطا مین انس بن مالک سے روایت ہے کہ مین نے عمر بن الخطاب کو اُس زمانہ مین دیکھا جب وہ امیر المؤمنین تھے آپکے مونڈھوں کے درمیان تین پیوند اوپر تلے لگے ہوئے تھے

مصليتها فقمنا الى بطحان فتوضأنا للصلوة وتوضأنا لها فصلى العصر بعد ما غربت الشمس ثم صلى بعدها المغرب رواه البخاري

عن عبد الله بن عمر رضي الله عنه يقول كان المسلمون حين قدموا المدينة يجتمعون فيتحينون الصلوة ليس ينادي لها فتكلموا يوما في ذلك فقال بعضهم اتخذوا ناقوسا مثل ناقوس النصارى وقال بعضهم بل بوقا مثل بوق اليهود فقال عمر اولا تبعثون رجلا منكم ينادي بالصلوة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا بلال قم فناد بالصلوة رواه البخاري

عن الازرق بن قيس قال صلى بنا امام لنا يكنى ابا رمثة فقال صليت هذه الصلوة او مثل هذه الصلوة مع النبي صلى الله عليه وسلم قال وكان ابوبكر وعمر يقومان في الصف المقدم عن يمينه وكان رجل قد شهد التكبيرة الاولى من الصلوة فصلى نبي الله صلى الله عليه وسلم ثم سلم عن يمينه وعن يساره حتى

بعد ا مین نے بھی عصر کی نماز نہین پڑھی پھر ہم بطحان (مدینہ کی وادی) مین کھڑے ہوئے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے لئے وضو کیا اور ہمنے بھی وضو کیا بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج ڈوبنے کے بعد عصر کی نماز پڑھی اور اسکے بعد مغرب کی۔ بخاری

مین ابن عمر سے روایت ہے کہ جب مسلمان مدینہ مین آئے اور نماز کے لئے جمع ہوکر وقت کی جستجو اور تلاش کرنے لگے اور نماز کے لئے کوئی ندا نہ ہوتا تھا سو لوگون نے آپس مین گفتگو کی۔ بعض تو کہنے لگے عیسائیون کی طرح تم بھی ایک ناقوس بنالو۔ بعضون نے کہا نہین بلکہ یہود کا سنکھ جیسا ایک سنکھ بنالو۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم ایک شخص کو کیون نہین بھیجتے کہ وہ نماز کے لئے پکارے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بلال کھڑا ہو اور نماز کے لئے پکار۔

ابوداود ازرق بن قیس سے روایت ہے کہ ہمارے امام نے جسکی ابورمثہ کنیت تھی ہمین نماز پڑھائی پھر کہنے لگا یہی یا اس جیسی نماز مینے رسول اللہ کے ساتھ پڑھی ہے ابورمثہ نے کہا حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما اول صف مین سیدھی طرف کھڑے ہوتے تھے اور ایک شخص جو نماز کی تکبیر اولی مین شریک تھا موجود تھا۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھکر داہنے بائین سلام پھیرا

قال وهو على المنبر يا ايها الناس
تواضعوا فانى سمعت رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقول
من تواضع لله رفعه الله فهو
فى نفسه صغير وفى اعين الناس عظيم ومن
تكبر وضعه الله فهو فى اعين الناس
صغير وفى نفسه كبير حتى لهو اهون عليهم من
كلب وخنزير رواه البيهقى فى شعب الايمان عن ابى
قال قال رسول الله صلعم اللهم اشدد
الاسلام بعمر بن الخطاب رواه
الطبرانى فى الاوسط وعنه قال
قال رسول الله صلعم لو لم ابعث
فيكم لبعث عمر الحديث رواه
الديلمى عن سالم بن عبد الله
قال ابطا خبر عمر على ابى موسى
فاتى امراة فى بطنها شيطان فسالها
عنه فقالت حتى ياتى شيطانى
فجاء فسالته عنه فقال تركته
مؤتزرا بكساء يسهم ...
ابل الصدقة وذلك رجل لا يراه
شيطان الا خر لمنخريه الملك بين
عينيه وروح القدس بلسانه
رواه ابن عساكر عن ابى هريرة

کہ آپ منبر پر چڑھے ہوئے فرمانے لگے اے لوگو فروتنی کرو
کیونکہ مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے
کہ جو شخص اللہ کی رضامندی کے لیئے لوگون کے ساتھ فروتنی
کرتا ہے اسکا درجہ اللہ بلند کرتا ہے گو وہ اپنی نظر مین
حقیر ہے مگر لوگون کی نظرون مین بزرگ اور کبیر ہے اور
جو کوئی تکبر کرتا ہے اسے خدا تعالی پست کر دیتا ہے
سو وہ گرچہ اپکو بزرگ قدر جانتا ہے لیکن لوگون کی آنکھون
مین اس درجہ حقیر ہو جاتا ہے کہ کتے اور سور سے بھی زیادہ انکے
نزدیک ذلیل و خوار شمار کیا جاتا ہے طبرانی اوسط مین ابو بکر سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے
اللہ عمر بن الخطاب سے اسلام کی بنیاد مضبوط کر دیلمی
ابو بکر سے روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ نے فرمایا اگر
مین تم مین پیغمبری کے ساتھ نہ بھیجا جاتا تو عمر بن الخطاب مبعوث
ہوتے ابن عساکر سالم بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہین کہ
ابو موسی اشعری کو حضرت عمر کی خبر معلوم نہوئی وہ ایک
ایسی عورت کے پاس آئے جسکے پیٹ مین شیطان رہتا تھا
ابو موسی نے اس عورت سے حضرت عمر کی خبر پوچھی اس نے کہا تم
ٹھیرو کہ میرا شیطان میرے پاس آجائے جب شیطان آیا تو ابو موسی نے اس سے
پوچھا شیطان نے کہا مین نے انہین اسکی کا تہبند باندھے چھوڑا ہے
اب صدقہ کے اونٹ بانٹ رہے ہین وہ ایک ایسا شخص ہے کہ جب
شیطان دیکھتا ہے تو منہ کے بل گر پڑتا ہے اور اسکی دونون
آنکھون کے درمیان فرشتہ اور زبان پر روح القدس
ہے ابن عساکر نے اسکی روایت حضرت ابو ہریرہ سے کی ہے

عن انس بن مالك قال
سمعت عمر بن الخطاب
وخرجت معه حتى
دخل حائطا فسمعته
وهو يقول وبيني وبينه
جدار وهو في جوف
الحائط عمر بن الخطاب
امير المؤمنين بخ بخ يا
ابن الخطاب لتتقين
الله او ليعذبنك رواه
مالك عن انس بن مالك قال
رايتُ عمر بن الخطاب وهو يومئذ
امير المومنين يطرح له صاعٌ من
تمر فياكله حتى ياكل حشفها رواه
مالكٌ عن زيد بن اسلم قال
استسقى يوما عمر فجيء بماءٍ قد
شيب بعسل فقال انه لطيبٌ لكني
اسمع الله عز وجل نعى على قوم
شهواتهم فقال اذهبتم طيباتكم
في حياتكم الدنيا واستمتعتم بها
فاخاف ان تكون حسناتنا عُجلت
لنا فلم يشربه رواه رزين عن
عمر بن الخطاب رضي الله عنه

موطا مین انس بن مالک سے روایت ہے کہ مین نے حضرت
عمرؓ کو کہتے سُنا اُس وقت کہ جب مین اُنکے ساتھ چلا اور
آپ ایک باغ مین تھے بیچ مین اور آپ مین ایک دیوار حائل
تھی مین نے اُنہین کہتے سنا آپ فرماتے تھے واہ واہ خطاب کے بچے
اللہ سے ڈر نہین تو اللہ تجھے عذاب کریگا
موطا مین انس بن مالک کہتے ہین کہ مین نے
حضرت عمر کو اُس زمانہ مین دیکھا کہ آپ مسلمانون
کے سردار تھے کہ آپ کے سامنے کھجورون کا
صرف ایک صاع ڈالا جاتا تھا آپ اُنہین
کھاتے یہانتک کہ خراب اور سوکھی تک کھا
لیتے تھے۔ رزین مین زید بن اسلم سے روایت
ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پانی مانگا
تو آپ کے پاس پانی شہد ملا ہوا لایا گیا۔
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسمین کچھ
شک نہین یہ پانی نہایت مزہ دار اور پاک
ہے لیکن مین خدا سے بزرگ و برتر کو سنتا
ہون کہ اُسنے ایک قوم پر اُنکی خواہشون کے
سبب عیب لگایا اور سرزنش کی ہے چنانچہ فرمایا
تم اپنی زندگی ہی مین مزے اُٹھا چکے اور اُن لذتون
سے بہرہ مند ہو چکے سو مین ڈرتا ہون کہ ہماری
نیکیون کا ثواب اسی عالم مین ملا دیا جاوے
پس وہ پانی نہ پیا۔
شعب الایمان مین عمر بن الخطاب سے روایت ہے

به عورتی واتجمل به فی حیوتی ثم قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من لبس ثوباً جدیداً فقال الحمد لله الذی کسانی ما اواری به عورتی واتجمل به فی حیوتی ثم عمد الی الثوب الذی اخلق فتصدق کان فی کنف الله وفی حفظه وفی ستر الله حیاً ومیتاً رواه احمد وابن ماجة والترمذی وقال هذا حدیث غریب عن مجاهد قال کان عمر یری الرای فینزل الله بالقران عن علی قال ان فی القران لرایا من رای عمر رواه ابن عساکر عن ابن عمر مرفوعاً قال ما قال الناس فی شئ وقال فیه عمر الاجاء القران نحو ما یقول عمر رواه ابن عساکر عن سالم بن عبد الله ان کعب الاحبار قال ویل لملك الارض من ملك السماء فقال عمر الامن حاسب نفسه فقال کعب والذی نفسی بیده انها فی التورٰة لتابعتها فخر عمر

اور اپنی زندگی مین زینت کرتا ہون پھر فرمایا مین نے رسول خدا سے سنا فرماتے تھے جو شخص نیا کپڑا پہنکر کہے سب تعریف اُس اللہ کے لئے ہے جسنے مجھے ایسا کپڑا پہنایا جس مین اپنا ستر ڈھانکتا اور جس سے اپنی زندگی مین زینت اوتنا اور کرتا ہون پھر جو کپڑا پرانا ہے اُسے اللہ کے واسطے خیرات کرے تو ایسا شخص جیتے اور مرے الله دنیا و آخرت مین اسکے کی پناہ اور اُسکی حفاظت اور اُسکی مغفرت کے پردہ میں رہتا ہے - مجاہد کہتے ہین کہ حضرت عمر ایک راے لگاتے تھے سو اللہ تعالی انکی راے کے مطابق قرآن اتارتا تھا - ابن عساکر حضرت علی رض سے روایت کرتے ہین وہ کہتے تھے کہ قرآن مین عمر کی راؤن مین سے ایک راے ہے - ابن عساکر ابن عمر سے رفعاً روایت کرتے ہین کہ جس چیز مین لوگون کی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کچھ گفتگو ہوتی تو عمر رض کے قول ہی کے مطابق قرآن اترا +

عثمان بن سعید الدارمی سالم بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہین کہ کعب الاحبار نے کہا آسمان کے بادشاہ کی طرف سے زمین کے والی پر خرابی ہے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو اپنے نفس کا محاسبہ کرے وہ اس سے مستثنی ہے - کعب نے کہا اُس ذات کی قسم جسکے قبضہ مین میری جان ہے توراۃ مین یہی لکھا ہے اور آپنے اسکی موافقت کی تب حضرت عمر سجدے مین گر پڑے

قال قال رسول الله صلعم من اتى كاهنا
فصدقه بما يقول او اتى امراته
حائضا او اتى امراته فى دبرها
فقد برئ مما انزل على محمد رواه
احمد وابو داود عن ابى هريرة
رجلا شكى الى النبى صلعم قسوة قلبه
قال امسح راس اليتيم واطعم المسكين
رواه احمد عن ابى سعيد الخدرى
رضى الله عنه قال اتانا ابو موسى
قال ان عمر رضى الله عنه ارسل
الى ان آتيه فاتيت بابه فسلمت
ثلثا فلم يرد على فرجعت فقال
ما منعك ان تاتينا فقلت انى اتيت
فسلمت على بابك ثلثا فلم تردوا
على فرجعت وقد قال لى رسول
الله صلى الله عليه وسلم اذا استاذن
احدكم ثلثا فلم يؤذن له فليرجع
فقال عمر اقم عليه البينة قال
ابو سعيد فقمت معه فذهبت
الى عمر فشهدت رواه البخارى و
مسلم عن ابى امامة الباهلى قال
لبس عمر بن الخطاب ثوبا جديدا
فقال الحمد لله الذى كسانى ما اوارى

کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کاہن
کے پاس گیا اسکے خبر کی تصدیق کرے یا اپنی بیوی سے حیض
کی حالت مین آوے (رجوع کرے) یا اسکے پیچھے سے آئے
تو وہ اس سے جو محمد کو اتارا گیا ہے بری ہے ٭
مسند احمد مین ابوہریرہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے
اپنی قوت قلب کی رسول اللہ صلعم سے شکایت کی آپنے
فرمایا یتیم کا سر چھوا (از راہ شفقت) اور مسکین کو کھلا ٭
بخاری مسلم مین ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ ہمارے پاس
ابوموسی اشعری نے آکر کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے میرے بلانے
کے واسطے میرے پاس ایک آدمی بھیجا سو مین نے آنکے
دروازہ پر جاکر (بقصد اذن) تین بار سلام کیا ولیکن
وہانسے جواب آیا تب مین پھر کر چلا آیا۔ اسکے بعد عمر رضی
نے فرمایا تمہین میرے پاس آنے سے کس چیز نے منع کیا مین نے
کہا مین تو حاضر ہوا تھا اور آپکے دروازہ پر تین دفعہ سلام بھی
کیا مگر کسی نے مجھے جواب یا نا چار پھر کر چلا آیا کیونکہ مجھے رسول
اللہ نے فرمایا تھا کہ جب کوئی تم مین سے تین بار اذن مانگے
اور پھر اندر آنیکا حکم نہ ملے تو پھر جاوے سو حضرت
عمر نے فرمایا اس حدیث کی صحت پر گواہ قایم کر۔ ابو سعید
کہتے ہین مین کھڑا ہو گیا اور حضرت عمر کے پاس جاکر
اسکی گواہی دی ٭ احمد اور ابن ماجہ اور ترمذی نے
ابو امامہ باہلی سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے نیا
کپڑا پہنکر فرمایا سب تعریف اس خدا کو ہے جسنے مجھ کو
ایسا کپڑا پہنایا کہ مین اس سے اپنی ستر پوشی کرتا

فان فعلتم شيئا من ذلك
فقد حلت بكم العقوبة ثم
يشيعهم رواه البيهقي في شعب
الايمان عن ثور بن زيد
الديلي قال ان عمر استشار في
حد الخمر فقال له علي ان تجعله
ثمانين فانه اذا شرب سكر واذا
سكر هذى واذا هذى افترى
فجلد عمر في حد الخمر ثمانين
رواه مالك عن ابي سهيل
بن مالك عن ابيه ان عمر بن
الخطاب كتب الى ابي موسى
الاشعري ان صل الظهر اذا الشمس
زاغت والعصر والشمس بيضاء
نقية قبل ان تدخلها صفرة و
المغرب اذا غربت الشمس والعشاء
العشاء ما لم تنم وصل الصبح و
النجوم بادية مشتبكة واقرأ
فيها بسورتين طويلتين من
المفصل رواه مالك عن نافع
مولى عبد الله بن عمر ان عمر بن
الخطاب كتب الى عماله ان اهم
امركم عندي الصلوة فمن حفظها

پھر اگر اسمین سے تم کچھ کروگے تو عذاب کے مستحق ہوگے ان
شرطون کے بعد آپ انھین روانہ کرتے۔ سو بیہقی مین ثور بن
زید دیلی سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے شراب کی حد
مین صحابہ سے مشورہ کیا حضرت علی رض نے حضرت عمر سے
فرمایا کہ میری راے مین اُسے اسّی دُرّے مارنے چاہئیں
کیونکہ وہ شراب پیکر مست ہو جاتا ہے اور اُسکا مست
ہونا ہذیان اور بیہودہ بکنے کا باعث ہوتا اور جب بیہودہ
بکتا ہے تو بہتان لیتا ہے سو حضرت عمر نے شراب کی حد
مین اسّی درّے مارنیکا حکم دیا۔ موطا مین ابو سہیل بن مالک
سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ
عمر بن الخطاب نے ابو موسی کو لکھ بھیجا کہ ظہر کی نماز
سورج ڈھلے پڑھو اور عصر کی نماز ایسے وقت پڑھو
کہ سورج سفید اور صاف ہو زردی کا دھبہ تک
اُسمین نہ آنے پائے اور مغرب کی نماز سورج ڈوبے
پڑھو اور عشا کی نماز سیاہی تک دیر کرکے پڑھو جب تک
نیند نہ آئے۔ اور صبح کی نماز ایسے وقت پڑھو کہ
تارے صاف اور گھن دار ہون۔ فجر کی نماز مین
مفصل سے دو بڑی بڑی سورتین پڑھو۔
موطا مین نافع عبد اللہ بن عمر کے غلام سے روایت
ہے کہ عمر بن الخطاب نے اپنے تحصیلدارون کو
لکھا تمہاری سب خدمتون مین میرے نزدیک
نماز بہت ضروری امر ہے جسنے نماز کے مسئلے یاد
رکھے اور اُسے اُسکے وقت پر پڑھا

ساجد۔ رواہ عثمان بن سعيد
الدارمي عن ابن عمر ان بلالا
كان يقول اذا اذن اشهد
ان لا اله الا الله حي على الصلوة
فقال عمر قل في اثرها اشهد ان
محمدا رسول الله فقال رسول الله
قل ما قال عمر رواه ابن عدي
عن جابر قال لبس رسول الله
صلى الله عليه وسلم يوما قباء
ديباج اهدي له ثم اوشك
ان نزعه فارسل به الى عمر
فقيل قد اوشك ما نزعته يا
رسول الله فقال نهاني عنه
جبرئيل فجاء عمر يبكي فقال
..... يا رسول الله كرهت امرا
واعطيتنيه فما لي فقال اني لم
اعطكه تلبسه انما اعطيتكه تبيعه
فباعه بالفي درهم رواه مسلم
عن عمر بن الخطاب رضي
الله عنه انه كان اذا بعث عماله
شرط عليهم ان لا تركبوا برذونا
ولا تاكلوا نقيا ولا تلبسوا رقيقا ولا
تغلقوا ابوابكم دون حوائج الناس

ابن عدی ابن عمر سے روایت کرتے ہین کہ بلال جب
اذان کہتے تھے تو اشہدان لا الہ الا اللہ اسکے بعد حی علی
الصلوۃ پڑھتے تھے حضرت عمر نے فرمایا یہ نہین
اسکے پیچھے اشہدان محمدا رسول اللہ کہو تب حضرت
صلعم نے بلال سے فرمایا جیسا عمر نے کہا ویسا ہی
کہو۔ مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلعم نے ایکدن ابریشمی قبا جو آپکے پاس تحفہ
بھیجی گئی تھی پہنی اور جلدی سے اتار کر عمر بن الخطاب
کو بھیجدی۔ صحابہ نے عرض کیا اے رسول خدا ایسی
جلدی آپنے اُسے کیون اتارا فرمایا مجھے ابھی جبرئیل
نے اسکے پہننے سے منع کیا اتنے مین حضرت عمرؓ
روتے ہوسے آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ
آپنے اس قبا کے پہننے کو ناخوش جانا اور مجھے عنایت
فرمایا سو میرا کیا حال ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ مین نے تمہارے پہننے کے واسطے
نہین دی ہے بلکہ بیچنے کے لئے بھیجی ہے تب حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے دو ہزار درہم کو اُسے بیچ ڈالا
شعب الایمان مین حضرت عمر بن الخطابؓ سے
روایت ہے کہ وہ جب اپنے تحصیلدارون اور عاملون کو
بھیجتے تو اُنسے شرط کرلیتے کہ ترکی گھوڑون پر
سوار نہونا۔ میدہ کی روٹی نہ کھانا۔ باریک
کپڑا نہ پہننا۔ اور لوگون کی حاجتون
کے وقت اپنا دروازہ بند نہ کرنا

لصلوٰۃ الصبح فقال عمر نعم
ولا حظ فی الاسلام لمن ترك
الصلوٰۃ فصلّی عمر وجُرحه یثعب
دمًا رواه مالك وقوله یثعب ای
یسیل وفی روایة وقد کان عمرؓ
رای رویة قبل الطعن ان
الدیکة الاحمر طعنه طعنتین
فخطب قبل ان یکون شهیدًا
بثلثة ایام انی اری رویة واظن
ان یقتلنی الاعجمی فوصّی الناس
بمواعظة کثیرة نافعة بجمیع الناس
عن یحیی بن عبد الرحمن بن
حاطب انه اعتمر مع عمر بن الخطاب فی رکب
فیهم عمرو بن العاص وان
عمر بن الخطاب عرّس ببعض
الطریق قریبا من بعض المیاه
فاحتلم عمر وقد کاد ان یصبح فلم
یجد مع الرکب ماءً فرکب حتی
اذا جاء الماء فجعل یغسل ما رای
من ذلك الاحتلام حتی اسفر
فقال له عمرو بن العاص اصبحت
ومعنا ثیاب فدع ثوبك یغسل
فقال عمر بن الخطاب واعجبا

فجر کی نماز کے لئے جگایا حضرت عمر نے فرمایا ہان مین نماز
پڑھونگا کیونکہ جو شخص نماز پڑھنی چھوڑ دے اسلام مین
اُسکے لیئے کوئی حصہ اور بہرہ نہین سو حضرت عمر نے
نماز پڑھی اس حال مین کہ آپکے زخم سے خون بہتا تھا
بیان یثعب کے معنی بسیل کے ہین اور ایک روایت مین یون
آیا ہے کہ زخمی ہونے سے پہلے حضرت عمر نے ایک خواب دیکھا
تھا کہ سرخ مرغ نے آپکے دو چونچ کے مارے ہین سو آپنے شہید
ہونے سے پہلے تین دن خطبہ پڑھا اور فرمایا مین نے ایک
خواب دیکھا ہے اور مین گمان کرتا ہون کہ مجھے عجمی شخص شہید
کرے سو آپنے تمام لوگون کو بہت سی ایسی نصیحتون کی
وصیت کی جو نفع دینے والی تھین +
موطا مین یحیی بن عبد الرحمن بن حاطب سے روایت
ہے کہ انہون نے شتر سوارون مین حضرت عمر بن الخطاب
کے ساتھ عمرہ کیا جنمین عمرو بن العاص بھی تھے اور
عمر بن الخطاب پانی کے قریب رات کو راستہ ہی مین اُتر
پڑے - صبح کا وقت قریب ہی تھا کہ آپکو نہانے کی حاجت
ہوئی اور قافلہ مین پانی نہ تھا تب حضرت عمر سوار
ہوئے یہانتک کہ پانی کے پاس آگئے جہان
کپڑے پر نجاست احتلام کا اثر تھا دھونے لگے اتنے مین
خوب روشنی ہوگئی پس عمرو بن العاص نے حضرت عمر بن
الخطاب سے کہا اب تو صبح ہوگئی ہمارے پاس کپڑے ہین آپ
اس کپڑے کو رہنے دیجیے دھو ڈالا جائیگا اور ہمارے
کپڑون سے نماز پڑھ لیجیے تب حضرت عمر نے کہا اے عمرو بن العاص

وحافظ عليها حفظ دينه ومن
ضيعها فهو لما سواها اضيع ثم
كتب أن صلوا الصلوٰة الظهر
اذا كان الفيئ ذراعا الى ان
يكون ظل احدكم مثله والعصر
والشمس مرتفعة بيضاء نقية
قدر ما يسير الراكب فرسخين
او ثلثة قبل غروب الشمس و
المغرب اذا غربت الشمس و
العشاء اذا غاب الشفق الى ثلث
الليل فمن نام فلا نامت عينه
فمن نام فلا نامت عينه فمن نام
فلا نامت عينه والصبح والنجوم
بادية مشتبكة رواه مالك في الموطا
عن ابي صالح قال كعب لعمر اجدك
في التورية تقتل شهيدا قال و
انى لى بالشهادة بجزيرة العرب
وقال اسلم قال عمر اللهم
ارزقني شهادة في سبيلك واجعل
موتي في بلد رسولك هكذا رواه البخاري
عن هشام بن عروة عن ابيه ان المسور بن
مخرمة اخبره انه دخل على عمر بن الخطاب
رضي الله عنه الليلة التي طعن فيها فايقظ عمر

تو اُسنے اپنے دین کی محافظت کی اور جسنے نماز ہی
ضائع کی وہ نماز کے سوا تمام خدمتین تلف کریگا پھر لکھا
ظہر کی نماز ایسے وقت پڑھو کہ سورج ڈھلکر آدمی کے
ایک ہاتھ برابر سایہ ہوجائے تک کہ ہرچیز کا ایک مثل
سایہ ہو اور عصر کی نماز ایسے وقت پڑھو کہ سورج بلند
اور صاف ہو اور اُسکے بعد اسقدر وقت باقی رہے
کہ اونٹنی سوار دو فرسخ یا تین فرسخ سورج ڈوبنے
سے پہلے پہونچ جاسے اور مغرب کی نماز سورج
ڈوبے پڑھو اور عشا کی نماز شفق کے غائب ہونے
سے تہائی رات تک پڑھو اور جو شخص عشا کی
نماز سے پہلے سو جائے تو خدا کرے اُسکی آنکھ نہ لگے
تین دفعہ یہ کلمہ فرمایا - اور صبح کی نماز ایسے وقت
پڑھو کہ تارے صاف اور گھن دار ہون ٭
ابو صالح سے روایت ہے کہ کعب احبار نے حضرت
عمر سے کہا مین آپکو توریت مین پاتا ہون کہ آپ
اللہ کی راہ مین شہید ہونگے حضرت عمر نے فرمایا مجھے شہادت
کہان نصیب ہوگی مین تو عرب کے جزیرہ مین ہون (یعنی یہان
تو سب مسلمان ہین پھر جہاد کی کیا صورت) بخاری مین اسلم کہتے
ہین کہ حضرت عمر نے فرمایا بارخدایا مجھے اپنی راہ مین شہادت
نصیب کر اور میری موت اپنے رسول کے شہر مین دے
موطا مین ہشام بن عروہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ
مسور بن مخرمہ نے خبر دی کہ ایک شخص عمر بن الخطاب کے
پاس رات مین کہ آپ زخمی ہوئے آیا اور حضرت عمر کو

الا المكتوبة وهو حديث صحيح اخرجه مسلم من حديث ابي هريرة وهذا المقام يستدعي التطويل والتفصيل فلشرح هنالك

عبد الرحمن بن عبد القاری
انه قال خرجتُ مع عمر بن الخطاب
لیلة فی رمضانَ الی المسجد فاذا
الناسُ اوزاعٌ متفرقونَ یُصلّی
الرجلُ لنفسه ویُصلّی الرجلُ فیصلی بصلوته الرهط
فقال عمر انی اری لو جمعتُ
هؤلاء علی قارئٍ واحدٍ لکانَ
امثل ثم عزم فجمعهم علی
اُبَیّ بن کعب قال ثم خرجتُ معه
لیلةً اخری والناسُ یُصلّون
بصلوة قارئهم قال عمر نعم البدعة هذه
والتی تنامون عنها افضل من التی تقومون
یرید اخر اللیل وکان الناس یقومون
اوّله رواه البخاری عن زید بن
اسلم عن ابیه انّ عمر بن الخطاب
یُصلّی من اللیلِ ماشاء الله حتی
اذا کان من اخر اللیلِ ایقظ اهلَه
للصلوة یقول لهم الصلوةَ الصلوةَ
ثم یتلو هذه الآیة وَأْمُرْ اَهلَکَ
بالصلوةِ واصطبر علیها لانسألک
رزقا نحن نرزقک والعاقبة
للتقوی رواه مالک عن زید بن

بخاری مین عبد الرحمن بن عبد القاری سے روایت ہے
کہ مین عمر بن الخطاب کے ساتھ رمضان مین ایک رات
کو مسجد مین آیا دیکھتا کیا ہون کہ لوگونکی جماعتین علیحدہ
علیحدہ نماز پڑھ رہی ہین کوئی آدمی تو اکیلا پڑھ رہا
ہے کسیکے پیچھے دس پانچ آدمی نماز پڑھ رہے ہین
تب حضرت عمرؓ نے کہا اگر مین ان سب لوگون کو
ایک قاری کے پیچھے جمع کردون تو بہت بہتر ہو پھر آپنے
قصداً ان سب لوگون کو ابی بن کعب پر جمع کردیا
(عبد الرحمن) کہتے ہین پھر مین دوسری رات حضرت عمرؓ
کے ساتھ نکلا اور سب لوگ اپنے قاری (ابی بن کعب) کے
پیچھے نماز پڑھ رہے تھے حضرت عمرؓ نے انھین دیکھکر
فرمایا یہ اچھی بدعت ہے اور جس رات کے حصہ مین تم
سوتے ہو وہ اس رات کے حصہ سے بہتر ہے جسمین
تم قیام کرتے ہو۔ حضرت عمرؓ کی مراد اس سے آخر شب تھی
(یعنی پچھلی رات پہلی رات سے بہتر ہے) اور اسوقت لوگ اول
شب قیام کرتے تھے۔ موطا مین زید بن اسلم اپنے باپ سے
روایت کرتے ہین کہ عمر بن الخطاب رات کو نماز پڑھا کرتے
تھے جب تک اللہ چاہتا تھا یہانتک کہ جب پچھلی رات ہوتی
تو آپ اپنے بی بی بچون کو نماز کے لئے جگاتے اور انسے
کہتے نماز پڑھو نماز پڑھو پھر یہ آیت پڑھتے اور اپنے گھر
والون کو نماز کا حکم کرا اور اسپر صبر کر ہم تجھ سے کوئی
روزی تو مانگتے ہی نہین ہم تجھکو روزی دیتے ہین اور انجام کی بہتری پرہیزگاری
سے ہے۔ موطا مین زید بن اسلم رضی اللہ عنہ

واعجبا لك يا عمرو بن العاص
لئن كنت تجد ثيابا افكل الناس
يجد ثيابا والله لو فعلتها
لكانت سنة بل اغسل ما رأيت
وانضح ما لم أر ٭ عن سعيد بن
المسيب ان مسلما ويهوديا
اختصما الى عمر فرأى الحق لليهودي
فقضى له عمر به فقال له اليهودي
والله لقد قضيت بالحق فضربه
عمر بالدرة وقال وما يدريك فقال
اليهودي والله انا نجد في التورية
انه ليس قاض يقضي بالحق الا كان
عن يمينه ملك وعن شماله ملك
يسددانه ويوفقانه للحق
ما دام مع الحق فاذا ترك الحق
عرجا وتركاه ٭ عن محمد بن
سيرين ان عمر بن الخطاب
كان في قوم وهم يقرؤن
القرآن فذهب لحاجته ثم
رجع وهو يقرأ القرآن فقال له
رجل يا امير المؤمنين أتقرأ ولست
على وضوء فقال عمر من افتاك بهذا أمسيلمة
رواهما مالك في الموطا عن

کی بات ہے اگر تمنے کپڑے پالیے تو کیا سب لوگون
کے پاس کئی کپڑے ہو سکتے ہین واللہ اگر مین یہ کام
کرون تو لوگون کے لیے سنت ہو جاوے بلکہ جہان
نجاست معلوم ہوگی مین اس کپڑے کو دھو ڈالتا ہون
اور جہان نہ معلوم ہوگی پانی چھڑک دیتا ہون ٭
موطا مین سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب
کے پاس ایک مسلمان اور ایک یہودی (جھگڑتے ہوئے) آئے
سو حضرت عمر نے یہودی کی جانب حق دیکھا اور اسیکے موافق
فیصلہ کیا یہودی نے آپ سے کہا واللہ تمنے سچا
فیصلہ کیا حضرت عمر نے اسے ایک کوڑا مارا کیونکہ انہین کیسی
خوشامد بری معلوم ہوتی تھی اور فرمایا تجھے کیونکر معلوم ہوا
یہودی نے جواب دیا ہم اپنی کتاب مین پاتے ہین کہ جو قاضی سچا
فیصلہ کرتا ہے اسکے داہنے اور بائین دو فرشتے ہوتے ہین سیدھی
راہ بتاتے ہین اور حق فیصلہ کی توفیق دیتے ہین جبتک قاضی
حق پر رہتا ہے مگر جب وہ حق کو چھوڑ دیتا ہے تو وہ فرشتے بھی
چھوڑ کر آسمان پر چڑھ جاتے ہین ٭
موطا مین محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب
لوگون مین بیٹھے تھے اور وہ لوگ قرآن پڑھ
رہے تھے سو حضرت عمر استنجا کرنے تشریف
لیگئے اور پھر آکر قرآن پڑھنے لگے ایک شخص نے
آپ سے کہا اے امیر المومنین آپ بے وضو
قرآن مجید پڑھتے ہین پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے کہا اسکا فتوی تجھے کسنے دیا کیا مسیلمہ نے

منها فی تلک الصحائف فیبعث
بها الی ازواج النبی صلی اللہ علیہ
وسلم ویکون الذی یبعث بہ
الی حفصۃ ابنتہ من اخر ذلک
فان کان فیہ نقصان کان فی
حظ حفصۃ قال فجعل تلک
الصحائف من لحم تلک الجزور
فبعث بہا الی ازواج النبی
صلی اللہ علیہ وسلم وامر بما
بقی من لحم تلک الجزور فصنع
فدعا علیہ المہاجرین والانصار
رواہ مالک فی الموطا وفی روایۃ
عن ام المومنین عائشۃ وعلی بن
ابی طالب رض سماہ الفاروق
فرق بین الحق والباطل عن
زید بن اسلم قال کتب ابو
عبیدۃ بن الجراح الی عمر بن
الخطاب یذکر لہ جموعا من
الروم وما یتخوف من امرہم
فکتب الیہ عمر اما بعد فانہ
مہما ینزل بعبد مومن منزل
شدۃ یجعل اللہ بعدہ فرجا
واللہ لن یغلب عسر یسرین

اس میوے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیون
کو بھیجتے اور سب سے پیچھے اپنی بیٹی حفصہ ام المومنین
کو بھیجا کرتے تھے سواگر اُس چیز مین کمی ہوتی اور بٹتے
بٹتے تھوڑی سی رہ جاتی تو حضرت حفصہ کے حصے مین
کمی ہوتی (راوی کہتے ہین) اسوقت بھی حضرت عمر
نے اُن نوکرون کو اس اونٹنی کے گوشت سے
بھر کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیون کے پاس پہلے
بھیجا پھر جو کچھ باقی رہا آپنے اُسکے پکانے کا حکم
فرمایا اور انصار و مہاجرین کی دعوت کی۔ ایک
روایت مین حضرت عائشہ اور علی بن ابی طالب رض
سے آیا ہے کہ حضرت عمر کا نام فاروق اسلیے
رکھا کہ انہون نے جھوٹ اور سچ مین جدائی ڈالی
موطا مین زید بن اسلم سے روایت ہے کہ ابو عبیدہ
بن جراح نے حضرت عمر کو روم کے لشکرون اور
اُنکے کامون سے جو خوف لاحق ہوا تھا لکھ بھیجا
حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے
جواب لکھا۔ حمد و ثنا کے بعد معلوم
ہو کہ مومن بندے پر جب کوئی سختی
اترتی ہے تو اللہ تعالی جل جلالہ
اُسکے بعد خوشی نصیب کرتا ہے اور
ایک سختی دو آسانیون پر غالب
نہین
ہو سکتی ہے

اسلم عن ابیه انه قال شرب
عمر بن الخطاب لبنا فاعجبه فسال
الذی سقاه من این هذا اللبن
فاخبره انه ورد ماء قد سماه فاذا
نعم من نعم الصدقة
وهم یسقون فحلبوا لی من
البانها فجعلته فی سقائی فهو
هذا فادخل عمر بن الخطاب
یده فاستقاءه رواه مالک
عن زید بن اسلم عن ابیه انه قال
لعمر بن الخطاب ان فی الظهر
ناقة عمیاء فقال عمر ادفعها
الی اهل بیت ینتفعون بها
قال فقلت وهی عمیاء قال
یقطرونها بالابل قال فقلت
کیف تاکل من الارض قال فقال
عمر امن نعم الجزیة هی ام من
نعم الصدقة فقلت بل من نعم
الجزیة فقال عمر اردتم والله
اکلها فقلت ان علیها وسم نعم
الجزیة فامر بها عمر فنحرت و
کان عنده صحاف تسع فلا
تکون فاکهة ولا طریفة الا جعل

اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن عمر
ابن الخطاب نے دودھ پیا اور وہ اُنکو بہت بھلا
معلوم ہوا سو جسنے آپکو وہ دودھ پلایا تھا اُس سے
دریافت کیا کہ یہ دودھ کہاں سے آیا اُس شخص نے حضرت
عمر کو خبر دی کہ میں ایک پانی پر گیا اور اُسکا نام لیکا
نام بھی لیا وہاں زکوٰۃ کے اونٹوں میں سے کئی اونٹ
پانی پی رہے تھے سو لوگوں نے اُن اونٹوں کا دودھ
مجھے دوہ کر دیا میں نے اُسے اپنے مشکیزہ میں رکھ لیا
سو یہی وہ دودھ تھا جو آپنے پیا تب عمر بن الخطاب نے
اپنا ہاتھ ڈالکر حلق کی راہ سے سب وہ دودھ نکال ڈالا۔
موطا میں زید بن اسلم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ
اُنہوں نے حضرت عمر بن الخطاب سے کہا کہ ظہر میں ایک اندھی
اونٹنی ہے تب حضرت عمر نے فرمایا اُسے کسی گھر والے کو دیدو
تاکہ وہ اُس سے نفع لیوے میں نے کہا جناب وہ تو اندھی ہے حضرت
عمر نے فرمایا اُسے اونٹوں کی قطار میں باندھ لیویں گے میں نے کہا وہ
زمین سے چارہ کس طرح کھاویگی راوی کہتے ہیں تب حضرت عمر
نے فرمایا وہ جزیہ کے اونٹوں میں سے ہے یا زکوٰۃ کے اونٹوں میں سے
میں نے کہا جزیہ کے اونٹوں میں ہے حضرت عمر نے فرمایا بخدا تم اُسکا کھانا چاہتے
ہو۔ میں نے کہا نہیں تو اُسپر جزیہ کا نشان موجود
ہے۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسکی قربانی کا
حکم دیا اور وہ ذبح کی گئی۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ
کے پاس نو کٹورے ظروف چینی تھے جب کبھی کوئی
میوہ یا تحفہ آتا تو آپ اُن کٹوروں میں رکھ کر

عن یحیی بن سعید أنّ عمر بن الخطاب کان یاکل خُبزًا بسمنٍ فدعی رجلًا من اهل البادیة فجعل یاکل ویتبع باللقمه وضَرَ الصحفةِ فقال له عمر کانك مقتفرٌ فقال واللہ ما اکلت سمنًا ولا رایت اکلًا بہ منذ کذا وکذا فقال عمر لا اکل السمن حتی یحیی الناسُ من اوّل ما یُحیَونَ رواہ مالك عن یحیی بن سعید انہ عمر بن الخطاب ادرك جابر بن عبد اللہ ومعہ حمال لحمٍ فقال ماھذا فقال یا امیر المومنین قرمنا الی اللحم فاشتریت بدرھم لحمًا فقال عمر ما یرید احدکم ان یطوی بطنہ عن جارہ وابن عمہ این تذھب عنك ھذہ الآیۃ اَذھبتم طیّبٰاتکم فی حیوتکم الدنیا واستمتعتم بھا رواہ مالك عن یحیی بن سعید انّ عمر بن الخطاب یقول کرم المومن تقواہ ودینہ حسبہ ومروتہ خلقہ والجرءۃ والجبن غرائز یضعھا اللہ

مؤطا میں یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ گھی سے لگا کر روٹی کھا رہے تھے ایک جنگلی آیا آپنے اُسے بلایا وہ بھی کھانے اور جلدی جلدی نوالے سے تارنے لگا پیالہ میں گھی کا میل کچیل روٹی کے ساتھ سب کھا گیا حضرت عمر نے فرمایا تو بڑا فاقہ زدہ ہے اُسنے کہا خدا کی قسم میں نے اتنے عرصے سے نہ خود گھی کھایا نہ کسیکو کھاتے دیکھا راسوجہ سے کہ اُس زمانہ میں ایک مدت سے قحط تھا اور لوگ سخت تکلیف میں تھی حضرت عمر نے فرمایا میں بھی گھی نہ کھاؤنگا جب تک لوگ پہلی سی حالت پر نہ پہونچ جاویں (یعنی قحط جاتا رہے اور ارزانی ہو جاوے) مؤطا میں یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب نے جابر بن عبد اللہ کو دیکھا کہ اُنکے ساتھ ایک گوشت کا بوجھ ہے حضرت عمر نے فرمایا یہ کیا ہے جواب دیا اے امیر المومنین ہمیں گوشت کی خواہش تھی سو ایک درہم کا گوشت خرید کر لایا ہوں حضرت عمر نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی یہ بات نہیں چاہتا کہ اپنے پیٹ کو مار کر اپنے پڑوسی اور چچازاد بھائی کو کھلاوے تمہارا خیال اوسی آیت سے کہاں گیا کہ تم نے اپنے مزے دنیا ہی میں اُڑا لئے اور خوب فائدے اُٹھا لیے مؤطا میں یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے مؤمن کی عزت تقوے میں ہے اور دین اُسکی شرافت ہے اور مروت اُسکا خلق ہے بہادری اور نامردی دو نوں جبلی صفتیں ہیں جنہیں اللہ جہاں چاہتا ہے رکھتا ہے

وان الله يقول في كتابه يا يها
الذين امنوا اصبروا وصابروا
ورابطوا واتقوا الله لعلكم تفلحون
رواه مالك عن زيد بن اسلم
ان عمر بن الخطاب يقول اللهم
لا تجعل قتلي بيد رجل صلى لك
سجدة واحدة يحاجني بها عندك
يوم القيمة عن زيد بن اسلم
ان عمر بن الخطاب كان يقول
اللهم اني اسئلك شهادة في
سبيلك ووفاة ببلد رسولك
عن علي قال ما علمت احدا
اختارها الا مختفيا الا
عمر بن الخطاب فانه
لما هم بالهجرة
تقلد سيفه وتنكب قوسه و
انتضى في يده اسهما واتى الكعبة
واشراف قريش بفنائها فطاف
سبعا ثم صلى ركعتين عند المقام
ثم اتى حلقهم واحدة واحدة فقال
شاهت الوجوه من اراد ان تثكله
امه ويؤتم ولده ويرمل زوجته
فليلقني وراء هذا الوادي فما تبعه منهم احد

اور حق سبحانہ تعالیٰ اپنی مقدس کتاب میں فرماتا ہے اے
ایمان والو مصیبتوں اور کفار کے مقابلہ میں صبر کرو اور
جہاد پر قائم رہو اور اللہ سے ڈرو شاید تم نجات پاؤ
موطا میں زید بن اسلم سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب
فرمایا کرتے تھے خداوندا مجھے ایسے آدمی کے ہاتھ سے
مت قتل کرائیو جسنے تیرے لئے ایک سجدہ بھی کیا ہو
کہ مبادا اس سجدہ کی وجہ سے قیامت کے دن مجھ سے
تیرے پاس جھگڑے ۔ موطا میں زید بن اسلم سے روایت ہے
کہ عمر بن الخطاب فرماتے تھے اے پروردگار میں تیری راہ میں
شہید ہونا چاہتا ہوں اور تیرے رسول کے شہر میں
مرنے کی آرزو رکھتا ہوں۔ حضرت علی فرماتے ہیں کہ
میں سوائے عمر بن الخطاب کے کسیکو نہیں جانتا کہ اسنے
کھلم کھلا ہجرت کی ہو جب عمر بن الخطاب نے ہجرت کا ارادہ
کیا تو اپنی تلوار لگائی اور کندھے پر کمان رکھی
اور ترکش سے تیر نکال کر ہاتھ میں لئے اور کعبہ میں آئے
اسوقت کعبہ کے صحن میں اشراف قریش موجود
تھے آپنے سات بار طواف کیا پھر مقام کے پاس آکر
دو رکعت نماز پڑھی اور قریش کے حلقوں پر الگ الگ گذر
کرکے فرمایا تمہارے منہ برے ہوں جو کوئی اپنی
ماں کو اپنے اوپر رلانا اور اپنے بچوں کو یتیم چھوڑنا
اور اپنی بیوی کو رانڈ کرنا چاہے وہ مجھ سے اس میدان
میں مقابلہ کیلیے پہنچے ۔ پھر ملاقات کرنے سوا انمیں
سے کوئی بھی آپ کے پیچھے نہ گیا + + + +

كتاب الله فقد رجم رسول الله صلعم ورجمنا والذى نفسى بيده لولا أن يقول الناس زاد عمر بن الخطاب فى كتاب الله لكتبتها الشيخ والشيخة اذا زنيا فارجموهما البتة فانا قد قرأناها قال سعيد بن المسيب فما انسلخ ذو الحجة حتى قتل عمر بن خطاب رحمه الله رواه مالك

عن عبد الله بن عمر بن الخطاب أن عمر بن الخطاب رأى على طلحة بن عبيد الله ثوبًا مصبوغًا وهو محرم فقال عمر ما هذا الثوب المصبوغ يا طلحة فقال طلحة يا امير المومنين انما هو مدر فقال عمر انكم ايها الرهط ائمة يقتدى بكم الناس فلو أن رجلًا جاهلًا راى هذا الثوب يقال إن طلحة بن عبيد الله قد كان يلبس الثياب المصبغة فى الاحرام فلا تلبسوا ايها الرهط شيئًا من هذه الثياب المصبغة رواه مالك

عن ابن مسعود قال لو علم عمر وضع فى كفة ميزان ووضع علم احياء الارض فى كفة لرجح عمر

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا اور ہمنے بھی لوگوں کو رجم کیا۔ اُس ذات کی قسم جسکے قبضۂ قدرت مین میری جان ہے اگر مجھے اس بات کا خوف نہوتا کہ لوگ یون کہنے لگینگے کہ عمر نے کتاب اللہ مین زیادتی کی تومین اس آیت کو ضرور لکھدیتا یعنی محصن مرد اور عورت جب زنا کرین تو اُن دونونکو سنگسار کرنا چاہئے ہمنے ابتدا مین اس آیت کو قرآن مین پڑھا ہو (پھر منسوخ ہوگئی) سعید بن المسیب کہتے ہین ذیحجہ کا پورا مہینا نگذرا تھا کہ حضرت عمر شہید ہوگئے۔ موطا مین عبد اللہ بن عمر بن الخطاب سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے طلحہ کو احرام مین رنگین کپڑا پہنے ہوے دیکھا حضرت عمر نے فرمایا اے طلحہ یہ رنگین کپڑا کیسا ہے طلحہ نے کہا اے امیر المومنین یہ تو مٹی سے رنگا ہوا ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا اے لوگو تم لوگون کے امام ہو اور لوگ تمہاری پیروی کرتے ہین اگر کوئی نادان آدمی اس رنگین کپڑے کو دیکھیگا تو یون ہی کہیگا کہ طلحہ بن عبید اللہ احرام مین رنگین کپڑے پہنتے ہین سو تم اے صحابہ کی جماعتو ان رنگین کپڑون مین سے کچھ نہ پہنو۔

طبرانی اور حاکم ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ اگر حضرت عمر کا علم ترازو کے ایک پلے مین اور تمام زمین والون کا علم دوسرے پلے مین رکھا جائے تو حضرت عمر کا پلہ اُن تمام پلہ بھاری

حیث یشاء فالجبان یفر عن ابیه
وامه والجری یقاتل عمن لا
یؤب به الی رحله و القتل حتف
من الحتوف والشهید من احتسب
نفسه علی الله رواه مالک عن یحیی
بن سعید عن سعید بن المسیب
انه سمعه یقول لما صدر عمر بن
الخطاب رضی الله عنه من منی
اناخ بالابطح ثم کوم کومة
ثم طرح علیها رداءه و استلقی
ثم مد یدیه الی السماء فقال
اللهم کبرت سنی وضعفت
قوتی وانتشرت رعیتی فاقبضنی
الیک غیر مضیع ولا مفرط ثم
قدم المدینة فخطب الناس ثم
قال یا ایها الناس قد سنت
لکم السنن و فرضت لکم الفرائض
وترکتم علی الواضحة الا ان
تضلوا بالناس یمینا وشمالا
وضرب باحدی یدیه علی
الاخری ثم قال ایاکم ان
تهلکوا عن ایة الرجم ان
یقول قائل لا نجد حدین فی

نامرد تو اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر بھاگتا ہے اور بہادر
ایسے شخص سے لڑتا ہے کہ جسکو جانتا ہے کہ گھر تک جانے
دیگا اور قتل ہونا موتوں میں سے ایک موت ہے اور شہید وہ
ہے جو اپنی جان کو خوشی سے اللہ کی راہ میں سپرد کرے
موطا میں یحیی بن سعید سعید بن المسیب سے روایت کرتے
ہیں کہ انہوں نے ابن المسیب سے سنا کہ جب عمر
ابن الخطاب رضی اللہ عنہ منی سے لوٹے (یہ حج حضرت
عمر کا ۲۳ ہجری میں اخیر تھا) تو اپنی اونٹنی کو ابطح لاکے
موضع ہے مکہ کے قریب جسے محصب بھی کہتے ہیں) میں
بٹھا کر کنکریوں کا ایک ڈھیر بنایا پھر اس پر اپنی چادر بچھا کر چت
لیٹ گئے اور اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر فرمایا
الٰہی میری عمر بہت ہو گئی اور میری قوت بالکل گھٹ
گئی اور میری رعیت دور دراز ملکوں میں پھیل گئی سو اب
تو مجھے اپنی طرف اٹھا لے اس حال میں کہ میں تیرے احکام
کو ضایع کروں اور نہ عبادت میں کسی قسم کی تقصیر کروں پھر
مدینہ آکر لوگوں کو خطبہ سنایا اور فرمایا اے لوگو تمام طریقے مقرر ہو
گئے اور جتنے فرائض تھے سب مقرر ہو گئے اور تم ایک
صاف اور سیدھی راہ پر چھوڑ دیے گئے اب ایسا ہو کہ تم
لوگوں کو دائیں بائیں گمراہ اور بے راہ کر دو اور خود
بھی بہک جاؤ اور اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ
پر مارا - پھر فرمایا رجم کی آیت بھول نے سے اپنے کو
بچاؤ مبادا کوئی کہنے والا کہے کہ ہم کتاب اللہ
میں رجم کی حد نہیں پاتے

لونقص المال و هلك لضمنتاه فقال عمر ادّياه فسكت وراجعه عبيد الله فقال رجل من جلساء عمر يا امير المؤمنين لو جعلته قراضًا فقال عمر قد جعلته قراضًا فاخذ عمر راس المال ونصف ربحه واخذ عبد الله وعبيد الله نصف ربح المال عن محمد بن شهاب الزهري عن عروة بن الزبير ان خولة بنت حكيم دخلت على عمر بن الخطاب فقالت ان ربيعة بن امية استمتع بامرأة مولدة فحملت منه فخرج عمر بن الخطاب فزعًا يجر رداءه فقال هذه المتعة لو كنت تقدمت فيها لرجمت عن ابي الزبير المكي ان عمر بن الخطاب اتي بنكاح لم يشهد عليه الا رجل وامرأة فقال هذا نكاح السر ولا اجيزه ولو كنت تقدمت فيه لرجمت الاحاديث الثلثة كلها رواها مالك في الموطا باسانيد صحيحة عن ابن شهاب قال ثعلبة بن مالك ان عمر بن الخطاب قسم مروطًا بين نساء من نساء المدينة فبقي مرط جيد فقال له بعض من عنده يا امير المومنين اعط هذا ابنت رسول الله صلعم التي عندك يريدون ام كلثوم بنت علي فقال عمر ام سليط احق وام سليط من نساء الانصار من بايع رسول الله صلعم قال عمر فانها كانت تزفر

اے امیر المومنین تمہیں یہ بات لایق نہیں ہے اگر مضاربت کا مال کم ہو جاتا یا بالکل جاتا رہتا تو تمہیں اسکی ضمانت دینی ہوتی حضرت عمر نے فرمایا نہیں یہ دو پھر عبد اللہ تو چپکے ہو گئے مگر عبید اللہ نے وہی جواب دیا اتنے میں ایک شخص حضرت عمر کے ہمنشینوں میں (عبد الرحمن بن عوف) بول اٹھے اے امیر المومنین تم اسے اگر مضاربت کر دو تو بہت بہتر ہے آپنے انکے کہنے سے اصل مال اور نصف نفع لے لیا اور عبد اللہ وعبید اللہ نے آدھا نفع حاصل کیا۔

موطا میں عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ خولہ بنت حکیم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آکر کہنے لگیں کہ ربیعہ بن امیہ نے ایک مولدہ عورت سے متعہ کیا ہے اور وہ ربیعہ سے حاملہ ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ گھبرا کر چادر گھسیٹتے ہوئے باہر نکلے اور فرمایا یہ متعہ ہے اگر میں اسکی پہلے سے ممانعت کر دیتا تو ضرور اسے رجم کرتا۔ موطا میں ابو زبیر مکی سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب کے پاس ایک ایسے نکاح کا ذکر آیا جس میں ایک مرد اور ایک عورت کے سوا دوسرا گواہ نہ تھا آپنے فرمایا یہ چوری چھپے کا نکاح ہے میں اسے جائز نہیں رکھتا اگر میں پہلے سے منع کر چکا ہوتا تو ضرور رجم کرتا۔ بخاری میں ابن شہاب سے روایت ہے کہ ثعلبہ بن مالک کہتے ہیں عمر بن خطاب نے کچھ چادریں تقسیم کیں ان میں ایک عمدہ بہتر چادر بچ گئی انکے پاس بیٹھنے والے بعض صاحبوں نے کہا اے امیر المومنین یہ چادر بنت رسول کو دیجیے جو آپکے نکاح میں ہیں اور مراد انکی ام کلثوم بنت علی تھیں حضرت عمر نے فرمایا ام سلیط انصاریہ اسکی زیادہ مستحق ہیں اور وہ ان عورتوں میں ہیں جنھوں نے رسول اللہ سے بیعت کی

بعلمهم ولقد كانوا يرون ان
ذهب بتسعة اعشار العلم زيد بن اسلم
عن ابيه انه قال خرج عبد الله
وعبيد الله ابنا عمر بن الخطاب فى
جيش الى العراق فلما قفلا مرا على
ابى موسى الاشعرى وهو امير
البصرة فرحّب بهما وسهّل ثم
قال لو اقدر لكما على امر انفعكما
به لفعلت ثم قال بلى هنا مال
من مال الله اريد ان ابعث به
الى امير المؤمنين ويكون لكما
الربح فقالا وددنا ففعل
وكتب الى عمر بن الخطاب
ان ياخذ منهما المال فلما قدما
باعا فاربحا فلما دفعا
ذلك الى عمر بن الخطاب قال
اكل الجيش اسلفه مثل
ما اسلفكما قالا لا فقال عمر
بن الخطاب ابنا امير المؤمنين
فاسلفكما اديا المال
وربحه فاما عبد الله فسكت
واما عبيد الله فقال ما ينبغى
لك يا امير المؤمنين هذا

بیماری ہوگا بلاشبہ صحابہ رسول اللہ جانتے تھے کہ حضرت
عمر نو عشر علم کا حصہ لیگئے - موطا میں زید بن اسلم اپنے
باپ سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ اور عبیداللہ حضرت
عمر کے صاحبزادے عراق کی طرف ایک لشکر کے ساتھ جہاد
کے لئے نکلے وہاں سے لوٹتے وقت ابوموسیٰ اشعری کے پاس
جو بصرے کے حاکم تھے گئے ابوموسیٰ نے مرحبا اور
شاباش کے بعد کہا کاش میں کسی ایسی بات پر جو
تمہیں بہت نفع پہونچاتی قادر ہوتا تو ضرور کرتا ہاں
میرے پاس اللہ کے مال میں سے کچھ مال ہے جسے
میں حضرت عمر کے پاس بھیجنا چاہتا ہوں سو میں
تمہیں اس روپے کو قرض دیئے دیتا ہوں اسکا عراق
کے اسباب میں سے کوئی اسباب خریدلو پھر مدینہ میں جاکر اسے
بیچ ڈالنا اور اصل روپیہ حضرت عمر کو دیدینا اور جو نفع ہو وہ تم
لیلینا ان دونوں نے کہا ہم یہی چاہتے ہیں حضرت ابوموسیٰ نے
ایسا ہی کیا اور امیر المؤمنین عمر بن الخطاب کو لکھ بھیجا کہ ان
دونوں سے اصل روپیہ وصول کر لیجیگا جب وہ دونوں مدینہ میں آگئے
تو وہ مال بیچکر سب نفع اٹھایا پھر اصل روپیہ عمر بن الخطاب کے
پاس لیکر گئے حضرت عمر نے فرمایا کیا ابوموسیٰ تمام لشکر کے
آدمیوں کو قرض دیتے ہیں جیسے تمکو دیا وہ بولے نہیں پھر عمر
ابن الخطاب نے فرمایا تمہیں امیر المؤمنین کا بیٹا سمجھکر
انہوں نے قرض دیا ہوگا تمکو چاہیے کہ اصل مع نفع دونوں
ادا کرو - عبداللہ تو یہ سنکر خاموش ہوگئے
لیکن عبیداللہ نے کہا * * * * *

هريرة واعطاني نعليه فقال
اذهب بنعليّ هاتين فمن لقيك من
وراء هذا الحائط يشهد ان لا اله
الا الله مستيقنا بها قلبه فبشره
بالجنة فكان اول من لقيت عمر
فقال ما هاتان النعلان يا ابا هريرة
فقلت هاتان نعلا رسول الله
صلى الله عليه وسلم بعثني
بهما من لقيت يشهد أن لا اله
الا الله مستيقنا بها قلبه بشرته
بالجنة فضرب عمر بين ثديي
فخررت لاستي فقال ارجع
يا ابا هريرة فرجعت الى رسول
الله صلى الله عليه وسلم
فاجهشت بالبكاء وركبني عمر
فاذا هو على اثري فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم ما لك
يا ابا هريرة فقلت لقيت عمر
فاخبرته بالذي بعثني به فضرب
بين ثديي ضربة خررت
لاستي فقال ارجع قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم يا عمر
ما حملك على ما فعلت قال

دونوں جوتیاں مجھے دیکر فرمایا اے ابوہریرہ یہ میری
دونوں جوتیاں لیجا اور اس باغ کے پیچھے جو کوئی
آدمی تجھ سے ملے اور اس بات کی گواہی دے کہ
خدا کے سوا اور کوئی معبود نہیں مگر اسپر اسکا دل یقین
کرنیوالا ہو تو اُسے بہشت کی خوشخبری دے سو سب سے
پہلے میں حضرت عمر سے ملا انہوں نے پوچھا اے ابوہریرہ یہ کیسی
جوتیاں ہیں میں نے کہا یہ دونوں جوتیاں حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں مجھے ان دونوں کے ساتھ
بھیجا ہے کہ جو کوئی مجھ سے ملے اور اس بات کی
گواہی دے کہ خدا تعالی کے سوا کوئی معبود نہیں مگر اسپر
اُسکا دل یقین کرنیوالا ہو تو اُسے میں جنت کی بشارت
دوں حضرت عمر نے بیچ میرے سینہ پر ایسا تھپڑ مارا کہ
میں چوتڑوں کے بل گر پڑا پھر فرمایا اے ابوہریرہ پھر جا سو میں آنحضرت
صلعم کے پاس پھر آیا اور رونے کی نہایت چاہی اتنے
میں عمرؓ بھی میرے پیچھے پیچھے اور قدم بقدم آپہنچے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے
ابوہریرہ تجھے کیا ہوا میں نے عرض کی کہ میں عمر
رضی اللہ عنہ سے ملا اور جس چیز کے ساتھ
آپنے مجھے بھیجا تھا میں نے حضرت عمر کو اسکی
خبر دی سو عمرؓ نے میرے سینے میں ایسا مارا اور
دھکا دیا کہ میں چوتڑوں کے بل گر پڑا اور کہا پھر
جا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اے عمر اس تمہارے کرنے پر کیا باعث ہوا تم نے جو کیا

لنا اقرب يوم احد رواه البخاري وقال تز

فريب غ عن ابي هريرة رضي الله عنه قال كنا
قعودا حول رسول الله صلعم ومعنا ابو بكر
وعمر في نفر فقام رسول الله
صلى الله عليه وسلم من بين
اظهرنا فابطأ علينا وخشينا ان
يقتطع دوننا وفزعنا خشية فقمنا
فكنت اول من فزع فخرجت
ابتغي رسول الله صلى الله عليه
وسلم حتى اتيت حائطا للانصار
لبني النجار فدرت به هل اجد له
بابا فلم اجد فاذا ربيع يدخل
في جوف حائط من بئر خارجة
والربيع الجدول قال فاحتفزت
فدخلت على رسول الله صلى الله
عليه وسلم فقال ابو هريرة
فقلت نعم يا رسول الله قال ما
شانك قلت كنت بين اظهرنا
فقمت فابطأت علينا فخشينا
ان تقتطع دوننا ففزعنا فكنت
اول من فزع فاتيت هذا الحائط
فاحتفزت كما يحتفز الثعلب و
هؤلاء الناس ورائي فقال يا ابا

... مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ ہم رسول خدا صلعم کے گرد بیٹھے تھے اور ہمارے ساتھ ابو بکر و
عمر بھی ایک جماعت میں بیٹھی تھی سو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ہم میں سے اٹھکر کہیں تشریف
لیگئے اور دیر تک ہمارے پاس نہ آئے ہمیں خوف
ہوا کہ مبادا آپ کو ایذا پہونچائے جاوین اور
ہم یہیں بیٹھے رہیں سو ہم گھبرا کر کھڑے ہو گئے اور
سب سے پہلے میں ہی گھبرایا پھر میں رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کو ڈھونڈنے نکلا یہاں تک کہ انصار کے
باغ میں جو بنی نجار کا تھا پہونچا اور اسکا دروازہ ڈھونڈنے
پانے کے لئے باغ کے اردگرد پھرنے لگا سو میں نے
اسکا دروازہ نہ پایا ہاں ایک نالی باغ کے اندر باہر کے
کنوے سے آتی تھی (راوی کہتا ہے) ربیع نالی
کا نام ہے (ابو ہریرہ کہتے ہیں) پھر میں سمٹ کر
اس نالی میں گھسا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کے پاس آیا حضرت نے کہا ابو ہریرہ ہے میں بولا
جی ہاں اے رسول خدا فرمایا تیرا کیا حال ہے
میں نے عرض کیا آپ ہم لوگوں میں بیٹھے تھے
پھر کھڑے ہو گئے اور بہت دیر لگائی سو ہم ڈر گئے کہ مبادا
آپ ہمارے سوا کسی کے لیے ایذا پہونچائے جاویں تو ہم سب
گھبرا گئے اور سب سے پہلے مجھ ہی کو گھبراہٹ ہوئی پھر میں اس
باغ میں آیا اور لومڑی کی طرح سمٹ کے یہاں آن پہونچا اور
یہ لوگ میرے پیچھے ہیں پھر رسول اللہ صلعم اپنی

شافيا فنزلت هذه الاية فهل
انتم منتهون فقال عمر انتهينا
رواه ابو داود وعن امير المومنين
عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال
سمعت هشام بن حكيم بن حزام
يقرأ سورة الفرقان على غير
ما اقرأها وكان رسول الله صلى
الله عليه وسلم اقرأنيها فكدت
ان اعجل عليه ثم امهلته حتى
انصرف ثم لببته بردائه فجئت
به رسول الله صلى الله عليه
وسلم فقلت يا رسول الله
اني سمعت هذا يقرأ سورة
الفرقان على غير ما اقرأتنيها
فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم ارسله اقرأ فقرأ القراءة
التي سمعته يقرأ فقال رسول
الله صلعم هكذا انزلت ثم قال لي اقرأ فقرأت
فقال هكذا انزلت ان هذا القرآن انزل
على سبعة احرف فاقرأوا ما
تيسر منه رواه البخاري والمسلم
واللفظ لمسلم امير المومنين
امام المتقين عبد الله بن

کافی فیصلہ فرما اسوقت یہ آیت نازل ہوئی فہل انتم
منتہون - یعنی کیا تم باز رہنے والے ہو تب عمر نے
فرمایا ہم باز رہے - بخاری مسلم مین عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مین نے ہشام بن
حکیم بن حزام کو سورۂ فرقان پڑھتے سنا مگر جسطرح
مین اس سورت کو پڑھتا تھا اور جسطرح رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پڑھایا تھا اُسکے مخالف
سو مین قریب تھا کہ اُسکے پکڑنے اور لڑنے مین جلدی
کرون مگر مین نے اتنی مہلت دی کہ وہ نماز سے
فارغ ہوگیا پھر مین نے اُسکی گردن مین اپنی چادر ڈالکر
کھینچا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لاکر عرض
کیا اے رسول خدا مین نے اسے سورۂ فرقان پڑھتے سنا
اسطرح جسطرح آپنے مجھے پڑھایا اُسکے مخالف - آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر ہشام کو چھوڑدو
پھر ہشام سے فرمایا کہ سورۂ فرقان پڑھو اُسنے
پڑھی جیسا مین نے اُسسے پڑھتے سنا تھا پھر آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسیطرح تو مجھ پر اتاری
گئی ہے پھر مجھ سے ارشاد فرمایا کہ اے عمر اب تم
پڑھو مین نے بھی پڑھا فرمایا اسطرح بھی یہ سورت اتاری
گئی ہے - بلاشبہ یہ قرآن سات طرح پر اتارا گیا ہے پس
جسطرح آسان معلوم ہو پڑھو ؛
حضرت امیر المومنین امام المتقین
عبد اللہ بن عثمان ابو بکر

یا رسول الله بابی انت وامی
ابعثت ابا هریرة بنعلیك من
لقی یشهد ان لا اله الا الله
مستیقنا بها قلبه بشره بالجنة
قال نعم قال فلا تفعل فانی
اخشی ان یتکل الناس علیها فخلهم
یعملون فقال رسول الله صلی
الله علیه وسلم فخلهم رواه
مسلم عن عمر بن الخطاب
قال لما نزل تحریم الخمر قال
عمر اللهم بین لنا فی الخمر بیانا
شافیا فنزلت الایة التی فی
البقرة یسئلونك عن الخمر والمیسر
قل فیهما اثم کبیر الایة فدعی
عمر فقرئت علیه قال اللهم بین
لنا فی الخمر بیانا شافیا فنزلت
الایة التی فی النساء یایها الذین
امنوا لا تقربوا الصلوة وانتم
سکاری فنادی منادی رسول
الله صلی الله علیه وسلم اذا اقیمت
الصلوة ینادی ان لا یقربن الصلوة
سکران فدعی عمر فقرئت علیه
فقال اللهم بین لنا فی الخمر بیانا

اے رسول خدا آپ پر سے میرے ماں باپ قربان
ہوں کیا ابوہریرہ کو اپنی جوتیاں دیکر آپنے اسواسطے
بھیجا تھا کہ جو کوئی اُس سے ملے اور اس بات کی گواہی
دیتا ہو کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ یہ بات یقین قلب
کے ساتھ کہتا اُسے بہشت کی خوشخبری دے حضرتنے
فرمایا ہاں عمر نے کہا آپ ایسا نکیجئے کیونکہ مجھے خوف ہیکہ لوگ
اسپر بھروسہ کر لینگے آپ اُنھیں چھوڑ دیجئے کہ وہ عمل
کریں تب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب اُنھیں
چھوڑ دے۔ ابو داود میں عمر بن الخطاب سے روایت ہیکہ
جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو حضرت عمر نے فرمایا
الٰہی شراب کے بارہ میں ہمارے لئے شافی اور کافی بیان کر
پس وہ آیت جو سورہ بقر میں ہے یسئلونک عن الخمر والمیسر
نازل ہوئی یعنی اے محمد تجھے جوے اور شراب کی بابت
سوال کرتے ہیں سو تم کہدو ان دونوں میں کبیرہ گناہ ہے
اسکے نزول کے بعد حضرت عمرؓ بلائے گئے اور یہ آیت اُنپر
پڑھی گئی انکو اس سے پوری تسلی نہوئی دوبارہ کہا خداوندا
شراب میں شافی بیان فرما پھر سورۂ نساء کی آیت یا ایہا
الذین آمنوا لا تقربوا الصلوٰة الخ اتری سو رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کا منادی ندا کرتا تھا جب
نماز کی اقامت پڑھی جاتی تھی کہ مست آدمی
نماز کے نزدیک نہ آئے اُس وقت بھی حضرت
عمر بلائے گئے اور اُنپر یہ آیت پڑھی گئی انکی پھر بھی تسکین
نہوئی اور وہی لفظ فرمایا کہ اے بار خدا شراب کے بارہ میں کچھ

ابن عباس يقول وضع عمر
على سريره فتكنفه الناس
يدعون ويصلون قبل ان
يرفع وانا فيهم فلم يرعني
الا رجل اخذ منكبي فاذا علي
فترحم على عمر وقال ما خلفت
احدا احب الي ان القى الله بمثل
عمله منك وايم الله اني كنت
لاظن ان يجعلك مع صاحبيك
وحسبت اني كنت كثيرا اسمع
النبي صلى الله عليه وسلم يقول
ذهبت انا وابو بكر وعمر ودخلت
انا وابو بكر وعمر وخرجت انا
وابو بكر وعمر وفي رواية انه
عنه قال اني لواقف في قوم
فدعوا الله لعمر وقد وضع على
سريره اذا رجل من خلفي قد
وضع مرفقه على منكبي يقول
يرحمك الله اني لارجو ان
يجعلك الله مع صاحبيك لاني
كثيرا ما كنت اسمع رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقول
كنت وابو بكر وعمر فعلت وابو بكر

ابن عباس سے سنا وہ کہتے تھے کہ حضرت عمر وفات کے
بعد جب تختہ پر غسل کے لئے رکھے گئے اور لوگوں نے کفن پہنایا
تو جنازہ اٹھنے سے پہلے لوگ دعائے خیر کرنے اور درود بھیجنے
لگے اسوقت میں بھی انھیں میں تھا مجھے کسی چیز نے
بجز اسکے خوف میں نہ ڈالا کہ ایک مرد نے میرے دونوں
مونڈھے آکر پکڑ لئے میں مڑ کر کیا دیکھتا ہوں کہ وہ حضرت
علی ہیں اول تو انہوں نے حضرت عمر پر رحمت بھیجی پھر فرمایا اے
عمر بن الخطاب رسول اللہ کے خلیفہ آپنے اپنے پیچھے کسی شخص کو ایسا نہیں
چھوڑا کہ وہ آپ سے زیادہ مجھے محبوب ہو جسکی ملاقات کروں میں اسکے
ساتھ مثل اسکے عملوں اور میں اسبات کا یقین رکھتا تھا کہ تمہیں تمہارے
دونوں یاروں کے ساتھ خدا تعالیٰ ملادے اور میں یہ بھی جانتا ہوں
کہ بارہا رسول اللہ صلعم سے میں نے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ فلانے کام کو
میں اور ابو بکر و عمر گئے فلاں مسجد میں گیا میں اور ابو بکر و عمر داخل ہوئے فلانے
سے میں اور ابو بکر و عمر نکلے اور دوسری روایت میں ابن عباس
فرماتے ہیں کہ میں قوم کے لوگوں میں کھڑا تھا جس وقت انہوں نے
حضرت عمر کے لئے دعاء خیر مانگی اسوقت کہ حضرت عمر کا جنازہ
تختہ پر رکھا گیا تھا تب میں ایک شخص نے پیچھے سے آکر میرے مونڈھوں پر
اپنی کہنیاں رکھا کہتا تھا (اے عمر بن الخطاب) خدا
تجھ پر رحم کرے بلاشبہ مجھ کو امید ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ تمہیں تمہارے
دونوں یاروں (حضرت نبی اور حضرت ابو بکر) کے ساتھ ملادے (قبر میں یا جنت
میں) کیونکہ میں رسول اللہ صلعم سے اکثر سنتا تھا فرماتے
تھے فلانے مکان میں میں اور ابو بکر اور عمر تھے
فلانا کام میں نے اور ابو بکر و عمر نے کیا

مناقب ابی بکر الصدیق العتیق وامیر المومنین امام المسلمین ابو حفص الفاروق عمر بن الخطاب علیہما الصلوٰۃ والسلام

عن عبد الرحمٰن بن صخر الدوسی ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال بینما رجل یسوق بقرۃ اذا عیی فرکبہا فقالت انا لم نخلق لہذا انما خلقنا لحراثۃ الارض فقال الناس سبحان اللہ بقرۃ تتکلم فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فانی اومن بہ انا و ابو بکر وعمر وما ہما ثم وقال بینما رجل فی غنم لہ اذ عدی الذئب علے شاۃ منہا فاخذہا فادرکہا صاحبہا فاستنقذہا فقال لہ الذئب فمن لہا یوم السبع یوم لا راعی لہا غیری فقال الناس سبحٰن اللہ ذئب یتکلم فقال اومن بہ انا وابو بکر وعمر وما ہما ثم رواہ البخاری والمسلم عن ابن ابی ملیکۃ انہ سمع

صدیق عتیق اور حضرت امیر المومنین امام المسلمین ابو حفص فاروق عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما کے مناقب اور فضائل میں

بخاری مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک وقت ایک شخص بیل کو ہانکے لئے جاتا تھا جب تھک گیا تو اسپر سوار ہوگیا۔ بیل بولا ہم سواری کے لئے پیدا نہیں ہوئے ہیں۔ ہاں زمین کی کشت کاری کے واسطے مخلوق ہوئے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو لوگ تھے انہوں نے متعجب ہوکر کہا سبحان اللہ بیل بولتا ہے سو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اسکی بات کرنے پر ایمان رکھتا ہوں اور ابو بکر و عمر بھی (راوی کہتا ہے حالانکہ اس مقام پر یہ دونو صاحب تھے پھر ابو ہریرہ نے کہا ایک روز وقت ایک شخص اپنی بکریوں میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک بھیڑیے نے اس ریوڑ کی ایک بکری پر حملہ کیا اور بکری پکڑ کر لے چلا اتنے میں اسکا مالک پہونچا اور بھیڑیے سے اس بکری کو چھڑا لیا پس اس شخص سے بھیڑیا بولا اچھا سبع کے دن اس بکری کا کون نگہبان ہوگا جس دن کہ میرے سوا کوئی چرانے والا نہ ہوگا پس لوگوں نے متعجب ہوکر کہا سبحان اللہ بھیڑیا بولتا ہے حضرت نے فرمایا میں اسکے کلام کرنے پر ایمان لایا اور ابو بکر و عمر بھی حالانکہ وہ دونو اسجگہ نہ تھے بخاری میں ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ انہوں نے

الترمذی عن انس بن مالک رضی الله عنه قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا دخل المسجد لم یرفع احد راسه غیر ابی بکر وعمر کانا یتبسمان الیه ویتبسم الیهما رواه الترمذی وقال هذا حدیث غریب عن انس ان رجلا سأل النبی صلی الله علیه وسلم عن الساعة فقال متی الساعة قال وماذا اعددت لها قال لا شیء الا انی احب الله ورسوله فقال انت مع من احببت قال انس فما فرحنا بشیء فرحنا بقول رسول الله صلی الله علیه وسلم انت مع من احببت قال انس فانا احب النبی صلی الله علیه وسلم وابا بکر وعمر وارجو ان اکون معهم بحبی ایاهم وان لم اعمل بمثل اعمالهم رواه البخاری

عن علی انه قال یوم الجمل ان رسول الله

ترمذی مین انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد مین آتے تھے تو خوف کی وجہ سے صحابہ مین سے کوئی بھی آپکو سر اُٹھا کر نہ دیکھتا تھا الا ابوبکر و عمر آپ کی طرف دیکھتے اور مسکراتے تھے اور آپ بھی انہین دیکھکر تبسم فرماتے تھے۔ ترمذی کہتے ہین یہ حدیث غریب ہے +

بخاری مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کی بابت سوال کیا کہ وہ کب قایم ہوگی آپنے فرمایا تونے قیامت کے لئے کونسے نیک عمل تیار کر رکھے ہین۔ اُسنے کہا میرے پاس تو بجز اللہ و رسول کی محبت کے اور کچھ نہین سو حضرت نے فرمایا جسے تو دوست رکھتا ہے قیامت مین اُسیکے ساتھ ہوگا انس کہتے ہین جیسے ہم اس کلمہ سے خوش ہوے ویسے کبھی خوش نہوے تھے۔ اسکے بعد انس نے کہا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہ کو دل سے دوست رکھتا ہون اور مجھے امید ہے کہ انکی محبت کی وجہ سے مین انکی معیت مین ہون اگرچہ ان جیسے عمل مین نکرون اور ان جیسی فضیلت مجھ مین نہو +

مسند امام احمد ...... مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ انہون نے جمل کے دن فرمایا کہ حضرت صلی اللہ

وعمر وانطلقت وابوبكر وعمر ودخلت و
ابوبكر وعمر وخرجت وابوبكر وعمر فالتفتُّ
فاذا على بن ابى طالب رواه البخاري
ومسلم وعن ابى سعيد الخدري
رضى الله عنه ان النبى صلى الله
عليه وسلم قال ان اهل الجنة
ليتراءون اهل عليين كما
ترون الكوكب الدرى فى
افق السماء وان ابابكر وعمر
منهم وانعما رواه فى شرح
السنة وروى نحوه ابو داود
والترمذى وابن ماجة
القزوينى عن انس بن مالك
رضى الله عنه قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم ابو
بكر وعمر سيدا كهول اهل
الجنة من الاولين والاخرين
الا النبيين والمرسلين رواه
الترمذى وابن ماجة عن على
بن ابى طالب كرم الله وجهه عن
حذيفة بن اليمان رضى الله عنه قال قال رسول
الله صلعم انى لا ادرى ما بقائى فيكم فاقتدوا
بالذين من بعدى ابى بكر وعمر رواه

فلانے مقام مین مین اور ابوبکر اور عمر چلے فلان
مسجد مین مین اور ابوبکر اور عمر داخل ہوے فلانے
مکان سے مین اور ابوبکر و عمر نکلے (ابن عباس رضی
اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین نے جو مڑکر دیکھا تو وہ علی بن
ابی طالب تھے - شرح السنہ مین ابو سعید خدری
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ بہشتی علیین والون کو ایسا
دیکھین گے جیسا تم روشن تارے کو آسمان کے
کنارون مین چمکتا دیکھتے ہو اور بلاشبہ ابوبکر و
عمر اہل علیین مین سے ہونگے اور یہ دونون انکے
مرتبے سے زائد مرتبہ رکھتے ہین یہی روایت ابو داؤد
اور ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے گو الفاظ
کا تفاوت ہے - ترمذی مین انس بن مالک رضی
اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر و عمر نبیون اور پیغمبرون
کے سوا اگلے اور پچھلون مین سے تمام ادھیڑ عمر
جنتیون کے سردار ہین - اسی حدیث کو ابن
ماجہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت
کیا ہے - ترمذی مین حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا مین نہین جانتا کہ میری زندگی اور میری بقا تم
مین کتنی مدت رہیگی سو تم میرے پیچھے دو شخصون کا اقتدا
کرنا ایک ابوبکر اور دوسرے عمر +

وابونعیم فی الحلیۃ عن ابی ذر
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال ان لکل نبی وزیرین ووزیرای
وصاحبای ابوبکر وعمر
عن علی والزبیر معًا ان النبی صلعم
قال خیر امتی بعدی ابوبکر
وعمر رواھما ابن عساکر عن
ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلعم
قال ابوبکر وعمر خیر الاولین
والاخرین وخیر اھل السموات
وخیر اھل الارضین الا النبیین و
المرسلین رواہ الحاکم فی المستدرک
وابن عدی فی الکامل عن
معاذ بن جبل ان رسول اللہ صلعم
قال رایت انی وضعت فی کفۃ
وامتی فی کفۃ فعدلتہا ثم وضع
ابوبکر فی کفۃ وامتی فی کفۃ
فعدلہا ثم وضع عمر فی کفۃ وامتی فی
کفۃ فعدلہا ثم وضع عثمان فی کفۃ
وامتی فی کفۃ فعدلہا ثم رفع
المیزان رواہ الطبرانی عن عائشۃ
ان رسول اللہ صلعم قال ابوبکر
منی وانا منہ ابوبکر اخی فی الدنیا

ابن عساکر ابوذر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے لیے دو وزیر
ہوتے ہیں میرے دو وزیر اور مصاحب ابوبکر و
عمر ہیں ۔
ابن عساکر حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے
ہیں کہ حضرت نے فرمایا میرے امت کے بہترین شخص
میرے پیچھے ابوبکر اور عمر ہیں ۔
حاکم نے مستدرک میں اور ابن عدی نے کامل میں ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا نبیوں اور پیغمبروں کے علاوہ حضرت
ابوبکر اور عمر تمام آسمان والوں اور زمین والوں سے
بہتر ہیں اور سب پچھلوں اور پہلوں سے بزرگ ۔
طبرانی میں معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا
کہ ترازو کے ایک پلہ میں میں اور دوسرے پلہ میں
میری تمام امت رکھی گئی سو میں دونوں پلے برابر
ہے پھر ابوبکر ایک پلے میں اور میری ساری امت ایک
پلے میں رکھی گئی اور وہ دونوں برابر اترے پھر عمر ایک پلہ میں اور
میری ساری امت دوسرے پلہ میں رکھی گئی تو وہ بھی برابر رہے پھر
عثمان اور میری امت تولے گئے اور وہ بھی برابر
اترے پھر ترازو اٹھا لی گئی ۔ دیلمی میں حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر
مجھ سے ہیں اور میں ابوبکر سے اور وہ دنیا و آخرت میں میرے بھائی

لم يعهد الينا عهدا ناخذ به فى
امارة ولكنه شئ رأيناه من قبل
انفسنا ثم استخلف ابو بكر
رحمة الله على ابى بكر فاقام و
استقام ثم استخلف عمر رحمة
الله على عمر بن الخطاب فاقام واستقام
حتى ضرب الدين بجرانه رواه
احمد عن نافع عن عبد الله
بن عمر بن الخطاب رض ان عمر
بن الخطاب غسل وكفن وصلى
عليه وكان شهيدا قال مالك
رحمه الله وتلك السنة فيمن قتل
فى المعركة فلم يدرك حتى مات
واما من حمل منهم فعاش
ما شاء الله بعد ذلك فانه يغسل
ويصلى عليه كما فعل بعمر بن
الخطاب عليه السلام رواه
مالك فى الموطا باسناد صحيح
عن ابن عباس ان النبى صلى الله
عليه وسلم قال ان الله ايدنى
باربعة اثنين من اهل السماء
جبرئيل وميكائيل واثنين من
اهل الارض ابى بكر وعمر رواه الطبرانى

علیہ وسلم نے ہماری طرف کوئی ایسا عہد مقرر
نہیں کیا جس سے ہم خلافت کے باب میں کوئی
دلیل لیلیتے مگر وہ ایک ایسی چیز ہے جسے ہمنے اپنی
طرف سے مقرر کیا پس ابوبکر پر اللہ رحم کرے پہلے
وہ خلیفہ پھر بنائے گئے اور وہ خلافت کے زمانہ
مین سیدھے رہے پھر اللہ کی رحمت عمر پر ہو وہ
خلیفہ بنائے گئے اور وہ بھی اپنے ایسی طرح سیدھے
یہانتک کہ دین نے راحت پائی۔ موطا مین عبداللہ
ابن عمر سے رعایت ہے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ
عنہ غسل دیئے گئے اور کفن پہنائے گئے اور جنازہ
کی نماز انپر پڑھی گئی باوجودیکہ وہ شہید تھے (شہداء
مین خلاف ہے بعضے کہتے ہین انپر حضرت نے نماز پڑھی بعضے
کہتے ہین نہین صرف دعا کی) امام مالک کہتے ہین یہ
طریقہ اُن شہیدون مین ہے جو معرکہ قتال مین قتل کئے جائین
اور وہین مرجاوین مگر جو معرکہ سے زندہ اٹھائے جائین
پھر جی کر مرجائین تو انکو غسل دیا جائے نماز پڑھی جاوے
جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے کیا گیا
طبرانی اوسط مین اور ابو نعیم حلیہ مین ابن عباس
رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے چار
شخصون سے میری مدد کی دو تو آسمان والون مین
مین جبرئیل اور میکائیل اور دو زمین والون مین
سے ہین ابوبکر رض اور عمر رض + +

حتی مضی لسبیلہ فلما ولی
عمر بن الخطاب عمل فیہا
بمثل ما عملا حتی مضی لسبیلہ
ثم اقطعہا مروان ثم صارت
لعمر بن عبد العزیز فرأیت
امرا منعہ رسول اللہ ص فاطمۃ
لیس لی بحق وانا اشہدکم
انی رددتہا علی ما کانت یعنی علی
عہد رسول اللہ ص وابی بکر
وعمر رواہ ابو داود وعن ابن
عباس قال کنت آخر الناس
عہدا بعمر فسمعتہ یقول القول
ما قلت قلت وما قلت قال قلت
الکلالۃ من لا ولد لہ ولا والد
الاسناد صحیح علی شرط الشیخین
ولم یخرجاہ رواہ الحاکم عن
جابر بن عبد اللہ قال توفی ابی
وعلیہ دین فعرضت علی غرمائہ
ان یاخذوا التمر بما علیہ فابوا
ولم یروا ان فیہ وفاء فاتیت
النبی ص فذکرت ذلک لہ فقال
اذا جددتہ فوضعتہ فی المربد
آذنت رسول اللہ صلی اللہ عم فجاء معہ

یہانتک کہ وفات کر گئے پھر جب عمر بن الخطاب خلیفہ
بنے تو انہون نے بھی اپنے دونون یارون جیسا عمل کیا
یہانتک کہ شہید ہوئے اسکے بعد مروان نے حضرت عثمان
کے عہد مین فدک کو اپنی جاگیر بنالیا پھر یہ عمر بن عبد العزیز
کے لئے ہوا سو مین دیکھتا ہون کہ جب اس مال کو رسول اللہ
نے حضرت فاطمہ کو نہ دیا تو مجھے کب اسکا حق ہے اور میرا حق
کیونکر ہو سکتا ہے اور مین تمہین اب گواہ کرتا ہون کہ
اس مال کو اسی طریقہ پر مین نے پھیر دیا جیسا کہ حضرت ابوبکر
و عمر کے زمانہ مین تھا۔ حاکم مین ابن عباس سے روایت
ہے وہ کہتے ہین کہ مین حضرت عمر کے زمانہ مین سب لوگون
سے آخر تھا سو مین آپکو وہ بات کہتے ہوئے سنتا تھا جسکا
مین قائل تھا راوی کہتا ہے جب ابن عباس سے کہا گیا کہ تمنے
کیا کہا ابن عباس نے کہا مین کہتا تھا کلالہ سے کہتے ہین جسکی
اولاد اور مان باپ نہون یہ حدیث شیخین نے روایت
نہین کی مگر اسکی اسناد انکی شرط پر صحیح ہے۔ بخاری مین
جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہتے ہین میرے باپ کا انتقال
ہوا اور انپر کچھ قرضہ تھا مین نے انکے قرضخواہون
سے یہ بات پیش کی کہ وہ اس قرضہ کے عوض مین کھجورین
لیلین مگر انہون نے نہ مانا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اسمین قرضہ
ادا نہوگا پھر مین نے آنحضرت کے پاس آکر یہ قصہ بیان کیا
آپنے فرمایا کہ جب تو کھجورین کاٹے تو انکا ایک ڈھیر الگ لگا کر
مجھے بلا لینا سو مین نے ایسا ہی کیا اور آنحضرت صلعم کو
اطلاع دی پس آپ تشریف لائے اور ساتھ ہو لئے

۲۳۸

والآخرة رواه الديلمي عن
علي قال لا اجد احد افضلني
على ابي بكر وعمر الا جلدته
حد المفتري رواه الدار قطني
وعن مالك عن جعفر الصادق
عن ابيه الباقر ان عليا وقف على
عمر بن الخطاب وهو مسجى
وقال اقلت الغبراء ولا اظلت
الخضراء احد احب الي ان
القى الله بصحيفته من هذا
المسجى وفي رواية صحيحة انه
قال له وهو مسجى صلى الله عليك
ودعا له عن المغيرة قال
ان عمر بن عبد العزيز جمع
بني مروان حين استخلف
فقال ان رسول الله كانت له
فدك فكان ينفق منها على صغير
هاشم ويزوج منها ايمهم و
ان فاطمة سالته ان يجعلها
لها فابى فكانت كذلك في حيوة
رسول الله صلعم حتى مضى لسبيله
فلما ان ولي ابو بكر عمل فيها
بما عمل رسول الله صلعم في حيوته

اسے دیلمی نے روایت کیا ہے اور دار قطنی میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے
روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا میں کسیکو نہ پاؤں کہ وہ مجھے
ابوبکر و عمر سے بزرگ جانے والا مگر اسپر مفتری جیسی
حد ماروں گا۔ جعفر صادق اپنے والد حضرت باقر سے روایت
کرتے ہیں کہ حضرت علی عمر بن الخطاب کے پاس کھڑے
ہوئے اور انپر کپڑا پڑا ہوا تھا (یعنی وفات کے بعد کپڑا
اڑھا دیا تھا) فرمایا نہ تو زمین گرد آلود نے کسی ایسے کو اٹھایا
اور نہ سبز آسمان نے کسی ایسے شخص پر سایہ کیا جو اس
کپڑا پڑے ہوئے سے مجھے زیادہ محبوب ہو اس بات
میں کہ میں اللہ تعالی سے اسکے صحیفۂ اعمال کے
ساتھ ملاقات کروں اور صحیح روایت میں یوں ہے
کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عمر بن الخطاب رضی اللہ
عنہ کو کہا جسوقت انپر کپڑا پڑا ہوا تھا اللہ تعالی تمپر
رحمت کرے اور اسکے علاوہ اور بھی دعا کے کلمے فرمائے
ابو داود میں مغیرہ سے روایت ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے
اپنی خلافت کے وقت بنی مروان کو جمع کرکے کہا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے فدک (نام باغ) تھا سو آپ
اسمیں سے اہل و عیال فقرا و مساکین پر خرچ کرتے اور بنی ہاشم
کے چھوٹے بچوں پر احسان کرتے اور انکی بیواؤں کا نکاح
کرتے تھے اور حضرت فاطمہ رض نے آپسے فدک مانگا مگر آپنے
نہ دیا سو وہ اسیطرح رسول اللہ صلعم کی حیات میں رہا یہانتک
کہ آپکی وفات ہوگئی پھر جب حضرت ابوبکر خلیفہ ہوئے تو
انہوں نے بھی فدک میں رسول اللہ کے موافق عمل کیا

عن عطاء بن یسار ان رسول
الله صلی الله علیه وسلم ارسل
الی عمر بن الخطاب بعطاء
فردہ فقال رسول الله صلعم لم
رددته فقال یا رسول الله
الیس قد اخبرتنا ان خیرا
لاحدنا ان لا یاخذ من احد
شیئا فقال له رسول الله صلعم انما
ذلك من المسئلة فاما ماکان
غیر المسئلة فانما هو رزق
یرزقکه الله تعالی فقال عمر
بن الخطاب اما والذی نفسی
بیده لا اسأل احدا شیئا ولا
یاتینی شیء من غیر مسئلة الا
اخذته رواه مالك فی الموطا
عن عبد الله بن عمر رضی الله
عنه ان النبی صلی الله علیه
وسلم خرج ذات یوم ودخل
المسجد وابوبکر وعمر احدهما
عن یمینه والآخر عن شماله
وهو اخذ بایدیهما فقال
هکذا نبعث یوم القیمة رواه
الترمذی وقال هذا حدیث

موطا مین عطاء بن یسار سے روایت ہے
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر بن الخطاب
کو کوئی عطیہ بھیجا عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے پھیر دیا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمنے اسے
کیون واپس کیا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
نے کہا اے رسول خدا کیا آپ نے نہین فرمایا
کہ ہم مین سے بہتر وہ ہے جو کسی سے کچھ نہ
لے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسنے کہا اسکا
مطلب یہ ہے کہ کسی سے مانگ کر کچھ نہ لے
اور جو شخص بن مانگے دے تو وہ رزق ہے
اللہ تعالی تجھکو دیتا ہے پس عمر بن الخطاب رضی
اللہ تعالی عنہ نے کہا مجھے اُس ذات کی قسم
جسکے ہاتھ مین میری جان ہے مین اب کسی سے
کچھ نہ مانگونگا اور جو بن مانگے میرے پاس آئیگا
اُسے لیلونگا +
ترمذی مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن نکلکر
مسجد مین تشریف لائے اور ابوبکر و عمر رضی اللہ
عنہما ایک صاحب آپکے داہنے اور دوسرے
صاحب بائین تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم ان دونون کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے
پھر فرمایا ہم قیامت کے دن قبرون سے یون
ہی اُٹھائے جاوینگے - یہ حدیث غریب

ابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما فجلس علیہ فدعا بالبرکۃ ثم قال ادع غرمائک فاوفہم فما ترکت احدا لہ علی ابی دین الا قضیتہ وفضل ثلثۃ عشر وسقا سبعۃ عجوۃ وستۃ لون او ستۃ عجوۃ وسبعۃ لون فوافیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المغرب فذکرت ذلک لہ فضحک فقال ائت ابا بکر وعمر فاخبرہما فقالا لقد علمنا اذ صنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما صنع ان سیکون ذلک رواہ البخاری عن ابی جحیفۃ قال کنت اری ان علیا افضل الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر الحدیث قلت لا واللہ یا امیر المومنین انی لم اکن اری ان احدا من المسلمین افضل منکم بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال افلا اخبرک بافضل الناس کان بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر قلت بلی قال عمر رواہ احمد

ابو بکر و عمر بھی تھے پھر آپ کھجوروں کے ڈھیر پر بیٹھ گئے اور برکت کے واسطے دعا کی پھر فرمایا اپنے قرضخواہوں کو بلا کر ادا کر دے پس جس جس کا میرے والد پر قرضہ تھا میں نے سبکا ادا کر دیا کسیکو نہیں بے نہ چھوڑا اور تیرہ وسق (وسق ساٹھ صاع کو کہتے ہیں صاع تخمیناً ڈھائی سیر کا ہوتا ہے) کھجوریں بچ رہیں سات وسق تو عجوہ (مدینہ کی عمدہ کھجور) کے اور چھ لون (ردی کھجور) کے یا اسکے عکس پھر میں مغرب کے وقت حضرت سے ملا اور اس برکت کا ذکر کیا آپ ہنسنے لگے اور فرمایا جا ابو بکر اور عمر کو اس بات کی خبر دے میں انکے پاس آیا انہوں نے فرمایا ہم تو پہلے ہی سے جانتے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو یہ دعا مانگی ہے تو اسمیں برکت ضرور ہوگی ✦

امام احمد ابو جحیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت علی کے افضل الناس ہونیکا معتقد تھا اسکے بعد پوری حدیث بیان کی جحیفہ کہتے ہیں پھر میں نے حضرت علی سے کہا اے امیر المومنین خدا کی قسم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ سے افضل مسلمانوں میں کسیکو نہیں دیکھتا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد بہترین شخص کی خبر دوں میں نے کہا جی ہاں فرمایا وہ عمر رضی اللہ عنہ ہیں ✦ ✦

فيعطيك سلبه فقال النبي صلى
الله عليه وسلم صدق فاعطه
فاعطانيه فابتعت به مخرفا
في بني سلمة فانه لاول ما
تاثلته في الاسلام رواه
البخاري ومسلم عن عبد الله
بن حنطب ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم راى ابا بكر
وعمر فقال هذان السمع والبصر
رواه الترمذي مرسلا عن ابي
سعيد الخدري رضي الله عنه
قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ما من نبي الا وله
وزيران من اهل السماء و
وزيران من اهل الارض فاما
وزيراي من اهل السماء فجبرائيل
وميكائيل واما وزيراي من اهل
الارض فابو بكر وعمر رواه الترمذي
عن عبد الله بن مسعود رضي الله
عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم
قال يطلع عليكم رجل من اهل
الجنة فاطلع ابو بكر ثم قال يطلع
عليكم رجل من اهل الجنة فاطلع

اور اُسکا اسباب مجھے دلا دیوین آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو بکر نے سچ کہا سو وہ سامان
اُسے دیدی چنانچہ اُسنے مجھے دیدیا پس مین نے
اُسے بیچکر بنی سلمہ کے قبیلہ مین ایک باغ خریدا سو
وہ پہلا مال تھا جو مین نے اسلام مین جمع کیا
ترمذی مین عبد اللہ بن حنطب سے روایت ہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر و عمر کو دیکھکر فرمایا
یہ دونون بمنزلہ شنوائی اور بینائی کے
ہین ❊
ترمذی مین ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ ہر پیغمبر کے لئے آسمان والون
یعنی فرشتون مین سے دو وزیر ہوتے ہین
اور زمین والون مین سے بھی دو وزیر ہوتے
ہین - سو آسمان والون مین سے میرے دو
وزیر جبرئیل اور میکائیل ہین اور زمین والون
مین سے میرے دونون وزیر ابو بکر و عمر ہین -
ترمذی مین عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا تمپر ایک شخص جنتیون مین سے
آتا ہے اتنے مین ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے پھر فرمایا
جنتیون مین ایک اور شخص تمہارے پاس
آتا ہے اتنے مین ❊

غريب عن قتادة

قال خرجنا مع النبي صلى الله
عليه وسلم عام حنين فلما
التقينا كانت للمسلمين جولة
فرايت رجلا من المشركين قد
علا رجلا من المسلمين فضربته
من ورائه على حبل عاتقه
بالسيف فقطعت الدرع واقبل
علي فضمني ضمة وجدت منها
ريح الموت ثم ادركه الموت
فارسلني فلحقت عمر بن الخطاب
فقلت ما بال الناس قال امر
الله ثم رجعوا وجلس النبي
صلى الله عليه وسلم فقال
من قتل قتيلا له عليه بينة
فله سلبه فقلت من يشهد لي
ثم جلست فقال النبي صلى الله عليه وسلم
مثله فقلت من يشهد لي ثم جلست ثم
قال النبي صلى الله عليه وسلم مثله فقمت
فقال ما لك يا ابا قتادة فاخبرته فقال
رجل صدق وسلبه عندي فارضه مني
فقال ابو بكر لاها الله اذا لا يعمد الى اسد
من اسد الله يقاتل عن الله ورسوله

ہے بخاری اور مسلم میں ابو قتادہ سے روایت ہے کہ ہم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ حنین
میں نکلے سو جب ہم کافروں سے ملے تو مسلمانوں
میں گڑبڑ مچی مشرکوں میں سے ایک شخص کو میں نے دیکھا کہ
وہ مسلمانوں میں سے ایک مرد پر غالب ہوا سو میں نے
اُسکے پیچھے سے آکر اُسکے مونڈھے اور گردن کے
بیچ میں تلوار ماری اور اُسکی زرہ کاٹ ڈالی اور وہ
میری طرف آیا میں نے اُس سے موت کی بو پائی
یعنی مرنے کے قریب ہوا پھر وہ مرگیا اور مجھے چھوڑ دیا
پھر میں نے حضرت عمر سے ملکر کہا آج لوگوں کو کیا ہوا
انہوں نے جواب دیا خدا کا یوں ہی حکم ہے پھر مسلمان الٹے پھر
آئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے پھر فرمایا جو کوئی کسیکو
مار ڈالیگا اُسے اُسکا اسباب ملیگا مگر جب قتل کرنے پر اُسکا
گواہ ہو پھر میں نے اپنے دل میں کہا اُس مشرک کے قتل پر میرے
گواہ کون ہی ہوگا پھر میں بیٹھ گیا پھر آنحضرت نے وہی فرمایا کہ جو کوئی
قتل کرے اُسکا سامان اسی کو ملیگا میں پھر اٹھ کے میں نے کہا
میرے لئے بھی کون گواہ ہوگا پھر میں بیٹھ گیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم
وہی کلمہ فرمایا پھر میں کھڑا ہوگیا حضرت نے فرمایا اے ابو قتادہ تجھ کو کیا
ہوا پس میں نے آپکو سارے قصہ کی خبر دی تو میں ایک شخص بول اٹھا
یہ سچ کہتا ہے اُسکا مارا اسباب میرے پاس ہے آپ وہ سامان مجھ کو دلا
دیجئے ابو بکر بولے مجھے کہ نہیں ایسا نہ ہوگا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کبھی ایسا قصد نہ کرینگے کہ اللہ کے شیروں میں
سے ایک شیر اللہ و رسول کی طرف سے لڑے

بعطنٍ وفی روایة عن ابن عمر
رض قال ثم اخذ ابن الخطاب
من ید ابی بکرٍ فاستحالت
فی یدہٖ غربًا فلم اَرَ عبقریًا
یفری فریہٗ حتی روی الناس
وضربوا بعطنٍ رواھما البخاری
ومسلم عن عبد اللہ بن مسعود
رضی اللہ عنہ فی مشاورة النبی
صلے اللہ علیہ وسلم مع ابی
بکرٍ وعمر فی اساری بدرٍ قال
قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم ما تقولون فی ھؤلاء
ان مثل ھؤلاء کمثل اخوة لھم
کانوا من قبلھم قال نوحٌ ربّ
لا تذر علے الارض من الکافرین
دیّارًا وقال موسی ربّنا اطمس
علے اموالھم واشدد علے قلوبھم
وقال ابراھیم فمن تبعنی فانہ
منّی ومن عصانی فانک غفور
الرحیم وقال عیسی ان تعذبھم
فانھم عبادک وان تغفر لھم
فانک انت العزیز الحکیم رواہ
الحاکم وصححہ وفی روایہ عن الحجاج

اپنے اونٹون کو سیراب کرکے انکے بیٹھنے کی جگہ مقرر
کی اور ابن عمر کی روایت مین یون آیا ہے کہ پھر ابوبکر
کے ہاتھ سے اُس ڈول کو عمر بن الخطاب نے لیا اور
وہ انکے ہاتھ مین چرس بنگیا پھر مین نے عمر جیسا کوئی
کڑیل جوان نہین دیکھا کہ وہ عمل کرے عمر کا سا عمل
یہانتک کہ سب لوگ سیراب ہوگئے اور اپنے اونٹون کے
لئے بیٹھنے کی جگہ مقرر کی۔ حاکم مین عبد اللہ بن مسعود سے
روایت ہے کہ آنحضرت نے بدر کے قیدیون مین ابوبکر
عمر سے مشورہ کیا فرمایا ان لوگون کے باب مین کیا کہتے ہو انکی
مثل اُن بھائیون جیسی ہے جو اُنسے پہلے تھے
جنکے حق مین نوح نے یون فرمایا اے پروردگار
زمین پر کسی کافر کا گھر مت چھوڑ۔ اور جنکے
حق مین موسیٰ علیہ السلام نے یون فرمایا
اے ہمارے رب انکے مالون کو نیست و
نابود کردے اور اُنکے دلون پر سختی کی مہر لگا دے
اور ابراہیم علیہ السلام نے اُنکے حق مین یون
فرمایا جو کوئی میری پیروی کریگا وہ مجھ سے
ہے اور جو شخص میری نافرمانی کریگا تو تو لے
اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور عیسیٰ علیہ السلام
نے اُنکے حق مین یون کہا اگر تو انہین عذاب
کرے وہ تیرے بندے ہین اور اگر تو انہین معاف
کرے تو تو غالب حکمت والا ہے۔
اور ایک روایت مین حجاج تیمی سے یون

عمر رواه الترمذی وقال هذا
حدیث غریب عن عائشة زوج
النبی صلی الله علیه وسلم قالت
بینا راس رسول الله صلی الله
علیه وسلم فی حجری فی لیلة
ضاحیة اذ قلت یا رسول الله
هل یکون لاحد من الحسنات
عدد نجوم السماء قال نعم عمر
قلت فاین حسنات ابی بکر
قال انما جمیع حسنات عمر
کحسنة واحدة ابی بکر رواه
ابو الحسین رزین بن معویة
العبدری عن ابی هریرة رضی
الله عنه قال سمعت رسول الله
صلی الله علیه وسلم یقول
بینا انا نائم رایتنی علی قلیب
علیها دلو فنزعت منها ما شاء الله
ثم اخذها ابن ابی قحافة فنزع
منها ذنوبا او ذنوبین وفی نزعه
ضعف والله یغفر له ضعفه ثم
استحالت غربا فاخذها ابن الخطاب
فلم ار عبقریا من الناس ینزع
نزع عمر حتی ضرب الناس

عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ آسکتے + +
ابو الحسن رزین بن معاویہ عبدری حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہین وہ
فرماتے ہین ایک چاندنی رات مین......
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر میری گود مین تھا
ناگہان مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہا اے رسول خدا کیا کسیکی نیکیان تارون
کے شمار کے موافق ہونگی۔ آپنے فرمایا ہان عمر
کی نیکیان اسقدر ہین پھر مین نے کہا ابو بکر کی
نیکیان کہان گئین فرمایا عمر کی ساری نیکیان
ابو بکر کی ایک نیکی کے مانند ہین
بخاری مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
فرماتے سنا کہ مین نے خواب مین اپنے آپکو ایک
بے مینڈ کے کنوے پر دیکھا کہ اسپر ڈول پڑا
ہے سو مین نے اس کنوے مین سے جتنا اللہ نے
چاہا کھینچا پھر اس ڈول کو ابو بکر بیٹے قحافہ نے لیکر
اس کنوے سے [illegible] ایک یا ڈول کھینچے مگر ابو بکر کے
کھینچنے مین ایک سستی اور ضعف معلوم ہوتا تھا
اور اللہ تعالی اسکی سستی بخشدے پھر وہ ڈول ایک
بڑا چرس بنگیا او عمر بن الخطاب نے اسے لیکر کھینچا مین نے
لوگون مین سے کسی زبردست جوان کو نہین دیکھا کہ وہ عمر رضی
اللہ عنہ کا سا ڈول کھینچتا [illegible] لوگون نے

الدارقطنی باسناد صحیح عن انس
بن مالک عن النبی صلی الله علیه
وسلم انه قال حبّ ابی بکر
وعمر ایمانٌ وبغضهما نفاقٌ رواه
ابن عدی عن جابر انّ النبی
صلی الله علیه وسلم قال حبّ
ابی بکر وعمر من الایمان وبغضهما
کفر رواه ابن عساکر عن بسطام
بن اسلم قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم لابی بکر
وعمر لا یتأمر علیکما احدٌ بعدی
رواه ابن سعد عن عمرو بن
العاص قال سمعت رسول الله
صلی الله علیه وسلم یقول انّ
آل ابی لیسوا لی باولیاء انما
ولیی الله وصالح المومنین
ولکن لهم رحم ابلها
ببلالها رواه البخاری
والمسلم روی جمهور
العلماء ان صالح المومنین
ابو بکر وعمر رضی
الله عنهما عن
ابیه

ابن عدی انس سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت
نے فرمایا ابوبکر وعمر کی دوستی ایمان کی علامت
ہے اور ان دونون کی دشمنی نفاق کی دلیل ہے
ابن عساکر جابر سے روایت کرتے ہین کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر وعمر کی محبت
ایمان ہے اور انکی دشمنی کفر کے قریب ہے ❊
ابن سعد بسطام بن اسلم سے روایت کرتے ہین
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر و
عمر سے فرمایا میرے بعد تمپر کوئی حکومت
نکرسکیگا ❊
بخاری ومسلم مین عمرو بن العاص سے روایت
ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو فرماتے سنا کہ آل ابو فلان
میرے یار اور دوست نہین ہین البتہ
میرا دوست اللہ اور نیک بخت مسلمان
ہین۔ لیکن میرا ان سے ناتا ہے تو مین اُس
ناتے کو تری پہونچاتا ہون اُسکی تری کے ساتھ
یعنی اہل قرابت کے ساتھ صلہ رحمی کرتا
ہون ❊
اور جمہور علماء اسکے قائل ہین کہ نیکبخت
مسلمانون سے ابوبکر وعمر
رضی اللہ عنہما
مراد ہین

التيمي ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال من رايتموه
يذكر ابا بكر وعمر بسوء يريد
هدم الاسلام عن سالم بن
ابي حفصة قال دخلت على ابي
جعفر يعني محمد بن الباقر
فقال اللهم اني اتولى ابا بكر
وعمر اللهم ان كان في نفسي
غير ذلك فلا تأتني شفاعة
محمد صلى الله عليه وسلم يوم
القيمة قال سالم اراه قال
ذلك زمن اجله عن ابي عبدالله
جعفر بن الصادق عن ابيه ان
رجلا جاء الى ابيه زين العابدين
علي بن الحسين فقال اخبرني
عن ابي بكر وعمر فقال عن
الصديق قال وتسميه الصديق
قال فلله ثكلتك امك قد سماه
الصديق رسول الله صلعم
والمهاجرون والانصار ومن لم
يسمه صديقا فلا صدق الله
قوله في الدنيا والاخرة اذهب
فاحب ابا بكر وعمر وتولاهما

روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جسے مین دیکھون کہ ابوبکر و عمر کو برائی کے
ساتھ یاد کرتا ہے تو وہ اسلام کو ڈھا دینے کا
ارادہ کرتا ہے - سالم بن ابی حفصہ کہتے ہین کہ مین
ابوجعفر یعنی محمد باقر رض کے پاس گیا وہ فرماتے
تھے خداوندا مین ابوبکر و عمر کو دوست رکھتا ہون
الٰہا میرے جی مین اگر اسکے سوا کوئی اور بات ہو
تو قیامت کے دن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت
میرے نصیب نہ کیجیو - سالم (راوی) کہتے ہین
مین ابوجعفر کو گمان کرتا ہون کہ انہون نے یہ
کلمہ مرتے وقت فرمایا +

دار قطنی مین ابو عبداللہ جعفر صادق اپنے باپ
سے روایت کرتے ہین کہ انکے دادا زین العابدین
کے پاس ایک آدمی نے آکر کہا مجھے ابوبکر و عمر کی کوئی
خبر سنائیے فرمایا صدیق کی خبر اسنے کہا اور آپنے
انکا نام صدیق رکھا ہے آپنے فرمایا تیری ماں
تجھے روئے انکا نام رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم اور تمام مہاجرون اور انصار نے
صدیق رکھا ہے جو کوئی انکا صدیق نام
نہ رکھے تو خدا تعالے اسکی بات
کی دنیا و آخرت مین نہ تصدیق
نہ کرے - جا اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو
دوست رکھ +

ثم انطلق الی نخلة فجاء بقنو
فوضعه فقال النبی صلی الله علیه
وسلم افلا تنقیت لنا من رُطَبِهٖ
فقال یا رسول الله انی اَرَدْتُّ
اَنْ تختاروا او تخیّروا من رُطَبِهٖ
وبُسْرِہٖ فاکلوا وشربوا من ذلك
الماءِ فقال النبی صلی الله علیه
وسلم هذا والذی نفسی بیده
مِنَ النَّعیم الّذی تُسْأَلُوْنَ عنه
یوم القیامةِ ظِلٌّ بَارِدٌ ورُطَبٌ
طَیِّبٌ ومآءٌ بَارِدٌ الحدیث رواه
الترمذی والمعنی لمسلم وعن ابی
عسیبؓ قال خرج رسول الله
صلی الله علیه وسلم لیلاً فمرّبی
فدعانی فخرجتُ الیه ثم مرّ بابی
بکرٍ فدعاه فخرج الیه ثم مرّ
بعمر فدعاه فخرج الیه فانطلق
حتی دخل حائطًا لبعض الانصار
فقال لصاحب الحائطِ اَطْعِمنا بُسْرًا
فجآء بعِذْقٍ فوضعه فاکل
رسول الله صلی الله علیه وسلم
واصحٰبه ثم دعا بمآءٍ باردٍ فشرب
فقال لَتُسْأَلُنَّ عن هذا النعیم یوم

اور آپ کھجوروں کے درختوں کے پاس جاکر کچی کھجور
کے خوشے لے آئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
رکھ دیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنسے فرمایا تم ہمارے لئے
رطب (تر خرما) چنکر کیوں نہیں لائے انہوں نے عرض
کیا اے رسول خدا میں نے چاہا آپ ہی انمیں سے پسند
کرلیں یا یوں کہا کہ آپ کچوں میں سے پکی پکی خرما چن
لیں سو سب نے کھجوریں کھائیں اور جو پانی وہ لائے
تھے پیا پھر رسول خدا نے فرمایا اُس ذات کی قسم جسکے
ہاتھ میں میری جان ہے یہ اُن نعمتوں میں سے ہے جنکا
قیامت کے دن تم سے سوال ہوگا۔ ایک ٹھنڈا سایہ دوسرے
پکی اور پاکیزہ کھجوریں تیسرے ٹھنڈا پانی +
امام احمد نے اپنی مسند میں اور بیہقی نے شعب الایمان
میں ابو عسیب سے روایت کی ہے کہ ایک رات
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے نکلے اور مجھپر گذرے
پھر مجھے بلایا میں آپکے ساتھ ہو لیا پھر ابو بکر صدیقؓ پر
گذرے اور اُنہیں بلایا وہ بھی آپکے ہمراہ ہو لئے پھر آپ عمرؓ ابن خطاب پر گذرے
اُنہیں بھی بلایا وہ بھی آپکے ہمراہ ہو لئے پھر رسول خدا صلعم چلے یہاں تک کہ
کسی انصار کے باغ میں تشریف لائے پھر باغ
والے سے فرمایا ہمیں کھجوریں کھلا۔ وہ ایک خوشہ
کھجور و نکالے آیا اور آپکے آگے رکھدیا سو آپنے
اور آپکے یاروں نے ملکر کھایا۔ اِسکے بعد ٹھنڈا
پانی مانگا پھر پانی پیکر فرمایا تم سے قیامت
کے دن اِس نعمت کا سوال ہوگا +

هريرة رضى الله عنه قال خرج
رسول الله صلى الله عليه وسلم
فى ساعة لا يخرج فيها ولا يلقاه
فيها احد فاتاه ابو بكر فقال
ما جآء بك يا ابا بكر فقال خرجت
القى رسول الله صلى الله عليه
وسلم وانظر فى وجهه والتسليم
عليه فلم يلبث ان جاء عمر فقال
ما جآء بك يا عمر قال الجوع يا
رسول الله فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم وانا قد وجدت بعض
ذلك فانطلقوا الى منزل ابى
الهيثم بن التيهان الانصارى
وكان رجلا كثير النخل والشاء
ولم يكن له خدم فلم يجدوه
فقالوا لامرأته اين صاحبك
فقال انطلق يستعذب لنا
الماء فلم يلبثوا ان جاء ابو
الهيثم بقربة يزعبها فوضعها
ثم جاء يلتزم النبى
صلى الله عليه وسلم ويفديه
بابيه وامه ثم انطلق بهم
الى حديقته فبسط لهم بساطا

ترمذی اور مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے وقت نکلے
کہ اسمیں کبھی نہ نکلتے تھے اور نہ اسوقت آپسے کوئی
ملاقات کرسکتا تھا (یعنی وہ وقت آرام وراحت کا
تھا) پھر آپکے پاس ابوبکر آئے آپنے فرمایا اے ابوبکر
کون حاجت تمہیں اسوقت لائی۔ انہوں نے
کہا میں صرف اسواسطے نکلا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے ملاقات کروں اور آنکے چہرہ مبارک کو دیکھکر سلام
کروں ابھی ان بازکو کچھ دیر نہوئی تھی کہ عمر بھی آپہونچے
حضرت صلعم نے انسے بھی یہی فرمایا کہ اسوقت کون چیز
تمہیں لائی اے عمر انہوں نے عرض کی بھوک کی شدت نے
رسول خدا۔ حضرت صلعم نے فرمایا میں نے بھی کچھ بھوک کا اثر
پایا ہے پس سب کے سب ابوہیثم بن تیہان کے گھر گئے
اور وہ انصار میں سے ایک شخص تھے جنکے پاس کھجوریں
اور بکریاں بکثرت تھیں اور انکا کوئی خادم تھا سو انہیں
انہیں گھر پر نہ پایا۔ اسکی بی بی سے پوچھا تیرا خاوند
کہاں گیا ہے اسنے عرض کیا ہمارے لئے میٹھا پانی
لینے گیا ہے ابھی کچھ دیر نہوئی تھی کہ ابوہیثم ایک مشک
پانی کا بھرا ہوا لیکر آئے اور اسے بزور کھینچتے تھے پس انہوں نے
مشک کو رکھکر رسول خدا صلعم کو چمٹ گئے اور آپ پر سے
اپنے ماں باپ قربان کرنے لگے (یعنی کہتے تھے میرے ماں
باپ آپ پر فدا ہوں) پھر ان سب کو اپنے باغ
میں لے گئے اور ایک بچھونا بچھا کر بٹھا دیا

عائشة الصديقة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم مضطجعا في بيتها كاشفا عن فخذيه اوساقيه فاستاذن ابوبكر فاذن له وهو على تلك الحالة فتحدث ثم استاذن عمر فاذن له وهو على تلك الحالة فتحدث ثم استاذن عثمان فجلس رسول الله صلى الله عليه وسلم وسوى ثيابه فلما خرج قالت عائشة دخل ابوبكر فلم تهتش له ولم تباله ثم دخل عمر فلم تهتش له ولم تباله ثم دخل عثمان فجلست وسويت ثيابك فقال الا استحيى من رجل تستحيى منه الملائكة رواه البخاري ومسلم وفي رواية ان عثمان رجل حيى واني خشيت ان اذنت له على تلك الحالة ان لا يبلغ الي في حاجته رواه مسلم عن ابي عيسى طلحة بن عبيد الله قال

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں رانین یا پنڈلیان کھولے ہوئے لیٹے تھے اتنے میں ابوبکر نے اندر آنیکی اجازت مانگی آپنے اُنہیں اجازت دی اور اُسیطرح پنڈلیان کھلی ہوئی لیٹے رہے اور اُنسے کچھ باتین کرتے رہے تھوڑے عرصہ میں عمر بن الخطاب نے اندر آنیکی اجازت چاہی آپنے اُنہیں بھی آنے کی اجازت دی اور اُسی حالت میں لیٹے رہے پھر باتین کرنے لگے۔ اسکے بعد عثمان نے اندر آنیکا اذن مانگا تو حضرت اُٹھ بیٹھے اور اپنے کپڑے درست کرنے لگے پھر جب عثمان اپنے ہمراہیون سمیت چلے گئے تو مین نے آپسے پوچھا کہ ابوبکر آئے آپنے جنبش تک نہ کی نہ آنکے آنیکی کوئی پروا کی پھر عمر بن الخطاب آئے اُنکے لیئے بھی آپ نہ بیٹھے اور نہ اُنکی کچھ پروا کی ہان جب عثمان آئے تو آپ اُٹھ بیٹھے اور کپڑے سنبھالے آنحضرت نے فرمایا جس شخص سے فرشتے حیا کرتے ہین کیا مین اُس سے شرم نکرون اور ایک روایت مین یون آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا عثمان ایک شرم والا آدمی ہے مجھے خوف ہوا کہ اگر مین اُسے اسی حالت پر اندر آنیکی اجازت دونگا تو وہ اپنی حاجت مین مجھ تک نہ پہونچیگا یعنی بدون حاجت کہے واپس چلا جائیگا ٭

ترمذی مین ابو عیسیٰ طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ آنحضرت

القيمة قال فاخذ عمر العذق
فضرب به الارض حتى تناثر
البسر قبل رسول الله صلى الله
عليه وسلم ثم قال يا رسول
الله انا لمسئولون عن هذا يوم القيمة
قال نعم الا من ثلث خرقة كف
بها الرجل عورته او كسرة
سد بها جوعته او جحر يدخل
فيه من الحر والقر رواه احمد
والبيهقي في شعب الايمان وفي
رواية للحاكم في المستدرك عن
ابي هريرة رض فلما كبر على اصحابه
صلى الله عليه وسلم قال اذا
اصبتم مثل هذا وضربتم بايديكم
فقولوا بسم الله وعلى بركة
الله فاذا شبعتم فقولوا الحمد لله
الذي هو اشبعنا وارونا وانعم
علينا وافضل فان هذا كفاف

هذا ابي عبد الله ذي النورين عثمان بن عفان الاموي القرشي رضي الله تعالى عنه

وعليه الصلوة والسلام عن ام المؤمنين

راوی کہتا ہے حضرت عمر نے اس
خوشہ کو پکڑ کر زمین پر دے مارا یہاں تک کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اس میں سے
کچی کھجوریں جا پڑیں پھر کہا اے رسول خدا
ہم قیامت کے دن اس سے پوچھے جاوینگے
آپنے فرمایا ضرور تم سے سوال ہوگا مگر تین چیزوں
سے نہوگا ایک وہ کپڑا جس سے آدمی اپنا ستر عورت
کرے یا وہ روٹی کا ٹکڑا جس سے اپنی بھوک بند
کرے یا ایسا سوراخ کہ جس میں گرمی اور جاڑے
کے صدمہ سے پناہ لے۔ مستدرک میں حاکم
ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب یہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یاروں پر یہ بات
گران گذری تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب تم ایسی چیز کو پاؤ اور لقمے مارو تو یوں کہا
کرو اللہ کے نام سے ہم شروع کرتے ہیں اور اسکی
برکت پر اور جب سیر ہو جاؤ تو یوں کہو سب تعریف
اس اللہ کو ہے جسنے ہمارا پیٹ بھرا اور سیراب کیا اور
ہم پر بڑا انعام اور افضال فرمایا سو یہ کہنا اسکا بدلہ
اور جبر ہو جائیگا

ابو عبد اللہ ذو النورین عثمان ابن عفان الاموی القرشی رضی اللہ تعالی عنہ کے مناقب

بخاری مسلم میں ام المؤمنین حضرت

او قتل نفسًا بغير حق فقتل به
فو الله ما زنيتُ فی جاهلية ولا
اسلامٍ ولا ارتددتُ منذ
بايعتُ رسولَ الله صلى الله عليه
وسلّم ولا قتلت النفسَ التی
حرّم الله فبم تقتلوننی رواه
الترمذی وابن ماجة والنسائی
والدارمی لفظ الحديث عن
عبد الرحمن بن خبّاب قال
شهدتُ النبی صلى الله عليه
وسلّم وهو يحثُّ على جيش
العُسرة فقام عثمانُ فقال يا
رسولَ الله علىَّ مائة بعيرٍ
باحلاسها واقتابها فی سبيل
الله ثم حضّ فقام عثمانُ فقال
علىَّ مائتا بعيرٍ باحلاسها و
اقتابها فی سبيل الله ثم حضّ
فقام عثمانُ فقال علىَّ ثلثمائة
بعيرٍ باحلاسها واقتابها فی
سبيلِ الله فانا رايتُ رسولَ
الله صلى الله عليه وسلّم ينزلُ
على المنبر وهو يقولُ ما على
عثمانَ ما عَمِل بعد هذه ما على

(۳) کوئی آدمی کسی نفس کو ناحق مار ڈالے -
سو ایسا شخص قتل کیا جا سکتا ہے مین قسم کھا کر
کہہ سکتا ہون کہ جاہلیت مین نہ اسلام مین (مین نے)
کبھی زنا نہین کیا اور جس روز سے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی مرتد نہوا اور
نہ مین نے اُس جان کو جسکا قتل اللہ نے حرام
کیا ہے مار ڈالا سو تم لوگ کس وجہ سے مجھے
قتل کرتے ہو * ترمذی مین عبد الرحمن بن
خباب سے روایت ہے کہ مین آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس اُسحالت مین حاضر ہوا کہ
آپ جیش العسرۃ (لشکر تبوک) پر خرچ کرنے کے
لوگون کو ترغیب دے رہے تھے یہ سنکر عثمان کھڑے
ہو گئے اور کہنے لگے اے رسول خدا میرے ذمہ
سو اونٹ اُنکی جھولون اور کجاوون سمیت خدا
کی راہ مین ہین - آنحضرت صلعم نے پھر ترغیب دلائی
اور عثمان پھر کھڑے ہو کر عرض کرنے لگے میرے
ذمہ دو سو اونٹ مع اُنکی جھولون اور کجاوون کے
اللہ کی راستہ مین ہین حضرت صلعم نے پھر ترغیب دلائی
اور عثمان پھر کھڑے ہو کر عرض کرنے لگے کہ مین
تین سو اونٹ اُنکی جھولون اور کجاوون سمیت
اللہ کے راستہ مین دونگا - طلحہ (راوی حدیث)
کہتے ہین مینے آنحضرت صلعم کو دیکھا کہ منبر سے
اُترتے ہوئے فرماتے تھے عثمان کو کوئی چیز ایسی نقصان

قال رسول الله صلے الله علیه وسلم لکل نبی رفیق و رفیقی یعنی فی الجنة عثمان رواه الترمذی وقال الترمذی هذا حدیث غریب ولیس اسناده بالقوی وهو منقطع و روی ابن ماجة القزوینی عن ابی هریرة باسناد حسن صحیح عن عبد الله بن عمر رض ان رسول الله صلے الله علیه وسلم قام یعنی یوم بدر فقال ان عثمان انطلق فی حاجة الله وحاجة رسوله وانی ابایع له فضرب رسول الله صلے الله علیه وسلم بسهم ولم یضرب لاحد غاب غیره رواه ابو داود عن ابی امامة بن سهل بن حنیف ان عثمان بن عفان رضی الله عنه اشرف یوم الدار فقال انشدکم بالله اتعلمون ان رسول الله صلے الله علیه وسلم قال لا یحل دم امرء الا لثلث زنی بعد احصان او کفر بعد اسلام

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر پیغمبر کے لئے رفیق ہے اور میرا رفیق یعنی جنت مین عثمان ہے ترمذی کہتے ہین یہ حدیث غریب ہے اسکی اسناد قوی نہین ہے اور وہ منقطع بھی ہے اور ابن ماجہ نے اسی حدیث کو ابوہریرہ سے صحیح اور حسن اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے ۔

ابوداود وغیرہ نے عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن کھڑے ہوکر فرمایا کہ عثمان اللہ اور اُسکے رسول کے کام یعنی اللہ و رسول کی مدد مین گئے ہین سو مین اُنکی طرف سے بیعت کرتا ہون پھر رسول اللہ نے فتح کے بعد اُنکا حصہ لگایا اور اُنکے سوا کسی غائب کے لئے حصہ مقرر نہین کیا ۔ ترمذی اور ابن ماجہ اور نسائی وغیرہ مین ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ عثمان بن عفان نے دار کے دن (دار سے مراد وہ گھر ہے جسمین عثمان گھرے ہوے تھے اور جسمین وہ شہید ہوے) تاہ دان مین سے سر نکالکر فرمایا مین تمہین اللہ کی قسم دلاتا ہون کیا تمہین معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوا تین باتون کے کسی آدمی کا خون حلال نہین (۱) بیاہ کے بعد کوئی شخص زنا کرے (۲) اسلام کے بعد کوئی کافر ہو جاوے

قال شهدتُّ الدار حين اشرف عليهم عثمانُ فقال انشدكم الله والاسلام هل تعلمون ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قدم المدينة وليس بها ماءٌ يُستعذب غير بئر رومة فقال من يشترى بئر رومة يجعل دلوه مع دلاء المسلمين بخير له منها فى الجنة فاشتريتها من صلب مالى وانتم اليوم تمنعوننى ان اشرب منها حتى اشرب من ماء البحر فقالوا اللهم نعم فقال انشدكم الله والاسلام هل تعلمون ان المسجد ضاق باهله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يشترى بقعة آل فلان فيزيدها فى المسجد بخير له منها فى الجنة فاشتريتها من صلب مالى وانتم اليوم تمنعوننى ان اصلى فيها ركعتين فقالوا اللهم نعم قال انشدكم الله والاسلام هل تعلمون انى جهزت جيش

روایت ہے کہ مین حضرت عثمان کے گھر مین حاضر ہوا جس وقت کہ ان لوگون نے جھانکا جنہون نے انکے گھر پر گھیرا ڈالا تھا سو حضرت عثمان نے انہون نے فرمایا مین تمسے بحق خدا و اسلام پوچھتا ہون کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے اور مدینہ مین بجز بئر رومہ کے اور کوئی میٹھے پانی کا کنوا نہ تھا سو آنحضرت نے فرمایا کون شخص ہے کہ بئر رومہ کو خرید کر اپنا ڈول مسلمانون کے ڈول کے ساتھ ڈالے (یعنی اپنی ملکیت سے نکالکر مسلمانون پر وقف کر دے) اور یہ خریدنا کوئی دنیاوی غرض سے نہو بلکہ عوض ثواب کے کہ خریدنیوالیکو جنت مین ملیگا سو مینے اس کنوے کو اپنے ذاتی مال سے خریدا اور تم آج مجھے اس شیرین پانی پینے سے منع کرتے ہو حتی کہ مین کھاری پانی پیتا ہون لوگون نے کہا ہان ہم اللہ کو شاہد کرتے ہین کہ تمنے ایسا ہی کیا پھر عثمان نے فرمایا مین تمسے اللہ اور اسلام کا واسطہ دیکر پوچھتا ہون کیا تم جانتے ہو کہ مسجد مدینہ نماز پڑھنے والون پر تنگ تھی سو رسول اللہ نے فرمایا کون شخص ہے کہ آل فلان کی زمین خرید کر اسے مسجد مین بڑھادے اور یہ کچھ دنیاوی غرض سے نہو بلکہ بدلے مین اسکے نیکی او ثواب کے کہ خریدنیوالیکو جنت مین ملیگا سو مینے اس زمین کو اپنے ذاتی مال سے خریدا اور آج تم مجھے اسمین دو رکعت نماز پڑھنے سے منع کرتے ہو حاضرین نے کہا خدا شاہد ہم اقرار کرتے ہین کہ آپ سچ کہا پھر عثمان نے فرمایا مین تمسے اللہ اور اسلام کا واسطہ دیکر سوال کرتا ہون کیا تم جانتے ہو

عثمان ما عمل بعد هذہ رواہ	ضرر نہ کریگی دو مرتبہ یہ کلمہ فرمایا ۔
الترمذی عن عبد الرحمن بن	امام احمد عبد الرحمن بن سمرہ سے روایت کرتے ہین
سمرۃ قال جاء عثمان الی النبی	کہ جسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تبوک کے لشکر
صلی اللہ علیہ وسلم بالف	کا سامان درست کرتے تھے تو عثمان ہزار اشرفیان
دینار فی کمہ حین جھز جیش	اپنی آستین مین رکھکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
العسرۃ فنثرھا فی حجرہ فرایت	پاس آئے اور اُنہین حضرت کی گود مین بکھیر دیا
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقلبھا	پس مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا تھا کہ
فی حجرہ ویقول ما ضر عثمان	آپ اُن اشرفیون کو اپنی گود مین اُچھالتے
ما عمل بعد الیوم مرتین	اور اُلٹ پلٹ کرکے فرماتے تھے آج کے دن
رواہ احمد عن انس بن مالک	کے بعد عثمان جو عمل کریگے اُنہین گناہ ضرر
رضی اللہ عنہ قال لما امر رسول	نہ دیگے ۔
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ببیعۃ	ترمذی مین انس بن مالک سے روایت ہے کہ
الرضوان کان عثمان رسول	جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	رضوان کا حکم فرمایا تو اُس سے پیشتر آنحضرت صلعم
الی مکۃ فبایع الناس فقال	عثمان کو مکہ کیطرف بھیج چکے تھے سو لوگون نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	حضرت صلعم سے بیعت کی اُسوقت آنحضرت صلعم
ان عثمان انطلق فی حاجۃ اللہ	نے فرمایا کہ عثمان اللہ کے کام مین اور اُسکے رسول
وحاجۃ رسولہ فضرب	کی مدد کے لئے گئے ہین پھر حضرت صلعم نے اپنا
باحدی یدیہ علی الاخری	ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارکر فرمایا (یہ عثمان
فکانت ید رسول اللہ صلی اللہ	کا ہاتھ ہے) پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ وسلم لعثمان خیرا من	کا وہ ہاتھ جو عثمان کے لئے تھا اور تمام صحابہ
ایدیھم لانفسھم رواہ الترمذی	کے ہاتھون سے بہت بہتر تھا ۔
عن ثمامۃ بن حزن القشیری	ترمذی اور نسائی اور دارقطنی مین ثمامہ بن حزن سے

صحیح عن عائشۃ زوج النبی
صلی اللہ علیہ و سلم
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال یا عثمان انہ لعل اللہ
یقمصک قمیصا فان ارادوک
علی خلعہ فلا تخلعہ لہم رواہ
الترمذی وابن ماجۃ وقال
الترمذی فی الحدیث قصۃ
طویلۃ عن عبد اللہ بن
عمر رضی اللہ عنہ قال ذکر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم فتنۃ فقال یقتل ہذا
فیہا مظلوما لعثمان رواہ
الترمذی وقال ہذا حدیث
حسن غریب اسنادا عن
جابر قال اتی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم بجنازۃ رجل
لیصلی علیہ فلم یصل علیہ
فقیل یا رسول اللہ ما رایناک
ترکت الصلوۃ علی احد قبل
ہذا قال انہ کان یبغض عثمان
فابغضہ اللہ رواہ الترمذی
وفی روایۃ للبخاری من یحفر

اور صحیح ہے۔ ترمذی مین حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اے عثمان شاید خدائے تعالی
تمہین خلافت کا خلعت پہنائیگا پھر اگر تمہارے
مخالف اُس خلعت کو اُتارنا چاہین تو تم اُنکے
لئے اُس خلعت کو نہ اُتارنا۔ ترمذی نے کہا اس حدیث
مین ایک طویل قصہ نقل کیا گیا ہے +

ترمذی مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنہ کا ذکر
فرمایا کہ حضرت عثمان کی طرف اشارہ کرکے کہا
یہ شخص اُس فتنہ مین مظلوم مارے جائینگے
ترمذی کہتے ہین یہ حدیث اسناد کی حیثیت
سے غریب ہے +

ترمذی مین جابر سے روایت ہے کہ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جنازہ نماز کے لئے
لایا گیا مگر آپنے اُسپر نماز نہ پڑھی۔ لوگون نے
عرض کیا اے رسول خدا ہمنے اس سے پہلے
کبھی آپ کو نہین دیکھا کہ کسی پر نماز
نہ پڑھی ہو۔ آپنے فرمایا (نماز نہ پڑھنے کی وجہ
یہ ہے) کہ یہ شخص عثمان سے بغض رکھتا تھا اللہ
اُس سے بغض رکھتا ہے۔ بخاری کی ایک روایت
مین یون آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو شخص بیر رومہ (چاہ رومہ)

العسرة من مالي قالوا اللهم
نعم قال انشدكم الله والاسلام
هل تعلمون ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم كان على ثبير
مكة ومعه ابو بكر وعمر وانا
فتحرك الجبل حتى تساقطت
حجارته بالحضيض فركضه
برجله قال اسكن ثبير فانما
عليك نبي وصديق وشهيدان
قالوا اللهم نعم قال الله اكبر
شهدوا ورب الكعبة اني
شهيد ثلثا رواه الترمذي و
النسائي والدارقطني باسانيد
صحيحة عن مرة بن كعب
قال سمعت من رسول الله
صلى الله عليه وسلم وذكر
الفتن فقربها فمر رجل مقنع
في ثوب فقال هذا يومئذ على
هدى فقمت اليه فاذا هو عثمان
بن عفان فاقبلت عليه بوجهه
فقلت هذا قال نعم رواه
الترمذي وابن ماجة وقال
الترمذي هذا حديث حسن

کر کے جیش عسرہ (یعنی لشکر تبوک) کا سامان درست کیا
اپنے ذاتی مال سے حاضرین نے کہا خداوندا ہم اقرار کرتے ہیں عثمان نے
سچ کہا پھر عثمانؓ نے کہا میں تمہیں اللہ اور اسلام کا واسطہ دیکر
سوال کرتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلعم مکے کے ایک
پہاڑ پر جسکا نام ثبیر تھا تشریف رکھتے تھے اور آپکے ساتھ ابوبکر
عمر اور میں بھی تھا پس وہ پہاڑ خوشی کے مارے ہلنے لگا یہاں تک
کہ اسکے کئی پتھر بھی نیچے گر پڑے سو آنحضرتؐ نے اپنے پاؤں سے
پہاڑ کو ٹھکرا کر فرمایا ٹھہر جا ثبیر ٹھہر جا کیونکہ تجھپر نبی اور صدیق
اور دو شہید ہیں سامعین نے کہا خداوندا ہم گواہ ہیں کہ
عثمان سچ کہتے ہیں حضرت عثمانؓ نے فرمایا اللہ اکبر انہوں نے
گواہی دی کعبہ کے رب کی قسم میں شہید ہوں یہ کلمہ
تین بار فرمایا ؏
ترمذی اور ابن ماجہ میں مرہ بن کعب سے روایت ہے
کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتنوں
کا ذکر سنا آپ نے فرمایا کہ وہ فتنے ابھی واقع ہونگے
اتنے میں ایک شخص سر پر کپڑا اوڑھے ہوئے حضرت
کے پاس ہو کر گذرا - حضرت نے فرمایا یہ شخص فتنہ
کے دن سیدھی راہ پر ہوگا - میں اس شخص کے
دیکھنے کے واسطے کھڑا ہوا کہ دیکھوں کون ہے سو وہ
عثمان بن عفان تھے پھر میں نے حضرت عثمان کا
مونہہ رسول اللہ صلعم کیطرف متوجہ کر کے عرض کیا وہ
شخص یہی ہیں آپ نے فرمایا ہاں - ترمذی کہتے
یہ حدیث حسن

تعالى أبين لك أما فراره يوم
أحد فأشهد أن الله عفا عنه
وأما تغيبه عن بدر فإنه
كانت تحته رقية بنت رسول
صلى الله عليه وسلم وكانت
مريضة فقال له رسول الله
صلى الله عليه وسلم إن لك
أجر رجل ممن شهد بدرا
وسهمه وأما تغيبه عن بيعة
الرضوان فلو كان أحد أعز
ببطن مكة من عثمان لبعثه
فبعث رسول الله صلى الله عليه
وسلم عثمان وكانت بيعة
الرضوان بعد ما ذهب عثمان
إلى مكة فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم بيده اليمنى
هذه يد عثمان فضرب بها
على يده وقال هذه لعثمان
ثم قال ابن عمر اذهب بها
الآن معك رواه البخاري
عن أبي سهلة مولى عثمان
قال جعل النبي صلى الله عليه
وسلم يسر إلى عثمان ولون

آئین تجھ سے حقیقت حال بیان کروں - لیکن اُنکا اُحد
کے دن بھاگنا سو مین گواہی دیتا ہون کہ خدا تعالی نے
اُسے معاف کر دیا اور اُنکا بدر مین غیر حاضر ہونے کا باعث
یہ ہے کہ اُنکے نکاح مین رقیہ رسول خدا کی صاحبزادی
تھین اور وہ سخت بیمار تھین سو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا تم لئے عثمان رقیہ کی تیمار
داری کرو) اور تمہارے لئے اُس مرد کے برابر ثواب
ہے جو بدر مین حاضر ہوا اور اُسکا حصہ بھی تمہین
ملیگا - اور اُنکی بیعت رضوان سے غیر حاضری کی
وجہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص عثمان سے بڑھکر
کنبہ کے اعتبار سے مکہ مین عزت رکھتا تو آنحضرت
عثمان کے عوض اُسے بھیجتے سو حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے اُنہین مکہ روانہ کیا - اور بیعت
رضوان عثمان رضی اللہ عنہ کے چلے جانے
کے بعد واقع ہوئی - اُسوقت آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے اپنے داہنے ہاتھ کی طرف
اشارہ کرکے فرمایا یہ عثمان کا ہاتھ ہے پھر اُسے
اپنے بائین ہاتھ پہ مارا اور فرمایا یہ عثمان کے
لئے ہے - پھر ابن عمر نے فرمایا جا ان جوابون
کو اپنے ساتھ لیجا ٭

ابو سہلہ حضرت عثمان کے مولی سے روایت ہے کہ رسول خدا صلعم
عثمان سے سرگوشی کرتے تھے (یعنی آپ نے اُنکے کان میں کچھ کہہ کر
فرمایا اور وہ ضرور فتنہ کا حال ہوگا) اور حضرت عثمان کا رنگ

بیر رومۃ فلہ الجنۃ فحفرھا عثمان وقال من جھز جیش العسرۃ فلہ الجنۃ فجھزھا عثمانُ عن ابی سھلۃ قال قال لی عثمانُ یوم الدار ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قد عھد الی عھدا وانا صابرٌ علیہ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیثٌ حسنٌ صحیحٌ عن عثمان بن عبد اللہ بن موھب قال جاء رجل من اھل مصر یرید حج البیت فرای قوما جلوسًا فقال من ھؤلاء القوم قالوا ھؤلاء من قریش قال فمن الشیخ فیھم قالوا عبد اللہ بن عمر قال یا ابنَ عمر انی سائلک عن شیءٍ فحدثنی ھل تعلم اَنَّ عثمانَ فر یوم احدٍ قال نعم قال ھل تعلم انہ تغیّب عن بدرٍ ولم یشھدھا قال نعم قال ھل تعلم انہ تغیب عن بیعۃ الرضوان فلم یشھدھا قال نعم قال اللہ اکبر قال ابن عمر

کھودے اُسکے لئے جنت ہے - سو حضرت عثمان نے اُس کنوے کو کھودا اور فرمایا جو تبوک کے لشکر کا سامان درست کرے اُسکے لئے جنت ہے سو عثمانؓ نے اُس لشکر سامان بنا دیا - ترمذی مین ابو سہلہ سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت عثمانؓ جس روز وہ اپنے گھر مین گھرے ہوے تھے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک عہد لیا ہے اور مین اُسپر صابر ہون - ترمذی کہتے ہین یہ حدیث حسن صحیح ہے +

بخاری مین عثمان بن عبد اللہ بن موہب سے روایت ہے کہ مصریون مین سے ایک شخص جو خانہ کعبہ کے حج کا ارادہ رکھتا تھا - مکہ مین آیا اور ایک قوم کو بیٹھے ہوے دیکھا پھر پوچھا یہ کونسی قوم ہے لوگون نے کہا اکابر قریش مین سے ہین پھر پوچھا انمین شیخ اور بڑا عالم کون ہے - لوگونؓ جواب دیا کہ عبد اللہ بن عمر پس اُس مصری نے کہا اے ابن عمر مین تجسے ایک بات پوچھتا ہون اُسکا جواب دیجئے وہ کہا تم جانتے ہو کہ عثمانؓ جنگ احد کے مقابلہ سے بھاگے ابن عمر نے کہا ہان پھر اُس شخص نے کہا کیا تم جانتے ہو کہ جنگ بدر مین بھی غائب تھے اور وہان موجود نہ تھے جواب دیا ہان پھر اُسنے کہا کیا تم جانتے ہو کہ وہ بیعت رضوان سے غائب تھے وہان بھی موجود نہ تھے ابن عمر نے فرمایا ہان اُس شخص نے خوش ہوکر اللہ اکبر کا نعرہ مارا - ابن عمر نے فرمایا

وسلم حزنوا عليه حتى كاد بعضهم يوسوس قال عثمان وكنت منهم فبينا انا جالس مر علي عمر وسلم فلم اشعر به فاشتكى عمر الى ابي بكر ثم اقبلا حتى سلما علي جميعا فقال ابو بكر ما حملك على ان لا ترد على اخيك عمر سلامه قلت ما فعلت فقال عمر بلى والله لقد فعلت قال قلت والله ما شعرت انك مررت ولا سلمت قال ابو بكر صدق عثمان قد شغلك عن ذلك امر فقلت اجل قال ما هو قلت توفى الله تعالى نبيه قبل ان نسأله عن نجاة هذا الامر قال ابو بكر قد سألته عن ذلك فقمت اليه وقلت له بابي انت وامي انت احق بها قال ابو بكر قلت يا رسول الله ما نجاة هذا الامر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قبل مني الكلمة التي عرضت على عمي فردها فهي له

آپ پر حضرت غم کیا یہانتک کہ بعضون نے وسوسہ کیا اور شک میں پڑ گئے حضرت عثمان فرماتے ہیں میں بھی اُنہیں میں سے تھا (یعنی مجھے بھی کچھ وسوسہ سا ہو گیا تھا) اور میں اُنہیں میں اُسوقت بیٹھا تھا کہ حضرت عمر نے آکر مجھے سلام کیا اور میں اُنکے سلام کرنے سے مطلع نہوا چنانچہ حضرت عمر نے اس بات کی شکایت حضرت ابوبکر سے کی پھر وہ دونوں صاحب آگئے اور دونون نے مجھپر سلام کیا ابوبکر فرمانے لگے اے عثمان تمہین اپنے بھائی عمر کے سلام کا جواب نہ دینے کا کیا باعث ہوا میں نے کہا میں نے تو ایسا نہیں کیا حضرت عمر فرمانے لگے خدا کی قسم تم نے ایسا ہی کیا (یعنی مجھے سلام کا جواب نہیں دیا) حضرت عثمان کہتے ہیں میں نے حضرت عمر سے کہا خدا کی قسم مجھے آپکے آنے اور سلام کرنے کی مطلق خبر نہوئی ابوبکر نے فرمایا عثمان سچ فرماتے ہیں اے عثمان تمہین کسی بڑے جلیل القدر کام نے اس جواب سے غافل کیا میں نے کہا جی ہاں فرمایا اچھا وہ کیا تھا میں نے کہا خدا تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو اس سے پہلے اُٹھا لیا کہ ہم آپ سے (شیطانی وسوسون یا دنیا کی محبت یا برے کاموں کی خواہش کی بابت) پوچھیں کہ ان کاموں سے نجات کیونکر ہوگی ابوبکر نے کہا میں حضرت سے اسکو پوچھ چکا ہوں میں یہ سنکر ابوبکر کیطرف اُٹھ کر کھڑا ہوا اور کہنے لگا میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں بیشک تمہین اس سوال کے زیادہ لائق تھے پھر ابوبکر فرمانے لگے میں نے حضرت سے پوچھا کہ اے رسول خدا اس کام سے کیونکر نجات ہوگی حضرت نے فرمایا جسنے مجھ سے وہ کلمہ قبول کیا جسے میں نے اپنے چچا پر پیش کیا اور اُنہوں نے اسکو رد کیا (یعنی نہ مانا) تو وہی کلمہ اُسکے لئے

عثمان يتغير فلما كان يوم الدار
قلنا الا نقاتل قال لا ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم عهد
الي امرا فانا صابر نفسي عليه
عن ابي حبيبة انه دخل الدار
وعثمان محصور فيها وانه
سمع ابا هريرة يستاذن
عثمان في الكلام فاذن له
فحمد الله واثنى عليه ثم قال
سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول انكم
ستلقون بعدي فتنة و
اختلافا او قال اختلافا وفتنة
فقال له قائل من الناس
فمن لنا يا رسول الله او ما
تامرنا به قال عليكم بالامير
واصحابه وهو يشير الى عثمان
بذلك رواهما البيهقي في
دلائل النبوة عن عثمان
بن عفان رضي الله عنه قال
ان رجالا من اصحاب النبي
صلى الله عليه وسلم حين
توفي النبي صلى الله عليه

متغیر ہوتا تھا سو جب گھر کا دن واقع ہوا ہم نے عثمان سے
کہا کیا ہم انکی طرف سے ہوکر نہ لڑیں انہوں نے فرمایا نہیں
کیونکہ رسول خدا نے ایک امر کا مجھ سے عہد لیا ہے
اور میں اُسپر اپنے نفس کو صبر دینے والا ہوں
ابو حبیبہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت عثمان کے
گھر میں اُسوقت آئے کہ عثمان پر گھیرا ڈالا گیا تھا
اُنہوں نے ابو ہریرہ کو سُنا کہ وہ حضرت عثمان سے کلام کرنے
کی اجازت مانگتے تھے آپنے ابو ہریرہ کو بولنے کی اجازت
دی ابو ہریرہ نے کھڑے ہوکر اللہ کی حمد و ثنا کے بعد کہا کہ
میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ تم
میرے پیچھے بہت سے فتنوں اور اختلافوں میں پھنسوگے یا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اول اختلاف اور
پھر فتنہ کا ذکر کیا سو لوگوں میں سے ایک کہنے والے
نے کہا اے رسول خدا اُس فتنہ کے وقت ہمارے
لئے کون شخص ہوگا (یعنی ہم اُسوقت کسکی متابعت
کریں) یا اُس کہنے والے نے کہا اے رسول خدا
اُسوقت آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں حضرت نے
فرمایا تمکو امیر اور اُسکے یاروں کی متابعت لازم ہے
اور رسول خدا لفظ امیر سے حضرت عثمان کیطرف اشارہ
کرتے تھے یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے روایت کی ہیں
مسند امام احمد میں حضرت عثمان سے روایت ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یاروں میں سے
چند آدمیوں نے آپکی وفات کے وقت

قال عروة الآية ان الذين يكتمون الآية رواه البخاري

عن عروة بن الزبير ان عبيد الله بن عدي بن الخيار اخبره ان المسور بن مخرمة و عبد الرحمن بن الاسود بن عبد يغوث قالا ما يمنعك ان تكلم عثمان لاخيه الوليد فقد اكثر الناس فيه قال فقصدت لعثمان حين خرج الى الصلوة قلت ان لي اليك حاجة وهي نصيحة لك قال يا ايها المرء منك قال معمر أراه اعوذ بالله منك فانصرفت فرجعت اليهم اذ جاء رسول عثمان فاتيته فقال ما نصيحتك فقلت إن الله بعث محمدا صلى الله عليه وسلم بالحق وانزل عليه الكتاب وكنت ممن استجاب لله ولرسوله فهاجرت الهجرتين وصحبت رسول الله صلى الله عليه وسلم ورايت هديه وقد اكثر الناس في شان الوليد قال ادركت رسول الله صلى الله

عروہ کہتے ہیں وہ آیت جسے عثمان فرماتے تھے یہ ہے (ان الذین یکتمون الخ) تجاری میں عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ عبید اللہ بن عدی بن خیار نے عروہ کو اس بات کی خبر دی کہ مسور بن مخرمہ اور عبد الرحمن بن اسود بن عبد یغوث نے عبید اللہ سے کہا کہ حضرت عثمان سے اُنکے بھائی ولید کی شان میں (اخیر اقامت حد کی بابت) تجھے کلام کرنے سے کون چیز مانع ہے لوگوں نے تو اُسکے حق میں بہت کچھ کہا سنا ہے عبید اللہ کہتے ہیں میں نے حضرت عثمان سے ملاقات کا ارادہ کیا جس وقت وہ نماز کیطرف نکلے میں نے کہا اے امیر المومنین مجھکو آپ سے کچھ کہنا ہے اور اپنی حاجت عرض کرنی ہے اور درحقیقت آپکی خیر خواہی ہے حضرت عثمان نے فرمایا کہ اے شخص تجھ سے پناہ ہے معمر کہتے ہیں میں گمان کرتا ہوں کہ حضرت عثمان نے یوں فرمایا کہ میں اللہ کی تجھ سے پناہ مانگتا ہوں عبید اللہ کہتے ہیں میں یہ سنکر پھرا اور اُن لوگوں کیطرف لوٹ آیا اتنے میں حضرت عثمان کا قاصد مجھے بلانے آیا سو میں اُنکے پاس گیا فرمایا وہ تیری خیر خواہی کیا ہے بیان کر میں نے کہا اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر صلعم کو حق کے ساتھ بھیجا اور اُنپر کتاب اُتاری اور آپ اُنہیں سے ہیں جنہوں نے اللہ اور رسول کو قبول کر لیا اور (مدینہ اور حبشہ) کیطرف دو ہجرتیں کیں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہکر اُنکی خصلت اور عادات دیکھی حالانکہ لوگوں نے ولید کے حق میں بہت کچھ کہا ہے (سو تمہیں اُسپر حد قائم کرنی چاہیے) حضرت عثمان نے فرمایا تو نے رسول خدا صلعم کو پایا ہے

٢٦١

نجاة رواه احمد عن حمران مولى عثمان بن عفان رضي الله عنه انه رأى عثمان بن عفان دعا باناء فافرغ على كفيه ثلث مرار فغسلهما ثم ادخل يده في الماء فمضمض واستنثر ثم غسل وجهه ثلثا ويديه الى المرفقين ثلث مرار ثم مسح براسه ثم غسل رجليه ثلث مرار الى الكعبين ثم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من توضأ نحو وضوئي هذا ثم صلى ركعتين لا يحدث فيهما نفسه غفر له ما تقدم من ذنبه قال ابن شهاب ولكن عروة يحدث عن حمران فلما توضأ عثمان قال لاحدثنكم حديثا لولا آية ما حدثتكموه سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول لا يتوضأ رجل فيحسن وضوءه ويصلي الصلوة الا غفر له ما بينه وبين الصلوة حتى يصليها

نجات ہے - بخاری مین حمران حضرت عثمان کے مولے (غلام آزاد) سے روایت ہے کہ انہون نے حضرت عثمان بن عفان کو دیکھا کہ پانی کا برتن منگایا پھر اپنے دونو ہاتھون کے تین دفعہ پانی ڈالکر خوب دھویا پھر پانی مین ہاتھ ڈالا اور کلی کرکے ناک مین پانی دیکر جھاڑا پھر تین دفعہ منہ دھوکر دونو ہاتھ کہنیون تک تین دفعہ دھوے پھر سارے سر کا ایکبار مسح کرکے ٹخنون تک تین مرتبہ دونو پاؤن دھوئے پھر آپنے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو میرے اس وضو جیسا وضو کرکے ایسے خشوع وخضوع کے ساتھ دو رکعت پڑھے کہ انمین اپنے نفس سے باتین نہ کرے یعنی وسوسہ کو جگہ نہ دے تو اس سے پہلے کے اسکے سارے گناہ بخشے جاوینگے۔

ابن شہاب کہتے ہین لیکن عروہ اس حدیث کو حمران سے اس طرح بیان کرتے ہین کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ وضو کر چکے تو فرمانے لگے مین تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہون اگر قرآن مجید کی ایک آیت (کتمان) نہوتی تو مین تمہین وہ حدیث نہ سناتا (وہ حدیث یہ ہے) مینے رسول خدا صلعم کو فرماتے سنا کہ جو شخص اچھی طرح وضو کرکے نماز پڑھتا ہے تو جو گناہ اسکے اور نماز کے درمیان مین ہوے ہین وہ سب کے سب بخشے جاتے ہین یہانتک کہ اس نماز کو پڑھے

من اصحاب الحدیبیة احد ثم
وقعت الفتنة الثالثة فلم ترتفع
وبالناس طباخ رواه البخاری
عن انس بن مالک رضی الله
عنه ان حذیفة بن الیمان قدم
علی عثمن وکان یغازی اهل
الشام فی فتح ارمینیة و
اذربیجان مع اهل العراق فافزع
حذیفة اختلافهم فی القراءة
فقال حذیفة لعثمان یا امیر
المؤمنین ادرک هذه الامة
قبل ان یختلفوا فی الکتاب اختلاف
الیهود والنصاری فارسل
عثمن الی حفصة ان ارسلی
الینا بالصحف ننسخها فی
المصاحف ثم نردها الیک
فارسلت بها حفصة الی
عثمن فامر زید بن ثابت و
عبد الله بن الزبیر وسعید
بن العاص وعبد الله بن الحارث
بن هشام فنسخوها فی المصاحف
وقال عثمان للرهط القرشیین
الثلثة اذا اختلفتم انتم وزید بن

بھی باقی نہین رہا پھر تیسرا فتنہ جو واقع ہوا تو وہ ہمیشہ
لوگون مین رہا اور دفع نہوا اسحال مین کہ انمین قوت نہو
بخاری مین انس بن مالک سے روایت ہے کہ حذیفہ بن الیمان
حضرت عثمان کے پاس آئے اور آپ شامیون اور عراقیون کے
لیے ارمینیہ (عجم کے شہرونمین سے مشہور شہر کا نام ہے) اور
اور بیجان (معروف شہر کا نام ہے) کی لڑائی کے واسطے جہاد
کا سامان درست کرتے تھے کہ حذیفہ کو لوگونکے اختلاف قرات
قرآن نے خوف مین ڈالا اسوقت حذیفہ نے حضرت
عثمان سے کہا اے امیرالمؤمنین اس سے پہلے کہ یہ امت
یہود و نصاری جیسا قرآن مین اختلاف کرے کچھ
تدارک کرو اور اختلاف سے بچا تب حضرت عثمان نے
ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو پیغام بھیجا
کہ ہمین اپنے صحیفے بھیجدو کہ ہم انکی اور مصحفون مین
نقل کراکے تمہارے پاس بھیجدینگے۔ حضرت
حفصہ رضی اللہ عنہا نے اُن صحیفون کو حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجدیا پھر آپنے
ان چار شخصون (۱) زید بن ثابت (۲) عبداللہ بن
زبیر (۳) سعید بن عاص (۴) عبداللہ بن حارث
بن ہشام کو حکم فرمایا سو ان سب لوگون نے
اُن صحیفون کو اور مصحفون مین نقل کردیا (مگر جب زید بن
ثابت اور قریشیون مین اختلاف پڑا) تو حضرت عثمان نے
قریش کی جماعت کو جو زید کے علاوہ تین شخص تھے صاف فرمادیا
کہ جب تم مین اور زید بن ثابت مین قرآن کے

عليه وسلم قلتُ لا ولكن خلص
الىَّ من علمه ما يخلص الى العذرآء
في سترها قال امّا بعدُ فانّ الله
بعث محمدًا صلى الله عليه وسلم
بالحق فكنتُ ممّن استجاب لله
ولرسوله وامنتُ بما بعث به
وهاجرتُ الهجرتين كما قلت
وصحبتُ رسول الله صلى الله
عليه وسلم فوالله ما عصيته
ولا غششته حتى توفّاه الله
ثم ابوبكر مثله ثم عمر مثله
ثم استُخلفتُ افليس لي من
الحق مثل الذي لهم قلتُ بلى
قال فما هذه الاحاديث التي
تبلغني عنكم امّا ما ذكرتَ
من شان الوليد فسناخذ فيه
بالحق ان شآء الله ثم دعا عليًّا
فامره ان يجلده فجلده ثمانين
عن سعيد بن المسيب
قال وقعت فتنة الاولى يعني
مقتل عثمان فلم يبق من اصحاب
بدر احد ثم وقعت الفتنة
الثانية يعني الحرّة فلم يبق

مین نے کہا آنکے دیدار سے تو مشرف نہین ہوا لیکن انکا
وہ علم جو کنواری عورتونکو پردہ مین پہونچتا تھا مجھے پہونچا
ہے (یعنی نبی صلعم کا علم پوشیدہ تھا بلکہ ایسا شائع تھا
کہ پردہ نشین عورتونکو بھی معلوم تھا تو مجھ باوجود اسکے پیر
ہونیکے بدرجۂ اولی ہونا چاہئے) یہ سنکر حضرت عثمان نے فرمایا
اما بعد بیشک خدا تعالی نے اپنے پیغمبر صلعم کو حق کے ساتھ بھیجا
اور مین اُن لوگون مین سے ہون جنہون نے الله و رسول کو قبول
کیا اور جس کتاب کے ساتھ آپ بھیجے گئے مین اُسپر ایمان لایا اور
جیسا کہ تو نے کہا مین نے دو ہجرتین بھی کین اور رسول خدا
کی صحبت مین بھی رہا ہون خدا کی قسم مین نے رسول خدا کی کبھی
نافرمانی اور بدخواہی نہین کی یہانتک کہ الله تعالی نے انہین اٹھا
لیا پھر مین نے ابوبکر کی بھی ایسی ہی نافرمانی و بدخواہی نہین کی پھر
حضرت عمر کی بھی اسی طرح پھر مین خلیفہ بنایا گیا سو کیا میرا اتنا
بھی حق نہین ہے جتنا انکا تھا پھر مین نے عرض کیا کیون نہین فرمایا
تو یہ باتین تمہاری طرف سے مجھے پہونچتی ہین کیسی ہین یعنی تم کہتے
ہو عثمان نے ولید پر حد کیون نہین قایم کی ویسا کیا بات ہے ہان تو نے
ولید کی بابت جو کچھ ذکر کیا ہے ہم اسمین ان شاء الله شرع کا حق لینگے
یہ کہکر حضرت علی کو بلایا اور اُسے اسی کوڑے مارنیکا حکم فرمایا چنانچہ
اسکو اُنہون نے مارا سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ اسلام
مین سب سے پہلا فتنہ حضرت عثمان کا قتل ہوا سو اسوقت
اُن صحابہ مین سے جو بدر مین حاضر رہے تھے کوئی بھی باقی نرہا
پھر دوسرا فتنہ حرہ کا واقع ہوا اُسوقت اُن صحابہ
مین سے جو احد مین حاضر ہوے تھے کوئی

لا يصيبون مثله عن عثمان بن
عفان رضی الله عنه انه كان
اذا وقف على قبر بكى حتى يبل
لحيته فقيل له تذكر الجنة والنار
فلا تبكى وتبكى من هذا فقال
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال ان القبر اول منزل
من منازل الآخرة فان نجا منه
فما بعده ايسر منه وان لم ينج منه
فما بعده اشد منه قال وقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما رايت منظرا قط الا والقبر افظع
رواه الترمذی وابن ماجه وقال
الترمذی هذا حديث غريب عن
سعيد بن عمير قال خطب امير المؤمنين
علی بن ابی طالب يوما بعد ما
قتل عثمان فقال بعد حمد الله والصلوة
على رسوله صلى الله عليه وسلم
ايها الناس تدرون ما مثلى ومثلكم
ومثل عثمان كمثل ثلاثة اثوار كن
فی اجمة ثور ابيض وثور اسود
وثور احمر ومعهم اسد وكان
الاسد لا يقدر عليهم لاجتماعهم

تو اوس جیسا پھر کسیکو نہ پاؤگے۔ ترمذی اور ابن ماجہ میں
عثمان بن عفان سے روایت ہے کہ وہ جب کسی قبر پر کھڑے
ہوتے تھے تو اتنا روتے تھے کہ آپکی ڈاڑھی تر ہو جاتی کسی نے عرض
کیا کہ جب آپ جنت و دوزخ کا ذکر کرتے ہیں تو نہیں روتے
اور قبر کو دیکھکر روتے ہیں فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم فرماتے تھے کہ آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل
قبر ہے سو جس نے قبر سے نجات پائی تو جو چیز اوسکے بعد
وہ اوس سے آسان ہے اور اگر قبر ہی سے چھٹکارا نہوا
تو جو اوسکے بعد ہے وہ اوس سے بہت سخت ہے عثمان
کہتے ہیں کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا میں نے کوئی ایسی دیکھنے
کی جگہ کبھی نہیں دیکھی جو قبر سے زائد بری جگہ ہو یعنے
قبر سب سے زائد بدتر جگہ ہے۔ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث
غریب ہے۔
ابو نعیم حلیہ میں سعید بن عمیر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت
عثمان کے قتل کے بعد امیر المومنین علی بن ابیطالب
نے ایکدن خطبہ پڑھا اور اللہ تعالی کی حمد اور رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے بعد
فرمایا اے لوگو تم جانتے ہو کہ میری اور تمہارے
اور حضرت عثمان کی مثل اون تین بیلوں کی مانند
ہے جو ایک جنگل میں ہوں ایک سفید بیل
اور ایک کالا اور ایک سرخ اور اون میں ایک
شیر ہے۔ مگر وہ شیر ان تینوں بیلوں کے
اجتماع اور اتفاق سے اوپر قابو نہ پاتا تھا

الہی تمہیں چھوڑ کر دوسرے جہان میں سفر کرنے والا ہوں ۱۲

ثابت فی شیء من القرآن فاکتبوہ
بلسان قریش فانما نزل
بلسانہم ففعلوا حتی اذا
نسخوا الصحف فی المصاحف رد
عثمان الصحف الی حفصۃ وارسل
الی کل افق بمصحف مما نسخوا
وامرہم بما سواہ من القرآن
فی کل صحیفۃ او مصحف ان یحرق
قال ابن شہاب فاخبرنی
خارجۃ بن زید بن ثابت
انہ سمع زید بن ثابت قال
فقدت آیۃ من الاحزاب حین
نسخنا المصحف قد کنت اسمع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ
بہا فالتمسناہا فوجدناہا مع
خزیمۃ الانصاری من المؤمنین
رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ
علیہ فالحقناہا فی سورتہا
رواہ البخاری عن شقیق بن سلمۃ
قال دخلت علی ابن مسعود
فی مرضہ الذی توفی فیہ
وعندہ قوم یذکرون عثمان
فقال لہم مہلا فانکم ان تقتلوہ

کسی چیز میں خلاف ہو تو اسکو قریش کی زبان کے
موافق لکھ لینا کیونکہ قرآن مجید انہیں کی زبان میں
اترا ہے انہوں نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ جب
اُن صحیفوں کو اوراق میں نقل کر لیا تو حضرت
عثمان نے جناب حفصہ کے صحیفے اُنکے پاس
بھیج دیئے اور جو مصاحف اُنسے نقل کئے تھے
انہیں ہر طرف روانہ کیا اور اُسکے سوا جسقدر
قرآن ہر صحیفے یا مصحف میں تھے سب کو جلانے
کا حکم فرمایا۔ ابن شہاب کہتے ہیں کہ مجھے زید بن
ثابت کے بیٹے خارجہ نے خبر دی وہ کہتے ہیں
کہ میں نے زید بن ثابت سے سنا کہ جب ہم اور
قریش مصحف نقل کر رہے تھے تو سورہ احزاب کی
ایک آیت جسے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنتا تھا کہ وہ نماز میں پڑھتے تھے گم پائی پھر
میں نے اُس آیت کو تلاش کیا تو خزیمہ انصاری کے
پاس پائی اور وہ آیت یہ تھی من المؤمنین رجال
صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ تو ہم نے اسی سورت
میں اُسے لا دیا شقیق بن سلمہ کہتے ہیں کہ میں عبداللہ
بن مسعود کے پاس اُس بیماری میں جسمیں اُنہوں
نے وفات پائی گیا اور اُنکے پاس ایک قوم حضرت
عثمان کا کچھ ذکر کر رہی تھی (ر عبداللہ بن مسعود کو
اس کے پیشتر حضرت عثمان سے کچھ رنجیدگی تھی) عبداللہ بن مسعود نے
اُس قوم کی یہ گفتگو سنکر فرمایا خبردار اگر تم اُسے قتل کروگے

من الفردوس فقلت يا رسول الله انى الى رؤياك بالاشواق وارائك مبادرًا فالتفت الىّ وتبسّم وقال انّ عثمان بن عفّان اضحى عندنا فى الجنّة ملكا وعرسًا وقد دُعينا الى وليمته فانا مبادرٌ لذلك رواه حسين بن عبد الله البنأ الفقيه عن حسن بن على بن ابى طالب سبط رسول الله وريحانته قال ما كنتُ لا قاتل بعد رؤيا رايتها رايتُ رسول الله صلى الله عليه وسلم واضعًا يده على العرش ورايتُ ابا بكر واضعا يده على منكب رسول الله صلى الله عليه وسلم ورايتُ عمر واضعًا يده على منكب ابى بكر ورايت عثمان واضعًا يده على منكب عمر ورايتُ ما دونه فقلت ما هذا قال دمُ عثمان يطلب الله به رواه الديلمى بسند صحيح عن قيس بن عبّاد قال سمعت عليًّا يوم الجمل يقول اللهم انّى ابرء اليك من دم عثمان ولقد طاش عقلى يوم قتل عثمن

پھر بھی عمدہ موجود ہے مین نے کہا اسے رسول خدا مین تو اپکو خواب مین دیکھنے کا بہت مشتاق تھا اور اب مین آپکو دیکھتا ہون کہ جلدی جلدی تشریف لئے جاتے ہین آپنے مجھے مڑ کر دیکھا اور مسکرا کر فرمایا کہ عثمان بن عفان کی جنت مین شادی ہے اور ہم انکے ولیمہ مین بلائے گئے ہین اسوجہ سے مین جلدی جلدی جاتا ہون ٭

دیلمی صحیح سند کے ساتھ حسن بن علی بن ابیطالب رسول اللہ کے صاحبزادے اور آپکے ریحانہ سے روایت کیے ہیں کہ مین اُس خواب کے بعد جسمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک عجیب ہیئت کے ساتھ دیکھا معاویہ سے لڑائی اور قتال چھوڑ بیٹھا۔ مین نے رسول خدا کا عرش پر ہاتھ رکھے ہوئے دیکھا اور ابوبکر اپنا ہاتھ رسول اللہ کے مونڈھے پر رکھے ہوئے تھے اسیطرح حضرت عمر کو دیکھا کہ وہ اپنا ہاتھ ابوبکر کے مونڈھے پر رکھے ہوئے ہیں پھر عثمان اپنا ہاتھ حضرت عمر کے مونڈھے پر رکھے ہوئے تھے اور اسکے سوا کچھ اور بھی مین نے دیکھا پھر مین نے رسول اللہ صلعم سے پوچھا یہ کیا بات ہے فرمایا یہ عثمان کا خون ہے جسکا خدا طالب ہے آ

ابن سمان قیس بن عباد سے روایت کرتے ہین کہ مین نے جمل کے دن حضرت علی کو یہ فرماتے سنا اسے خداوند مین عثمان کے خون سے تیری طرف اپنی برئیت ظاہر کرتا ہون جسدن عثمان شہید ہوئے میرے ہوش و حواس باختہ تھے

عليه ثم أتاهم فقال للثور الأسود والأحمر إنه
لا يدل الناس علينا إلا الثور
الأبيض فإنه مشهور بالبياض
ولونكما لوني فلو تركتماني أكله فتصفو الأجمة
لنا ونعيش فيه فقالا افعل فأكله
ثم لبث مدة وقال للثور الأحمر
إنه لا يدل الناس علينا إلا الثور
الأسود بسواد لونه فإن
لوني ولونك لا يختلفان ولا
يشتبهان فإن تركتني أكله
فتصفو الأجمة لي ولك فأكله
ثم لبث مدة وقال للثور الأحمر إني
أكلتك فقال فدعني أنادي ثلاثة
أصوات قال ناد فصاح ألا إني
أكلت يوم أكل الثور الأبيض
قالها ثلاثا ثم قال علي عليه السلام
ألا إني وهنت يوم قتل عثمان
قالها ثلاثا رواه أبو نعيم في حلية
عن عبد الله بن عباس قال
رأيت النبي صلى الله عليه وسلم
في المنام على برذون وعليه عمامة
من نور ويحتجم بها وبيده قضيب

ایک دن اُس شیر نے کالے اور لال بیل سے
کہا دیکھو ہمارے یہاں ہونے کی خبر سفید بیل کے اور کوئی لوگوں کو
خبر نہیں دیتا ہے کیونکہ وہ سفیدی کے ساتھ مشہور ہے اگر تم مجھے
چھوڑ دو تو میں اُسے کھا جاؤں پھر یہ جنگل ہمارے لئے خالص ہو جاوے
اور خوب مزے سے ہمیں عیش کریں اُن دونوں نے کہا
کھا لے سو وہ اُسے کھا گیا پھر چند روز ٹھہر کر لال بیل سے کہا
کہ ہمارے یہاں ہونے کی خبر لوگوں کو بجز کالے بیل کے اور کوئی
نہیں دیگا کیونکہ وہ سیاہی کے ساتھ معروف ہے اور میرا تیرا رنگ
تو نہ مختلف ہے نہ مشابہ سو اگر تو مجھے چھوڑ دے تو میں اُسے
کھا جاؤں پھر تو جنگل میرے اور تیرے لئے صاف
ہو جاوے اُس نے کہا اگر یہی بات ہے تو کھا لے سو وہ
اُسے بھی کھا گیا۔ پھر تھوڑی مدت کے بعد اُس نے
لال بیل سے کہا میں تجھے بھی کھاتا ہوں بیل نے کہا مجھے
اتنی مہلت دے کہ میں تین آوازیں دے لوں شیر نے
کہا اچھا پکار سو اُس نے چیخ کر کہا آگاہ ہو میں نے تو
اُسی دن اپنے آپکو کھایا ہوا جانا تھا کہ جس دن
سفید بیل کھایا گیا یہ کلمہ تین دفعہ اُس نے کہا پھر حضرت
علی نے فرمایا اے لوگو خبردار ہو عثمان کے قتل کے دن
میں بالکل ضعیف ہو گیا اور اس کلمہ کو تین بار فرما کر منبر سے اتر آئے
حسین بن عبداللہ ... بن عباس سے روایت کرتے ہیں
کہ میں نے نبی صلعم کو خواب میں دیکھا کہ آپ ایک ترکی
گھوڑے پر سوار ہیں اور نورانی عمامہ سر پر رکھے ہوئے ہیں
اور اُس عمامہ کا شملہ پیچھے چھوڑا ہوا ہے اور آپکے ہاتھ میں ایک چھڑی

فاكحل مرتين او ثلثا عن عبد الله بن الحسن بن الحسن بن علي بن ابي طالب كرم الله وجهه وقد ذكر عنده قتل عثمان فبكى حتى بل لحيته

عن جندب قال دخلت على حذيفة فقال لي ما فعل الرجل يعني عثمان فقلت اراهم قاتليه ثم - قال ان قتلوه كان في الجنة وكانوا في النار

الاحاديث الاربعة رواه ابن السمان بسند حسن صحيح

فصل في قصة البيعة والاتفاق على عثمان بن عفان عليه السلام وفيه مقتل عمر بن الخطاب عليه السلام

عن عمرو بن ميمون قال رايت عمر بن الخطاب رض قبل ان يصاب بايام بالمدينة وقف على حذيفة بن اليمان وعثمان بن حنيف قال كيف فعلتما اتخافان ان تكونا قد حملتما الارض ما لا تطيق قالا حملناها امرا هي له مطيقة

تین دفعہ یوں فرمایا اسرا نکو لعنت کرے خواہ وہ نرم زمین میں ہوں یا پہاڑوں میں۔ عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی رضی اللہ عنہم کے پاس جب حضرت عثمان کے قتل کا مذکور ہوا تو وہ یہانتک روئے کہ ڈاڑہی آنسوؤں سے بہیگ گئی

جندب کہتے ہیں کہ میں حذیفہ کے پاس آیا انہوں نے مجہہ سے کہا عثمان کے ساتہ کیا کیا گیا میں نے کہا میں گمان کرتا ہوں کہ لوگ اُنہیں وہیں قتل کریں گے فرمایا اگر وہ اوسے قتل کریں گے (تو اوسکا کیا بگاڑینگے) وہ تو جنت میں ہوگا اور اوسکے قاتل دوزخ میں۔ ان چاروں اثروں کو ابن السمان نے روایت کیا ہے۔

حضرت عثمان کی بیعت اور اون پر تمام لوگوں کے متفق ہونے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قتل کا قصہ

عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ میں نے عمر بن الخطاب کو شہید ہونے سے چار دن پہلے مدینہ میں دیکھا کہ آپ حذیفہ بن یمان اور عثمان بن حنیف کے پاس کھڑے ہوئے فرماتے تھے (حضرت عمر رض نے اون دونوں کو سواد کی زمین پر بہیجا تہا کہ وہانکے لوگوں سے خراج اور جزیہ مقرر کریں) تم دونوں نے کیا کیا۔ کیا تم اسبات سے ڈرتے ہو کہ تم نے اوس زمین پر ایسا بوجہ کہا ہو جسکے اوٹہانیکی طاقت نہیں رکہتی انہوں نے کہا ہمنے ایسے امر کا اسپر بوجہہ رکہا ہے جسکی وہ طاقت رکہتی ہے (یعنے کچہہ زیادہ

وانكرت نفسي وجاؤني للبيعة
فقلت الا استحيي من الله ان
ابايع قوما قتلوا رجلا قال له
رسول الله صلى الله عليه و
سلم الا استحيي من رجل
تستحيي منه الملائكة واني
لاستحيي من الله ان ابايع وعثمان
قتيل في الارض لم يدفن
بعد فانصرفوا فلما دفن
رجع الناس يسئلون البيعة
فقلت اللهم اني مشفق مما
اقدم عليه ثم جاءت عزيمة
فبايعت قال فقالوا يا امير المومنين
فكانما صدع قلبي رواه ابن
السمان عن محمد بن الحنفية
ابن علي بن ابي طالب وريحانته
رضي الله عنهما ان عليا قال
يوم الجمل لعن الله قتلة عثمان
لعنهم الله في السهل والجبل
عنه ان عليا بلغه ان عائشة
تلعن قتلة عثمان فرفع يديه
حتى بهما وجهه فقال انا العن
قتلة عثمان لعنهم الله في السهل

اور میرا دل انکے قتل کو برا جانتا تھا اور جب لوگ مجھ سے
بیعت کرنے آئے میں نے صاف کہدیا کہ واللہ مجھکو ایسی قوم
کی بیعت لینے سے (شرم) آتی ہے جنہوں نے ایسے شخص یعنے عثمان کو مار ڈالا
اور جسکے حق میں رسول اللہ یوں فرمائیں آگاہ ہو کہ میں
ایسے آدمی سے حیا کرتا ہوں جس سے فرشتے حیا کرتے ہیں)
شرم آتی ہے۔ میں اللہ سے شرماتا ہوں کہ لوگ مجھ سے بیعت
کریں اور عثمان بدون دفن یوں ہی پڑے رہیں یہ سنکر
قوم واپس چلی گئی پس جب کہ عثمان دفن ہو چکے دوسری
بار وہ لوگ آئے اور مجھ سے بیعت کا سوال کرینگے تو میں
بولا بار خدایا میں اُس سے ڈرتا ہوں جسکی پیش قدمی
عثمان پر کی گئی۔ پھر ایک بڑی جماعت نے بزور مجھ سے
بیعت کی اور امیر المومنین کے لقب سے پکارا۔
اس لفظ کے سنتے ہی میرا دل دکھہ گیا اور عثمان کا
واقعہ یاد آیا۔
محمد بن الحنفیہ بن علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے کہ جمل کے دن حضرت علی نے فرمایا جن لوگوں نے
حضرت عثمان کو قتل کیا خدا تعالیٰ انہیں نرم زمین اور
پہاڑوں میں جہاں کہیں ہوں لعنت کرے اور اپنی
رحمت سے دور۔ اور محمد بن الحنفیہ سے روایت
ہے کہ حضرت علی کو خبر پہونچی کہ حضرت عائشہ عثمان کے
قاتلوں کو لعنت کرتی ہیں اوس وقت آپنے بھی دونوں
ہاتھ اوٹھا کر مونھ کے مقابل کیئے اور فرمایا میں بھی
عثمان کے قاتلوں پر لعنت کرتا ہوں اور دریا

انه ماخوذٌ فخر نفسه وتناول
عمرُ يدَ عبد الرحمن بن عوفٍ
فقدَّمه فمن يلي عمر فقد رأى
الذى أرى واما نواحى المسجد فانهم
لا يدرون غير انهم قد
فقدوا صوت عمرَ وهم
يقولون سبحان الله سبحان
الله فصلّى بهم عبد الرحمن
بن عوفٍ صلوٰةً خفيفةً فلما
انصرفوا قال يا ابنَ عباس انظر
مَن قتلني فجال ساعةً
ثم جاء فقال غلامُ المغيرة
قال الصَّنَعُ قال نعم قال
قاتله الله لقد امرت به
معروفًا الحمد لله الذى لم يجعل
ميتتى بيد رجلٍ يدّعى الاسلام
قد كنتَ انتَ وابوك تحبّان
ان تكثرَ العلوجُ بالمدينة
وكان العباسُ اكثرهم
رقيقًا فقال ان شئت فعلتَ
اى ان شئتَ قتلنا فقال
كذبتَ بعد ما تكلموا بلسانكم
وصلّوا قبلتكم وحجّوا حجّكم

زمین پر گرا گیا تو خودکشی کی یہان حضرت عمر نے عبدالرحمن
بن عوف کا ہاتھ پکڑکر اپنی جگہ مقدم کیا۔ جو لوگ حضرت
عمر کے پاس تھے اُنہیں تو یہ حال معلوم تھا اور جیسا
مین دیکھتا تھا وہ بھی دیکھ رہے تھے لیکن جو لوگ مسجد کے
کونون اور پچھلی صف مین تھے اُنہین بجز اسکے اور کچھ خبر
نہ تھی کہ حضرت عمر کی آواز نہ سنتے تھے اور اس خیال سے
کہ حضرت عمر کو سہو ہو گیا ہے) سبحان اللہ سبحان اللہ
کہہ رہے تھے عبدالرحمن بن عوف نے اُنہین بہت ہلکی
سی نماز پڑھائی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضرت
عمر نے فرمایا اے ابن عباس دیکھو تو مجھے کسنے قتل کیا
ابن عباس تھوڑی دیر مین گشت کر کے آئے اور کہنے
لگے (ابو لولوء) مغیرہ کے غلام نے فرمایا اُس کاریگر نے کہا
ہان فرمایا اللہ اُسے قتل کرے مین نے تو اُسے اچھی بات کا
حکم کیا تھا۔ خدا کا شکر ہے میری موت ایسے شخص کے
ہاتھ سے ہوئی جو اسلام کا مدعی نتھا اے ابن عباس تم
اور تمہارے والد ان عجمی غلاموں کا مدینہ مین آنا جانا بہت چاہتے
تھے اور ابن عباس غلاموں پر بہت رحم تھے پس کر ابن
عباس نے کہا اگر آپ چاہین تو مین کرون یعنی اگر تمہاری
اجازت ہو تو ہم انھین قتل کر ڈالین حضرت عمر نے فرمایا
بات تمہاری ٹھیک نہین اُنہون نے تمہاری زبانون
کے ساتھ کلام کیا (یعنی جیسے تم کلمہ پڑھتے ہو
اُنہون نے بھی پڑھا) تمہارے قبلہ کی طرف
نماز پڑھی اور تم جیسا حج کیا اسکے بعد اُنکا خون حلال نہین

ما فيها كبير فضل قال انظرا أن
تكونا حملتما الأرض ما لا تطيق
قال قالا لا فقال عمر إن
سلمني الله لأدعن أرامل
أهل العراق لا يحتجن إلى رجل
بعدي أبدا قال فما أتت عليه
إلا رابعة حتى أصيب قال إني
لقائم ما بيني وبينه إلا عبد الله
بن عباس غداة أصيب
وكان إذا مر بين الصفين قال
استووا حتى إذا لم ير فيهن
خللا تقدم فكبر وربما قرأ
بسورة يوسف أو النحل ونحو
ذلك في الركعة الأولى حتى
يجتمع الناس فما هو إلا أن كبر
فسمعته يقول قتلني أو أكلني الكلب
حين طعنه فطار العلج بسكين
ذات طرفين لا يمر على أحد
يمينا ولا شمالا إلا طعنه
حتى طعن ثلاثة عشر رجلا
مات منهم سبعة فلما رأى
ذلك رجل من المسلمين طرح
عليه برنسا فلما ظن العلج

خراج بھی اسپر مقرر نہیں کیا اس زمین میں کچھ زیادہ نہیں ہے
حضرت عمر نے فرمایا ذرا غور بھی دیکھو مبادا تم نے اس میں ایسا
بوجھ رکھا ہو جسکی وہ طاقت نہ رکھتی ہو راوی کہتے ہیں اُن دونوں
نے یہی جواب دیا جو پہلے دیا تھا پھر حضرت عمر نے فرمایا اگر اللہ مجھکو سلامت
رکھیگا تو میں عراق کی بیوہ عورتوں اور محتاجوں کو ایسے حال میں چھوڑ دونگا
کہ میرے بعد کسی شخص کی محتاج نہوں راوی کہتے ہیں اسکے بعد
حضرت عمر پر چوتھی رات بھی نہ ہوئی تھی کہ آپ شہید کیے گئے
میں صبح کی نماز کے لیے صف میں کھڑا تھا اور جس صبح کو
آپ شہید ہوئے ہیں مجھ میں اور حضرت عمر میں صرف عبد اللہ بن
عباس حائل تھے یعنی میں حضرت عمر کے بہت ہی قریب تھا
حضرت عمر کا قاعدہ تھا کہ نماز کے وقت جب دو صفوں میں گذرتے تھے تو
فرماتے تھے صفیں سیدھی کر لو یہانتک کہ جب ان میں کسیطرح
کا خلل نہ دیکھتے تھے تو آگے بڑھکر تکبیر کہتے اور اکثر پہلی رکعت میں
سورۂ یوسف یا سورۂ نحل یا ان جیسی کوئی اور سورت پڑھتے یہانتک کہ
سب لوگ جماعت میں آ ملتے بس ابھی آپنے تکبیر ہی کہی تھی جو میں نے
یہ کہتے سنا کہ مجھکو کتے نے مار ڈالا یا یون کہا کہ مجھے کتا کھا گیا
اور یہ اسوقت کہنے فرمایا کہ جب آپکے ابو لولو نے زخم لگایا
یعنی وہ عجمی غلام تو اس طرح کا لیکر بھاگا جسکے دونوں طرف دھار
تھیں تو دائیں بائیں جس پر گذرتا تھا اسے برابر زخمی کرتا
چلا جاتا تھا یہانتک کہ تیرہ آدمیوں کو زخمی کیا جن میں سے سات
شخص جان بحق ہوگئے مسلمانوں میں سے ایک شخص نے
یہ حال دیکھا تو اسپر چادر ڈالدی جب اس عجمی
غلام نے یہ خیال کیا

من الدين فحسبوه فوجدوه
ستة وثمانين الفا ونحوه قال
ان وفى له مال آل عمر فأده من
اموالهم والا فسل فى بنى عدى
بن كعب فان لم تف اموالهم فسل
فى قريش ولا تعدهم الى غيرهم
فأد عنى هذا المال انطلق الى
عائشة ام المؤمنين فقل يقرأ
عليك عمر السلام ولا تقل
امير المؤمنين فانى لست اليوم
للمؤمنين اميرا وقل يستأذن عمر
بن الخطاب ان يدفن مع صاحبيه
فسلم واستأذن ثم دخل عليها
فوجدها قاعدة تبكى فقال يقرأ
عليك عمر بن الخطاب السلام و
يستأذن ان يدفن مع صاحبيه
فقالت كنت اريده لنفسى و
لاوثرن به اليوم على نفسى فلما اقبل
قيل هذا عبد الله بن عمر قد جاء
قال ارفعونى فاسنده رجل اليه
فقال ما لديك قال الذى تحب يا
امير المؤمنين اذنت قال الحمد لله
ما كان شئ اهم الى من ذلك فاذا

لوگونکا کتنا قرضہ ہے شمار کرنیکے بعد معلوم ہوا کہ چھیاسی ہزار
درم کے آپ قرضدار تھے حضرت عمر نے فرمایا اگر یہ قرضہ آل عمر کے
مال سے پورا ہو جاوے تو اُنکے مال مین سے اس قرضہ کو ادا کیجیو ورنہ پھر
قوم بنی عدی بن کعب سے مانگیو اگر اُنکے مال سے بھی قرضہ پورا
نہو تو قریش سے سوال کیجیو اور اُنسے اُنکے غیر کی طرف تجاوز
نکرنا میری طرف سے اسی مال کو ادا کر دینا اب سب سے اہم کام
یہ ہے کہ تو حضرت عائشہ ام المؤمنین کے پاس جا کر کہہ عمر آپکو
سلام کہتا ہے اُنکے سامنے امیر المؤمنین کا لفظ نہ کہیو
کیونکہ آج مین مومنون کا سردار نہین میری حکومت مسلمانون
سے آج منقطع ہو جاتی ہے میری طرف سے تُو نے کہو کہ عمر
ابن الخطاب اپنے دونون صاحبون کے پاس دفن ہونیکی
اجازت مانگتا ہے (سو عبد اللہ بن عمر حضرت عائشہ کے پاس آئے ٭
پھر سلام کرکے اندر آنیکی اجازت چاہی پھر حضرت عائشہ کے پاس
اگر کیا دیکھتے ہین کہ وہ بیٹھی ہین اور زار زار رو رہی ہین آپ نے کہا آپکو
عمر بن الخطاب سلام کہتے ہین اور اپنے دونون رفیقون کے پاس دفن
ہونیکی اجازت چاہتے ہین حضرت عائشہ نے فرمایا گو وہ جگہ مین اپنی
قبر کے لئے رکھی تھی مگر آج مین اپنے نفس پر عمر بن الخطاب کو اختیار کرتی ہون
(اور برضا و رغبت یہان دفن ہونیکی اجازت دیتی ہون) جب عبد اللہ
واپس آئے تو لوگون نے کہا یہ عبد اللہ بن عمر آگئے ہین فرمایا مجھکو اُٹھا کر بٹھلاؤ
سو ایک شخص نے اپنے سہارے سے اُنہین بٹھا دیا آپنے عبد اللہ کی طرف اشارہ
کرکے فرمایا تیرے پاس کیا ہے (یعنی کیا خبر لایا ہے) کہا اے امیر المؤمنین جیسے
آپ دوست رکھتے تھے حضرت عائشہ نے اجازت دیدی فرمایا خدا کا شکر ہے
اس سے اہم زیادہ کوئی امر مجھے نہ تھا سو جب مین

فاحتمل الى بيته فانطلقنا معه
وكان الناس لم تصبهم مصيبة
قبل يومئذ فقائل يقول
لا باس وقائل يقول اخاف
عليه وجاء الناس فاتي
بنبيذ فشربه فخرج من جوفه
ثم اتي بلبن فشربه فخرج
من جوفه فعرفوا انه ميت
فدخلنا عليه وجاء الناس
فجعلوا يثنون عليه وجاء
رجل شاب فقال ابشر يا
امير المومنين ببشرى الله
لك من صحبة رسول الله صلى
الله عليه وسلم وقدم في
الاسلام ما قد علمت ثم
وليت فعدلت ثم شهادة
قال وددت ان ذلك كفاف
لا علي ولا لي فلما ادبر اذا
ازاره يمس الارض قال
ردوا علي الغلام فردوه
قال يا ابن اخي ارفع ثوبك
فانه انقى لثوبك واتقى لربك
يا عبد الله بن عمر انظر ما علي

اسکے بعد حضرت عمر کو اونکے گھر لیگئے اور ہم بھی اونکے ساتھ چلے
اس دن سے پہلے لوگوں کو کوئی ایسی مصیبت نہ پہونچی تھی
تو بعض کہتے تھے کوئی خوف کی بات نہیں ہے اچھے ہو جائینگے
اور بعضے کہتے تھے ہمیں انپر خوف معلوم ہوتا ہے اتنے میں آپکے
پاس نبیذ لائی گئی اوسے آپنے نوش کیا مگر وہ اسیوقت
زخموں کی راہ سے نکل گئی پھر دودھ لایا گیا وہ بھی پیتے ہی
فوراً زخموں سے نکل گیا اس سے لوگ پہچان گئے کہ آپکے
انتقال کا وقت قریب ہے پس ہم حضرت عمر کے پاس گئے
اور لوگ بھی آئے سو آپکی تعریفیں اور بھلائیاں یاد کرنے لگے
اتنے میں ایک جوان مرد آکر کہنے لگا اے امیر المومنین تمہیں
اللہ کی طرف سے خوشخبری ہو ایک تو تم نے رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کی صحبت برتی۔ دوسرے اسلام میں پیشقدمی
اور ہمیشگی کی جسے آپ بھی جانتے ہیں پھر آپ نے خلیفہ
بنکر داد اور انصاف کیا پھر سب کے بعد شہادت
نصیب ہوئی حضرت عمر نے فرمایا۔ میں اس بات کو دوست
رکھتا ہوں کہ یہ سب باتیں برابر سرابر ہوں نہ تو
کوئی بوجھ مجھ پر ہے اور نہ میرا کسی پر۔ جب وہ شخص
پیٹھ موڑکر چلنے لگا تو اوسکا تہبند زمین کو لگتا تھا
آپنے فرمایا اس جوان کو میرے پاس پھیر لاؤ۔ جب
لوگ اوسے آپکے پاس لائے آپنے فرمایا اے میرے بھتیجے
اپنے کپڑے کو اوٹھا کیونکہ اس سے تیرا کپڑا نجاست آلودگی
سے بہت صاف رہیگا اور تیرے رب کے عذاب سے بہت بچا رہیگا
اسکے بعد فرمایا اے عبد اللہ بن عمر دیکھ مجھپر لوگوں کا

تبوّء الدار والایمان من قبلھم
أن یقبل من محسنھم وان یعفی
من مسیئھم واوصیه بالامصار
خیرًا فانھم ردء الاسلام وجباۃ
المال وغیظ العدو وان لا یؤخذ
منھم الا فضلھم عن رضاھم
واوصیه بالاعراب خیرًا فانھم
اصل العرب ومادۃ الاسلام
أن یؤخذ من حواشی اموالھم
ویرد علی فقرآءھم واوصیه
بذمة الله وذمة رسوله أن
یوفی لھم بعھدھم وان یقاتل
من ورائھم ولا یکلفوا الا طاقتھم
فلما قبض خرجنا به فانطلقنا
نمشی فسلم عبد الله بن عمر قال
یستاذن عمر بن الخطاب قالت
ادخلوه فادخل فوضع ھنالك
مع صاحبیه فلما فرغ من دفنه
اجتمع ھؤلاء الرھط فقال عبد الرحمن
اجعلوا امرکم الی ثلثة منکم قال
قال الزبیر قد جعلت امری الی
علی فقال طلحة قد جعلت امری
الی عثمان وقال سعد قد جعلت

ہجرت گھر مین یعنے مدینہ مین اور ایمان مین ان سے پہلے
اور وصیت کا یہ مضمون تھا کہ اُنکے نیکون سے بھلائیان قبول
کرے اور اُنکے بدون کے گناہ معاف کرے نیز مین اُسکو
شہر والونکے ساتھ بھلائی کی وصیت کرتا ہون کیونکہ وہ
اسلام کی قوت اور مدد کے باندھ ہین اور مال کے جمع کرنے
والے اور دشمنون کو غصے مین ڈالنے والے ہین اور اس
امر کی بھی وصیت کرتا ہون کہ وہ اُنکی حاجت سے زائد طول
ہین اُنکی رضا سے لیوے اور مین اُس خلیفہ کو جنگلی لوگون
کے ساتھ بھلائی کی وصیت کرتا ہون کیونکہ وہ عرب کے
اصل اور اسلام کا مادہ ہین۔ نیز یہ کہ اُنکے وہ مال جو حاجت سے
زیادہ ہین لیکر اُنھین کے فقیر لوگون کو دے اُس خلیفہ کو یہ بھی وصیت
کرتا ہون کہ اللہ اور اُسکے رسول نے جنکو امن اور پناہ دی ہے
اُنکا عہد اُنکے لئے پورا کرے اور اُنکے علاوہ اور لوگون سے جہاد
کرے اور اُنکو اُنکی طاقت کے موافق تکلیف دے راوی کہتے ہین
جب حضرت عمر فوت ہوگئے تو ہم وہان سے نکلکر چلے عبد اللہ بن عمر
نے حضرت عائشہ کو سلام کرکے کہا عمر بن الخطاب آپکا اذن چاہتے
ہین انھون نے فرمایا انھین اندر لے آؤ سو لوگ اندر لیگئے اور اُنکے
دونو یارون کے پاس رکھدیا جب دفن سے فراغت پاچکے تو وہ قوم
جنمین خلافت دائر تھی جمع ہوئی عبد الرحمن نے کہا ہم چہیون آدمی
اپنی رائے کو اپنے ہی مین سے تین شخصون کو سونپ
دین زبیر بولے مین نے اپنا اختیار علی رض کو سونپا طلحہ بولے
میرا کام عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف مفوض ہے
سعد نے کہا مین نے اپنا اختیار

أنا فجئت فحملوني ثم سلم فقال
يستأذن عمر بن الخطاب فإذا أذنت
لي فأدخلوني وإن ردتني فردوني
إلى مقابر المسلمين وجاءت أم المؤمنين
حفصة والنساء تسير معها فلما رأيناها
قمنا فولجت عليه فبكت عنده ساعة
فاستأذن الرجال فولجت داخلا
لهم فسمعنا بكاءها من الداخل
فقالوا أوص يا أمير المؤمنين
استخلف قال ما أجد أحدا أحق
بهذا الأمر من هؤلاء النفر والرهط
الذين توفي رسول الله صلى الله
عليه وسلم وهو عنهم راض فسمى
عليا وعثمان والزبير وطلحة وسعدا
وعبد الرحمن وقال يشهدكم
عبد الله بن عمر وليس له من الأمر
شيء كهيئة التعزية له فإن أصابت
الإمرة سعدا فهو ذلك وإلا فليستعن
به أيكم ما أمر فإني لم أعزله من
عجز ولا خيانة وقال أوصي الخليفة
من بعدي بالمهاجرين الأولين أن
يعرف لهم حقهم ويحفظ لهم حرمتهم
وأوصيه بالأنصار خيرا الذين

مر جاؤں تو میری لاش اٹھا کر لے جانا پھر عبداللہ حضرت عائشہ کو
سلام کہکر عرض کرنا کہ عمر بن خطاب اجازت مانگتا ہے اگر اسوقت
وہ میرے لئے حکم دیں تو وہاں داخل کرنا اور اگر پھیر دیں تو مسلمانوں
کے مقبروں میں لیجانا راوی کہتے ہیں اتنے میں ام المومنین حفصہ
حضرت تشریف لائیں اور انکے ساتھ کچھ عورتیں بھی تھیں ہمنے جب
انہیں آتے دیکھا تو حضرت عمر کے پاس سے کھڑے ہوگئے اور وہ حضرت
عمر کے پاس آئیں اور تھوڑی دیر روتی رہیں پھر مردوں نے گھر میں
آنیکی اجازت مانگی اور حضرت حفصہ اندر کے مکان میں چلی گئیں
پس ہم انکے رونیکی آواز سنتے تھے لوگوں نے کہا اے امیر المومنین
کچھ وصیت کیجئے اور کسیکو خلیفہ بنائیے فرمایا میں ان چھ شخصوں
کے علاوہ جنسے رسول خدا صلعم مرتے دم تک راضی تھے اس
خلافت کیلئے کسی اور کو مستحق نہیں پاتا پھر آپنے ان
چھ شخصوں کے اس ترتیب سے نام لئے) علی عثمان زبیر
طلحہ سعد عبدالرحمن اور کہا عبداللہ بن عمر بھی تمہاری مجلس میں حاضر
رہیگا مگر یہ خلافت کے لائق نہیں اسکے لئے یہ ہو سکے ہاں تمہارا
تعزیت سا امر ہے ہو سکتی ہے پس اگر سعد کو حکومت ہوگئی
تو وہی امیر ہو ورنہ جو تم میں سے امیر بنایا جائے وہ سعد سے امور میں مدد
چاہے کیونکہ میں نے اسے عجز اور خیانت کی وجہ سے معزول
نہیں کیا تھا اور فرمایا جو میرے بعد خلیفہ ہوگا میں
اسے وصیت کرتا ہوں کہ وہ مہاجرین اولین کے
حقوق پہچانے اور انکی آبرو کی حفاظت کرے
اسی طرح میں اسے انصار کے ساتھ بھلائی کرنے
کی وصیت کرتا ہوں جنہوں نے جگہ پکڑی

رسول الله صلے الله علیه وسلم
وهو عنهم راض واحد الصحابة
الذین جمعوا القرآن وقال ابن
سعد استخلفه رسول الله صلے
الله علیه وسلم علے المدینة
فی غزوته ذات الرقاع والی
غطفان عن عبد الرحمن
قال ما رایت من اصحاب رسول
الله صلے الله علیه وسلم کان
اذا حدث اتم حدیثا ولا احسن
من عثمان الا انه کان رجلا یهاب
الحدیث رواه ابن سعد عن محمد بن
سیرین قال کان اعلمهم
بالمناسک عثمان وبعده ابن عمر
رواه ابن سعد عن عبد الله
ابن عمر ان ابان الجعفی قال
تدری لم یسمی ذو النورین
قلت لا قال لم یجمع بین ابنتی
نبی منذ خلق الله آدم الی ان تقوم
الساعة غیر عثمان فلذلک سمی
ذو النورین رواه البیهقی عن
الحسن قال انما سمی عثمان
ذو النورین لانه لا نعلم احدا اغلق

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مرتے تک راضی تھے اسی
طرح جنہوں نے قرآن جمع ....
کیا انہیں سے ایک ہیں - ابن سعد کہتے ہیں حضرت
انہیں غزوۂ ذات الرقاع اور غطفان میں مدینہ پر اپنا خلیفہ
کرگئے تھے ابن سعد عبد الرحمن سے روایت کرتے ہیں
کہ عبد الرحمن نے کہا میں نے اصحاب رسول اللہ میں
سے کسیکو ایسا نہیں دیکھا کہ جب وہ حدیث کرے
تو اتم اور احسن الحدیث ہو مگر حضرت عثمان ایک ایسی
ہی شخص تھے اور وہ حدیث کرنے سے بہت ڈرتے
تھے محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ حضرت عثمان تمام صحابہ
سے حج کے مناسک زیادہ جانتے تھے اور انکے بعد
ابن عمر
بیہقی عبد اللہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ ابان الجعفی
نے کہا تم جانتے ہو کہ عثمان کا نام ذو النورین کیوں
رکھا گیا میں نے کہا نہیں کہا آدم علیہ السلام کی
پیدائش سے لیکر قیام قیامت تک حضرت عثمان
کے سوا کوئی ایسا شخص نہیں ہوا جسنے پیغمبر کی دو
بیٹیوں کو (یکے بعد دیگرے) جمع کیا ہو اسواسطے
انکا نام ذو النورین رکھا گیا - ابو نعیم حسن سے
روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان کا نام ذو النورین
اسوجہ سے رکھا گیا کہ آنکے سوا کسیکو ہم ایسا نہیں جانتے
کہ پیغمبر کی دو بیٹیوں پر اپنا دروازہ بند کیا ہو
(یعنی نبی کی دو بیٹیوں سے نکاح کیا ہو)

اقروا لى عبد الرحمن بن عوف فقال عبد الرحمن ايكما تبرأ من هذا الامر فنجعله اليه والله عليه والاسلام لينظرن افضلهم فى نفسه فاسكت الشيخان فقال عبد الرحمن افتجعلونه الى والله على ان لا الو عن افضلكم قالا نعم واخذ بيد احدهما فقال لك قرابة من رسول الله صلى الله عليه وسلم والقدم فى الاسلام قد علمت فالله عليك لئن امرتك لتعدلن ولئن امرت عثمان لتسمعن ولتطيعن ثم خلا بالاخر فقال له مثل ذلك فلما اخذ الميثاق قال ارفع يدك يا عثمان فبايعه وبايع له علی وولج اهل الدار فبايعوه رواه البخاری قال العلماء ولا يعرف احد تزوج ابنتی نبی غيره ولذلك سمی ذو النورين فهو من السابقين الاولين واول المهاجرين واحد العشرة المشهود لهم بالجنة واحد الستة الذين توفی

عبدالرحمن کو سونپا پھر عبدالرحمن نے کہا تم دونون (عثمان و علی) مین جو شخص اس امر سے بریت ظاہر کرے ہم اس امر کو دوسرے کی طرف تفویض کر دینگے اور اسلام اور خدا اسپر شاہد ہے کہ اپنے اعتقاد مین جو افضل شخص کو دیکھے اُسی کو امیر کرے۔ پس عثمان و علی دونون خاموش ہو گئے اُسوقت عبدالرحمن نے کہا تم مجھے اپنا اختیار دیتے ہو اور خدا مجھپر شاہد ہے کہ مین تمہارے افضل شخص کے حق مین قصور نکرونگا اُن دونو صاحبون نے کہا ہان ہمنے اپنا اختیار تمہین دیدیا۔ پس عبدالرحمن نے اُن دونون مین سے ایک کا ہاتھ (یعنے علی رضی اللہ عنہ کا) پکڑ کر کہا تم رسول خدا سے قرابت رکھتے ہو اور اسلام مین قدیم ہو جو تم خود جانتے ہو پس خداتعالی تمپر شاہد ہے کہ اگر مین تمہین امیر بناؤن تو تم ضرور انصاف کرنا اور اگر مین عثمان کو امیر بناؤن تو تم اسکی سننا اور اطاعت کرنا۔ پھر دوسرے (عثمان) سے خلوت کرکے وہی باتین ۔ ۔ ۔ ۔ کہین اور جب دونون سے عہد لے لیا تو کہا اے عثمان اپنا ہاتھ اُٹھاؤ سب سے پہلے عبدالرحمن نے حضرت عثمان کی بیعت کی پھر حضرت علی نے پھر گھر والے آئے اور سب نے بیعت کر لی۔ اہل علم فرماتے ہین کہ بجز حضرت عثمان کے کوئی دوسرا شخص ایسا معلوم نہین ہوتا جسنے پیغمبر کی دو صاحبزادیون سے نکاح کیا ہو اسی وجہ سے انہین ذی النورین کہتے ہین حضرت عثمان سابقین اولین اور اول مہاجرین ہین اور اُن دس شخصون مین سے ایک ہین جنکے واسطے جنت کی بشارت دی گئی ہے اور اُن چھ شخصون مین سے ایک ہین جنسے

عظيم الكراديس بعيد ما بين المنكبين جدل الساقين طويل الذراعين شعره قد كسا ذراعيه جعد الرأس اصلع احسن الناس ثغرا جمته اسفل من اذنيه يخضب بالصفرة وكان قد شد اسنانه بالذهب عن عبد الله بن حزم المازني قال رايت عثمان بن عفان فما رايت قط ذكرا ولا انثى احسن وجها منه رواه ابن عساكر عن موسى بن طلحة قال كان عثمان اجمل الناس عن اسامة بن زيد قال بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم الى منزل عثمان بصحفة فيها لحم فدخلت فاذا رقية جالسة فجعلت مرة انظر الى وجه رقية ومرة الى وجه عثمان فلما رجعت سألني النبي صلى الله عليه وسلم قال لي دخلت عليهما قلت نعم قال هل رايت زوجا احسن منهما قلت لا يا رسول الله رواهما ابن عساكر عن محمد بن ابراهيم بن الحارث التيمي قال لما اسلم عثمان بن

مونڈھون اور زانوون غیرہ جوڑون کی ہڈیان بڑی بڑی تھین دونون مونڈھون مین بڑا فاصلہ تھا دونون پنڈلیان گوشت سے پُر تھین باہین لمبی اُنپر اس درجہ بال تھے کہ وہ اُنسے ڈھکی ہوئی نظر آتی تھین گھونگھر والے گھنے بال اور دانت سب لوگون سے زائد خوبصورت تھے بالون کے پٹھے کانون سے نیچے رہا کرتے تھے آپ زردیکا خضاب اکثر کرتے تھے آپنے اپنے دانت سونے کے تارون سے باندھ رکھے تھے + ابن عساکر عبد اللہ بن حزم مازنی سے روایت کرتے ہین کہ مینے حضرت عثمان کو دیکھا سو مینے کوئی مرد و عورت آپسے خوبصورت زائد کبھی نہین دیکھا - موسی بن طلحہ کہتے ہین کہ عثمان سب لوگون سے زائد خوبصورت تھے - ابن عساکر اسامہ سے روایت کرتے ہین کہ حضرت نے مجھے ایک بار گوشت دیکر عثمان کے گھر بھیجا جب مین گیا تو حضرت رقیہ بیٹھی تھین مین کبھی حضرت عثمان کے چہرے کی طرف دیکھتا تھا اور کبھی رقیہ کی طرف نظر کرتا تھا جب مین واپس آیا تو حضرت نے مجھسے پوچھا تو دونون پر داخل ہوا تھا مین نے کہا جی ہان - فرمایا کیا تونے کسو شوہر و بی بی کو اُن دونون سے خوبصورت زائد دیکھا ہے مین نے کہا نہین اے رسول خدا + ابن سعد محمد بن ابراہیم بن الحرب سے روایت کرتے ہین کہ جب حضرت عثمان

اسلام لائے

بابه علی ابن ابی طالب رواه ابو نعیم عن علی بن ابی طالب انه سئل عن عثمان فقال ذلك یدعی فی الملاء الاعلی ذو النورین کان صهر رسول الله صلی الله علیه وسلم فی بنتیه رواه ابن عساکر قال ابن سعد کان عثمان یکنی فی الجاهلیة ابا عمرو فلما کان الاسلام ولدت له رقیة عبد الله فاکتنی به وامه اروی بنت کریز ابن حبیب بن عبد شمس بن عبد المناف وامها حکیم البیضاء بنت عبد المطلب بن هاشم توأمة ابی رسول الله صلی الله علیه وسلم فام عثمان بنت عمة النبی صلی الله علیه وسلم قال ابن اسحق وکان اول الناس اسلاما بعد ابی بکر وعلی وزید وحارثة

فصل فی صفته اخرج ابن عساکر من طرق ان عثمان کان رجلا ربعة لیس بالقصیر ولا بالطویل حسن الوجه ابیض مشربا حمرة بوجهه نکتات جدری کبیر اللحیة

ابن عساکر کہتے ہیں کہ حضرت علی بن ابیطالب سے کسی نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا حال دریافت کیا فرمایا وہ ایسا شخص تہا کہ فرشتون کی جماعت مین ذوالنورین کے لقب سے پکارا جاتا اور وہ رسول خدا کا داماد تہا انکی دو بیٹیان مین +

ابن سعد کہتے ہین کہ حضرت عثمان ایام جاہلیت مین ابو عمرو کی کنیت سے مشہور تہے پہر جب اسلام لائے اور حضرت رقیہ کے ہان عبد اللہ پیدا ہوے تو انکی کنیت ابو عبد اللہ ہوئی انکی والدہ کا نام اروی بنت کریز ابن حبیب بن عبد شمس بن عبد مناف ہے اور انکی نانی حکیم البیضا بنت عبد المطلب بن ہاشم ہین اور یہ حکیم البیضا حضرت کے والد عبد اللہ کی جوڑوان بہن ہین اس سلسلے سے عثمان کی والدہ حضرت کی پہوپہی کی بیٹی ہوئین۔ ابن اسحق کہتے ہین کہ حضرت عثمان ابوبکر و علی و زید و حارثہ رضی اللہ عنہم کے بعد سب لوگون سے پہلے اسلام لائے

فصل حضرت عثمان کی صفت مین

ابن عساکر نے چند طرق سے روایت کیا ہے کہ حضرت عثمان نہ تو بہت پست قد تہے نہ دراز قد میانہ قد کے آدمی تہے انکا چہرہ بہت خوبصورت سفید سرخی مایل تہا منہ پر چیچک کے دانے اور ڈاڑھی بہت بڑی تہی

ابی العاص بن امیة فاوثقه رباطا وقال
نزعت عن ملة اباءك الى دين محدث والله
لا احلك ابدا حتى تدع ما انت عليه فقال
عثمان والله لا ادعه ابدا ولا افارقه فلما
رای الحكم صلابته فی دينه تركه رواه ابن
سعد عن انس قال اول من هاجر من
المسلمين الى الحبشة باهله عثمان بن عفان
فقال النبی صلعم سبحان الله ان عثمان لاول
من هاجر الى الله باهله بعد لوط رواه ابو يعلى
الموصلی عن عائشة قالت لما زوج النبی صلعم ابنته
ام كلثوم لعثمان قال لها ان بعلك اشبه الناس
بجدك ابراهيم وابيك محمد رواه ابن عدی عن ابن عمر
قال قال رسول الله صلعم انا نشبه عثمان بابينا
ابراهيم رواه ابن عدی وابن عساكر عن ابی
عبد الرحمن السلمی ان عثمان حين حوصر اشرف عليهم
فقال انشدكم بالله ولا انشد الا اصحاب النبی صلعم
الستم تعلمون ان رسول الله قال من جهز جيش
العسرة فله الجنة فجهزتهم الستم تعلمون ان
رسول الله صلعم قال من حفر بئر رومة فله الجنة فحفرتها
فصدقوه بما قال رواه البخاری عن ابی هريرة قال
اشترى عثمان الجنة من النبی صلعم مرتين حيث
حفر بئر رومة وحيث جهز جيش العسرة رواه ابن
عساكر عن ابی هريرة ان النبی صلعم قال عثمان من اشبه

تو اوس کو چچا حکم بن ابی العاص نے رسی سے مضبوط باندھ دیا اور کہا تو اپنے آبائی دین
سے موںھ موڑ کر نئے دین کی طرف جاتا ہے خدا کی قسم میں تجھے کبھی نہ چھوڑونگا
جب تک تو جس دین پر ہے اوسے ترک نہ کرے حضرت عثمان نے فرمایا کہ میں اس دین کو نہ چھوڑونگا
اور نہ اوسے کبھی جدائی اختیار کرونگا چنانچہ جب حکم نے حضرت عثمان کے دین
میں وثوق اور پختگی دیکھی تو اونہیں چھوڑ دیا ابو یعلی الموصلی انس سے روایت
کرتے ہیں کہ مسلمانوں میں سب سے پہلے اپنی اہل کو ساتھ حبشہ کی طرف جس نے ہجرت کی وہ
عثمان ہیں اوس وقت نبی صلعم نے فرمایا سبحان اللہ حضرت لوط کے بعد جن لوگوں نے اپنی اہل کے ساتھ
اللہ کی طرف ہجرت کی اون میں سب سے اول عثمان ہیں ابن عدی اور ابن عساکر حضرت
عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی صلعم نے اپنی صاحبزادی ام کلثوم کا حضرت عثمان
سے نکاح کیا تو اون سے فرمایا کہ تمہارا شوہر تمام لوگوں سے تمہارے دادا حضرت ابراہیم اور تمہارے
والد محمد کے ساتھ بہت مشابہ ہے ابن عدی ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم اپنے والد حضرت ابراہیم کے ساتھ عثمان کو تشبیہ دیتے ہیں بخاری
ابی عبد الرحمن سلمی سے روایت ہے کہ حضرت عثمان جب گھیر لئے گئے تو لوگوں پر
جھانکے فرمایا میں تم سے خدا کی قسم دیکر سوال کرتا ہوں اور میرا سوال اصحاب رسول
سے ہے کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ رسول خدا نے فرمایا تھا کہ جو شخص تبوک کے لشکر کا سامان
درست کرے اوسکے لئے جنت ہے تو میں نے اوسکا سامان بنایا کیا تم نہیں جانتے کہ رسول
نے فرمایا تھا کہ جو شخص بئر رومہ کو (کنوئیں کا نام ہے) کھود دیگا اوسکے
لئے جنت ہے تو میں نے اوسے کھدوایا تو جو کچھ انہوں نے فرمایا لوگوں نے سب کی
تصدیق کی ابن عساکر ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان نے
رسول خدا سے دو دفعہ جنت خریدی ایک اوس وقت جب بئر رومہ کا کنواں کھدوا دیا
دوسرے اوس وقت جب لشکر تبوک کا سامان درست کیا۔
ابن عساکر ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا عثمان میرے
سب یاروں میں میرے خلق کے ساتھ زیادہ مشابہ ہیں۔

عفان اخذه عمه الحكم ابن ابي
العاص بن امية فاوثقه رباطا
وقال نزعت عن ملة اباءك
الى دين محدث والله لا احلك
ابدا حتى تدع ما انت عليه فقال
عثمان والله لا ادعه ابدا ولا
افارقه فلما راى الحكم صلابته
في دينه تركه رواه ابن سعد
عن انس قال اول من هاجر
من المسلمين الى الحبشة باهله
عثمان بن عفان فقال النبي صلى
الله عليه وسلم سبحان الله ان
عثمان لاول من هاجر الى الله
باهله بعد لوط رواه ابو يعلى
الموصلي عن عائشة قالت
لما زوج النبي صلى الله عليه
وسلم ابنته ام كلثوم لعثمان
قال لها ان بعلك اشبه الناس
بجدك ابراهيم وابيك محمد
رواه ابن عدي عن ابن عمر قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
انا نشبه عثمان بابينا ابراهيم رواه
ابن عدي وابن عساكر عن

تو انکے چچا حکم ابن ابی العاص نے انکو رسی سے مضبوط
باندھ دیا اور کہا تو اپنے اباؤ دین سے مونہہ موڑکر
نئے دین کی طرف جاتا ہے خدا کی قسم مین تجھے کبھی
نہ چھوڑونگا جب تک تو جس دین پر ہے اُسے ترک
نکرے - حضرت عثمان نے فرمایا بخدا مین اس دین
کو نہ چھوڑونگا اور نہ اُس سے کبھی جدائی اختیار
کرونگا چنانچہ جب حکم نے حضرت عثمان کی دین مین
وثوق اور مضبوطی دیکھی تو انہین چھوڑ دیا

ابو یعلی الموصلی انس سے روایت کرتے ہین کہ مسلمانون
مین سب سے پہلے اپنی اہل کے ساتھ جسنے حبشہ کی طرف
ہجرت کی وہ عثمان ہین اُسوقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا سبحان اللہ حضرت لوط کے بعد جن لوگون نے
اپنے اہل کے ساتھ اللہ کی طرف ہجرت کی اُن سب
مین اول عثمان ہین -

ابن عدی اور ابن عساکر حضرت عائشہ سے روایت
کرتے ہین کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی
ام کلثوم کا حضرت عثمان سے نکاح کیا تو اُنسے فرمایا
تمہارا خاوند تمام لوگون مین سے تمہارے دادا حضرت ابراہیم اور
تمہارے والد محمد کے ساتھ بہت مشابہ ہین +

ابن عدی ابن عمر رض سے روایت کرتے ہین کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم اپنے
والد حضرت ابراہیم کے ساتھ حضرت عثمان رض کو
مشابہ پاتے ہین

اما بعد یا علی فانی قد نظرت فی الناس فلم ارھم یعدلون بعثمان فلا تجعلن علی نفسک سبیلا ثم اخذ بید عثمان وقال نبایعک علی سنۃ اللہ وسنۃ رسولہ وسنۃ الخلیفتین بعدہ فبایعہ عبد الرحمن وبایعہ المہاجرون والانصار رواہ ابن عساکر عن انس قال ارسل عمر الی ابی طلحۃ الانصاری قبل ان یموت بساعۃ فقال کن فی خمسین من الانصار مع ھؤلاء النفر اصحاب الشوری فانھم فیما احسب سیجتمعون فی بیت فقم علی ذلک الباب باصحابک فلا تترک احدا یدخل علیھم ولا تترکھم یمضی الیوم الثالث حتی یؤمروا احدھم رواہ ابن سعد عن ابی وائل قال قلت لعبد الرحمن بن عوف کیف بایعتم عثمان وترکتم علیا فقال ما ذنبی قد بدات بعلی فقلت ابایعک علی کتاب اللہ وسنۃ رسول اللہ صلعم وسیرۃ ابی بکر وعمر فقال فیما استطعت ثم عرضت ذلک علی عثمان فقال نعم رواہ احمد ویروی ان عبد الرحمن قال لعثمان خلوۃ ان لم ابایعک فمن تشیر علی قال علی وقال لعلی ان لم ابایعک فمن تشیر علی قال عثمان ثم

اما بعد ای علی میں نے لوگوں میں خوب غور کیا سو میں نے اونمیں سے کسیکو ایسا نہیں دیکھا کہ وہ کسیکو عثمان کے برابر کرے سو تم اپنے جی میں غصہ نہ ہونا پھر عثمان کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا ہم تم سے اللہ کے طریقے اور اوسکے پیغمبر اور پیغمبر کے بعد دونوں خلیفوں کے طریقہ پر بیعت کرتے ہیں سو اول تو عبد الرحمن نے بیعت کی پھر مہاجرین و انصار نے - ابن سعد انس سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر نے وفات سے تھوڑی دیر پہلے کسیکو ابو طلحہ انصاری کی پاس بھیجا اور فرمایا کہ تم پچاس انصاریوں کو لیکر اس جماعت اصحاب شورہ کے ساتھ ہو کیونکہ میں جانتا ہوں کہ وہ قریب ایک گھر میں جمع ہونگے سو تم اپنے یاروں کے ساتھ ملکر اوس گھر کے دروازے پر کھڑی رہنا پھر کسیکو اندر جانے نہ دینا (یعنے کسیکو اصحاب شورے کے سوا گھر میں جانے دینا) اور جب تیسرا دن گذر جاوے تو جبتک کہ وہ کسیکو اپنے میں سے خلیفہ نہ بنا لیں اونہیں بہی مت چھوڑنا امام احمد ابو وائل سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عبد الرحمن بن عوف سے کہا کہ تم نے عثمان سے کیوں بیعت کی اور علی کو کیوں چھوڑ دیا اونہوں نے کہا اسمیں میرا قصور کیا ہے میں نے تو علی ہی سے ابتدا کی تہی اون سے کہا میں آپسے کتاب اللہ او سنت رسول اللہ اور ابو بکر و عمر کی خصلت پر بیعت کرتا ہوں اونہوں نے جواب دیا جس چیز میں مجھ سے ہو سکیگا پھر میں نے یہی گفتگو عثمان پر پیش کی اونہوں نے فرمایا - ہاں - منقول ہے کہ عبد الرحمن نے عثمان سے خلوت میں کہا اگر میں تم سے بیعت نکروں تو پھر کسکا مجھے اشارہ کروگے فرمایا علی کا اور علی سے کہا اگر میں تم سے بیعت نکروں تو پھر مجھے کسکی طرف اشارہ کرتے ہو - فرمایا - عثمان

سنت اور ابو بکر و عمر کی کہاں پر علی نے فرمایا اللہم لا ولکن علی جہدی من ذالک و طاقتی - باقی بصفحہ آئندہ

اصحابا خلقا رواه ابن عساكر عن عصمة بن مالك قال
لما ماتت بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم تحت عثمان قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم زوجوا عثمان لو كان لي ثالثة لزوجته وما
زوجته الا بالوحي من الله رواه الطبراني عن علي سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لعثمان لو ان لي اربعين ابنة
زوجتك واحدة بعد واحدة حتى لا يبقى منهن واحدة
رواه ابن عساكر عن زيد بن ثابت
سمعت رسول الله صلعم يقول اتاني
عثمان وعندي ملك من الملائكة
فقال شهيد تقتله قومه انا نستحيي منه
رواه ابن عساكر عن ابن عمر
ان النبي صلعم قال ان الملائكة تستحيي من
عثمان كما تستحيي من الله ورسوله رواه
ابو يعلى **فصل في خلافته ووفاته**
عليه السلام بويع بالخلافة بعد
دفن عمر بثلاث ليال فروي ان الناس
كانوا يجتمعون في تلك الايام الى
عبد الرحمن بن عوف يشاورونه
ويناجونه فلا يخلو به رجل ذو رأي
فيعدل بعثمان احدا فلما جلس
عبد الرحمن للمبايعة حمد الله واثنى عليه
وقال في كلامه اني رأيت الناس يأبون
الا عثمان عن المسور بن مخرمة وفي رواية

طبرانی میں عصمہ بن مالک سے روایت ہے کہ جب رسول خدا کی دوسری
صاحبزادی جو حضرت عثمان کے نکاح میں تھیں انتقال کر گئیں تو
حضرت نے فرمایا عثمان کا نکاح کرو اگر میری تیسری بیٹی ہوتی تو اوسے بھی
عثمان سے نکاح کرتا۔ میں نے عثمان سے نکاح اللہ کی وحی کے سبب سے کیا
تھا ابن عساکر حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سے عثمان کے
حق میں فرماتے سنا کہ اگر میری چالیس بیٹیاں ہوتیں تو یکے بعد
دیگرے عثمان سے سب کا نکاح کر دیتا۔ یہاں تک کہ ایک بھی اون میں سے
باقی نہ رہتی۔ ابن عساکر زید بن ثابت سے روایت کرتے ہیں کہ
میں نے حضرت سے سنا فرماتے تھے میرے پاس عثمان ایسے وقت آئے کہ
فرشتوں میں سے ایک فرشتہ میرے پاس موجود تھا اوس فرشتے نے کہا یہ
شخص شہید ہوگا ایک قوم اسے قتل کرے گی ہم اس شخص سے
شرم آتی ہے۔ ابو یعلی ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے
فرمایا بلاشبہ فرشتے عثمان سے ایسی شرم کرتے ہیں جیسے اللہ
اور اوسکے رسول کے حق میں شرماتے ہیں۔

حضرت عثمان رض کی خلافت اور وفات کے بیان میں

حضرت عمر رض کے دفن کے تین دن بعد آپکی خلافت پر لوگوں نے بیعت
کی منقول ہے کہ لوگ ان دنوں میں عبد الرحمن بن عوف کے پاس
آ آ کر جمع ہوتے تھے اور اون سے مشورہ اور سرگوشی کرتے تھے کوئی
ایسا صاحب رائے اون سے خلوت نکرتا تھا کہ عثمان رض کے مقابلہ میں کسی اور
کو برابری دیوے جب عبد الرحمن بیعت کرنے کے لیے بیٹھے تو
خدا کی حمد و ثنا کے بعد آپ نے کلام میں فرمایا کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ سوا
عثمان کے سب کی خلافت کا انکار کرتے ہیں۔ ابن عساکر مسور بن مخرمہ سے
حکایت کرتے ہیں اور ایک روایت میں یوں ہے کہ عبد الرحمن نے

بن یاسر فکانت بنو هذیل وبنو
زهرة فی قلوبهم ما فیها لحال ابن مسعود
وکانت بنو غفار واحلافها من غضب
ابی ذر فی قلوبهم ما فیها وکانت بنو
مخزوم قد حنقت علی عثمان لحال
عمار بن یاسر وکان ابن مسعود
وابوذر وعمار قد رضوا بعثمان وجاء
اهل مصر یشکون ابن ابی سرح
فکتب الیه کتابا یتهدده فیه فابی ابن
ابی سرح ان یقبل ما نهاه منه عثمان
وضرب بعض من اتاه من قبل عثمان
فقتله فخرج من اهل مصر سبعمائة
رجل فنزلوا المسجد وشکوا الی الصحابة
فی مواقیت الصلوة ما صنع ابن ابی
سرح بهم فقام طلحة بن عبید الله
فکلم عثمان بکلام شدید وارسلت
عائشة الیه فقالت تقدم الیک
اصحاب محمد وسالوک عزل هذا
الرجل فابیت فهذا قد قتل منهم
رجلا فانصفهم فی عاملک ودخل
علیه علی بن ابی طالب فقال انما
یسئلونک رجلا مکان رجل
وقد ادعوا قتله دما فاعزله عنهم

بن یاسر کی نسبت کوئی مکروہ بات سرزد ہو چکی تھی پس عبد اللہ
ابن مسعود کے سبب سے قبیلہ بنو ہذیل اور بنو زہرہ کے دلوں میں
عثمان کی طرف سے کینہ اور عداوت تھی اور ابوذر کے سبب سے
قبیلہ بنی غفار اور اونکے ہم عہدوں کے دلوں میں غضب تھا
اور عمار بن یاسر کے باعث سے بنی مخزوم غصہ میں تھے مگر ابن
مسعود اور ابوذر اور عمار عثمانؓ سے راضی ہو چکے تھے
جب مصری ابن ابی سرح کی شکایت لائے تو آپنے اوسکو
ایک فرمان تہدیدی لکھا مگر جن چیزوں سے عثمانؓ نے اوسے منع کیا تھا
وہ اوسنے نہ قبول کیں اور جو لوگ عثمانؓ کیطرف سے آئے تھے اون میں
سے بعض کو مارا اور ایک شخص کو ناحق قتل کر ڈالا سو مصریوں میں سے
سات سو آدمی آئے اور مسجد میں اوترے اور ابن ابی سرح کے ظلم جو
اوسنے اونکے ہمراہ کیا تھا نماز کے وقتوں میں صحابہ رضی اللہ
عنہم سے شکایتیں کیں یہ سنکر طلحہ بن عبید اللہ کھڑے
ہوئے اور عثمان سے زبردست گفتگو کی اور حضرت
عائشہ نے عثمان کے پاس کسیکے ہاتھ کہلا بھیجا کہ تمہارے پاس
اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وسلم آئے تھے اور اوس شخص کے
معزول کرنے کی خواستگاری کی تھی تم نے انکار کیا سو
اون میں سے ایک آدمی کو قتل کر ڈالا پس اپنے عامل
سے اونکا انصاف لو اتنے میں علی بن ابی طالبؓ آئے
اور فرمایا یہ لوگ ایک مرد کی عوض اور قصاص میں
ایک مرد چاہتے ہیں اور آپکے پاس اوس کی طرف
سے خون کا دعوی لائے ہیں سو آپ اون میں فیصلہ
کیجیے اور اوسے حکومت سے معزول کیجیے۔

دعا سعدا فقال من لتشبه على فاما انا وانت فلا نريد هذا فقال عثمان ثم استشار عبد الرحمن الاعيان فرای هؤلاء اكثرهم في عثمان عن محمد بن شهاب الزهری قال قلت لسعيد بن المسيب هل انت مخبری كيف كان قتل عثمان وما كان شان القوم وشانه ولم خذله اصحاب محمد فقال قتل عثمان مظلوما ومن قتله كان ظالما ومن خذله كان معذورا قلت وكيف كان ذلك قال ان عثمان لما ولی كره ولايته نفر من الصحابة لان عثمان كان يحب قومه فولی الناس اثنی عشرة سنة وكان كثيرا ما يولی بنی امية ممن لم يكن له مع رسول الله صلعم صحبة فكان يجیء من امرائه ما يكره اصحاب محمد وكان عثمان يستعتب فيهم فلا يعزلهم فلما كان فی الستة الاواخر استاثر بنی عمه فولاهم وما اشرك معهم وامرهم بتقوی الله فولی عبد الله بن ابی سرح مصر فمكث عليها سنين فجاء اهل مصر يشكونه ويتظلمون منه وقد كان قبل ذلك من عثمان هنات الی عبد الله بن مسعود وابی ذر وعمار

پھر زبیر کو بلا کر گفتگو بیان کی اونہوں نے فرمایا علی یا عثمان پھر عبد الرحمن نے سعد کو بلا کر کہا تو مجھکو اسکا مشورہ دیتا ہے کیونکہ میں اور تو اس حکومت کی خواستگاری نہیں ہیں اونہوں نے عثمان کو فرمایا پھر عبد الرحمن نے اشراف اور بزرگوں سے مشورہ لیا تو اونکے اکثر لوگوں کو عثمان ہی کی طرف متوجہ دیکھا۔ ابن سعد اور ابن عساکر محمد بن شہاب زہری سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے سعید بن مسیب سے کہا کیا تو مجھے عثمان کے قتل سے خبر دینے والا ہے کہ وہ واقعہ کیونکر ہوا اور اوسکا حال اور قوم کی کیا کیفیت تھی اور محمد کے یاروں نے اونہیں کیوں رسوا کیا سعید نے جواب دیا کہ عثمان مظلوم مارے گئے اور اونکے قاتل ظالم تھے اور جنہوں نے اونہیں رسوا کیا وہ معذور تھے میں نے کہا یہ کیونکر کہا جب عثمان خلیفہ ہوئے تو اونکی خلافت کو صحابہ کی ایک جماعت نے ناپسند جانا وجہ یہ تھی کہ عثمان اپنی قوم کو محبوب رکھتے تھے وہ پورے بارہ برس لوگوں کے خلیفہ رہے اور اکثر اوقات بنی امیہ میں سے اون لوگوں کو جنہیں رسول خدا کی صحبت نہ ملی تھی عامل اور سردار بناتے تھے اونکی طرف سے وہ امور ہوتے تھے جنہیں اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برا جانتے تھے اور عثمان اونکے حق میں نیکوئی اور خوشنودی طلب کرتے تھے مگر اونہیں معزول نہ کرتے تھے اور آخر خلافت کے چھ برسوں میں عثمان نے اپنے چچیرے بھائیوں ہی کو حکومت دی اور اونہیں کو سردار بنایا اور اونکے ساتھ کسیکو شریک نہ کیا اور اونہیں اللہ سے ڈرنے کا حکم فرمایا اور عبد اللہ بن ابی سرح کو مصر کا عامل مقرر کیا وہ مصریوں پر کئی برس حاکم رہا یہاں تک کہ مصری اوسکے ظلم کی شکایت اور فریاد لیکر آئے اور اس سے پہلے عثمان کی طرف سے عبد اللہ بن مسعود اور ابوذر اور عمار

اداوة فيها يابست فيها شيء يتقلقل فحركوه ليخرج فلم يخرج فشقوا الاداوة فاذا فيها كتاب من
عثمان الى ابن ابي سرح فجمع محمد من كان
عنده من المهاجرين والانصار وغيرهم
ثم فك الكتاب بمحضر منهم فاذا فيه اذا
اتاك محمد وفلان وفلان فاحتل في قتلهم
وابطل كتابهم وقر على عملك حتى
ياتيك رأيي واحبس الى من يجيء
الي يتظلم منك ليأتيك رأيي في
ذلك ان شاء الله تعالى فلما قرأوا الكتاب
فزعوا ورعبوا ورجعوا الى المدينة وختم
محمد الكتاب بخواتيم نفر كانوا معه
ودفع الكتاب الى رجل منهم وقدموا
المدينة فجمعوا طلحة والزبير وعليا
وسعدا ومن كان من اصحاب محمد ثم
فضوا الكتاب بمحضر منهم واخبروهم
بقصة الغلام واقرأوهم فلم يبق
احد من اهل المدينة الا حنق على
عثمان وزاد ذلك من كان غضب لابن
مسعود وابي ذر وعمار حنقا وغيظا
وقام اصحاب محمد فلحقوا بمنازلهم
ما منهم احد الا وهو مغتم لما قرؤا
الكتاب فحاصر الناس عثمان واجلبوا

خشک چھاگل تھی جس میں کوئی چیز ہلتی ہوئی معلوم ہوتی تھی
ہرچند کہ لوگوں نے اوسے ہلایا تاکہ جو اوس میں ہے نکلے مگر کچھ نہ نکلا پس
لوگوں نے اوس چھاگل کو پھاڑ ڈالا ناگہاں اوس میں ایک خط نکلا
جو عثمان رض کی طرف سے عبد اللہ بن ابی سرح کو لکھا گیا تھا پس محمد
محمد نے اپنے ساتھیوں مہاجرین و انصار کو جمع کر کے اونکے سامنے
اوس خط کو کھولا لکھا تھا کہ جب تیرے پاس محمد اور فلاں فلاں شخص
پہنچیں تو اونکے قتل میں حیلہ کیجیو اور اوس خط کو جو اونکے
ہمراہ ہے باطل سمجھیو اور جبتک اور کوئی میری رائے تیری پاس نہ پہنچے
اپنے عمل پر ٹھہرا رہیو اور جو لوگ تیری فریاد میرے پاس لاویں
اونہیں قید کر اسکے عقب میں انشاء اللہ تعالے میرا اور خط
تیرے پاس آ پہونچیگا۔ پس جب محمد نے خط پڑھا تو سبکے سب
گھبرا گئے اور رعب میں آ کر مدینہ واپس آئے محمد نے اوس خط پر
اون لوگوں کی مہریں جو اونکے ہمراہ سفر میں تھے لگوائیں اور
اونہیں میں سے ایک شخص کے وہ خط حوالہ کر دیا تھا اور مدینہ
میں آتے ہی طلحہ اور زبیر اور علی اور سعد اور جتنے اصحاب محمد
صلے اللہ علیہ وسلم تھے سبکو جمع کر کے اونکے سامنے خط کی مہریں توڑیں اور
غلام کے سارے قصے اور اونکے خط پڑھنے کی خبر دی پس مدینہ
والوں میں سے کوئی بھی ایسا باقی نہ رہا کہ عثمان پر غصہ ہوا اور جو لوگ
عبد اللہ بن مسعود اور ابوذر اور عمار بن یاسر کے سبب سے رنجیدہ
تھے اونکے واسطے یہ بات اور بھی غصہ کی زیادتی کا باعث ہوئی
اور وہ سبکے سب رسول خدا کے یار تھے اسکے بعد وہ اپنے اپنے
ٹھکانے پر چلے گئے اوس خط کے سننے اور پڑھنے سے ہر ایک
شخص مغموم تھا یہاں عثمان رض پر لوگوں نے گھیر ڈالا۔

واقض بينهم فان وجب عليه حق
فانصفهم منه فقال لهما اختارا رجلا
نوليه عليكم مكانه فاشار الناس
عليه بمحمد بن ابي بكر فقالوا استعمل
علينا محمد بن ابي بكر فكتب عهده وولاه
وخرج معه عدد من المهاجرين والانصار
ينظرون فيما بين اهل مصر وابن ابي
سرح فخرج محمد ومن معه فلما كان
على مسيرة ثلاث من المدينة اذاهم
بغلام اسود يخبط البعير خبطا كانه رجل
يطلب او يطلب فقال له اصحاب محمد
ما قصتك وما شانك هارب او طالب
فقال لهم انا غلام امير المومنين وجهني
الى عامل مصر فقال له رجل هذا عامل
مصر قال ليس هذا اريد واخبروا امره
محمد بن ابي بكر فبعث في طلبه رجلا
فاخذه فجاء به اليه فقال غلام من انت
فاقبل مرة يقول انا غلام امير المومنين
ومرة يقول . . . .
انا غلام مروان حتى عرفه رجل انه لعثمان فقال
له محمد الى من ارسلت قال الى عامل مصر قال بماذا
قال برسالة قال كتاب قال لا
ففتشوه فلم يجدوا كتابا وكانت معه

گردانے ہیں اوسپر انکا حق واجب ہو تو اوس سے انکا انصاف دلا
حضرت عثمان نے فرمایا تم ایک شخص کو پسند کرلو کہ میں اوسکی جگہ اوسکو
عامل بناؤں سو لوگوں نے حضرت ابوبکر کے بیٹے محمد کیطرف اشارہ کیا
اور کہا محمد بن ابی بکر کو ہمپر والی مقرر کیجئے عثمان رض نے مصر کی تولیت
اونہیں دیدی اور اونکے نام پر فرمان لکھدیا ۔ اور کسیقدر
مہاجرین و انصار بھی اس غرض سے نکلے کہ اہل مصر اور ابن ابی سرح
کے درمیان جو معاملہ ہے غور کریں ۔ پھر محمد اور اونکے ساتھی
پس جب مدینے سے تین منزل پر نکل گئے تو ایک حبشی غلام
اونٹ بھگائے ہوئے آپہونچا گویا کہ وہ کسیکو ڈھونڈتا یا بھاگا جاتا ہے
کہ اوسے کوئی ڈھونڈتا ہے سو اوس سے محمد کے ساتھیوں نے دریافت فرمایا
تیرا کیا حال ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تو بھاگا ہوا ہے یا کسیکو
ڈھونڈتا ہے اوسنے کہا میں امیر المومنین کا غلام ہوں اونہوں نے
مجھے مصر کے عامل کیطرف بھیجا ہے کسینے کہا مصر کے عامل یہیں ہیں کہا
میں اونکو نہیں ڈھونڈتا محمد بن ابی بکر کو بھی لوگوں نے اسکی خبر دی
اونہوں نے اوسکی طلب میں ایک شخص کو بھیجا اور وہ اوسے پکڑ کر محمد کے
پاس لے آیا اونہوں نے فرمایا تو کسکا غلام ہے سو کبھی تو اوسنے کہا
میں امیر المومنین عثمان کا غلام ہوں اور کبھی کہتا تھا کہ مروان
کا غلام ہوں یہانتک کہ ایک شخص نے پہچان لیا کہ یہ عثمان کا
غلام ہے محمد نے اوس سے پوچھا کہ تو کسکی طرف بھیجا گیا ہے کہا مصر کے
سردار کی طرف فرمایا کس چیز کے ساتھ کہا قاصد کے ساتھ فرمایا تیرے
پاس کوئی خط ہے کہا نہیں میرے پاس کوئی خط نہیں راوی
کہتے ہیں پس لوگوں نے اوسکی تلاشی لی اور کوئی خط
اوسکے پاس نہ پایا ۔ اور اوس کے پاس پانی کی ایک

بقتل رجل من اصحاب محمد بغير حق فان يكن عثمان كتبه عزلناه وان يكن مروان كتبه على لسان عثمان نظرنا ما يكون منا فى امر مروان ولزموا بيوتهم وابى عثمان ان يخرج اليهم مروان وخشى عليه القتل فحاصر الناس عثمان ومنعوه الماء فاشرف على الناس فقال افيكم على فقالوا لا قال افيكم سعد قالوا لا فسكت ثم قال الا احد يبلغ عليا فيسقينا ماء فبلغ ذلك عليا فبعث اليه بثلاث قرب مملوة فما كادت تصل اليه وجرح فى سببها عدة من بنى هاشم وبنى امية حتى وصل الماء اليه فبلغ عليا ان عثمان يراد قتله فقال انما اردنا منه مروان فاما قتل عثمان فلا وقال للحسن والحسين اذهبا بسيفكما حتى تقوما على باب عثمان فلا تدعا احدا يصل اليه وبعث الزبير ابنه وبعث طلحة ابنه وبعث عدة من اصحاب محمد ابناءهم يمنعون الناس ان يدخلوا على عثمان ويسالونه اخراج مروان فلما راى ذلك محمد بن ابى بكر عجل ورمى الناس عثمان بالسهام حتى خضب

وہ محمد صلعم کے یاروں میں سے ایک مرد کو کیوں قتل کریگا اگر عثمان نے خط لکھا ہے تو ہم اونہیں خلافت سے علیحدہ کر دینگے اور اگر مروان نے عثمان کی معرفت لکھا ہے تو ہم اوسمیں نظر کرینگے ہر چند کہ لوگوں نے اونکے گہر کا پیچھا نہ چھوڑا مگر عثمان رض نے مروان کو نکالنے سے انکار کیا اور اوسپر قتل کا خوف کرکے اونہیں سونپا پہر تو لوگوں نے سارے گہر کا محاصرہ کرلیا اور پانی بالکل بند کر دیا سو عثمان رض گہر کے بام پر سے لوگوں پر جہانک کر کہنے لگے کیا تم میں علی ہیں کہا نہیں فرمایا کیا سعد ہیں لوگوں نے کہا نہیں پہر آپ چپکے ہو گئے پہر تہوڑی دیر کے بعد فرمایا کیا کوئی ایسا نہیں ہے کہ یہ خبر علی کو پہنچا دے پہر وہ ہمیں پانی پلا دیں سو جب علی رض کو یہ خبر پہونچی تو آپ نے تین مشکیں پانی کی بہری ہوئیں اونکے پاس بہیجیں ہو نہ نزدیک تہا کہ پانی اون تک پہونچ سکے اور اسوجہ سے بنی ہاشم اور بنی امیہ کے چند آدمی زخمی ہوئے حتے کہ اونکے پاس پانی پہونچا جب علی رض کو معلوم ہوا کہ لوگ عثمان رض کے قتل کا ارادہ رکہتے ہیں تو آپنے فرمایا ہم تو عثمان سے مروان کو چاہتے ہیں لیکن قتل عثمان ہمیں منظور نہیں پہر حسن و حسین سے آپنے فرمایا کہ تم دونوں اپنی تلواریں لیکر جاؤ او عثمان رض کے دروازہ پر کہڑے ہو اور کسیکو اون تک جانے نہ دو اور زبیر نے اپنے بیٹے کو اور طلحہ نے اپنے بیٹے کو اور بہت سے اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اپنے فرزندوں کو بہیجا کہ عثمان رض پر لوگوں کو داخل ہونے سے منع کریں اور مروان کا دہاں سے نکالنے کا سوال کریں۔ پس جب محمد بن ابی بکر نے یہ دیکہا تو جلدی سے آئے اور لوگوں نے عثمان رض پر تیر برسانے شروع کیے یہاں تک کہ حسن دروازے پر خون میں رنگین ہو گئے

عليهم محمد بن ابی بکر بنی تیم
وغيرهم فلما رای ذلك علی بعث
الی طلحة والزبیر وسعد وعمار ونفر
من الصحابة كلهم بدری ثم دخل
علی عثمان ومعه الكتاب والغلام والبعير فقال له
علی هذا الغلام غلامك قال نعم قال والبعير بعيرك
قال نعم قال فانت كتبت هذا الكتاب
قال لا وحلف بالله ما كتبت هذا الكتاب
ولا امرت به ولا علم لی به قال له
علی فالخاتم خاتمك قال نعم قال كيف
تخرج غلامك ببعيرك بكتاب عليه
خاتمك لا تعلم به فحلف بالله ما كتبت
هذا الكتاب ولا امرت به ولا وجهت
هذا الغلام الى مصر قط واما الخط
فعرفوا انه خط مروان وشكوا فی
امر عثمان وسألوه ان يدفع اليهم
مروان فابی وكان مروان عنده
فی الدار فخرج اصحاب محمد من عنده
غضباً وشكوا فی امره وعلموا ان
عثمان لا يحلف بباطل الا ان قوماً قالوا
لن يبرأ عثمان فی قلوبنا
الا ان يدفع الينا مروان حتى نبحثه
ونعرف حال الكتاب وكيف يأمر

اور محمد بن ابی بکر بنی تیم وغیرہ کو عثمان پر چڑھا لائے پس جب علیؓ
کو یہ بات معلوم ہوئی تو انہوں نے طلحہ اور زبیر اور سعد اور عمار
اور ایک صحابہ کی جماعت کی طرف جو سب کے سب بدری تھے کسیکو
بھیجا پھر اوس خط اور غلام اور اونٹ کو اپنے ساتھ لیکر عثمان
کے پاس آئے اور حضرت علی نے عثمان رض سے کہا یہ غلام تمہارا
غلام ہے جواب فرمایا ہاں علیؓ نے فرمایا یہ اونٹ تمہارا اونٹ ہے
جواب دیا ہاں فرمایا کیا تمہیں نے یہ خط لکھا ہے عثمانؓ نے فرمایا نہیں
اور قسم کہا کر فرمایا نہ میں نے یہ خط لکھا نہ میں نے اسکا کسیکو حکم
کیا نہ مجھے اسکا کچھ علم ہے حضرت علیؓ نے فرمایا یہ مہر تو آپ کی
ہے فرمایا ہاں مہر تو میری ہی ہے علیؓ نے فرمایا اچھا تمہارا غلام
اونٹ کو لیکر کیونکر نکلا اور یہ خط جسپر تمہاری مہر ہے اور جسکا
تمہیں علم نہیں کہاں سے آیا عثمان نے خدا کی قسم کہا کر کہا کہ نہ میں نے
یہ خط لکھا اور نہ اسکے لکھنے کا حکم کیا اور نہ ہرگز اس غلام
کو مصر کی طرف میں نے بھیجا۔ لیکن جب لوگوں نے خط
پہچانا تو مروان کا خط معلوم ہوا لوگوں کو امر عثمان میں
شک سا پڑگیا اور اون سے سوال کیا کہ مروان کو ہمیں
دیدیا جاوے مگر عثمان رض نے انکار کیا اور اوسوقت
مروان عثمانؓ کے پاس گھر میں موجود تہا سو صحابہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم غصہ میں بھرے ہوئے وہاں سے نکلے
اور عثمان رض کے کام میں شک کرنے لگے کیونکہ وہ لوگ جانتے تھے
کہ عثمان رض جھوٹی قسم کبھی نہ کہا وینگے مگر ایک قوم نے کہا کہ جبتک
عثمان رض مروان کو ہمیں سونپ دینگے ہمارے دلوں سے کبھی بری نہ ہونگے
ہم مروان سے اسکا کہو جو لگا دینگے اور خط کا حال معلوم کریں۔

صوتها لما كان في الدار من الجلبة
وصعدت امرأته الى الناس فقالت
ان امير المؤمنين قد قتل فدخل الناس
فوجدوه مذبوحا وبلغ الخبر عليا
وطلحة والزبير وسعدا ومن كان
بالمدينة فخرجوا وقد ذهبت عقولهم
للخبر الذي اتاهم حتى دخلوا على عثمان
فوجدوه مقتولا فاسترجعوا وقال
علي لابنيه كيف قتل امير المؤمنين
وانتما على الباب ورفع يده فلطم الحسن
وضرب صدر الحسين وشتم محمد بن
طلحة وعبد الله بن الزبير وخرج وهو
غضبان حتى اتى منزله وجاء الناس
يهرعون اليه فقالوا نبايعك فمد يدك
فلا بد من امير فقال علي ليس ذلك اليكم انما ذلك
لاهل بدر فمن رضي به اهل بدر فهو
خليفة فلم يبق احد من اهل بدر حتى
اتى عليا فقالوا ما نرى احدا احق بها
منك مد يدك نبايعك فبايعوه وهرب
مروان وولده وجاء علي الى امرأة
عثمان فقال لها من قتل عثمان قالت
لا ادري دخل عليه رجلان لا اعرفهما
ومعهما محمد بن ابي بكر واخبرت عليا

وجہ یہ کہ گھر میں ایک عجیب تلاطم اور شور ہو رہا تھا انجام کار عثمان کی
بی بی کوٹھے پر چڑھ کے کہنے لگیں کہ امیر المومنین قتل کیے گئے تو لوگوں
نے آکر انکو مذبوح پایا جب یہ خبر حضرت علی اور طلحہ اور زبیر اور سعد اور اہل
مدینہ کو پہونچی تو یہ سب نکل کھڑے ہوئے اور اس قتل کی خبر نے
انکی عقلیں کھو دیں یہانتک کہ جب عثمان کے پاس آئے تو انہیں مقتول
پایا پھر سب نے ملکر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور حضرت علی نے اپنے دونوں
صاحبزادوں سے فرمایا امیر المومنین کیوں قتل کیے گئے حالانکہ تم دروازے پر
تھے اور اپنا ہاتھ اوٹھا کر حسن کو ایک گھونسا مارا اور حسین کی چھاتی
پر زور سے تھپڑ مارا اور محمد بن طلحہ اور عبد اللہ بن زبیر کو بہت برا
بھلا کہا اور وہاں سے نکلکر غصہ میں بھرے ہوئے اپنے مکان پر آگئے
پھر لوگ دوڑے ہوئے حضرت علی کے پاس آکر کہنے لگے ہم آپ سے بیعت
کرتے ہیں کیونکہ کوئی امیر ضرور ہونا چاہیے سو اپنا ہاتھ دراز کیجیے حضرت
علی نے فرمایا یہ (خلافت کسکو سونپنا) تمہارے اختیار میں نہیں اور نہ
تمہارے کہنے سے میں بیعت کر سکتا ہوں یہ تو بدریوں کے اختیار میں ہے
اہل بدر جس سے راضی ہونگے وہی خلیفہ ہوگا سو اہل بدر میں سے
کوئی شخص ایسا باقی نہ رہا کہ وہ علی رض کے پاس نہ آیا ہو پھر سب کہنے لگے
اور انہوں نے کہا اے علی ہم کسی اور کو اس خلافت کا تم سے زیادہ مستحق نہیں
جانتے اپنا ہاتھ کھولیے کہ ہم بیعت کریں پس سب نے اونسے بیعت کر لی۔
مروان اور اوسکا بیٹا وہاں سے بھاگ کر کسی طرف چلے گئے اور حضرت علی
عثمان کی بی بی پاس آکر کہنے لگے تمہیں معلوم ہے عثمان کو کسنے قتل کیا
وہ بولیں مجھے معلوم نہیں نہ میں انکو جانتی ہوں کہ دو ایسے آدمی جنسے میں
واقف نہیں عثمان کے پاس آئے اور انکے ساتھ محمد بن ابی بکر بھی تھے اور جو کچھ
انہوں نے اور لوگوں نے کیا تھا اونکی بی بی نے سب کی علی کو اطلاع دی

الحسن بالدماء على بابه واصاب مروان سهم وهو في الدار وخضب محمد بن طلحة وشج قنبر مولى على فخشي محمد بن ابي بكر ان يغضب بنو هاشم لحال الحسن وشج قنبر وتهيج فتنة فاخذ بيد الرجلين فقال لهما ان جاءت بنو هاشم فرأوا الدماء على وجه الحسن كشفوا الناس عن عثمان وبطل ما نريد ولكن مروا بنا حتى نتسور عليه الدار فنقتله من غير ان يعلم به احد فتسور هو وصاحباه من دار رجل من الانصار حتى دخلوا على عثمان ولا يعلم احد ممن كان معه لان كل من كان معه كانوا فوق البيوت ولم يكن معه الا امرأته فقال لهما محمد مكانكما فان معه امرأته حتى ابدأكما بالدخول فاذا انا ضبطته فادخلا فتوجآه حتى تقتلاه فدخل محمد فاخذ بلحيته فقال له عثمان والله لو رآك ابوك لساءه مكانك مني فتراخت يده ودخل الرجلان عليه فتوجآه حتى قتلاه وخرجوا هاربين من حيث دخلوا وصرخت امرأته فلم يسمع

اور مروان کو بھی ایک تیر لگا اس حال میں کہ وہ گھر میں تھا اور محمد طلحہ کے بیٹے کو خون بہنے لگا قنبر علی رضی کے غلام کا سر پھوٹ گیا محمد بن ابی بکر کو خوف ہوا کہ مبادا حسن کی وجہ سے بنو ہاشم غصہ میں آئیں اور ایک بڑا فتنہ پیدا ہو سو انہوں نے دو آدمیوں کا ہاتھ پکڑ کر کہا اگر بنو ہاشم آکر حسن کے موںھ پر خون بہتا دیکھیں گے تو عثمان سے لوگوں کو بالکل علیحدہ کر دینگے اس وقت ہمارا مقصود بالکل باطل ہو جاویگا اس لئے تم میرے ساتھ چلو کہ ہم دیوار پر چڑھ کر اونکے گھر میں کود پڑیں اور بدون کسی کے جانے ہم اونہیں قتل کر ڈالیں سو محمد اور اونکے دونوں ہمراہی ایک انصاری مرد کے گھر میں سے کود کر عثمان رض کے پاس آئے یہاں عثمان رض کے ساتھیوں کو اونکے آنے کا بالکل علم نہ ہوا کیونکہ وہ گھر کی چھت پر موجود تھے اور صرف اونکی جورو انکے ساتھ تھیں محمد نے اپنے دونوں ہمراہیوں سے کہا تم یہیں ٹھیرے رہو جبتک کہ میں اندر آنے کی تمہیں اجازت دوں کیونکہ اونکی بیوی اونکے پاس موجود ہیں اونہیں پکڑ لوں گا تم چلے آنا اور انپر چلا جانا یہاں تک کہ قتل کر ڈالنا یہ کہکر محمد اندر گیا اور عثمان رض کی ڈاڑھی مضبوط پکڑ لی حضرت عثمان نے محمد سے فرمایا کہ خدا کی قسم اگر تیرے باپ (ابو بکر رض) یہ حال دیکھتے تو یہ تیری گستاخی اونہیں بہت بری لگتی یہ سنتے ہی محمد کا ہاتھ ڈھیلا پڑ گیا اور ڈاڑھی چھوڑ دی اتنے میں وہ دونوں آپہنچے اور عثمان رض پر پل پڑے یہاں تک کہ اونہیں قتل کر ڈالا اور جس راستے آئے تھے اوسی راستے بھاگ کر نکل گئے ہر چند اونکی بی بی چلائیں روئیں مگر اونکا چلانا کسی نے نہیں سنا

وان اخرج الی مکۃ فانی سمعت رسول
اللہ صلعم یلحد رجل بمکۃ من قریش
یکون علیہ نصف عذاب العالم فلن
اکون انا واما ان الحق بالشام فلن افارق
دار ھجرتی ومجاورۃ رسول اللہ صلعم
رواہ احمد عن ابی ثور الفھمی قال
دخلت علی عثمان وھو محصور فقال لقد
اختبأت عند ربی عشرا انی لرابع
اربعۃ فی الاسلام وانکحنی رسول
اللہ صلعم ابنتہ ثم توفیت فانکحنی
ابنتہ الاخری وما تغنیت ولا تمنیت
ولا وضعت یمینی علی فرجی منذ بایعت
بھا جی صلی اللہ علیہ وسلم ولا مرت بی
جمعۃ منذ اسلمت الا وانا اعتق فیھا
رقبۃ الا ان لا یکون عندی فاعتقھا
بعد ذلک والعاشر ان عثمان علیہ السلام
قد اشتری من رسول اللہ علیہ السلام
الجنۃ مرتین مرۃ علی بیر رومۃ ومرۃ
علی تجہیز جیش العسرۃ ولا زنیت فی
جاھلیۃ ولا اسلام ولا سرقت فی
جاھلیۃ ولا اسلام ولقد جمعت
القرآن علی عھد رسول اللہ صلعم
وکان قتل عثمان فی اوسط ایام التشریق

اور اگر یہاں سے نکلکر مکہ جاتا ہوں (تو بھی بن نہیں پڑتی) کیونکہ
مینے رسول خدا کو فرماتے سنا ہے کہ قریش میں سے ایک شخص مکہ
کے حرم میں ستم کریگا اوسپر تمام جہان کی آدمیوں کا نصف عذاب
ہوگا سو میں ایسا شخص ہرگز نہ ہونگا اور اگر شامیوں میں جاکر
ملتا ہوں (تو بھی اچھی بات نہیں) کیونکہ میں اپنے دار ہجرت
اور رسول خدا صلعم کے پڑوس سے کبھی جدا نہ ہونگا۔ ابن عساکر
ابی ثور فہمی سے روایت کرتے ہیں کہ اونہوں نے کہا میں عثمان
کے پاس اوسوقت گیا کہ وہ گھیرے ہوئے تھے سو اونہوں نے فرمایا
مینے اپنے پروردگار کے پاس دس خصلتیں پوشیدہ رکھی ہیں
(۱) یہ کہ میں اسلام میں چار میں کا چوتھا ہوں (۲) رسول اللہ
صلعم نے اپنی بیٹی کا مجھ سے نکاح کیا اور جب فوت ہوگئیں تو دوسری
بیٹی مجھے بیاہ دی (۳) میں نے کبھی راگ کی خواہش نہ کی
(۴) کبھی برائی کی آرزو نکی (۵) جب سے اپنے محبوب رسول خدا سے
مینے بیعت کی تو اپنا داہنا ہاتھ اپنی شرمگاہ پر کبھی نرکھا (۶)
اسلام لانیکے زمانہ سے اسوقت تک کوئی ایسا جمعہ نگذرا کہ میں نے
اوسمیں ایک بردہ آزاد نہ کیا ہو ہاں جب میرے پاس نہ ہوا تو
اوسکے بعد اوسکی عوض آزاد کیا (۷) مینے اسلام میں
اور نہ جاہلیت میں کبھی زنا نہ کیا (۸) کسیکی کبھی چوری نکی
نہ اسلام اور نہ جاہلیت میں (۹) مینے رسول اللہ صلعم کے زمانہ
میں قرآن جمع کیا اور دسویں خصلت حضرت عثمان کی یہ ہے کہ انہوں
نے رسول خدا سے دو مرتبہ جنت خریدی ایکمرتبہ بیر رومہ پر اور دوسری
مرتبہ لشکر تبوک کے سامان تیار کرنے پر حضرت عثمان کا قتل
سنہ ۳۵ - ایام تشریق کے اوسط میں ہوا۔

والناس واصم محمد فدعا علی محمد
فسأله عما ذكرت امرأة عثمان فقال
محمد لم تكذب قد والله دخلت عليه
وانا اريد قتله فذكر لي ابي فقمت
عنه وانا تائب الى الله والله ما قتلته
ولا امسكته فقالت امرأته صدق
ولكنه ادخلهما عن مولى صفية
وغيره فقتل عثمان رجل من اهل
مصر يقال له حمار ازرق اشقر
رواه ابن عساكر عن المغيرة
بن شعبة انه دخل على عثمان وهو
محصور فقال انك امام العامة وقد
نزل بك ما ترى واني عرض عليك
خصالا ثلاثا اختر احدهن اما ان تخرج
فتقاتلهم فان معك عددا وقوة
وانت على الحق وهم على الباطل واما
ان تخرق لك بابا سوى الباب الذي هم
عليه فتقعد على رواحلك فتلحق
بمكة فانهم لن يستحلوك وانت بها
واما ان تلحق بالشام فانهم اهل الشام
وفيهم معاوية فقال عثمان اما ان
اخرج واقاتل فلن اكون اول من خلف
رسول الله صلعم في امته بسفك الدماء

سو حضرت علی نے محمد کو بلا کر جو امر عثمان کی بیوی نے ذکر کیا تھا اوس
کو پوچھا محمد بولے وہ جھوٹ نہیں بولیں بیشک میں عثمان کے پاس گیا اور
اونہیں قتل کرنا چاہا تھا سو حضرت نے میرے باپ کو مجھے یاد دلایا میں اوس وقت
اونکے پاس سے کھڑا ہو گیا اور اللہ سے توبہ کی خدا کی قسم نہ میں نے
اونہیں قتل کیا اور نہ پکڑا عثمان کی بیوی نے کہا محمد سچ کہتا ہے مگر
وہ ان دونوں شخصوں کے ہمراہ آیا تھا۔ ابن عساکر کنانہ
صفیہ کے غلام وغیرہ سے روایت کرتے ہیں کہ عثمان کو مصر کے
ایک نیلی آنکھ سرخ رنگ کے شخص نے جسے حمار کہا جاتا تھا شہید کیا
اور مغیرہ بن شعبہ روایت کرتے ہیں کہ وہ عثمان رض کے پاس اوس وقت
گئے جب لوگوں نے اونکا محاصرہ کر لیا تھا گئے اور کہا آپ سب لوگوں کے
امام ہیں اور جو مصیبتیں آپ پر اتری ہیں اونہیں ملاحظہ فرما رہے
ہیں میں تین باتیں آپ پر پیش کرتا ہوں اون میں سے ایک کو
اختیار کر لیجیے یا تو آپ یہاں سے نکلیے اور اون سے مقاتلہ
کیجیے کیونکہ آپکے ساتھ بہت سے آدمی اور لڑائی کے اسباب بھی ہیں
اور آپ حق پر اور وہ باطل پر ہیں دوسرے یہ کہ ہم آپکے لیے اوس
دروازہ کے علاوہ جس پر وہ موجود ہیں ایک اور دروازہ کھولدیں کہ
آپ اپنی اونٹنی پر بیٹھ کر مکہ چلے جاویں کیونکہ جبتک آپ مکہ میں بیٹھے
رہیں گے ہرگز آپ کے خون کو مباح نہ جانینگے تیسرے یہ بات کہ
آپ اہل شام میں چلے جاویں کیونکہ وہ شامی ہیں اور اونمیں معاویہ
بھی ہیں عثمان نے فرمایا اگر میں یہاں سے نکلکر مقاتلہ کرتا
ہوں (تو مسلمانوں کے خون بکھر جائینگے) سو میں اون لوگوں
میں سے جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے اونکی
امت میں سے پہلے خونریزی کرنے والا ہرگز نہ ہونگا

غائب فی ارض له فلما بلغه قال اللهم انی لم ارض ولم امالِ رواهما ابن عساکر عن ابی خلدة الحنفی قال سمعت علیا یقول ان بنی امیة یزعمون انی قتلتُ عثمان لا والله الذی لا اله الا هو ما قتلت ولم مالیت ولقد نهیت فعصونی عن سمرة قال ان الاسلام کان فی حصن حصین وانهم ثلموا فی الاسلام بقتلهم عثمان ثلمة لا تسد الی یوم القیمة وان اهل المدینة کانت فیهم الخلافة فاخرجوها ولم تعد فیهم عن محمد بن سیرین قال لم تفقد الخیل البُلق فی المغازی والجیوش حتی قُتل عثمان ولم یختلف فی اهلة حتی قتل عثمان ولم تُر هذه الحمرة التی فی آفاق السماء حتی قتل الحسین روی هذه الاحادیث ابن عساکر عن محمد بن هلال قال کان عبد الله بن سلام رض یدخل علی محمد ومحاصری عثمان فیقول لا تقتلوه فوالله لا یقتله رجل منکم الا لقی الله اجذم لا ید له وان سیف الله لم یزل مغموداً وانکم

اپنی زمین پر گئے ہوئے تھے سو جب اونہیں یہ خبر پہونچی فرمایا بارِ خدایا میں نہ اونکے قتل سے راضی تھا اور نہ اوسکے موافق ہوا۔ ابن عساکر ابو خلدہ حنفی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے علی رض کو فرماتے سنا کہ بنی امیہ گمان کرتے ہیں کہ میں عثمان رض کے قتل کا باعث ہوا اوس خدا کی قسم جسکے سوا کوئی معبود نہیں ہے نہ تو میں نے عثمان کو قتل کیا اور نہ قتل کے موافق ہوا بلکہ لوگوں کو منع کیا مگر اونھوں نے میرا کہنا نہ مانا سمرہ کہتے ہیں کہ اسلام ایک مضبوط قلعہ میں تھا اور لوگوں نے عثمان کو قتل کرکے اسلام میں ایک ایسا رخنہ پیدا کر دیا جو قیامت تک کبھی بند نہ ہوگا اور مدینہ والوں میں خلافت تھی سو انہوں نے اوسے خود نکالدیا اور اب وہ اون میں کبھی دوبارہ نہ آئے گی محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ عثمان رض کے قتل ہونے کے بعد ابلق گھوڑے جہادوں میں اور لشکر گم ہوگئے اور اسیطرح اونکے قتل کے بعد چاندوں میں اختلاف واقع ہوا اس سے پہلے کبھی اختلاف نہوا تھا اور یہ سرخی (شفق) جو آسمان کے کناروں میں دیکھی جاتی ہے حسین کے قتل کے پہلے نہ تھی اونکے قتل کے بعد دیکھی گئی ان تینوں اثروں کو ابن عساکر نے نقل کیا ہے عبد الرزاق اپنی مصنف میں محمد بن ہلال سے روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن سلام محمد بن ابو بکر اور عثمان کے گھیرا ڈالنے والوں کے پاس آکر فرمانے لگے اے لوگو تم عثمان کو قتل نہ کرنا خدا کی قسم جو شخص تم میں سے اونکو قتل کریگا وہ اللہ کے پاس مجذوم ہوکر جائیگا یعنے اوسکے ہاتھ نہ ہونگے اور بلا شبہ اللہ کی تلوار ہمیشہ میان میں رہی اور خدا کی

من سنة خمس وثلاثين وقيل قتل يوم الجمعة لثمان عشر خلت من ذي الحجة و دفن ليلة السبت بين المغرب و العشاء في حش كوكب بالبقيع وهو اول من دفن به قيل كان قتله يوم الاربعاء وقيل يوم الاثنين وقيل قتل يوم الجمعة فان له يوم قتل اثنان وثمانون سنة وقيل احدى وثمانون سنة وقيل اربع وثمانون وقيل ست او تسع وثمانون وقيل تسعون قال قتادة صلى عليه الزبير ودفنه وكان اوصى اليه عن يزيد بن ابي حبيب قال بلغني ان عامة الركب الذين ساروا الى عثمان عامتهم جنوا رواه ابن عساكر عن حذيفة قال اول الفتن قتل عثمان واخر الفتن خروج الدجال والذي نفسي بيده لا يموت رجل وفي قلبه مثقال حبة من حب قتل عثمان الا تبع الدجال ان ادركه وان لم يدركه آمن به في قبره عن ابن عباس قال لو لم يطلب الناس بدم عثمان لرموا بالحجارة من السماء عن الحسن قال قتل عثمان وعلي

اور بعض کہتے ہیں کہ اٹھارہویں ذی الحجہ جمعہ کے دن آپ شہید ہوئے اور ہفتہ کی رات مغرب و عشا کے درمیان حش کوکب (مدینہ میں ایک موضع ہے) بقیع میں دفن ہوئے اور سب سے پہلے بقیع میں آپ ہی دفن کیے گئے بعضے کہتے ہیں بدھ کے دن اور بعض پیر کے دن اور بعض جمعہ کے دن عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے بیاسی برس شریف شہادت کے دن پورا بیاسی سال کا تھا اور بعض کے نزدیک اکیاسی اور بعض کے نزدیک چوراسی اور کسی کے نزدیک چھیاسی اور نواسی اور نوے بھی ہیں قتادہ فرماتے ہیں کہ عثمان رضی اللہ عنہ پر حضرت زبیر نے نماز پڑھی اور قبر میں اتارا کیونکہ انہوں نے نماز اور دفن کی وصیت زبیر کو کی تھی ابن عساکر یزید بن حبیب سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے اطلاع ہوئی ہے کہ جو سوار عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کرنے گئے تھے ان میں سے اکثر دیوانے اور باؤلے ہو گئے حذیفہ سے روایت ہے کہ سب سے پہلا فتنہ عثمان شہید ہونا تھا اور سب سے پچھلا فتنہ دجال کا نکلنا ہوگا۔ مجھے اس ذات کی قسم جس کی دست قدرت میں میری جان ہے جس شخص کے دل میں عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کی محبت رائی کے دانہ کے برابر بھی ہوگی وہ دجال کا تابع ہو کر رہیگا اگر اسکی زندگی میں او سے پائیگا ورنہ قبر میں دجال پر ایمان لائیگا۔ ابن عباس فرماتے ہیں کہ اگر لوگ عثمان کے خون کا مطالبہ نہ کرتے تو ان پر آسمان سے پتھر برستے حسن کہتے ہیں کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو علی رضی اللہ عنہ

اخبارهم وعن مرضاهم واخرج
عبد الله عن ابی اروی قال كان
عثمان يلی وضوء الليل بنفسه فقيل
له لو امرت بعض الخدم فكفوك فقال لا الليل
لهم ينامون عن عمرو بن عثمان قال
كان نقش خاتم عثمان امنت بالذی
خلق فسوی رواه ابن عساكر عن عائشة
ان رسول الله صلعم قال ان عثمان رجل
حيی وانا خشيت ان اذنت له وانا علی
تلك الحالة ان لا يبلغ الی فی حاجته
عنها ان رسول الله صلعم قال الا استحيی
من رجل تستحيی منه الملائكة رواهما
احمد ومسلم عن ابن عمر ان رسول
الله صلعم قال عثمان احيی امتی واكرمها
رواه ابو نعيم عن ابی امامة ان
رسول الله صلعم قال ان اشد هذه
الامة بعد الانبياء حياء عثمان بن عفان
رواه ابو نعيم عن ام عياش ان رسول
الله صلعم قال ما زوجت عثمان ام كلثوم
الا بوحی من الله رواه الطبرانی عن
ابی هريرة ان رسول الله صلعم قال يا عثمان
يا عثمان هذا جبرئيل يخبرنی ان الله
قد زوجك ام كلثوم بمثل صداق رقية

اور اونکے مریضوں کے احوال سے سوال کرتے عبد الله
بن اروی کہتے ہیں کہ عثمان رضی الله عنہ رات کو
خود اوٹھکر پانی لاتے اور وضو کرتے لوگوں نے کہا
اگر آپ اپنے خادموں کو حکم کریں تو وہ اس محنت کو آپ سے
کفایت کریں فرمایا نہیں رات اونکے لئے اسواسطے ہے کہ
اوسمیں آرام لیں عمرو بن عثمان بن عفان کہتے ہیں کہ
حضرت عثمان کی انگوٹھی کا نقش آمنت بالذی
خلق فسوی تہا یعنی اوس ذات پر ایمان لایا جسنے پیدا کیا پہر ٹہیک کیا
ابن عساکر نے روایت کیا ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا
کہ بیشک عثمان ایک شرم والا آدمی ہے میں خوف کرتا
کہ اگر میں انہیں اپنی اس حالت میں آنیکی اجازت دیتا
تو مجہ تک اپنی حاجت کو نہ پہونچ سکتے حضرت عائشہ سے
روایت ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ میں اس شخص سے
حیا نکروں جس سے فرشتے حیا کرتے ہیں ان دونوں روایتوں کو
احمد اور مسلم نے نقل کیا ہے ابن عمر کہتے ہیں کہ رسول خدا صلعم نے
فرمایا کہ عثمان میری امت میں سب سے شرم والا اور بزرگ زیادہ ہے
ابو نعیم حضرت ابو امامہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا نبیوں
کے بعد اس امت میں سب سے زیادہ حیا میں عثمان بن عفان ہیں
طبرانی ام عیاش سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ میں نے
ام کلثوم کا عثمان سے نکاح نہیں کیا مگر الله تعالی کی وحی سے
ابن ماجہ ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلعم نے
عثمان کو فرمایا اے عثمان یہ جبرئیل مجہے خبر دے رہے ہیں
کہ میں تمہیں ام کلثوم کا نکاح بعوض رقیہ کے مہر کے

والله لئن قتلتموه ليسلنه الله ثم
لا يغمده عنكم ابدا وما قتل نبي قط
الا قتل به سبعون الفا ولا خليفة
الا قتل به خمسة وثلثون الفا قبل
ان يجتمعوا رواه عبد الرزاق في مصنفه
عن عبد الرحمن بن مهدی قال
خصلتان لعثمان ليستا لابي بكر ولا لعمر
صبره على نفسه حتى قتل وجمعه الناس
على المصحف رواه ابن عساكر عن
الشعبي قال ما سمعت من مراثي عثمان
احسن من قول كعب بن مالك حيث
قال فكف يديه ثم اغلق بابه
وايقن ان الله ليس بغافل وقال لاهل
الدار لا تقتلوهم عفا الله عن كل
امرء لم يقاتل فكيف رايت الله صب
عليهم العداوة والبغضاء بعد التواصل
وكيف رايت الخير ادبر بعده عن الناس
ادبار الرياح الجوافل رواه الحاكم
فصل اخرج ابن سعد عن موسى
بن طلحة قال رايت عثمان يخرج يوم
الجمعة عليه ثوبان اصفران فيجلس
على المنبر فيؤذن المؤذن وهو يتحدث
يسال الناس من اسعارهم وعن

الرحم لوگ اوسے قتل کروگے تو اللہ تعالیٰ اپنی تلوار کو ایسا
میان سے کھینچیگا کہ پھر اوسے غلاف میں جانا نصیب ہوگا اور
(یہ بھی یاد رکھو) کہ پہلے زمانہ میں جو نبی قتل کیا گیا اوسکے
فدیہ میں ستر ہزار آدمی قتل کیے گئے اور جب کسی خلیفہ کو لوگوں
نے قتل کیا تو اوسکی عوض پینتیس ہزار آدمی قتل کیے گئے
اس سے پہلے کہ آپس میں جمع ہو جاویں ابن عساکر عبد الرحمن
بن مہدی سے روایت کرتے ہیں کہ عثمانؓ میں دو ایسی خصلتیں
تھیں جو حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ میں نہ تھیں ایک تو اون کا اپنے
نفس پر صبر کرنا یہانتک کہ شہید ہو گئے دوسرے سب لوگوں کو
ایک مصحف پر جمع کرنا حاکم شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ
میں نے عثمانؓ کے مرثیوں میں سے کعب بن مالک کے مرثیہ سے اچھا اور
کوئی مرثیہ نہیں سنا چنانچہ وہ کہتا ہے سو اوسنے (عثمانؓ)
اپنے دونوں ہاتھ بند کر لئے اور اپنے گھر کا دروازہ بند کر لیا اور اس
بات کا یقین کر لیا کہ اللہ خبردار ہے اور اوسنے گھر والوں (اپنے
مددگاروں) سے کہا تم اے لوگو نہ لڑو جو شخص مقاتلہ نکرے خدا
اوسے معاف کرے سوا اے دیکھنے والے تونے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ
نے لوگوں میں دشمنی اور آپس میں محبت کے بعد اونمیں کیونکر عداوت اور
ڈالدی اور تونے دیکھا کہ اوسکے (عثمان) بعد بھلائی لوگوں
سے کیونکر منہ پھیر کر ایسی چلی گئی جیسے تیز چلنے والی ہوا
فصل ابن سعد موسیٰ بن طلحہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عثمانؓ
کو دیکھا کہ آپ جمعہ کے دن دو زرد کپڑے پہنے ہوئے تشریف لائے
اور منبر پر بیٹھ گئے مؤذن تو اذان دیتا تھا اور آپ باتیں کر رہے
تھے لوگوں سے اونکے نرخ کے بابت میں اور اونکی خبروں

عن
انس عن النبي صلى الله عليه
وسلم قال ارحم امتي بامتي ابو بكر
واشدهم في امر الله عمر واصدقهم
حياءً عثمن بن عفان وافرضهم زيد بن
ثابت واعلمهم بالحلال والحرام معاذ بن
جبل واقرأهم ابي بن كعب ولكل
امة امين وامين هذه الامة ابو
عبيدة بن الجراح رواه احمد والترمذي
وقال هذا حديث حسن صحيح وروي
عن معمر عن قتادة مرسلا وفيه
واقضاهم علي رضي الله عنه

فصل في مناقب
هؤلاء الثلاثة رضي الله عنهم

عن انس بن مالك ان النبي صلى
الله عليه وسلم صعد احدا وابو بكر
وعمر وعثمان فرجف بهم فضربه
برجله فقال اثبت احد فانما عليك
نبي وصديق وشهيدان رواه البخاري
وابو داود ونحوه عن عبد الله بن
قيس ابي موسى الاشعري رضي
الله عنه انه توضأ في بيته ثم خرج
فقلت لألزمن رسول الله صلى الله

ترمذی میں انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول خدا
صلعم نے فرمایا میری امت پر سب سے زیادہ رحم کرنیوالی
ابوبکر ہیں یعنے نرم دل اور اللہ کے کام بجالانے میں سب سے
سخت زیادہ عمر ہیں اور سب سے سچے زائد عثمان بن
عفان ہیں اور حلال و حرام میں سب سے زائد واقف
معاذ بن جبل ہیں اور فرائض کے علم میں سب سے
زائد زید بن ثابت اور قرات میں سب سے زائد
عالم ابی بن کعب ہیں اور ہر امت میں ایک امین
ہوا ہے اس امت کے امین ابو عبیدہ بن جراح
ہیں ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور
ایک روایت میں معمر قتادہ سے روایت کرتے ہیں اس میں
یہ لفظ ہیں کہ سب سے زائد قضا میں علی ہیں۔

فصل ان تینوں حضرات کی فضائل میں

بخاری اور ابوداود میں حضرت انس سے روایت
ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر و عمر و
عثمان رضی اللہ عنہم کوہ اُحد (مکہ کا مشہور پہاڑ
ہے) پر چڑھے پس پہاڑ ہلا (آنحضرت کی تشریف
آوری کی خوشی کی وجہ سے) حضرت نے پانو سے
ٹھکرا کر فرمایا کہ اے احد ٹھیرا رہ تجھپر نبی اور صدیق
(ابوبکر) اور دو شہید (عمر و عثمان) ہیں بخاری اور مسلم میں
حضرت ابوموسی اشعری سے روایت ہے کہ وہ وضو کر کے
اپنے گھر سے نکلے (پھر ابوموسے کہتے ہیں) میں نے
اپنے دلمیں کہا کہ میں رسول خدا صلعم کو ہمشیار ہونگا

وعلی متن فتحتها رواه ابن ماجة
عن جابر ان النبی صلعم قال عثمان
بن عفان ولی فی الدنیا وولی فی
الآخرة رواه ابو یعلی عن ابی هریرة
ان رسول الله صلعم قال لکل نبی خلیل
فی امته وان خلیلی عثمان بن عفان
رواه ابن عساکر عن طلحة ان النبی
صلعم قال لکل نبی رفیق ورفیقی فیها عثمان
رواه الترمذی وابن ماجة عن
ابی هریرة عن ابن عباس قال
رسول الله صلعم لتدخلن بشفاعة
عثمان سبعون الفا کلهم قد استوجبوا
النار الجنة بغیر حساب رواه ابن
عساکر عن ام المومنین عائشة
قالت قال رسول الله صلعم ادعوا لی
بعض اصحابی قلت ابابکر قال لا قلت
عمر قال لا قلت ابن عمک قال لا قلت
عثمان قال نعم فلما جاء قال تنحی فجعل
یسارّه ولون عثمان یتغیر فلما کان
یوم الدار وحصر فیها قال یا امیر المومنین
الا تقاتل قال لا ان رسول الله صلعم
عهد الی عهدا وانی صابر نفسی
علیه رواه احمد

اور اوس جیسی صحبت و ملاپ پر تجھے کروں ابو یعلی
جابر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا عثمان بن عفان
دنیا و دنیا میں میرا دوست اور ولی ہیں ابن عساکر
ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا
ہر نبی کے لئے اوسکی امت میں ایک خاص دوست ہوتا ہے
اور میرا دوست عثمان بن عفان ہے۔ ترمذی میں
طلحہ سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا ہر نبی کا ایک
رفیق ہوتا ہے اور میرا رفیق جنت میں عثمان ہے۔
ابن عساکر ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول
خدا نے فرمایا عثمان کی شفاعت کی وجہ سے ایسے
ستر ہزار آدمی جنپر دوزخ واجب ہوگئی ہوگی جنت
میں بلا حساب داخل ہونگے۔ امام احمد ام المومنین
حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ مجھسے رسول خدا
نے فرمایا میرے واسطے کسی میرے یار کو بلالو میں نے عرض
کیا ابوبکر رض کو فرمایا نہیں پھر میں نے کہا عمر رض کو فرمایا نہیں
پھر میں نے کہا حضرت علی کو فرمایا نہیں میں نے عرض کیا
عثمان رض کو بلاؤں فرمایا ہاں پھر جب عثمان آئے
تو آپ اون سے ایک کونے میں ہوکر سرگوشی
کرنے لگے اور عثمان رض کا رنگ دگرگوں ہورہا
تھا سو جب دار کا دن ہوا اور عثمان محصور ہوگئے تو
لوگوں نے عرض کیا کیا ہم آپکی طرف سے نہ لڑیں فرمایا
ہرگز نہیں کیونکہ رسول خدا نے مجھسے ایک عہد لیا ہے اور
میں اپنے نفس کو اوسپر روکے ہوئے ہوں۔

عن ساقیه ثم رجعتُ وجلست وقد ترکتُ اخی یتوضأ ویلحقنی فقلت إن یُرِدِ الله بفلان یرید اخاه خیرًا یأتِ به فاذا انسانٌ یحرّك الباب فقلتُ من هذا قال عمر بن الخطاب فقلتُ علی رسلك ثم جئت الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فسلمتُ علیه فقلتُ هذا عمر بن الخطاب یستاذن فقال ائذن له وبشّره بالجنة فجئتُ فقلتُ أدخُلْ ویبشّرك رسول الله صلی الله علیه وسلم بالجنة فدخل وجلس مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی القفّ عن یسارِه ودَلّٰی رجلیه فی البیر ثم رجعتُ فجلستُ وقلت إن یُرِدِ اللهُ بفلانٍ خیرًا یأت به فجاء انسانٌ یحرّك الباب فقلت من هذا قال عثمان بن عفّان فقلتُ علی رسلِك وجئتُ الی النبی صلی الله علیه وسلم فاخبرتُه فقال ائذن له وبشّره بالجنة علی بلوی تصیبه فجئت فقلت ادخل ویبشرك رسول الله صلی الله علیه وسلم بالجنة

(ابوموسی کہتے ہیں) پھر میں واپس آکر وہیں اپنی جگہ بیٹھ گیا اور میں اپنے بھائی کو وضو کرتا چھوڑ آیا تھا سو میں اپنے دلمیں کہتا تھا اگر اللہ فلانے کے ساتھ یعنے میرے بھائی کو بھلائی پہونچانا چاہیگا تو اوسے بھی یہاں لے آئیگا۔ اتنے میں ایک شخص نے دروازہ کی کنڈی ہلائی میں نے کہا کون کہا عمر بن الخطاب میں نے کہا ذرا یہیں ٹھہرے رہیے پھر میں نے رسول خدا صلعم کے پاس آکر سلام کیا اور کہا عمر بن الخطاب اندر آنیکی اجازت مانگتے ہیں فرمایا اونہیں آنے دو اور جنت کی بشارت دیدو سو میں نے آکر کہا آجیے۔ تشریف لائیے رسول خدا صلعم آپکو جنت کی بشارت دیتے ہیں سو عمرؓ آئے اور رسول خدا صلعم کے پاس بائیں طرف مینڈ پر بیٹھ گئے اور اپنے پیروں کو کنوئیں میں لٹکا دیا پھر میں وہاں سے آکر دروازہ پر بیٹھ گیا اور اپنے دلمیں کہنے لگا اگر اللہ فلاں شخص کے ساتھ بھلائی کرنا چاہیگا تو اوسے یہاں لے آئے گا اتنے میں ایک اور شخص نے آکر دروازہ ہلایا میں نے کہا کون کہا عثمان بن عفان میں نے کہا یہیں ٹھہرے رہیے اور میں نے رسول خدا صلعم کے پاس آکر عثمان رضہ کے آنیکی خبر دی فرمایا اونہیں آنے دو اور جنت کی خوشخبری دو اوس ایک بڑی مصیبت پر جو اونہیں پہنچیگی پھر میں آکر کہنے لگا کہ آئیے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم آپ کو جنت کی بشارت اوس بلائے عظیم پر جو آپ کو پہونچے گی دیتے ہیں۔

عليه وسلم ولأكونن معه يومي
هذا قال فجاء المسجد فسأل عن النبي
صلى الله عليه وسلم فقالوا خرج
ووجه ههنا فخرجت على أثره
أسأل عنه حتى دخل بئر أريس
فجلست عند الباب وبابها من
جريد حتى قضى رسول الله صلى
الله عليه حاجته فتوضأ فقمت اليه
فاذا هو جالس على بئر أريس و
توسط قفها وكشف عن ساقيه ودلاهما
في البئر فسلمت عليه ثم انصرفت
فجلست عند الباب فقلت لأكونن
بوابا للنبي صلى الله عليه وسلم
اليوم فجاء ابو بكر فدفع الباب فقلت
من هذا فقال ابو بكر فقلت على رسلك
ثم ذهبت فقلت يا رسول الله هذا
ابو بكر يستأذن فقال ائذن له وبشره
بالجنة فاقبلت حتى قلت لابي بكر ادخل و
رسول الله صلى الله عليه وسلم يبشرك
بالجنة فدخل ابو بكر فجلس عن يمين
رسول الله صلى الله عليه وسلم معه
في القف ودلى رجليه بالبئر كما صنع
النبي صلى الله عليه وسلم وكشف

اور آج سارے دن انکے ساتھ ہی ساتھ رہوں گا۔ سو
ابو موسی مسجد میں آکر رسول خدا صلعم کو پوچھنے لگے
لوگوں نے کہا کہ وہ ابھی مسجد سے نکلکر ادہر تشریف لیگئے
ہیں (ابو موسی کہتے ہیں) میں آپکو پوچھتا ہوا آپکے پیچھے
اور قدم بقدم چلا گیا یہانتک کہ آپ بیر اریس (مدینہ کا مشہور کنواں)
میں تشریف لائے اور میں باغکے دروازہ پر جو کھجور کی
ٹہنیوں وغیرہ سے بنا ہوا تہا بیٹھ گیا جب رسول خدا صلعم
قضاء حاجت کرکے وضو کر چکے تو میں آپکے پاس پہونچا
سو آپ کنوئیں پر بیٹھے ہوئے تہے اور اوسکی منڈیر کے بیچ
میں بیٹھکر دونوں پنڈلیاں کہول کر دونوں پیر کنوئیں
میں لٹکائے بیٹھے ہیں میں آپکو سلام کرکے چلا آیا اور
میں باغکے دروازہ پر آبیٹھا اور اپنے جی میں کہنے لگا
کہ آج رسول خدا صلعم کی دربانی کرونگا اتنے میں ابو بکر
آئے (جسے میں پہچانتا تہا) اور دروازہ کو کہٹکہٹایا میں نے
کہا کون ہو کہا ابو بکر میں نے کہا ذرا یہیں ٹہرے رہو پہر میں رسول خدا
کے پاس آکر عرض کرنے لگا کہ ای رسول خدا ابو بکر
اندر آنیکی اجازت چاہتے ہیں فرمایا اونہیں آنے دو اور
جنت ملنیکی خوشخبری دیدو میں آیا اور ابو بکر سے
کہا کہ رسول خدا صلعم آپکو بہشت کی خوشخبری
دیتے ہیں پس ابو بکر آئے اور رسول خدا صلعم کی
داہنی طرف کنوئیں کی منڈیر پر بیٹھ گئے اور جیسے
رسول خدا صلعم نے کیا تہا اونہوں نے بہی کنوئیں
میں پیر لٹکائے اور پنڈلیوں کو کہول دیا

ماكان اثقل علىّ مما امرني من جمع القرآن قال قلت كيف تفعلون شيئاً لم يفعله رسول الله صلى الله عليه وسلم قال هو والله خير فلم يزل ابو بكر يراجعني حتى شرح الله صدري للذي شرح له صدر ابي بكر وعمر فتتبعت القرآن اجمعه من العسب واللخاف وصدور الرجال حتى وجدت آخر سورة التوبة مع ابي خزيمة الانصاري لم اجدها مع احد غيره لقد جاءكم رسول من انفسكم حتى خاتمة براءة فكانت الصحف عند ابي بكر حتى توفاه الله ثم عند عمر حياته ثم عند حفصة بنت عمر رواه البخاري عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال اتخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم خاتما من ورق فكان في يده ثم كان في يد ابي بكر وعمر رض ثم كان في يد عثمان حتى وقع في بئر اريس نقشه محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم

فضيلة ابي بكر الصديق بعد النبي صلى الله عليه وسلم ثم عمر

ثقل کی تکلیف دیتے تو وہ سہل تر اس چیز سے جو مجھے اونہوں نے حکم کیا یعنے قرآن کے جمع کرنیکا مجھپر بہاری نہ ہوتا زید کہتے ہیں، میںنے کہا تم لوگ وہ چیز کیوں کرتے ہو جو رسول خدا نے نہیں کی حضرت صدیق نے فرمایا خدا کی قسم یہ بہتر ہے پس ابو بکر رضہ ہمیشہ مجھسے گفتگو کرتے یہانتک کہ جس چیز کی طرف ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کا سینہ اللہ نے کھولا تہا اوسی چیز کی طرف اللہ نے میرا سینہ کھولا پس میںنے قرآن کو ڈھونڈا حال یہ کہ میں اوسے جمع کرتا تہا کہجور کی شاخوں اور پتھروں اور حافظوں کے سینہ سے حتے کہ سورہ توبہ کی آخر آیت میںنے خزیمہ انصاری کے پاس پائی جو اونکے سوا اور کسی کے پاس نہ پائی تہیں اور وہ لقد جاءکم رسول من انفسکم سے آخر سورۂ برات تک تہی سورہ لکہی ہوئی صحیفے حضرت ابو بکر کے پاس رہے یہانتک کہ اللہ تعالی نے اونہیں وفات دی پہر حضرت عمر کے پاس اونکی حیات تک رہے پہر حضرت حفصہ عمر رض کی صاحبزادی کے پاس رہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹہی بنائی تہی اور وہ آپکے ہاتہ میں تہی پہر ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے ہاتہ میں رہی پہر حضرت عثمان کے ہاتہ آئی یہانتک کہ اونکے ہاتہ سے بیر اریس میں گر پڑی اوسکا نقش محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بزرگی حضرت ابو بکر کو ثابت ہے پہر عمر

على بلوى تصيبك فدخل فوجد
القف قد ملئ فجلس وجاهه من
الشق الآخر قال شريك قال سعيد
المسيب فأولتها قبورهم وفي رواية
فحمد الله ثم قال الله المستعان
رواه البخاري ومسلم عن زيد بن
ثابت رضي الله عنه قال ارسل الي
ابو بكر مقتل اهل اليمامة فاذا عمر بن
الخطاب عنده قال ابو بكر ان عمر اتاني
فقال ان القتل قد استحر يوم
اليمامة بقراء القرآن واني اخشى
ان استحر القتل بالقراء بالمواطن
فيذهب كثير من القرآن واني ارى
ان تأمر بجمع القرآن قلت لعمر
كيف نفعل شيئا لم يفعله رسول الله
صلى الله عليه وسلم فقال عمر هذا
والله خير فلم يزل عمر يراجعني حتى
شرح الله صدري لذلك ورأيت في
ذلك الذي رأى عمر قال زيد قال
ابو بكر انك رجل شاب عاقل لا
نتهمك وقد كنت تكتب الوحي لرسول
الله صلعم فتتبع القرآن فاجمعه
فوالله لو كلفوني نقل جبل من الجبال

پس عثمان رضہ آئے اور دیکھا کہ حوض بھرا ہوا پایا سو آپ اوسکی مقابل
میں دوسری طرف بیٹھ گئے شریک (اوس حدیث کا راوی) کہتا ہے
کہ سعید بن مسیب نے کہا میں نے اسکی تاویل اور تفسیر اونکی قبریں (کیں)
ہیں۔ اور ایک روایت میں یوں ہی آیا ہے کہ عثمان رضہ نے
رسول خدا کے اس فرمانے پر خدا کا شکر کیا اور فرمایا اللہ مددگار
طلب کیجاتی ہے کہ اس بلا کی تلخی اور مصیبتوں پر صبر عنایت
فرماوے امام بخاری زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت
کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ابوبکر رضہ نے کسی شخص کو اہل یمامہ
(معروف شہر ہے) کے ایام قتل میں میرے پاس بھیجا میں گیا
اونکے پاس عمر بن الخطاب بیٹھے تھے ابوبکر رضہ نے مجھسے فرمایا کہ
عمر رضہ میرے پاس آکر کہنے لگے کہ یمامہ کے دن قاریان قرآن کے
قتل کا بازار بہت گرم ہوا تھا اوس لڑائی میں بہت قاری
شہید ہو گئے مجھے خوف ہے کہ اگر اور مواضع میں قاری لوگ
بکثرت قتل ہونگے تو قرآن کا ایک بہت بڑا حصہ جاتا رہیگا
میں اس میں مصلحت دیکھتا ہوں کہ آپ قرآن کے جمع کرنیکا حکم فرماویں اونھوں
نے عمر سے کہا تم وہ چیز کیونکر کرتے ہو جو رسول خدا نے نہیں کی عمر
نے جواب دیا کہ خدا کی قسم یہ کام بہتر ہے سو ہمیشہ عمر اس باب میں مجھسے
کلام کرتے رہے یہانتک کہ اللہ نے قرآن کے جمع پر میرا سینہ کھولدیا اور
میں اس میں وہی مصلحت معلوم ہوتی ہے جو حضرت عمر کو ہوئی تھی
زید بن ثابت کہتے ہیں کہ اس تقریر کے بعد ابوبکر نے فرمایا کہ تم جوان اور
سمجھدار آدمی ہو ہم تجھے اس میں جھوٹ کی تہمت نہیں لگا سکتے
تم رسول خدا کا کاتب وحی تھا سو قرآن کو تلاش کر اور اکٹھا کر
زید کہتے ہیں خدا کی قسم اگر وہ مجھے پہاڑوں میں سے کسی پہاڑ کی

عبد الله بن عمر رضی قال کنا نخیر بین
الناس فی زمن رسول الله صلی الله
علیہ وسلم فنخیر ابابکر ثم عمر ثم
عثمان فیسمع النبی صلعم ذالک و لا
ینکرہ رواہ الطبرانی عن ابی عبد الله عمر
بن العاص رضی الله عنہ قال کان
رسول الله صلی الله علیہ وسلم
یقبل بوجہہ وحدیثہ علی اشر القوم
یتالفہم بذلک فکان یقبل بوجہہ
وحدیثہ علی حتی ظننت انی خیر القوم
فقلت یا رسول الله انا خیر او ابو بکر
قال ابو بکر فقلت اذا یا رسول الله
ام عمر فقال عمر فقلت یا رسول الله انا خیر
ام عثمان فقال رسول الله عثمان فلما
سالت رسول الله صلی الله علیہ وسلم
فصدقنی فلوددت انی لم اکن سالتہ
رواہ الترمذی عن عبد الله بن عمر
قال کنا نخیر بین الناس فی زمان رسول
صلی الله علیہ وسلم فنخیر ابا بکر ثم
عمر ثم عثمان بن عفان رواہ البخاری

طبرانی میں عبد الله بن عمر سے روایت ہے کہ ہم نبی صلعم کے زمانہ میں سب لوگوں
میں سے ابو بکر کو اختیار کرتے تھے پھر عمر پھر عثمان کو نبی صلعم اسے
سنتے اور انکار نہ کرتے ترمذی میں ابو عبد الله عمرو بن عاص سے روایت
ہے کہ رسول خدا صلعم بدترین قوم پر اپنی بات کرنا متوجہ ہوتے تھے
(یعنے ان سے اپنی خوش کلامی سے پیش آتے تھے) تاکہ اس کلام کی وجہ سے
ان میں الفت پکڑیں سو مجھ پر اکثر توجہ فرمایا کرتے تھے اس سے میں نے
گمان کیا کہ ساری قوم میں میں ہی بہتر اور افضل ہوں پس
میں نے عرض کیا اے رسول خدا میں بہتر ہوں یا ابو بکر فرمایا
ابو بکر۔ پھر میں نے کہا میں بہتر ہوں یا عمر فرمایا عمر پھر میں نے کہا
اے رسول خدا میں بہتر ہوں یا عثمان آپ نے فرمایا عثمان
سو جب میں نے رسول خدا سے پوچھا آپ نے میرے سوال کا
جواب بدون رعایت فرمایا سو میں دوست رکھتا تھا
کہ کاش اسکا میں نے آپ سے سوال ہی نہ کیا ہوتا۔ بخاری میں
عبد الله بن عمر سے روایت ہے کہ رسول خدا کے زمانہ میں ہم تمام لوگوں
میں سے ابو بکر کو اختیار کرتے تھے پھر عمر پھر عثمان رضی الله عنہم کو۔

مناقب امیر المومنین امام المتقین ابو الحسن علی بن ابی طالب المرتضی علیہ الصلوة والسلام

امیر المومنین امام المتقین ابو الحسن علی بن ابی طالب مرتضی علیہ الصلوة والسلام کے فضائل

عن سعد بن

بخاری و مسلم میں سعد بن ابی وقاص سے

ثم عثمان ثم علی علیہم الصلوٰۃ والسلام۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ قال کنا فی زمن النبی صلی اللہ علیہ لا نعدل بابی بکر احدا ثم عمر ثم عثمن ثم نترک اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا نفاضل بینہم رواہ البخاری ومسلم وابوداود عن سالم بن عبد اللہ بن عمر قال کنا نقول ورسول اللہ صلعم بعد یعنی افضل امۃ النبی صلعم ابوبکر ثم عمر ثم عثمان رواہ ابوداود عن عبد خیر عن علی قال الا اخبرکم بخیر ہذہ الامۃ بعد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر ثم خیرہا بعد ابی بکر عمر ثم یجعل اللہ الخیر حیث احب رواہ احمد عن محمد بن الحنفیۃ ابن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قال قلت لابی ای الناس خیر بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابوبکر قلت ثم من قال عمر وخشیت ان یقول عثمان قلت ثم انت قال ما انا الا رجل من المسلمین رواہ البخاری ومثلہ ابوداود عن

پھر عثمان پھر علی علیہم الصلوٰۃ والسلام کو ثابت ہے۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول خدا کی زمانہ میں ابوبکر رض کی برابر کسیکو نہ سمجھتے تھے پھر عمر پھر عثمان کے برابر کسیکو نہ کرتے تھے پھر ہم اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دیتے اور اون میں ایک کو دوسرے پر بزرگی نہ دیتے تھے اسی بخاری اور مسلم اور ابوداود نے روایت کیا ہے ابوداود میں سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے فرمایا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم زندہ تھے اور ہم کہا کرتے تھے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے افضل امت ابوبکر ہیں پھر عمر پھر عثمان رضی اللہ عنہم امام احمد عبد خیر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی نے فرمایا کیا میں تم کو اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بہترین اس امت خبر نہ دوں وہ ابوبکر رض ہیں پھر ابوبکر رض کے بعد بہترین اس امت کے عمر ہیں پھر رکھیگا اللہ بھلائی کو جہاں دوست رکھے بخاری اور ابوداود میں محمد بن حنفیہ حضرت علی ابن ابیطالب کے فرزند سے روایت ہے کہ میں نے اپنے باپ سے پوچھا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد تمام لوگوں میں کون شخص بہتر ہے فرمایا ابوبکر رض میں نے کہا پھر کون فرمایا عمر اس کے بعد مجھے خوف ہوا کہ مبادا آپ عثمان رض کا نام لے دیں میں نے کہا عمر کے بعد پھر آپ ہیں فرمایا نہیں میں تو مسلمانوں میں سے ایک مسلمان آدمی ہوں

الله يشتكى عينيه قال فارسلوا اليه
فاتى به فبصق رسول الله صلے الله عليه
وسلم فى عينيه فبراء كان لم يكن به
وجع فاعطاه الراية فقال على يا رسول
الله اقاتلهم حتى يكونوا مثلنا فقال
انفذ على رسلك حتى تنزل بساحتهم
ثم ادعهم الى الاسلام واخبرهم
بما يجب عليهم من حق الله فوالله لان
يهدى الله بك رجلا واحدا خير لك
من ان يكون لك حمر النعم رواه البخارى
ومسلم عن عمران بن حصين رضى
الله عنه ان النبى صلى الله عليه وسلم
قال ان عليا منى وانا منه وهو ولى
كل مومن رواه الترمذى عن زيد بن
ارقم ان النبى صلے الله عليه وسلم
قال من كنت مولاه فعلى مولاه رواه
احمد والترمذى عن حبشى بن
جنادة قال قال رسول الله صلے الله
عليه وسلم على منى وانا من على ولا
يؤدى عنى الا انا او على رواه الترمذى
ورواه احمد عن ابى جنادة عن
عبد الله بن عمر رض قال اخى
رسول الله صلے الله عليه وسلم

انھیں ارشاد میں صنا بھی مذکور نہیں ہے اور ہم اس حدیث
کسکو بہیجو پس جب لوگ علی کو لائے تہو اور اسی حد
اپنا لعاب دہن اونکی دونوں آنکہوں میں ڈالدیا علی
خاصے بہلے چنگے ہوگئے گویا اونکی آنکہوں میں کبہی درد
ہی نہ تہا پہر آپ نے اونہیں جہنڈا دے دیا حضرت
علی رض نے فرمایا اے رسول خدا میں اون سے یہانتک لڑوں
کہ وہ ہم جیسے ہو جاویں (مسلمان) فرمایا تم اون پر
آہستگی اور نرمی کے ساتہ گذرو یہانتک کہ جب
اونکی زمین میں اترو تو پہلے اونہیں اسلام کی
دعوت کرو اور جو حقوق الہی اونپر واجب ہیں اونکی
خبر دو خدا کی قسم اگر تمہاری وجہ سے اللہ تعالی ایک
شخصکو بہی ہدایت نصیب ہو تو وہ تمہارے لئے سرخ
اونٹوں سے بہتر ہے ترمذی میں عمران بن حصین سے
روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی مجہسے
ہیں اور میں علی سے۔ اور علی تمام مومنوں کے دوست
و مددگار ہیں احمد اور ترمذی زید بن ارقم سے روایت
کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا جس کا میں دوست
ہوں اوسکا علی دوست ہے۔ ترمذی اور امام احمد
حبشی بن جنادہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا
نے فرمایا علی مجہسے ہیں اور میں علی سے کوئی میری
طرف سے (عہد) ادا نکریں یا علی ترمذی میں
عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و
سلم نے اپنے یاروں میں ایک کا دوسرے سے بہائی چارہ کرایا

ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لعلی انت منی بمنزلۃ
ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی
رواہ البخاری ومسلم عن سعد بن
ابی وقاص رض قال خلف رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم علیا کرم اللہ
وجہہ فی غزاۃ تبوک فقال یا رسول
اللہ تخلفنی فی النساء والصبیان فقال
الا ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون
من موسیٰ غیر انہ لا نبی بعدی رواہ
احمد عن زر بن حبیش قال قال علی
رضی اللہ عنہ والذی فلق الحبۃ وبرا
النسمۃ انہ لعھد النبی الامی صلی اللہ
علیہ وسلم الی ان لا یحبنی الا مومن ولا
یبغضنی الا منافق رواہ مسلم عن
سھل بن سعد الساعدی ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم خیبر
لاعطین ھذہ الرایۃ غدا رجلا
یفتح اللہ علی یدیہ یحب اللہ ورسولہ
ویحبہ اللہ ورسولہ فلما اصبح الناس غدوا
علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کلھم یرجون ان یعطاھا فقال این
علی بن ابی طالب فقالوا ھو یا رسول

روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے علی رض
سے فرمایا مجھے ہارون کو موسیٰ کے ساتھ خصوصیت تھی
اوسی مرتبہ میں ہو تم میرے ساتھ ہو فرق اتنا ہے کہ میرے
بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ امام محمد سعد بن ابی وقاص سے
روایت کرتے ہیں کہ جنگ تبوک میں رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے علی کرم اللہ وجہہ کو اپنے پیچھے چھوڑا اونہوں نے
کہا اے رسول خدا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کر
جاتے ہیں فرمایا کیا تم اس سے راضی نہیں ہوگے کہ تم
کو مجھ سے قرب اوس مرتبہ میں ہو تم میرے ساتھ ہو مگر اتنی
بات ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں۔ مسلم میں زر بن حبیش سے روایت
ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اوس ذات کی قسم جسنے دانہ
کو پھاڑ کر اوگایا اور جس نے ذی روح کو پیدا کیا نبی امی
صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے اسبات کی وصیت اور حکم فرمایا کہ مجھے مومن
سوا اور کوئی دوست نہ رکھیگا اور منافق کے علاوہ کوئی دشمن نہ رکھیگا
بخاری مسلم میں سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے کہ رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے دن فرمایا میں کل یہ جھنڈا ایک
مرد کو دونگا جو سرداری کی علامت ہی ایک ایسے شخص کو دونگا جسکے ہاتھ
سے اللہ تعالیٰ خیبر کو فتح کریگا وہ خدا اور رسول خدا کو دوست رکھتا
ہے اور اوسکو خدا اور رسول دوست رکھینگے سو جب لوگوں نے صبح کی تو
سب کے سب صحابہ علی الصباح رسول خدا صلعم کے پاس آئے
اور سب اوس جھنڈے ملنے کی امید رکھتے تھے سو رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ علی بن ابی طالب کہاں
ہیں صحابہ نے عرض کیا اے رسول خدا اونکی

عن الصنابحي عن جابر بن عبد الله
الانصاري رضي الله عنه قال دعا
رسول الله صلى الله عليه وسلم عليا يوم
الطائف فانتجاه فقال الناس لقد طال
نجواه مع ابن عمه فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ما انتجيته ولكن
الله انتجاه رواه الترمذي عن ام
سلمة قالت والذي يحلف به ان كان
علي بن ابي طالب لاقرب الناس
عهدا برسول الله مرض رسول الله
صلى الله عليه وسلم مرض موته
فلما كان الذي قبض فيه دعا عليا فناجاه
طويلا وسارّه كثيرا ثم قبض في يومه
ذلك فكان اقرب عهدا برسول الله
رواه احمد عن ابي سعيد الخدري
رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم لعلي يا علي لا يحل
لاحد يجنب في هذا المسجد غيري
وغيرك قال علي بن المنذر فقلت
لضرار بن صرد ما معنى هذا الحديث
قال لا يحل لاحد يستطرقه جنبا غيري
وغيرك رواه الترمذي وقال هذا حسن
غريب عن ام عطية قالت بعث

اور اوس اسناد میں صنابحی مذکور نہیں ہے اور ہم اس حدیث
کو شریک کے سوا کسی ثقات سے نہیں پہچانتے اور اسی حدیث
کو امام احمد نے صنابحی سے روایت کیا ہے ترمذی میں جابر
بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے غزوۂ طائف کے دن حضرت علی کو بلا کر سرگوشی کی لوگوں
(منافقوں یا عوام صحابہ) نے کہا بلاشبہہ حضرت نے
اپنے چچا کے بیٹے سے بہت دیر تک کانا پھوسی کی آنحضرت نے
فرمایا میں نے اون سے سرگوشی نہیں کی بلکہ اللہ نے اون سے
سرگوشی کی امام احمد حضرت ام سلمہ سے روایت کرتے ہیں
کہ انہوں نے فرمایا خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے آخر زمانہ میں آپکے نزدیک سب لوگوں سے زائد قریب
علی بن ابی طالب تھے۔ جب مرض موت میں آپ بیمار
ہوئے اور جس دن آپ کا انتقال ہوا تو حضرت علی کو بلا کر بہت
دیر تک اون سے سرگوشی کی اور ایک عرصہ تک چپکے چپکے
باتیں کیں پھر اوسی دن آپ کا انتقال ہو گیا سو اس اعتبار
سے حضرت علی رسول خدا کے آخر زمانہ میں سب سے زائد قریب
تھے۔ ترمذی میں ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ
رسول خدا نے علی رض سے فرمایا اے علی جیسے جنابت پہونچے
اور نہانیکی حاجت ہو ویسے اس مسجد میں گذرنا جائز نہیں
بجز میرے اور تیرے علی بن منذر نے ضرار بن صرد سے کہا اس
حدیث کے کیا معنے ہیں ضرار نے جواب دیا (اسکے یہ معنے ہیں) کہ میرے اور
تیرے سوا اور کسیکو حلال نہیں کہ مسجد کو راہگذر اور رستہ بناکر جنابت کی حالت میں
لکھا ہو ترمذی میں ام عطیہ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے

بين اصحابه فجاء علی تدمع عيناه
فقال آخيت بين اصحابك ولم تؤاخ
بيني وبين احد فقال رسول الله
صلی الله عليه وسلم انت اخی فی
الدنيا والآخرة رواه الترمذی وقال
هذا حديث حسن غريب عن انس
بن مالك رضی الله عنه قال كان
عند النبی صلی الله عليه وسلم طير
فقال اللهم ائتنی باحب خلقك اليك
ياكل معی هذا الطير فجاء علی فاكل
رواه الترمذی وقال هذا حديث
غريب عن علی رضی الله عنه قال
كنت اذا سألت رسول الله صلی الله
عليه وسلم اعطانی واذا سكت
ابتدانی رواه الترمذی وقال هذا
حديث حسن غريب عن علی رضی
الله عنه قال قال رسول الله صلی الله
عليه وسلم انا دار الحكمة وعلی
بابها رواه الترمذی وقال هذا حديث
غريب وقال روی بعضهم هذا الحديث
عن شريك ولم يذكر فيه عن الصنابحی
ولا نعرف هذا الحديث عن احد
من الثقات غير شريك ورواه احمد

پھر علی رضی اللہ عنہ آئے اس حال میں کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو
بہتے تھے کہنے لگے (اے رسول خدا) آپ نے اپنے
یاروں میں سب کا بھائی چارہ کرا یا ۔ مجھ میں
اور کسی میں دینی بھائی کی نسبت نہ کرائی آنحضرت
نے فرمایا (اے علی) تم دین و دنیا میں میرے
بھائی اور یار ہو ۔ ترمذی میں انس بن مالک سے
روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے
پاس ایک بھنا ہوا یا پکا ہوا پرند جانور تھا آپ نے
فرمایا بار خدایا تیری مخلوق میں سے جو تجھے
محبوب ہو اسے میرے پاس لا کہ وہ میرے ساتھ
اس پرند جانور کو کھائے ۔ پس آپ کے پاس
علی آئے اور کھانا کھایا ۔

ترمذی میں حضرت علی فرماتے ہیں کہ جب میں
رسول خدا سے کچھ مانگتا تو آپ نے مجھے
دیا اور جب میں خاموش ہو رہا تو بھی بے
مانگے مجھے عنایت فرمایا ۔ ترمذی کہتے ہیں کہ یہ
حدیث غریب ہے ۔

ترمذی میں حضرت علی سے روایت ہے کہ
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں
حکمت کا گھر ہوں اور علی اوسکا دروازہ ہے ۔
ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے ۔ اور
بعض نے یہی حدیث شریک تابعی سے
روایت کی ہے ۔

قالت قال رسول الله صلے الله علیه وسلم من سبّ علیاً فقد سبّنی رواہ احمد عن بُرَیدَۃ قال خطب ابو بکرؓ وعمر فاطمۃؓ فقال رسول الله صلے الله علیه وسلم انّھا صغیرۃٌ ثم خطبھا علیؓ فزوجھا منه رواہ النسائی عن عبد الله بن عباسٍ ان رسول الله صلے الله علیه وسلم امر بسدّ الابواب الّا بابَ علیؓ رواہ الترمذی وقال هذا حدیث غریب عن علی رضی الله عنه قال قال لی النبی صلی الله علیه وسلم فیك مثل من عیسی ابغضته الیھود حتی بھتوا امّه واحبّته النصاری حتی نزلوہ المنزلۃ التی لیست له ثم قال یھلك فیّ رجلان محبٌّ مُفرِطٌ یُقرِّظنی بما لیس فیّ ومبغضٌ یحمله شناٰنی علی ان یبھتنی رواہ احمد عن انسؓ قال قال رسول الله صلے الله علیه وسلم لینتھینّ بنو ولیعۃ او لابعثنّ الیھم رجلاً کنفسی یمضی فیھم امری یقتل المقاتلۃ ویسبی الذرّیۃ قال ابو ذرؓ فما راعنی الّا برد کفّ عمر من خلفی

کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا جس نے علی کو برا کہا اوس نے مجھے برا کہا۔ نسائی بریدہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکرؓ و عمرؓ نے حضرت فاطمہؓ سے نسبت کا پیغام بھیجا رسول خدا نے فرمایا کہ ابھی بچہ ہے پھر علیؓ نے منگنی کا پیغام بھیجا آپ نے اون کا نکاح علی رضؓ سے کر دیا ترمذی میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے علیؓ کے دروازے کے علاوہ سب دروازے بند کرنیکا حکم فرمایا مسند احمد میں حضرت علی سے روایت ہے فرماتے ہیں مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھ میں عیسےٰ کی صفت پائی جاتی ہے کہ اوس سے یہود نے یہانتک عداوت کی کہ اوسکی ماں کو تہمت زنا لگائی اور نصاریٰ نے اوسے یہانتک دوست رکھا کہ جو مرتبہ اوسکے لائق نہ تھا وہانتک پہنچایا پھر علیؓ نے فرمایا میرے بابت میں دو آدمی ہلاک ہونگے ایک محبت میں زیادتی کرنیوالا کہ اوس چیز میں زیادتی کرے جو مجھ میں نہو دوسرا دشمنی کرنے والا کہ اوسکی دشمنی میری عداوت یہانتک اوبھارے کہ مجھپر جھوٹی تہمت لگاوے امام احمد انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا بنو ولیعہ (عرب کی ایک قوم ہے) باز رہیں ورنہ میں اونکی طرف ایک ایسا شخص بھیجوں گا جو مجھ جیسا ہوگا وہ اون میں میرا حکم پھیلائے گا اور لڑائی پر فتح پاکر اونکی اولاد و اہل کو قید میں لائے گا۔ ابو ذر کہتے ہیں مجھے حضرت عمر کے ہاتھ کی خنکی کے علاوہ جو میری پیٹھ کے پیچھے سے آکر انہوں نے رکھی تھی اور کسی چیز نے خوف میں نہ ڈالا۔

رسول الله صلى الله عليه وسلم
جيشا فيهم علي قالت فسمعت رسول
الله صلى الله عليه وسلم وهو رافع
يديه يقول اللهم لا تمتني حتى تريني
عليا رواه الترمذي عن ام سلمة
قالت قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم لا يحب عليا منافق ولا يبغضه
مؤمن رواه احمد والترمذي وقال
هذا حديث حسن غريب اسنادا عن
البراء بن عازب وزيد بن ارقم
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
نزل بغدير خم اخذ بيد علي فقال
الستم تعلمون اني اولى بالمؤمنين
من انفسهم قالوا بلى قال الستم تعلمون
اني اولى بكل مؤمن من نفسه قالوا
بلى فقال اللهم من كنت مولاه فعلي
مولاه اللهم وال من والاه وعاد من
عاداه فلقيه عمر بعد ذلك فقال هنيئا
يا ابن ابي طالب اصبحت وامسيت مولى
كل مؤمن ومؤمنة رواه احمد وفي
رواية اللهم انصر من نصره و
اخذل من خذله واحب من احبه و
ابغض من ابغضه عن ام سلمة

ایک لشکر جس میں حضرت علی بھی تھے کسی طرف کو بھیجا میں نے رسول خدا
صلعم کو کہتے سنا کہ آپ دونوں ہاتھ اوٹھائے ہوئے فرماتے تھے
یا خدایا جبتک مجھے علی کو نہ دکھلائے موت نہ دیجیو یہ آپ نے فرمایا لشکر
کے کوچ کیوقت یا آنے کے وقت۔ ترمذی میں حضرت ام سلمہ سے
روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی کو منافق دوست
نہیں رکھتا اور کامل مومن اونکی دشمنی نہیں رکھتا۔ ترمذی
کہتے ہیں یہ حدیث اسناد کی رو سے غریب ہے۔ امام احمد براء ابن
عازب سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب
غدیر خم (ایک بستی کا نام ہے) پر آنحضرت اوترے تو علی رض کا
ہاتھ پکڑکر فرمایا اے لوگو کیا تم نہیں جانتے کہ میں مومنوں کے ساتھ
اونکی جانوں سے زیادہ مہربان اور دوست ہوں حاضرین
بولے جی ہاں آپ خود جانتے ہیں پھر فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں ہر
مومن کے ساتھ اوسکی جان سے زیادہ مہربان ہوں لوگوں نے کہا ہاں آپ
ہی ہیں اسکے بعد آنحضرت نے فرمایا خداوندا جسکا میں دوست ہوں
علی اوسکا دوست ہے بار خدایا جو علی کو دوست رکھے تو اوسکو
دوست رکھ اور جو اوس سے دشمنی کرے تو بھی اوسکو دشمن جان
اسکے بعد حضرت عمر رض نے علی رض سے ملاقات کرکے فرمایا اے
ابو طالب کے بیٹے تمہیں خوشی ہو تم ہر وقت صبح و شام ہر مومن
مرد اور مومن عورت کے دوست ہو اور امام احمد کی ایک روایت
میں یوں آیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا بار خدایا جو علی کی مدد کرے
تو اوسکی مدد کر اور جو اوسے رسوا کرنا چاہے تو اوسے ذلیل کر اور
جو اوسے دوست رکھے اوسکو دوست رکھ اور جو اوسکا دشمن
ہو تو اوسے دشمن رکھ۔ امام احمد ام سلمہ سے روایت

لم تكن لاحد من الخلائق اتيته على
سحر فاقول السلام عليك يا نبي الله
فان تنحنح انصرفت الى اهلي والا دخلت
رواه النسائي عن سعيد بن المسيب
عن عمر عليه السلام انه سمع رجلا
يذكر عليا بشر فقال ويلك تعرف من
في هذا القبر واشار الى قبر رسول الله
صلى الله عليه وسلم فسكت الرجل
فقال عمر فيه محمد بن عبد الله بن عبد
المطلب اذا اذيت عليا فقد اذيته عن
على رضي الله عنه قال كنت شاكيا
فمر بي رسول الله صلى الله عليه وسلم
وانا اقول اللهم ان كان اجلي قد حضر
فارحني وان كان متاخرا فارفعني و
ان كان بلاء فصبرني فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم كيف قلت
فاعاد عليه ما قال فضربه برجله و
قال اللهم عافه او اشفه شك
الراوي قال فما اشتكيت وجعي بعد
رواه الترمذي وقال هذا حديث
حسن صحيح عن عبد الله بن ابي
اوفى قال دخلت على رسول الله
صلى الله عليه وسلم في مسجد فقال لي

میں بہت سویرے آپکے پاس جاکر کہتا السلام علیک یا نبی
یعنے اے رسول خدا آپ پر سلام ہو دیہ سلام گہر میں
داخل ہونیکے لیئے اجازت مانگنی تھی) پس اگر رسول خدا
کھنکارتے تو میں اپنے گہر واپس چلا آتا ورنہ آپکے پاس چلا
جاتا۔ سعید بن مسیب حضرت عمر سے روایت کرتے ہیں
کہ حضرت عمر نے ایک شخص کو دیکھا کہ حضرت علی کو برائی سے
یاد کرتا ہے آپ نے فرمایا تجھے خرابی ہو رسول خدا
کی قبر کی طرف اشارہ کرکے کہا تو اس قبر والے کو پہچانتا
ہے وہ شخص یہ سنکر خاموش ہو گیا عمر رضی اللہ عنہ نے
فرمایا اس قبر میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہیں
جب تو نے علی کو ستایا تو اس قبر والے کو ستایا ترمذی
میں علی رضہ سے روایت ہے کہ میں بیمار تہا مجہپر رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم اس حال میں گذرے کہ میں کہہ رہا تہا یا خدا
اگر میری موت قریب آگئی ہے تو مجھے راحت دے اور اگر میری موت
میں ڈھیل ہے تو میری زندگی فراخ کر اور اگر یہ بیماری میرے
لیے آزمائش ہے تو مجھے صبر کی توفیق دے رسول خدا نے فرمایا
پہر تو کہو کیا کہا سو علی نے جو کچہ کہا تہا آپ کے سامنے اوسکا
اعادہ کیا آپنے پاؤں سے ٹہوکا کر فرمایا خداوندا اسے
صحت یا شفا دے راوی کو ان دونوں کلموں میں سے
ایک کی تعیین میں شک ہے حضرت علی فرماتے ہیں
سو اسکے بعد میں نے اپنی بیماری کی کبھی شکایت نہیں کی ترمذی
کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام احمد عبد اللہ بن ابی
اوفی سے روایت کرتے ہیں کہ ایکدن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

فقال من تراه یعنی قال فعلت ما
یعنیك وانما یعنی خاصف النعل علی
بن ابی طالب وبنو ولیعۃ قوم من العرب
رواه احمد عن ربعی بن حراش
قال حدثنا علی بن ابی طالب بالرحبۃ
فقال لما کان یوم الحدیبیۃ خرج الینا
سھیل بن عمرو فی جماعۃ من رؤساء
الکفار فقال یا محمد خرج الیك ناس من
ابناءنا واخواننا وارقاءنا ولیس لھم
تفقہ فی الدین وانما خرجوا فرارا من ضیاعنا
واموالنا فارددھم فان لم یکن
لھم فقہ فی الدین سنفقھم فقال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یا معاشر قریش لتنتھن اولیبعثن
اللہ علیکم من یضرب رقابکم بالسیف
علی الدین قد امتحن اللہ قلبہ للایمان قالوا
من ھو یا رسول اللہ فقال لہ ابو بکر
من ھو یا رسول اللہ وقال عمر من ھو
یا رسول اللہ قال ھو خاصف النعل قال
علی وکنت جالسا اخصف نعل رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن علی
رضی اللہ عنہ قال کانت لی منزلۃ
من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اونہوں نے فرمایا تو اوس شخص کو جیسے حضرت فرماویں
جانتا ہے کون ہے اوس سے مراد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
جو تی درست کرنیوالے ہیں اور بنو ولیعہ عرب کی ایک قوم ہے
مسندی میں ربعی بن خراش علی بن ابی طالب سے روایت
کرتے ہیں کہ اونہوں نے کوفہ کے رحبہ میں فرمایا کہ حدیبیہ کے
دون ہماری طرف کئی مشرک جن میں سہیل بن عمر
اور کئی سردار تھے آکر کہنے لگے اے رسول خدا
ہمارے بیٹوں اور بھائیوں اور غلاموں میں سے
کئی شخص آپ کے پاس آئے ہیں اور اونہیں
دین کی مطلق سمجھ نہیں وہ ہمارے اسباب اور
اموال سے بھاگ آئے ہیں سو آپ اونہیں ہم پر
واپس کر دیجیے تاکہ ہم اونہیں دین کی سمجھ تعلیم کریں
حضرت نے فرمایا اے قریش کے گروہ تم اپنی نفسانیت
سے باز آؤ ورنہ خدا تعالی تم پر ایسے شخص کو بھیجیگا
جو تمہاری گردنوں پر دین کی تلوار مارے گا
اور وہ وہ ہے جسکے دل کا ایمان اللہ نے آزما لیا
ہے لوگوں نے عرض کیا اے رسول خدا وہ کون
ہے اور ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نے بھی پوچھا کہ وہ
کون ہے فرمایا جوتی ٹانکنے والا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ہی
اوسوقت بیٹھا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتی
درست کر رہا تھا۔ نسائی حضرت علی سے روایت کرتے ہیں
وہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک
میرا وہ مرتبہ تھا جو مخلوق میں سے اور کسی کا نہ تھا

الناس شدة وجهد فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم انی دافع اللواء غدا الی رجل یحبه الله ورسوله لا یرجع حتی یفتح او یفتح الله علی یدیه قال فبتنا طیبة انفسنا ان یفتح غدا فلما صلی رسول الله صلی الله علیه وسلم الفجر قام قائما فدعا باللواء والناس علی مصافهم ثم دعا علیا فاخذ رسول الله صلی الله علیه وسلم الرایة فهزها ثم قال من یاخذها بحقها فقال فلان انا فقال امط ثم جاء آخر فقال انا فقال امط ففعل ذلک مرارا ایجماعة ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم والذی کرم وجه محمد لاعطینها رجلا لا یهزها فاتی علیا فانطلق بها ففتحها الله خیبر علی یدیه قال فبرز الیه من خیبر مرحب وهو یرتجز و یقول قد علمت خیبر انی مرحب ❊ شاکی السلاح بطل مجرب ❊ اذا اللیوث اقبلت تلهب عن اطعن احیانا وحینا اضرب فاجابه علی وقال انا الذی سمتنی امی حیدرة

لوگوں کو شدت اور مشقت پہونچی تب رسول خدا نے فرمایا میں کل صبح کو جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا جسے خدا اور خدا کا رسول دوست رکھتا ہے اور وہ بدون فتح کیئے واپس نہ آئیگا یا آپ نے یوں فرمایا کہ اللہ اوسکے ہاتھوں پر فتح دیگا (ابن بریدہ کہتے ہیں) کہ ہم نے ساری رات خوشی میں گذاری کہ صبح فتح نصیب ہو گی سو جب رسول خدا فجر کی نماز پڑھ چکے تو کھڑے ہو کر جھنڈا مانگا لوگ لڑائی کی صفوں میں تہے پہر آنحضرت نے علی رض کو بلایا اور اپنے دست مبارک میں جھنڈے کو لیکر خوب ہلا کر فرمایا اسکو حق کے ساتھ کون شخص لیتا ہے کوئی شخص بولا میں لیتا ہوں آپ نے فرمایا پرے رہو پہر کوئی اور آیا اوسکو بھی حضرت نے ویساہی فرمایا چنانچہ ایک جماعت کے ساتھ کئی مرتبہ آپ نے ایساہی کیا اسکے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوس ذات کی قسم جسنے محمد کے موںہ کو بزرگی دی ہے یہ جھنڈا ایسے شخص کو دونگا جو لڑائی سے نہ بھاگے گا اے علی تم اس جھنڈے کو لو حضرت علی اوس جھنڈے کو لیگئے سو اللہ تعالی نے اونکے ہاتھوں پر خیبر فتح کرا دیا راوی کہتا ہے کہ اہل خیبر میں سے ایک شخص مرحب نام یہودی علی کی طرف رجز پڑھتا ہوا ظاہر ہوا اور وہ یہ کہتا تھا اہل خیبر جانتے ہیں کہ میں مرحب ہوں ہتیار و سلاح اور لڑائی کے واقعات میں تجربہ آزمودہ کار جب شیر لڑائی کی آگ روشن کرتے آتے ہیں تو میں کبھی نیزہ کا گھاؤ لگاتا ہوں اور کبھی تلوار سے مارتا ہوں۔

حضرت علی نے اوسکے جواب میں فرمایا۔ میں وہ ہوں کہ میری ماں نے میرا نام حیدر رکھا ہے۔

ابن فلان وابن فلان فجعل ينظر في
وجوه اصحابه ويتفقدهم ويبعث
اليهم حتى توافوا عنده فحمد الله
واثنى عليه واخى بينهم فقال له
علي بن ابي طالب لقد ذهبت روحي
يا رسول الله حين رايتك فعلت
باصحابك ما فعلت غيري فان كان
هذا من الله فلك العتبى والكرامة
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
والذي بعثني بالحق نبيا ما اخرتك
الا لنفسي وانت مني بمنزلة هارون
من موسى وانت اخي ووارثي فقال
يا رسول الله وما ارث منك قال
ما ورث الانبياء قبلي قال وما هو
قال كتاب الله وسنة انبيائهم وانت
معي في قصري في الجنة مع فاطمة
ابنتي والحسن والحسين ابني وانت
رفيقي ثم تلا رسول الله صلى الله عليه
وسلم اخوانا على سرر متقابلين
رواه احمد عن ابن بريدة قال
حاصرنا خيبر فاخذ اللواء ابو بكر
رضي الله عنه فلم يفتح له ثم اخذ عمر
من الغد فرجع ولم يفتح له واصاب

الی آخرہ کیا مجھے فرمائے فلاں شخص کہاں ہے اور فلاں آدمی
کہاں ہے پھر اپنے یاروں میں اونہیں دیکھنے اور ڈہونڈنے لگے
اور جنہیں گم پایا تہا اونکے پاس آدمی بلانیکے لیے بہیجنے لگے
یہاں تک کہ سب لوگ آپکے پاس جمع ہو گئے پھر آپنے اسکی حمد
و ثنا کے بعد اونہیں بہائی چارہ کرا دیا حضرت علی بن ابی طالب
نے فرمایا اے رسول خدا میری جان نکل گئی جس وقت سے آپکو
دیکہا کہ اپنے یاروں کے ساتھ وہ کام کیا جو میرے ساتھ نہیں کیا
یعنی بجز میرے اور سب میں بہائی چارہ کرایا پھر اگر اسکی طرف
سے ہے تو آپکے لیے رضا اور کرامت ہے رسول خدا صلعم نے فرمایا
اوس واحد کی قسم جسنے مجھے حق نبی بناکر بہیجا ہے میں نے تمہیں
محض اپنے لیے پیچہے رکہا ہے اور تمہارا میرے پاس وہ مرتبہ
ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسی کے پاس تہا تم میرے بہائی اور
میرے وارث ہو حضرت علی نے عرض کیا اے رسول خدا
میں آپسے کس چیز کی میراث لونگا فرمایا مجہسے پہلے انبیا
نے جس چیز کی میراث لی ہے علی رض نے کہا اونہوں نے کس
چیز کی میراث لی ہے فرمایا اللہ کی کتاب اور اپنے پیغمبر
کے طریقے کی اور تم میرے ساتھ میری بیٹی فاطمہ میرے دونوں بیٹے
حسن و حسین کے ساتھ جنت میں میرے محل میں ہونگے اور تم میرے
رفیق ہو پھر آپنے یہ آیت اخوانا علی سرر متقابلین پڑہی
امام احمد ابن بریدہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم خیبر کی جنگ
میں حاضر ہوئے سو اول دن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جہنڈا
لیا مگر اونکے ہاتھ پر خیبر فتح نہوا دوسری صبح کو حضرت عمر
نے لیا اور بے نیل مرام واپس آئے اور فتح نہوا

عليه وسلم وقال لي اصعد على منكبي فصعدت على منكبيه فنهض بي وانه ليخيل الي اني لو شئت ان انال افق السماء لنلته حتى صعدت وعليه تمثال صفر او نحاس فجعلت ازاوله عن يمينه وشماله وبين يديه ومن خلفه حتى اذا استمكنت منه قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم اقذف به فقذفت به فتكسر كما تكسر القوارير ثم نزلت فانطلقنا نستبق حتى توارينا بالبيوت خشية ان يلقانا احد من الناس رواه احمد عن المطلب بن عبد الله بن حنطب عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في خطبته اوصيكم بحب ذي اقربها اخي وابن عمي علي بن ابي طالب فانه لا يحبه الا مؤمن ولا يبغضه الا منافق وفي رواية فمن احبه فقد احبني ومن ابغضه فقد ابغضني ومن احبني ادخله الله الجنة ومن ابغضني ادخله الله النار رواه احمد عن عمرو بن ميمون قال اني لجالس الى ابن عباس اذ اتاه رهط يقعون في علي بن ابي طالب فرد عليهم ابن عباس وقال انا اهاجر

امیر کے کندھوں پر چڑھ سو میں آپکے کندھوں پر چڑھ گیا آپ مجھے لیے اوٹھے اور میں خیال کرتا تھا کہ اگر میں آسمان کے کنارے پہونچنا چاہوں تو وہاں تک پہونچ سکتا ہوں۔ غرضکہ میں کعبہ پر چڑھا اور اوس پر پیتل اور تانبے کے بت رکھے تھے میں اونکو اپنے دائیں بائیں آگے پیچھے سے اکھاڑنے لگا جب میں اونپر قادر ہوگیا تو مجھ سے رسول خدا نے فرمایا انہیں نیچے ڈالدے میں نے انہیں نیچے پھینکدیا سو وہ شیشہ کی طرح ٹوٹ گئے پھر میں اوتر آیا اور رسول خدا اور میں پیچھے دوڑتے ہوئے چلے آئے اور اس خوف سے کہ ہمکو کوئی شخص دیکھ نہ لے گھروں میں چھپ گئے۔ امام احمد مطلب بن عبد اللہ بن حنطب سے روایت کرتے ہیں اونکے باپ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا اے لوگو میں تمہیں اپنے بھائی اور چچا کے بیٹے علی بن ابی طالب کے ساتھ محبت کرنیکی وصیت کرتا ہوں جو کہ تمہیں سب سے زیادہ قریب ہے کیونکہ اوس سے کوئی دوستی نہیں رکھتا مگر کامل مومن اور دشمنی نہیں رکھتا مگر منافق اور ایک روایت میں ہے کہ جسنے اوس سے دوست رکھا اوسنے مجھسے دوست رکھا اور جسنے اوس سے دشمنی کی اوسنے مجھ سے دشمنی کی اور جو مجھ سے دوست رکھیگا اوسے خدا جنت میں داخل کریگا اور جو مجھ سے عداوت رکھیگا اوسے خدا دوزخ میں داخل کریگا۔ امام احمد عمرو بن میمون سے روایت کرتے ہیں کہ میں ابن عباس کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے میں اونکے پاس ایک قوم آئی جو علی بن ابی طالب کے بارے میں طعن کرتے تھے سو ابن عباس نے اونپر رد کیا اور فرمایا جب رسول خدا صلعم نے ہجرت کی

كليث غابات كريه المنظر

اَعَبْلُ الذراعين شديد القصورة ❊ اضربُ بالسيفِ وجوهَ الكفرة ثم ضرب بالسيف راس مرحب فقفله ثم قال علی وجئت براس مرحب الی بین یدی رسول الله صلی الله علیه وسلم فسر بذلک ودعا لی رواه احمد وذکر احمد فی الفضائل ایضا انهم سمعوا تکبیرا من السماء فی ذلک الیوم وقائلا یقول لا سیف الا ذو الفقار ولا فتی الا علی فاستاذن حسان بن ثابت رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ینشد شعرا فاذن له فقال جبریل نادی معلنا والنقع لیس بمنجلی والمسلمون قد احدقوا حول النبی المرسل لا سیف الا ذو الفقار ولا فتی الا علی عن ابی مریم عن علی رضی الله عنه قال انطلقت انا والنبی صلی الله علیه وسلم حتی اتینا الکعبة فقال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم اجلس فجلست فصعد علی کتفی فذهبت لانهض به فلم اطق فرای منی ضعفا فنزل وجلس لی رسول الله صلی الله

میں صحرا کی شیر خوفناک صورت کے مانند ہوں میری بازو مضبوط اور کلائی سخت ہیں میں تلوار سے کافروں کے منہکا کرتا ہوں یعنے اونکے مونہوں پر تلواریں مارتا ہوں۔ پھر علی رضہ نے مرحب کے سر پر ایسی تلوار ماری کہ اوسکا سر الگ کر دیا علی رضہ فرماتے ہیں کہ میں نے مرحب کے سر کو لاکر رسول خدا کے آگے رکہدیا آپ اس سے بہت خوش ہوئے اور میرے لئے دعائے خیر فرمائی امام احمد نے فضائل میں یہ بہی ذکر کیا ہے کہ اوس دن لوگوں نے آسمان سے تکبیر کی آواز سنی کسیکو یہ کہتے سنا کہ ذو الفقار کے سوا کوئی تلوار نہیں اور علی کے برابر کوئی جوان نہیں سو حسان بن ثابت نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے شعر پڑہنے کی اجازت مانگی آپنے اونہیں پڑہنے کی اجازت دی اونہوں نے اوسوقت فرمایا۔ جبرئیل نے ظاہر ہوکر پکارا اور بلند آواز سے جو پوشیدہ نہ تہی اور مسلمان نبی مرسل کے گرد گرد کہڑے دیکہہ رہے تہے کہ ذو الفقار کے برابر کوئی تلوار نہیں اور علی کے مقابل اور کوئی جوان نہیں۔ امام احمد ابو مریم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اور رسول خدا صلعم چلے یہانتک کہ کعبہ میں آئے پہر رسول خدا نے مجہسے فرمایا کہ بیٹہ جا میں بیٹہ گیا سو آپ میرے مونڈہوں پر چڑہ گئے میں آپکو لیکر کہڑا ہونے لگا مگر اوٹہنے کی طاقت نہ تہی آنحضرت صلعم مجہہ میں کمزوری کے آثار دیکہکر نیچے اوترآئے اور بیٹہکر فرمانے لگے

جابر فهنيناه بعد ذلك رواه احمد عن
عمران بن الحصين رض قال بعث رسول
الله صلى الله عليه وسلم جيشا
واستعمل عليهم علي بن ابي طالب كرم
الله وجهه فمضى في السرية فاصاب
جارية فانكروا عليه فتعاقد اربعة
منهم اذا قدموا على رسول الله صلى
الله عليه وسلم اخبروه فلما قدموا
عليه قام الاول فقال يا رسول الله
الا ترى الى علي بن ابي طالب فعل كذا
وكذا فاعرض عنه ثم قام الثاني فقال
كذلك فاعرض عنه وقام الثالث و
الرابع فقالا كذلك فاعرض عنهما
ثم اقبل عليهم صلى الله عليه وسلم
والغضب يعرف في وجهه وقال ما
تريدون من علي قالها ثلاثا ان عليا مني
وانا منه ولا يؤدي عني الا علي رواه
الترمذي وقال الترمذي هذا حديث
حسن غريب ولاحمد لا يقضي ديني
الا علي عن ابي سعيد الخدري
ان عليا لما قرأ صدر براءة الآيات تلقى
اخذها من ابي بكر في الطريق الا لا يدخل
الجنة الا نفس مسلمة ولا يقرب المسجد

اسکے بعد ہم نے اونہیں مبارکی دی۔ ترمذی اور مسند
امام احمد میں عمران بن حصین سے روایت ہے کہ رسول
خدا نے ایک لشکر کو بھیجا اور اوس پر علی بن ابی طالب کو امیر
بنایا اور وہ لشکر میں گئے پھر غنیمت کے مال میں سے
اونہوں نے ایک لونڈی لے لی لوگوں نے اوسے برا جانا
اور چار صحابیوں نے آپس میں معاہدہ کیا کہ جب رسول خدا
کے پاس جاوینگے تو اسکی خبر کرینگے پھر جب وہ آپکے پاس آئے تو
اون چار شخصوں میں سے پہلے نے کھڑے ہو کر کہا اے
رسول خدا دیکھیے علی بن ابیطالب نے ایسا ایسا کیا آنحضرت
نے اوس سے موںھ پھیر لیا پھر دوسرے نے کھڑے ہو
اوسیطرح کہا آپنے اوس سے بھی موںھ پھیر لیا تیسرا اور چوتھا
کھڑا ہوا اوسیطرح کہنے لگا آپنے اون دونوں سے بھی اعراض کیا پھر رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم اونکی طرف متوجہ ہوئے اور غصہ کے آثار آپکے
چہرۂ مبارک میں پہچانے جاتے تھے پھر فرمانے لگے تم علی سے کیا
چاہتے ہو اور یہ کلمہ تین مرتبہ فرما کر کہا علی مجھسے ہے اور میں علی
سے اور علی کے سوا کوئی مجھسے ادا نکرے۔ ترمذی کہتے ہیں
یہ حدیث حسن اور غریب ہے اور امام احمد کی روایت میں یوں ہے
کہ میرا قرض علی کے سوا اور کوئی ادا نکرے۔ ابو سعید خدری
کہتے ہیں کہ حضرت علی نے جب سورۂ برارت کے اول کی
وہ آیتیں جو حضرت ابو بکر سے رستہ ہی میں لی تہیں
حج کے دن پڑہیں تو فرمایا آگاہ ہو جاؤ جنت میں بجز مسلمان
شخص کے اور کوئی نہ داخل ہوگا اور اس سال کے بعد کوئی
مشرک مسجد حرام کے پاس نہ پھٹکنے۔

رسول الله صلے الله علیه وسلم لبس علیؓ ثوبه ونام علے فراشه وکان المشرکون یؤذون رسول الله صلے الله علیه وسلم فجاء ابوبکر وھو نائم یحسبه رسول الله صلے الله علیه وسلم فصاح یا نبی الله فقال له علیؓ ان رسول الله صلے الله علیه وسلم قد انطلق نحو بئر میمون فادرکه فانطلق ابوبکر رضی الله عنه حتی لحق رسول الله صلے الله علیه وسلم وبات الکفار یرمون علیًا بالحجارة وھو یتضور قد لف راسه فی الثوب الی الصبح رواہ احمد عن علیؓ قال امرنی رسول الله صلے الله علیه وسلم ان اضحی عنه ابدا فکان یضحی عنه الی ان استشھد بکبشین املحین قال محمد بن شھاب الزھری انما خص علیًا بذلک دون اقاربه واھله لقربه منه فکانه صلے الله علیه وسلم فعل ذلک بنفسه رواہ احمد عن جابر بن عبد الله الانصاری قال کنا مع النبی صلے الله علیه وسلم فقال یطلع علیکم رجل من اھل الجنة او قال یدخل علیکم فدخل علی قال

علی رضؓ آپ کے کپڑے پہیں اور آپ کے بچھونے پر سو رہے اور مشرک رسول خدا کو ایذا دیتے تھے سو ابوبکر اس حال میں آئے کہ علی سوتے تھے انہوں نے علی کو رسول خدا گمان کرکے ایک چیخ ماری اور کہا ای نبی اللہ حضرت علیؓ نے ابوبکر رضؓ سے فرمایا رسول خدا تو بیر میموں کی طرف تشریف لیگئے آپ اونکے جا ملیئے سو ابوبکر چلے یہانتک کہ رسول خدا سے ملگئے یہاں تمام رات کفار نے حضرت علی پر پتھر کنکر کی بوچھاڑ رکھی اور وہ کپڑے میں سر لپیٹے ہوئے صبح تک سوتے رہے۔ مسند امام احمد میں حضرت علی سے روایت ہے کہ مجھے رسول خدا نے حکم فرمایا ہے کہ آپکی طرف سے ہمیشہ قربانی کیا کروں (راوی کہتے ہیں) حضرت علی شہید ہونے کے وقت تک دو ابلق مینڈھے رسول خدا کی طرف سے قربانی کرتے رہے محمد بن شہاب زہری کہتے ہیں کہ رسول خدا نے اپنے اور اقارب اور کنبے کو چھوڑکر قربانی کے ساتھ حضرت علی کو خاص کیا اسواسطے کہ علی آپسے بہت قریب تھے گویا کہ اوس قربانی (جسے علی کرتے تھے) کو رسول خدا بنفسہ کرتے تھے۔ امام احمد جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپنے فرمایا کہ جنتیوں میں سے تم پر ایک آدمی طلوع کرتا ہے یا فرمایا کہ داخل ہوتا ہے سو علی رضؓ تشریف لائے جابر کہتے ہیں

فبلغ ذلك رسول الله صلى الله عليه	اور اس شکایت کی خبر رسول اللہ کو پہنچی اسکے بعد میں
وسلم فدخلت يومًا الى المسجد وهو	ایکدن مسجد میں گیا اور رسول خدا مسجد میں اپنے یاروں کی
جالس في جماعة من اصحابه فحدّد	جماعت کے ساتھ تشریف رکھتے تھے مجھے آپ گھورنے لگے
اليّ النظر ثم قال يا عمرو اما والله	اور فرمایا ای عمرو خدا کی قسم تونے مجھے ایذا دی میں نے کہا
لقد اذيتني فقلت اعوذ بالله ان	اے رسول خدا میں آپکو ایذا دینے سے خدا سے پناہ
اوذيك يا رسول الله فقال ما علمت انّ	مانگتا ہوں فرمایا کیا تجھے معلوم نہیں کہ جس نے علی کو ایذا
من اذى عليًّا فقد اذاني رواه احمد	دی اوسنے مجھے ایذا دی۔ ترمذی اور ابو داؤد اور
عن ابي البختري حدثنا علي قال	ابن ماجہ میں ابو البختری سے روایت ہے کہ ہم سے
بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم	علی رض نے بیان کیا کہ مجھے رسول خدا نے یمن
الى اليمن وانا شاب فقلت يا رسول	کی طرف بھیجا اور میں جوان تھا میں نے عرض کیا اے
الله تبعثني الى قوم لاقضي بينهم	رسول خدا آپ مجھے ایک قوم پر اسواسطے بھیجتے ہیں
وانا شاب لا علم لي بالقضاء فقال	کہ میں اون میں قضا کروں۔ میں تو جوان آدمی
ادن مني فدنوت منه فضرب صدري	ہوں قضا کو جانتا نہیں حضرت نے فرمایا آ میرے
وقال اللهم اهد قلبه وثبت لسانه	پاس آ تو میں آپ کے قریب ہوا آپنے میرے سینہ پر
قال فما شككت بعدها في قضاء اثنين	ہاتھ پھیر کر فرمایا۔ یا رب خدایا علی کے سینہ کو ہدایت کر
وفي رواية اذا جلس بين يديك	اور اوسکی زبان کو ثابت رکھ علی فرماتے ہیں اسکے بعد
خصمان فلا تقض بينهما حتى تسمع	پھر میں نے دو شخصوں کے فیصلہ میں کبھی شک نکیا اور
من الآخر مثل ما سمعت منه فانك	ایک روایت میں ہے کہ اے علی جب تمہارے سامنے
اذا فعلت ذلك تبيّن لك القضاء رواه	مدعی اور مدعا علیہ بیٹھے تو جبتک مدعا علیہ سے مدعی
احمد ورواه ابوداود والترمذي و	جیسے بات نہ سن لو اونمیں فیصلہ نکرو جب تم ایسا کرو گے
ابن ماجة نحوه عن علي رض قال	تو تمہارے لیے قضا ظاہر ہو جاویگی امام احمد حضرت علی سے
بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم	روایت کرتے ہیں مجھے رسول خدا نے یمن کیطرف بھیجا ہم ایک
الى اليمن قاضيًا الى قوم حضروا	قوم کے پاس آئے جنہوں نے شیر پکڑنیکے لئے گڑھا کھودا تھا

بعد هذا العام مشرك ولا يطوف بالبيت عريان ومن كان بينه وبين رسول الله صلى الله عليه وسلم عهد فاجله مدته فقال بعض الكفار نحن برآء من عهدك وعهد ابن عمك فقال علي لولا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امرني ان لا احدث امرا حتى اتيه لقتلتك قال الزهري انما امر النبي صلى الله عليه وسلم عليا ان يقرأ براءة دون غيره لان عادة العرب ان لا يتولى العهد الا سيد القبيلة وزعيمها او رجل من اهل بيته يقوم مقامه كاخ او عم او ابن عم فاجرى على عادتهم عن انس قال قلنا لسلمان الفارسي سل رسول الله صلى الله عليه وسلم من وصيه فسأل سلمان رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال من كان وصي موسى بن عمران فقال يوشع بن نون فقال ان وصيي ووارثي ومنجز وعدي علي بن ابي طالب يعني وارث علمي رواه احمد عن عمرو بن شاس قال خرجت مع علي الى اليمن فجفاني جفوة فلما قدمت المدينة اظهرت شكايته في المسجد

اور خانہ کعبہ کا کوئی شخص ننگا طواف نہ کرے اور جس کا قرار رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مابین عہد ہے اوسکا وقت اوسکی مدت ہے (یعنے جتنی مدت کا عہد ہے اوس مدت تک ہم اوس سے متعرض نہ ہونگے) سو بعض کافر کہنے لگے ہم تیرے اور تیرے چچا کے بیٹے کے عہد سے بیزار ہیں حضرت علی نے فرمایا اگر رسول خدا صلعم مجھے اس بات کا حکم نہ کرتے کہ میں جبتک انکے پاس آؤں اپنی طرف سے کوئی نیا کام نکروں تو تجھے ضرور قتل کی سزا کو پہونچاتا زہری کہتے ہیں کہ رسول خدا صلعم نے حضرت علی کو سورہ براءت پڑھنے کا حکم فرمایا اور انکے غیر کو نفرمایا وجہ یہ کہ عرب کی عادت ہے کہ عہدوں اور پیمانوں کا وہی شخص مالک ہوتا ہے جو قبیلہ کا سردار اور اوسکا بزرگ ہو یا اوسکی اہلبیت میں سے کوئی ایسا شخص ہو جو اوسکے قائم مقام ہو جیسے چچا یا چچا کا بیٹا سو رسول خدا نے اہل عرب کی عادت پر اسکام کو رہنے دیا۔ امام احمد انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ ہمنے سلمان فارسی کو کہا کہ رسول خدا سے پوچھ کہ اونکا وصی کون شخص ہے پس سلمان نے رسول خدا سے پوچھا حضرت نے فرمایا کہ موسی بن عمران کا کون وصی تہا سلمان نے جواب دیا کہ یوشع بن نون فرمایا میرا وصی میرا وارث میرے وعدہ کا وفا کرنے والا علی بن ابی طالب ہے یعنے میرے علم کی میراث اوسے پہونچیگی امام احمد عمرو بن شاس سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت علی کے ساتھ یمن کی طرف گیا انہوں نے مجھپر زیادتی کی بات کی جب میں مدینہ میں آیا تو علی کی شکایت مسجد میں لوگوں سے کی۔

یا رسول الله ان علیؑ بن ابی طالب
قضی بکذا وکذا فاجاز قضاءَ علیؑ رواه
احمد عن انس قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم لعلیؑ تؤتی یوم
القیمة بناقةٍ من نوق الجنة فترکبها
ورکبتك مع رکبتی حتی تدخل الجنة
جمیعًا رواه احمد فی کتاب الفضائل
عن علیؑ قال کنت امشی مع رسول
الله صلی الله علیه وسلم فی بعض
طرق المدینة فمررنا علی حدیقةٍ
فقلت یا رسول الله ما احسن هذه
فقال لك مثلها فی الجنة حتی اتینا علی سبع
حدائق رواه احمد فی الفضائل عن
زید بن ارقم قال سمعت رسول الله
صلی الله علیه وسلم یقول من احب
ان یتمسك بالقضیب الاحمر الذی
غرسه الله بیمینه فی جنة عدنٍ فلیتمسك
بحب علیؑ بن ابی طالب رواه احمد
فی کتاب الفضائل عن عبد الله بن
عباسٍ قال بعثنی رسول الله صلی الله
علیه وسلم الی علیؑ بن ابی طالب فقال
قل له انت سیدٌ فی الدنیا سیدٌ فی
الاخرة من احبك فقد احبنی ومن

اے رسول خدا علی بن ابی طالب نے اس مقدمہ
میں ایسا ایسا فیصلہ کیا ہے سو رسول خدا نے علی رضہ کا
فیصلہ جائز رکھا۔ امام احمد فضائل میں انس سے روایت
کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے علی سے فرمایا
کہ قیامت کے دن جنت کی اونٹنیوں میں سے ایک اونٹنی پر
تم سوار ہو کر لائے جاؤ گے اور ہم تم اکٹھے ملکر جنت
میں داخل ہونگے۔ مسند امام احمد میں حضرت علی فرماتے ہیں
کہ میں رسول خدا صلعم کے ساتھہ مدینہ کے بعض
راہوں میں چلا جاتا تھا سو ہم ایک باغ پر گذرے
میں نے کہا اے رسول خدا یہ کیا اچھا باغ ہے۔
فرمایا تمہارے لئے اس جیسا جنت میں ہے
(علی فرماتے ہیں) کہ ہم اسیطرح ساتھہ باغوں پر
گذرے اور آپنے وہی فرمایا۔ زید بن ارقم
کہتے ہیں کہ رسول خدا صلعم سے مینے سنا فرماتے تھے
جو شخص اوس سرخ شاخ کو جسے اللہ نے اپنے
ہاتھ سے جنت عدن میں بویا ہے لینا محبوب رکھے
اوسے چاہیے کہ علی بن ابی طالب کی محبت
میں قیام کرے۔ عبد اللہ بن عباس کہتے ہیں
مجھے رسول خدا صلعم نے علی بن ابی طالب
کے پاس بھیجا اور فرمایا کہ اوس سے جاکر
کہو تو دنیا اور آخرت میں سردار ہے جسنے
تجھے دوست رکھا اوس نے مجھے دوست
رکھا اور

زبية الى الاسد فبيناهم يتدافعون
اذ سقط رجل منهم فى الزبية فتعلق
بآخر ثم تعلق آخر بآخر حتى صاروا
فيه اربعة وكان فيها اسد فجرح
الكل فانتدب اليه رجل بحربة
فقتله ومات الاربعة من جراحته
فقام اولياء الاول الى اولياء الثانى
بالسلاح ليقتتلوا مع اولياء الثانى
فقال علی على باولياء الاول فجاءوا
فقال اتريدون ان تقتتلوا ورسول
الله صلى الله عليه وسلم بين اظهركم
انى اقضى بينكم بقضاء فان رضيتم
والا فاحجزوا حتى تذهبوا الى
رسول الله صلى الله عليه وسلم فيقضى
بينكم فقالوا نعم فقال اجمعوا من
قبائل حافر البير ربع الدية وثلث
الدية ونصف الدية فللاولياء الاول
الربع لانه اهلك من فوقه وللاولياء
الثانى الثلث وللاولياء الثالث النصف
وللاولياء الرابع الدية الكاملة فلم
يرضوا بذلك فاتوا رسول الله صلى
الله عليه وسلم واخبروه بالقصة و
قال سأقضى بينكم فقال رجل منهم

ایک وقت وہ آپس میں مدافعت کر رہے تھے کہ ایک ایک
آدمی اون میں کا اوس گڑھے میں جا پڑا اور اوسکے ساتھ دوسرا
اور دوسرے کے ساتھ تیسرا لپٹا ہوا گڑھے میں جا پڑا یہانتک
کہ چار آدمی اوس گڑھے میں گر پڑے اور اوسمیں شیر موجود
تہا اوسنے سبکو زخمی کر ڈالا۔ سو ایک مرد برچھا لیکر
اوسپر دوڑا اور شیر کو مار ڈالا اور وہ چاروں کے چاروں
اوسکے زخم سے مر گئے ۔ سو جو شخص سب سے پہلے اوس
گڑھے میں گرا تھا اوسکے ولی وارث دوسرے شخصکے
وارثوں کے ساتھ ہتیار لیکر کہڑے ہوئے تاکہ اوسنے لڑائی
کریں پس حضرت علی نے فرمایا پہلے شخص کے وارثونکو میرے پاس
لاؤ اور جب وہ آئے تو آپنے فرمایا کیا تم آپس میں لڑنا چاہتے ہو۔
حالانکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تم میں موجود ہیں میں
تمہارے لئے اسباب میں فیصلہ کرتا ہوں اگر تم اوسے پسند کرو
تو بہتر ورنہ توقف کرو کہ رسول خدا کے پاس رجوع کرنا چاہو وہ تم میں
صاف فیصلہ کر دینگے انہوں نے کہا ہاں پہلے آپ فرمائیے تب آپ
نے فرمایا جنہے وہ کنواں کہودا ہے اوسکے قبائل سے دیت کا
چوتھا اور تیسرا اور نصف حصہ جمع کر دو۔ پہلے شخصکے وارثوں
کو چوتھا حصہ کیونکہ اوسنے اپنے اوپر والے کو ہلاک کیا ہے
اور دوسرے شخصکے وارثوں کو تیسرا حصہ اور تیسرے شخص کے ولیوں کو
نصف دیت اور چوتھے شخصکے وارثوں کو پوری دیت دو مگر
وہ اس فیصلہ سے راضی نہ ہوئے اور رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کے پاس آکر اس قصہ کی خبر دی آپنے فرمایا میں
قریب تم میں فیصلہ کرونگا پھر ایک مرد نے اون میں سے کہا

الصدوفی عن ابی ظبیان ان عمر
رضی الله عنه اتی بامراة قد زنت
فامر برجمها فذهبوا الیرجموها فراٰهم
علی فی الطریق فقال ما شان هذه
فاخبروه فخلا سبیلها ثم جاء الی
عمر فقال له لم رددتها فقال لانها
معتوهة وقد قال رسول الله صلی
الله علیه وسلم رفع القلم عن ثلاثة
عن النائم حتی یستیقظ والصبی حتی
یحتلم والمجنون حتی یفیق فقال عمر
لولا علی لهلك عمر رواه احمد فی الفضائل

عن علی رضی الله عنه قال یایها
الناس اقیموا علی ارقائکم الحد من
احصن منهم ومن لم یحصن فان
امة لرسول الله صلی الله علیه و
سلم زنت فامرنی ان اجلدها فاذا
هی حدیث عهد بنفاس فخشیت ان
انا جلدتها ان اقتلها فذکرت ذلك
للنبی صلی الله علیه وسلم فقال
احسنت رواه مسلم وفی روایة
ابی داود قال دعها حتی ینقطع
دمها ثم اقم علیها الحد واقیموا
الحدود علی ما ملکت ایمانکم

کہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت جسنے زنا کیا تھا لائی گئی
آپنے اوسے رجم کرنیکا حکم فرمایا لوگ اوسے رجم کرنیکے
واسطے لیے جاتے تھے کہ علی رضہ نے اونہیں رستہ میں دیکھکر
فرمایا اس عورت کی کیا کیفیت ہے لوگوں نے اس حال سے
اونکو خبر دی آپنے اوسے چھوڑ دیا پھر حضرت عمر کے پاس آئے
اونہوں نے فرمایا ای علی تم نے اوس عورت کو کیوں چھوڑ دیا
کہا وہ دیوانی تھی اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
فرما گئے ہیں کہ تین شخصوں سے قلم مرفوع ہے (یعنے وہ محل
تکلیف نہیں) (۱) سوتا جبتک کہ جاگے۔ (۲) بچہ جبتک
کہ بالغ ہوجاوے (۳) مجنون جبتک کہ ہوش میں آئے
عمر نے فرمایا اگر علی نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو لیا تھا
مسلم میں حضرت علی سے روایت ہے کہ اونہوں نے
فرمایا اے لوگو اپنے غلام لونڈیوں پر حد قائم کرو خواہ
بیاہی ہوں یا کنوارے کیونکہ رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کی ایک لونڈی نے زنا کیا تھا سو آپ نے
مجھے حکم فرمایا کہ میں اوسے حد لگاؤں اتفاق سے
وہ بچہ جننے کے قریب تھی پس میں ڈرا
کہ مبادا اگر میں اوسے حد لگاؤں تو میرے ہاتھ سے
مرجاوے چنانچہ میں نے اوسے حد نہ ماری اور رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ قصہ بیان کیا آپ نے فرمایا تمنے خوب کیا اور
ابوداؤد کی ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ اوسے
چھوڑ دو یہانتک کہ اوسکا خون تھم جاوے پھر حد قائم
کرو اور اپنی لونڈی غلاموں پر حد لگایا کرو

ابغضك فقد ابغضنی عن علی ١٤٧ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا علی انی احب لك ما احب لنفسی واکره لك ما اکره لنفسی لا تقع بین السجدتین رواه الترمذی عن علی رضی الله عنه قال لما کانت لیلة بدر قال رسول الله صلعم من یستقی لنا من الماء فاحجم الناس قال فقمت فاحتضنت قربة ثم اتیت قلیبا بعیدا القعر مظلما فانحدرت فیه فاوحی الله الی جبرئیل ومیکائیل ثاهبوا النصر ة محمد صلی الله علیه وسلم وحزبه فهبطوا من السماء لهم دوی یذهل من سمعه فلما حاذوا القلیب وقفوا وسلموا علی من عند اخرهم اکراما وتبجیلا وتعظیما رواهما احمد فی الفضائل عن عبد الله بن عمر بن الخطاب رض قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا علی انت معی فی الجنة قالها ثلاثا رواهما ابو احمد محمد بن احمد الغطریف الجرجانی

جس نے مجھے دشمن جانا اوسنے مجھ سے دشمنی کی ترمذی میں حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا اے علی جو چیز میں اپنے لئے دوست رکھتا ہوں وہی تمہارے لئے چاہتا ہوں اور جو چیز میں اپنے لئے بری جانتا ہوں وہی تمہارے واسطے بھی ناپسند رکھتا ہوں - تم دونوں سجدوں کے درمیان اقعا نکرو - امام احمد حضرت علی سے روایت کرتے ہیں اونہوں نے فرمایا جب بدر کی رات ہوئی تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے لیئے پانی کون شخص لاتا ہے یہ سنکر لوگ حیران کہڑے رہ گئے میں اوٹھا اور مشک بغل میں دبا کر ایک بہت گہری اور تاریک کنوئیں پر آیا اور اس میں اوترا اوسوقت اللہ تعالے نے جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام کو حکم فرمایا کہ تم محمد صلعم اور اونکی گروہ کی مدد کے لیئے آمادہ اور تیار ہوجاؤ سو وہ آسمان سے اوترے اونکی ایسی سہمناکی آواز تہی کہ جو سنتا تہا بے ہوش ہوجاتا تہا پس جب وہ کنوئیں کے مقابل ہوئے تو وہاں ٹہر کر بزرگی اور تعظیم کے لئے سب نے مجھے سلام کیا - ابو محمد بن الغطریف الجرجانی الصوفی عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رض سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا کہ اے علی تم جنت میں میرے ساتھ ہوگے -

امام احمد ابو ظبیان سے روایت کرتے ہیں

عکرمہ قال اتی علی بزنادقۃ فاحرقہم فبلغ ذلک ابن عباس فقال لو کنت انا لم احرقہم لنہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تعذبوا بعذاب اللہ ولقتلتہم لقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بدل دینہ فاقتلوہ رواہ البخاری عن علی رضہ قال اہدیت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بغلۃ فرکبہا فقال علی لو حملنا الحمیر علی الخیل فکانت لنا مثل ہذہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما یفعل ذلک الذین لا یعلمون رواہ ابوداود والنسائی عن علی رضہ قال اہدیت لرسول اللہ صلعم حلۃ سیراء فبعث بہا الیّ فلبستہا فعرفت الغضب فی وجہہ فقال انی لم ابعث بہا الیک لتلبسہا انما بعثت بہا الیک لتشققہا خمرا بین النساء رواہ البخاری ومسلم عن عبد اللہ بن زرین قال دخلت علی علی یوم الاضحی فقرب الی خزیرۃ فقلت یا امیر المومنین قد اکثر اللہ الخیر فقال یا ابن زرین سمعت رسول اللہ

تاکہ وہ زمین قیامت کے دن گواہی دے کہ حضرت علی نے مسلمانوں سے ایک سہم تک نہ روکا) امام بخاری عکرمہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی کے پاس ایک بے دین قوم لائی گئی آپنے اونہیں آگ سے جلا دیا۔ ابن عباس کو جب یہ خبر پہونچی تو اُنہوں نے کہا اگر میں ہوتا تو اونہیں کبھی نہ جلاتا کیونکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے اور ارشاد کیا ہے کہ لوگوں کو عذاب الٰہی کے ساتھ تکلیف نہ دو البتہ میں اونکو قتل کر ڈالتا کیونکہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے جو اپنا دین بدل دے اوسے قتل کر ڈالو۔ ابوداؤد اور نسائی حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک خچر تحفۃً بھیجا گیا آپ اوس پر سوار ہوئے علی رضہ نے کہا اگر ہم بھی گدہوں کو گھوڑیوں پر چھوڑیں تو اس جیسے خچر پیدا ہوں۔ رسول خدا صلعم نے فرمایا یہ کام جاہلوں کا ہے بخاری اور مسلم میں علی رضہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے ایک ریشمی خط دار جوڑا بھیجا گیا آپنے اوسے میرے پاس بھیجدیا میں اوسے پہن لیا اوسکے پہننے سے آپکے چہرۂ مبارک میں غصہ کے آثار مجھے معلوم ہوئے پھر فرمانے لگے۔ مینے اوسے تمہارے پہننے کے لئے نہیں بھیجا۔ بھیجا تو اسواسطے تہا کہ اوسکی اوڑہنیاں بنا کر عورتوں کو تقسیم کر دو۔ عبد اللہ بن زرین کہتے ہیں میں حضرت علی کے پاس عید الضحے کے دن حاضر ہوا آپنے میری طرف گوشت کا حلیم نزدیک کیا مینے کہا اے امیر المومنین اللہ تعالی نے بہت سا مال متاع آپکو عنایت فرمایا ہے علی رضہ نے فرمایا اے ابا زرین مینے رسول خدا سے سنا ہے

فصل فی سیرة امیر المومنین امام المتقین علی بن ابی طالب ابی الحسن کرم الله وجهه علیه الصلوة والسلام

عن ابن شهاب قال کان عمر بن عبد العزیز یقول ما علمنا ان احدا من هذه الامة بعد رسول الله صلی الله علیه وسلم ازهد من علی بن ابی طالب ما وضع لبنة علی لبنة ولا قصبة علی قصبة رواه احمد عن علی بن ربیعة الوالبی قال جاء ابن التیاح الی امیر المومنین کرم الله وجهه فقال یا امیر المومنین امتلاء بیت المال من صفراء وبیضاء فقال علی الله اکبر ثم قام متوکئا علی ید ابن التیاح فدخل بیت المال ثم قال علی باشیاخ الکوفة فنودی فی الناس فاعطی جمیع ما فی بیت المال وهو یقول یا بیضاء یا صفراء غری غیری حتی لم یبق فیه درهم ولا دینار ثم امر بنضحه فصلی فیه رکعتین رواه احمد عن

حضرت امیر المومنین امام المتقین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کی سیرت وخصلت میں

امام احمد ابن شہاب سے نقل کرتے ہیں کہ عمر بن عبد العزیز کہا کرتے تھے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد علی بن ابی طالب سے زائد کسی اور کو زاہد نہیں جانا انہوں نے کبھی ایک اینٹ پر دوسری اینٹ نہ رکھی جھپٹے ایک سرکنڈے پر دوسرا سرکنڈہ نہ رکھا۔

امام احمد علی بن ربیعہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابن التیاح امیر المومنین حضرت علی کے پاس آکر کہنے لگے اے امیر المومنین بیت المال سونے چاندی سے بھر گیا آپ حضرت علی نے (تعجب کی وجہ سے) اللہ اکبر کا نعرہ (مارا) پھر ابن التیاح کے ہاتھ پر سہارا لگا کر کھڑے ہوئے اور بیت المال میں تشریف لائے پھر فرمایا کوفہ کے شیخوں اور دوستوں قبیلہ کے لوگوں کو بلاؤ۔ لوگوں میں منادی کی گئی (جب سب جمع ہو گئے) تو آپ نے سارا بیت المال کا مال ان میں دے دیا۔ اور اس وقت وہ فرماتے تھے اے چاندی اے سونے تو میرے غیر کو فریب دینا میں تیری فریب میں نہیں آؤں گا۔ اور آپ نے یہاں تک تقسیم کیا کہ ایک درہم نہ ایک دینار باقی رہا۔ پھر وہاں پانی چھڑکنے کا حکم فرمایا اور اس جگہ دو رکعت نماز پڑھی۔

فقاطعتہا علی دلو بتمرۃ تمد دت ستۃ عشر دلوا حتی مجلت یدای وفی روایۃ فمجت ثم اخذت التمر واتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ فاکل منہ رواہ احمد فی الفضائل

عن ھرون بن عنترۃ عن ابیہ قال دخلت علی علی وھو بالخورنق وھو یرعد فی یوم بارد وعلیہ شملۃ فقلت یا امیر المومنین ان اللہ قد جعل لک ولاھلک نصیبا فی ھذا المال وانت تصنع بنفسک ما تصنع فقال واللہ ما ارزاکم من اموالکم وما لکم شیئا واللہ انما القطیفۃ التی خرجت بہا من المدینۃ

عن ابی المطرف قال رایت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ مؤتزرا بازار مترد یا برداء ومعہ درۃ کانہ اعرابی یدور الاسواق حتی بلغ سوق الکرابیس فوقف علی شیخ فقال یا شیخ احسن بیعتی فی قمیص بثلاثۃ دراھم فعرفہ الشیخ فقال نعم فعلم انہ قد عرفہ فترکہ ومضی ولم یشتر منہ شیئا فاتی غلاما حدثا فاشتری منہ قمیصا بثلاثۃ دراھم ثم جاء

ہیئے اور ہر ایک ڈول پر ایک کھجور چکائی اور سولہ ڈول کھینچا اوس ہی کو تر کر دیا یہاں تک کہ میرے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے پھر میں نے کھجوریں لیں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر اس امر کی خبر دی آنحضرت نے بھی اوسمیں سے تناول فرمائی ہرون بن عنترہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں علیؓ کے پاس گیا اور وہ خورنق (ایک معروف محل کا نام ہے) جاڑے کے موسم میں کانپ رہے تھی اور اونپر ایک پرانی چادر پڑی تھی میں نے کہا اے امیر المومنین آپکے اور آپکی اہل کے واسطے اس بیت المال سے ایک حصہ اللہ نے مقرر فرمایا ہے اور آپ اپنے ساتھ کیسے کرتے ہیں جو کرتے ہیں۔ علیؓ نے فرمایا خدا کی قسم میں نے تمہارے مالوں سے اپنے لیئے کچھ بھی مقرر نہیں کیا واللہ یہ میری وہی چادر ہے جسے میں مدینہ سے لیکر اپنے ساتھ نکلا تہا۔ امام احمد ابو المطرف سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کو دیکھا کہ ایک لنگی کا تہبند اور ایک چادر اوڑھے ہوئے اور ایک درہ اپنے ہاتھ میں لیئے ہوئے بدوی اور اعرابی کی طرح بازاروں میں پھرتے تھے اور ٹہلتے ٹہلتے بزازوں کی بازار میں پہونچے پھر ایک بوڑھے شخص کے پاس کھڑے ہوکر فرمایا اے شیخ تو تین درہم کی عوض اس کرتے میں مجھ سے بیع کرنا چاہتا ہے۔ اوسنے آپکو پہچان کر کہا جی ہاں آپ جیسے مجھے بیچنا منظور ہے حضرت علی کو معلوم ہوگیا کہ اوسنے مجھے پہچان لیا ہے آپ اوسے چھوڑ کر آگے تشریف لے گئے اور اوس سے کچھ نہ خریدا پھر ایک نوجوان لڑکے کے پاس آکر تین درہم کا اوس سے ایک کرتا خریدا۔

صلے اللہ علیہ وسلم یقول لا یحل
للخلیفۃ من مال اللہ الا قصعتان
قصعۃ یاکلہا ہو واہلہ وعیالہ و
قصعۃ یضعہا بین یدی الناس عن
سوید بن غفلۃ قال دخلت علی علی
فی ہذا القصر یعنی قصر الامارۃ وبین
یدیہ رغیف من شعیر وقدح من لبن
والرغیف یابس تارۃ یکسرہ بیدیہ
وتارۃ برکبتیہ فشق علی ذلک فقلت
لجاریۃ لہ یقال لہا فضۃ الا ترحمین
ہذا الشیخ وتنخلین لہ ہذا الشعیر
اما ترین نخالتہ علی وجہہ وما یعانی
منہ فقالت لای شیء یوجر ہو ونأثم
نحن وانہ عہد الینا ان لا ننخل لہ
طعاما قط فالتفت الی وقال ما تقول
لہا یا ابن غفلۃ فاخبرتہ وقلت یا
امیر المومنین ارفق بنفسک فقال لی
ویحک یا سوید ما شبع رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم واہلہ من خبز
بر ثلاثا حتی لقی اللہ تعالی ولا تنخل لہ
طعاما قط ولقد جعت مرۃ بالمدینۃ
جوعا شدیدا فخرجت اطلب العمل فاذا
بامراۃ قد جمعت مدرا تریدان تبلہ

فرماتے تھے اسکے مال میں سے خلیفہ کے لئے
دو پیالوں کے سوا کہ ایک تو وہ اور اسکے اہل وعیال
کھائے اور دوسرا پیالہ مہمانوں کے آگے رکھے
اور کچھ حلال نہیں۔
مسند امام احمد میں سوید بن غفلہ سے روایت ہے کہ میں حضرت علی کے
پاس اس محل یعنے دار الامارۃ میں آیا اوس وقت آپکے پاس ایک
جو کی روٹی اور ایک دودھ کا پیالہ رکھا تھا روٹی ایسی خشک تھی
کہ کبھی تو اوسے آپ ہاتھوں سے توڑتے اور کبھی گھٹنوں پر رکھکر
توڑتے تھے اونکی یہ حالت مجھپر بہت گراں گذری آپکی ایک
لونڈی تھی جسکا فضہ نام تھا میں نے اوس سے کہا کیا تو اس شیخ پر
رحم نہیں کرتی اور انکے لئے جو چھانکر روٹی نہیں پکاتی کیا تو
اونکی مشقت اور چہرہ پر بھوسے اور نہیں دیکھتی
نہیں دیکھتی لونڈی نے جواب دیا کہ علی رضی اللہ عنہ کو اسمیں
اجر ملتا ہے اور ہم گنہگار ہوتے ہیں کیونکہ اونہوں نے ہم سے عہد لیا ہے
کہ اونکا کھانا چھانا نہ کریں۔ پکاویں اسکے بعد حضرت علی نے
میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اے ابن غفلہ تو اس لونڈی سے کیا
کہہ رہا ہے میں نے اپنی گفتگو کی خبر دیکر عرض کیا کہ آپ اے امیر المومنین
اپنے نفس پر رحم فرمائیے اور اوتنی مشقت میں نہ ڈالئے آپ نے
فرمایا اے سوید تجھے خرابی ہو رسول خدا صلعم اور آپکے اہل نے تین دن گیہوں کی
روٹی پیٹ بھر نہیں کھائی یہاں تک کہ اللہ سے ملاقات کی اور ہم کبھی
آپکے واسطے کھانا چھانکر نہ پکایا گیا ایک دفعہ مدینہ میں مجھے
سخت بھوک لگی میں مزدوری ڈھونڈنے نکلا ناگاہ
ایک عورت مٹی کے ڈھیلے جمع کرکے اونہیں بھگونا چاہتی تھی

سمعته من رسول الله صلی الله
علیه وسلم عن علی بن الاقمر
عن ابیه قال رایت علیا کرم الله
وجهه وهو یبیع سیفا له فی السوق
ویقول من یشتری هذا السیف
فوالذی فلق الحبة وبرا النسمة لطال
ما کشفت به الکرب عن وجه رسول
الله صلی الله علیه وسلم ولو کان
عندی ثمن ازار لما بعته رواه ابو
نعیم عن عمرو بن یحیی عن ابیه
قال اهدی لعلی کرم الله وجهه زقاق
من عسل وسمن فراها قد نقصت
فسال عنها فقیل له بعثت ام کلثوم
فاخذت منه فبعث الیها بعد ان قوم
العسل بخمسة دراهم فاخذها منها
وقال هذا للمسلمین عن عمرو بن یحیی
عن قنبر قال جاء الی بیت المال زقاق
من عسل فقال الحسن بن علی
یا قنبر اذهب وأتنی من الزقاق
بقدر نصیبی من بیت المال فقد نزل
بی ضیف وما عندی ما اطعمه واذا
قسم امیر المومنین العسل فخذ بقدر
نصیبی ورده فی بیت المال فجاء قنبر

بلکہ رسول خدا صلعم سے سنا ہے علی بن الاقمر اپنے
باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے علی کرم اللہ وجہہ کو بازار
میں تلوار بیچتے ہوئے دیکھا آپ کہہ رہے تھے اس تلوار کو
کون خریدتا ہے اوس ذات کی قسم جس نے دانہ پہاڑ کو
اوگایا اور جان کو پیدا کیا میں نے اس تلوار سے بہت زمانہ تک
رسول خدا صلعم کے چہرہ مبارک سے رنج و فکر دور کیا ہے
اگر میرے پاس ایک ازار کی قیمت ہوتی تو میں اسے نہ بیچتا
عمرو بن یحیی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت
علی کرم اللہ وجہہ کیواسطے شہد اور روغن کی کپی مشکیں
بھیجی گئی تہیں ایک دو دن کے بعد جو آپ نے انہیں
دیکھا تو اون میں سے کچھ کم ہو گیا تھا آپنے دریافت کیا
کہ یہ مشک کم کیوں ہوئی گہر والوں نے عرض کی کہ اس میں
سے کچھ لیکر ام کلثوم آپکی صاحبزادی کو بھیجدیا
ہے۔ آپنے شہد کی قیمت پانچ درہم لگا کر اونکے پاس
کسیکو بہیجا اور قیمت لیکر فرمایا کہ یہ تمام مسلمانوں کا
حق ہے۔ عمرو بن یحیی قنبر سے روایت کرتے ہیں کہ بیت المال
میں شہد کی مشکیں آئیں سو حسن حضرت علی کے بڑے
صاحبزادے نے فرمایا قنبر جا اور بیت المال کے شہد میں سے
میرے حصہ کی مقدار میرے پاس لے آ کیونکہ میرے پاس ایک
مہمان آیا ہے اور اوسکے کہلانے کو میرے پاس کچھ بھی نہیں
ہے۔ جب امیر المومنین شہد تقسیم کرینگے تو میرے حصہ
کی مقدار میں سے لیکر بیت المال کا حق ادا کر دیجیو سو
قنبر اون مشکوں میں سے ایک مشک کے پاس آیا

ابو الغلام فاخبره وقال اشترے
منى رجل قميصا بثلاثة دراهم من
صفته كذا وكذا فاخذ درهما وجاء
اليه فقال يا امير المؤمنين هذا الدرهم
فاضل عن ثمن القميص تخيره فان
ابنى غلط انما ثمنه درهمان فقال
يا شيخ اذهب بدرهمك فانه يعطى
على رضائى ولكن رضاه رواه احمد
عن عمرو بن قيس الملائى قال
رأى على علي كرم الله وجهه ازار
مرقوع فعوتب فى ذلك فقال يخشع
له القلب ويقتدى به المؤمن رواه
سفيان الثورى قال سفيان وكان
يقطع الثوب الى اطراف اصابعه
يعنى الكم عن ابى مطر انه راى
على علي قميصا بثلاثة دراهم وفى
رواية انه اشترى قميصا ولبسه
ففضل عن الرسغين والكعبين
فقطعه وقال الحمد لله الذى رزقنى
من الرياش ما اتجمل به بين الناس
واوارى به عورتى فقيل له هذا
شئ ترويه عن نفسك او عن رسول
الله صلى الله عليه وسلم فقال بل

اوس لڑکے کا باپ یا تو اوسنے اوسکی خبر دی کہ ایک شخص
مجھسے تین درہم کا ایک کرتا خرید کر لے گیا اوسکی ایسی ایسی
صورت ہے وہ شخص ایک درہم لیکر حضرت علی کے پاس آکر کہنے لگا
اے امیر المؤمنین یہ درہم اوس کرتے کی قیمت سے زائد ہے آپ
اسے لیجیئے کیونکہ میرے لڑکے نے قیمت میں غلطی کی اوسکی قیمت
تو دو ہی درہم ہے آپنے فرمایا اے شیخ اس درہم کو تو ہی لیجا کیونکہ
اوسنے میری خوشی پر مجھسے بیع کی ہے اور بیٹا اوسکی خوشی
سے کیا گیا ہے عمرو بن قیس کہتے ہیں کہ علی بن ابی طالب
کرم اللہ وجہہ پر ایک پیوند دار تہبند دیکھکر لوگوں نے آپ
پر عیب تعتب کیا۔ آپ نے فرمایا اس میں قلب عاجزی
سے رہتا اور مسلمان مومن اقتدا کرتا ہے۔ اسے
سفیان ثوری نے نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی اوس
کپڑے کو جو انگلیوں کی طرف ہوتا ہے یعنی آستینوں کو
سرانگشت تک کترتے تھے۔ امام احمد ابو مطر سے روایت کرتے
ہیں کہ حضرت علی پر ایک کرتا تین درہم کی قیمت کا اونہوں
نے دیکھا ایک روایت میں ہے کہ اونہوں نے
کرتا خرید کر پہنا اور پہونچوں اور ٹخنوں سے جو زائد تھا
اوسے کتر ڈالا اور فرمایا۔ سب تعریف اوس خدا کیلئے
ہے جس نے ایسا لباس زینت مجھے عطا فرمایا
جس سے لوگوں میں تجمل کرتا اور اپنی شرمگاہ کو ڈھانکتا
ہوں۔ لوگوں نے یہ بات سنکر آپ سے پوچھا
کیا تم اپنی طرف سے روایت کرتے ہو یا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے فرمایا میں اپنی طرف سے نہیں کہتا

وانزل علينا النصر حتى استقر الاسلام
ملقيا جرانه متبوءا اوطانه والله لو
اتينا اليوم ما اتيتم ما قام للدين
عمود ولا اخضر للايمان عود
رواه القرشي عن سويد بن غفلة
قال دخلت على علي كرم الله وجهه
يوما وليس في داره سوى حصير
رث وهو جالس عليه فقلت يا امير
المومنين انت ملك المسلمين والحاكم
عليهم وعلى بيت المال وتاتيك الوفود
وليس في بيتك سوى هذا الحصير
فقال يا سويد ان اللبيب لا يتاثث في دار
النقلة وامامنا دار المقامة قد نقلنا
اليها متاعنا ونحن منقلبون اليها
عن قريب قال فابكاني والله كلامه
رواه القرشي عن ابي خير عن شيخ
لهم قال رايت عليا كرم الله وجهه و
عليه ازار غليظ فقلت ما هذا فقال اشتريته
بخمسة دراهم فمن اربحني فيه درهما
بعته اياه قال وكان يأتزر بعباءة ويشد
وسطه بعقال ويهنأ بعيره وهو يومئذ
خليفة رواه احمد في الفضائل عن
عبد الله بن عباس قال دخلت عليه

اور ہم پر مدد و نصرت یہاں تک کہ اسلام نے راحت پائی
اور اپنے مواضع میں ساکن ہوا۔ خدا کی قسم اگر ہم بھی
وہ کام کرتے جو تم آج کر رہے ہو تو دین کا ستون کبھی قائم
نہوتا اور ایمان کی شاخ کبھی سبز نہ ہوتی۔
امام قرشی سوید بن غفلہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں
ایکدن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس گیا اور اونکے
گھر میں ایک پرانے بوریے کے سوا جسپر وہ بیٹھے تھے اور
کچھ نہ تھا میں نے عرض کیا اے امیر المومنین آپ مسلمانوں کے سردار
ہیں اونپر حکومت کرتے ہیں بیت المال کے مختار ہیں آپکے پاس
بادشاہوں اور قبائل کے ایلچی اور وفد آتے ہیں اور آپکے گھر میں اس
پرانے بوریے کے علاوہ اور کچھ نہیں فرمایا اے سوید عاقل دار نقل
میں اقامت پسند نہیں کرتا ہے اور ہمارے سامنے دار مقام ہمیشگی کا
گھر ہے ہم اپنے سرمایہ اور پونجی اوس گھر کیطرف نقل کر چکے
ہیں اور اب ہم بھی اوسکی طرف عنقریب پہرنے والے ہیں سوید کہتے ہیں خدا
کی قسم اونکے اس کلام نے مجھے رولا دیا امام احمد ابو الخیر سے روایت کرتے
ہیں کہ اونکے شیخ نے اونسے کہا کہ میں نے علی کرم اللہ وجہہ کو ایک
موٹا گاڑھا تہبند دیکھا سو میں نے عرض کیا یہ کیا ہے فرمایا پانچ
درہم کو اسے خریدا ہے اب جو کوئی ایک درہم نفع دیکر مجھسے
لے تو اوسے بیچتا ہوں راوی کہتے ہیں کہ حضرت علی ایک چادر کا
تہبند باندھتے اور اوسکے بیچ میں ایک رسّی سے سختی سے
مضبوط کر کے کستے اور اپنے اونٹ کو آپ کھڑے ہو کر ملتے اور
اوس زمانہ میں خلیفہ تھے۔ امام احمد عبد اللہ بن عباس سے روایت
کرتے ہیں کہ میں ایکدن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس گیا

الی زق منها فاخذ منه مقدار رطل
شوجاء علی کرم الله وجهه الی
الزق فراٰه قد نقص فقال یا قنبر
لیحن ما هذا فاخذ یتعلل علیه
فقال والله لتصدقنی الحدیث
فصدقه فغضب غضبًا شدیدًا
وقال علیّ بالحسن فجاء فوقع علی
قدمیه فقال بحق عمی جعفر وکان اذا
سُئل بحق جعفر سکن غضبه فقال
له ما حملك علی ان تاخذ من عسل
المسلمین قبل القسمة فقال اما لی فیه
حق فقال فکیف تنتفع به قبل المسلمین
والله لولا انی رایت رسول الله صلی الله
علیه وسلم یُقبّل ثنایاك لاوجعتك
ضربًا ثم واشتر عوضه وصبه فی
الزق ففعل وقسمه بین المسلمین
وبکی ثم قال اللهم اغفر للحسن
فانه لم یعلم ولقد کنا مع رسول
الله صلعم نقتل اخواننا وابناءنا
واعمامنا واهلنا ما نرید بذلك الا وجه
الله تعالی ولقد کان الرجل منا یخذل
الله ورسوله علی نفسه فلما رای صدقنا
انزل بعدونا الکبت والذل

اور اوس میں سے ایک رطل کے مقدار لے لیا اسکے بعد علی کرم اللہ
وجہہ بیت المال میں آئے اور اوس مشک کو گھٹی دیکھکر فرمایا اے قنبر
تجھے خرابی ہو یہ کیا ہوا وہ آپ حیلا و بہانہ کرنے لگا آپنے فرمایا
خدا کی قسم سچی بات کہہ کہ کیا ہوا وس نے سچ سچ آپکو بتا دیا آپکو
سخت غصہ آیا اور فرمایا میرے پاس حسن کو لاؤ وہ آئے اور آتے
ہی آپکے قدموں میں گر پڑے اور فرمانے لگے بطفیل میرے چچا
جعفر کے آپ مجھے معاف کیجیے اور حضرت علی کا قاعدہ تھا کہ
جب جعفر کا واسطہ دیا جاتے تو انکا غصہ ٹھنڈا ہو جاتا پھر آپنے
فرمایا مسلمانوں کے شہد لینے پر تجھے کس چیز نے برانگیختہ
کیا حالانکہ وہ ابھی تقسیم نہ ہوا تھا حسن نے عرض کیا کیا
اوسمیں میرا حق نہ تھا فرمایا مسلمانوں سے پہلے ہی تو اوس کو
نفع حاصل کرنے لگا خدا کی قسم اگر میں رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کو تیرے دانتوں کا بوسہ لیتے نہ دیکھتا تو تجھے
ضرور دردناک مار مارتا۔ جا کھڑا ہو اور اسکے عوض
شہد خرید کر مشک میں ڈال حسن نے ایسا ہی کیا
علی مرتضی نے اوسے مسلمانوں کو بانٹا اور رو کر
فرمایا خداوندا حسن کو بخشدے کیونکہ وہ اسے نہ جانتا
تھا بیشک ہم رسول خدا کے ساتھ ہو کر اپنے بھائیوں
اپنے بیٹوں - اپنے چچاؤں اپنے اہل کو قتل
کرتے تھے اور اس سے صرف خدا کی رضامندی چاہتے
تھے اور ہم میں ایک شخص ہوتا تھا کہ وہ خدا اور رسول کو
اپنی جان پر اختیار کرتا تھا سو جب خدا تعالی نے ہمارا سچا
سچا اعتقاد دیکھا تو ہمارے دشمنوں پر ہلاکت اور ذلت اتاری

عن ابيه قال رايت عليا كرم الله وجهه
يخرج من هذا القصر يعنى قصر الكوفة
وعليه ازار الى انصاف ساقيه ورداء
مشمر قريبا منه ومعه الدرة يمشى
بها فى الاسواق ويقول يا قوم اتقوا الله
وفى رواية يامرهم بحسن البيع و
يقول اوفوا الكيل والميزان ولا
تنفخوا اللحم وفى رواية ويرشد
الضالة ويعين الحمال على الحمولة
ويقرأ تلك الدار الاخرة نجعلها للذين
لا يريدون علوا فى الارض الاية و
يقول هذه الايات نزلت فى الولاة
وذوى القدرة من الناس عن ابى
النوار قال رايت عليا كرم الله وجهه
وقف على خياط فقال له يا خياط
صلب الخيط ودقق الدرز وقارب
الغرز فانى سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول ياتى يوم القيامة
الخياط الخائن وعليه قميص ورداء
مما خاطه وخان فيه فيفتضح على رؤس
الاشهاد ثم قال يا خياط اياك والفضول
والسقطات فان صاحب الثوب احق
بها فمن يجد عند الله الطلب بها المجازات

کہ میں نے علی کرم اللہ وجہہ کو اس محل یعنے کوفہ کے محل سے نکلتے
دیکھا کہ وہ ایک تہبند آدھی پنڈلیوں تک باندھے ہوئے اور ایک
چادر اسکے قریب قریب اوڑھے ہوئے تھے اور آپکے پاس ایک
درہ تھا جسے بازاروں میں لیکر پھرا کرتے تھے اور فرماتے تھے اے میری
قوم اللہ سے ڈرو اور ایک روایت میں ہے کہ اونہیں حسن بیع کے
ساتھ حکم فرماتے اور کہتے میزان اور تول کو پورا کرو گوشت کو
پھلا کر نہ رکھو۔ اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت علی گم ہوئی چیز
یا بھٹکے ہوئے شخص کو راہ پر لگا دیتے تھے اور مزدوروں کی بوجھ
اوٹھانے میں مدد کرتے اور یہ آیت تلک الدار الاخرۃ نجعلہا
للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا پڑھکر فرماتے
یہ آیت سرداروں اور قدرت والوں کے حق میں اوتری
ہے۔ ابو النوار کہتے ہیں کہ میں نے علی کرم اللہ وجہہ کو ایک
درزی کے پاس کھڑا دیکھا آپنے اوس سے فرمایا اے درزی
تاگا مضبوط رکھ اور درز باریک کر سوئی قریب قریب
نکال کیونکہ میں نے رسول خدا کو فرماتے سنا ہے کہ قیامت کے
دن خیانت کرنے والا درزی اس حال میں لایا جاویگا
کہ جو کرتا اور چادر اوسنے سیا ہے اوس میں خیانت
کی ہے وہ اوسپر پڑا ہوگا۔ پھر تمام مخلوق کے سامنے
رسوا ہوگا اسکے بعد علی رض نے فرمایا اے درزی بچے
ہوئے کپڑوں اور گری ہوئی کترنوں سے اپنے تئیں
بچا کیونکہ کپڑے کا مالک اوسکا بہت حق دار ہے
اوس شخص سے کہ اوسے قیمت سے لیتا ہے جسکے
ساتھ دنیا میں مکافات طلب کی جاتی ہے

ابو تمامة وهو يخصف نعله فقلت له ما تصنع بهذا النعل التي تخصف فقال هي والله احب الى من دنياكم لو امرتكم هذه الا ان اقيم حقا واُدافع باطلا ثم قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يخصف نعله ويرقع ثوبه ويركب الحمار ويردف خلفه - قال ابن عباس وما كان ياكل الا من شئ ياتيه من المدينة قال وقدّم اليه فالوذ فلم ياكل فقلت احرام هو قال لا ولكني اكره ان اعود نفسي ما لم تعود ما اكل عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه احمد عن ابي النوار بايع الكرابيس قال اشترى علي كرم الله وجهه ثوبا بدرهم فحمله فى ملحفة فقال له رجل انا احمل عنك فقال لا ابو العيال احق ان يحمل حاجته قال وهو يومئذ خليفة وكان يلبس الكرابيس السنبلانية وهي ثياب غلاظ يساوي الثوب درهمين او ثلثة دراهم ويقول الحمد لله الذي كساني ما اواري به عورتي واتجمل به بين خلقه عن الحسن بن حرموز المرادي

اور وہ جوتیاں سی رہے تھے میں نے کہا اس جوتی کا کیا کیجئے گا آپ آدمی ہے جب فرمایا خدا کی قسم یہ جوتیاں بھی تمہاری دنیا سے مجھے بہت محبوب ہے۔ یا یوں فرمایا کہ تمہاری اس خلافت سے محبوب ہے مگر میں اس کا حق ادا کرتا اور باطل کو دفع کرتا ہوں پھر فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جوتیاں سیتے اور اپنے کپڑے کو پیوند لگاتے اور گدھے پر سوار ہوتے اپنے پیچھے اور شخص کو بٹھا لیتے۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کوئی چیز نہ کھاتے تھے مگر وہ چیز جو آپ کے پاس مدینے سے آتی تھی الحمد ان آپ کے آگے فالودہ رکھا گیا سو آپ نے نہ کھایا میں نے عرض کیا کیا وہ حرام ہے فرمایا حرام تو نہیں لیکن میں اپنے نفس کو ایسی چیز کے کھانے کا خوگر کرنا مکروہ جانتا ہوں جس کا عادی نہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کھایا یا ابو النوار بزاز (کپڑا بیچنے) سے روایت ہے کہ علی کرم اللہ وجہہ نے ایک درہم کا کپڑا خریدا اور اپنی چادر میں ڈال کر اٹھائے ہوئے چلے جاتے تھے ایک شخص نے عرض کیا میں آپ کا اٹھا کر لے چلوں فرمایا کچھ ضرور نہیں۔ ابو العیال (حضرت علی کی ذات مراد ہے) اپنی حاجت کا بوجھ اٹھانے کا زیادہ مستحق ہے راوی کہتا ہے اور اس زمانہ میں حضرت علی خلیفہ تھے آپ سنبلانیہ کپڑے پہنا کرتے تھے اور وہ ایک قسم کے موٹے اور سخت کپڑے ہوتے تھے جو آپ دو درہم یا تین درہموں کو خرید کر کے پہنتے اور فرماتے تھے سب تعریفیں اوس خدا کو ہے جس نے مجھے ایسا کپڑا پہنایا کہ جس سے میں شرم گاہ ڈھانکتا اور اوس کی مخلوق کے آگے اوس سے زینت کرتا ہوں۔

حسن بن حرموز المرادی کہتے ہیں کہ

بن جعفر فاجلده فقام فجلده وبعد علی حتی
بلغ اربعین قال امسك ثم قال جلد رسول الله
صلعم اربعین جلد ابو بکر رض اربعین وجلد عمر رضی
الله عنه اربعین صدارًا من خلافته
ثم اتمها ثمانین وکلٌّ سنّةٌ رواه احمد
فی المسند عن ابی حازم قال جاء
رجل الی سهل بن سعدٍ فقال هذا
فلان یذکر علیّ بن ابی طالب عند المنبر
فقال ما یقول قال یقول ابو تراب
او یلعن ابا تراب فغضب سهل وقال
والله ما کناه الا رسول الله صلی الله
علیه وسلم وما کان اسمٌ احبّ الیه
منه دخل علی رضی الله عنه علی فاطمة
رضی الله عنها فاغضبته فخرج الی المسجد
فاضطجع علی التراب وفی لفظ فسقط
رداءه علی التراب وخلص التراب
علی ظهره فجاء رسول الله صلی الله علیه
وسلم فمسح التراب عن ظهره وقال
اجلس ابا تراب اجلس ابا تراب و
قال الزهری والذی سبّ علیًا فی تلك
الحالة مروان بن الحکم لانه کان حاکمًا
علی المدینة من قبل معٰویة رواه احمد
فی المسند عن علی رضی الله عنه

تم اوٹھکر اسے حد لگاؤ وہ اوٹھی اور اوسپر حد لگائی حضرت
علی شمار کرتے چلے جاتے تھے عبداللہ بن جعفر جب چالیس تک
پہونچے تو آپنے فرمایا بس کر پھر کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے چالیس ہی کوڑے اسکے حد لگائی ہے اسیطرح چالیس
ہی درے حضرت ابو بکر نے معین رکھے اور حضرت عمر نے ابتدا
خلافت میں تو چالیس کوڑے لگائے مگر پھر اونہیں پورا اسی کر دیا
اور سبکی سب سنت برحق ہے امام احمد ابو حازم سے روایت
کرتے ہیں کہ ایک شخص نے سہل بن ساعد کے پاس آ کر کہا کہ
فلان شخص (اس سے مروان مراد ہے) منبر پر بیٹھکر علی بن ابیطالب
کو برائی سے یاد کرتا ہے کہا وہ کیا کہتا ہے کہا ابو تراب رضی اللہ عنہ
سے کہتا ہے یا (راوی نے کہا) کہا ابو تراب پر لعن وطعن کرتا
ہے یہ سنکر سہل غصہ میں بھر آیا اور کہنے لگا خدا کی قسم اُنکی
کنیت خاص رسول خدا صلعم نے رکھی ہے اور اس نام سے زیادہ
پیارا انکو کوئی نام نہ تھا (اس کنیت کی وجہ یہ ہوئی) کہ
ایکدن حضرت علی رض حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی حضرت فاطمہ
رض سے کسی قسم کا آپکو رنج پہونچا سو آپ مسجد میں آ کر خاک پر لیٹ گئے
اور ایک روایت میں ہے کہ علی رض کی چادر زمین میں گر پڑی تھی
جس سے کچھ مٹی آپکی پیٹھ مبارک کو لگ گئی تھی اتنے میں رسول
خدا صلعم تشریف لائے اور اونکی پیٹھ سے مٹی پونچھ کر فرمایا اے ابو تراب
اوٹھو اے ابو تراب اوٹھو زہری کہتے ہیں جس شخص نے حضرت علی کی اس
حالت میں عیب لگایا وہ مروان بن حکم ہی تھا۔ کیونکہ
وہ معاویہ رض کی طرف سے مدینہ کا حاکم تھا۔ مسند
امام احمد اور نسائی میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ

في الدنيا رواه احمد بن عبد الرزاق
عن ابي اراكة قال جاء سائل
الى علي فقال لبعض ولده اذهب
الى امك وقل لها هات ذلك الدرهم
الذي عندك فمضى ثم عاد وقال قد
قالت خبأناه للدقيق فقال اذهب
وائتني به فذهب وعاد وهو معه
فاخذه ورفعه الى السائل وقال
لا يصدق ايمان عبد حتى يكون بما في يد
الله اوثق منه بما في يديه فبينا هو
يتحدث اذ مر به رجل يبيع جملا
فاشتراه منه بمائة درهم ثم باعه
بمائتين فدفع المائة الى ولده وقال
اذهب بها الى امك وقل لها هذا ما
وعدنا على لسان نبيه صلى الله عليه
وسلم اخبارا عن ربه سبحانه
وتعالى من جاء بالحسنة فله عشر
امثالها قال ابو اراكة وكان علي
يمشي يوم العيد الى المصلى ولا يركب
عن حصين بن المنذر بن الحارث
بن وعلة قال لما قال علي للحسن قم
فاجلد قال فيم انت وذاك فقال علي
بل عجزت ووهنت قم يا عبد الله

اس اثر کو احمد بن عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔
ابو اراکہ کہتے ہیں کہ حضرت علی کے پاس ایک سائل آیا آپ نے
کسی صاحبزادے کو فرمایا کہ اپنی ماں کے پاس جاکر کہو کہ وہ درہم جو تمہارے
پاس ہے دیدو وہ لڑکا گیا اور اسیوقت واپس آکر کہنے لگا
وہ فرماتی ہیں ہم نے اوسے آٹے کے لیئے اٹھا رکھا ہے فرمایا
نہیں جا اور وہ درہم لے آ پھر گیا اور واپس درہم لیکر آیا
آپنے اوس سے وہ درہم لیکر فقیر کو دیدیا اور فرمایا بندہ
کا کبھی سچا اعتقاد نہیں ہوتا تاوقتیکہ جو چیز اسکے پاس
ہے وہ اوس چیز سے جو اوسکے پاس ہے زائد بھروسہ کی
نہو۔ راوی کہتا ہے کہ اسی اثنا میں کہ حضرت علی
یہ باتیں کررہے تھے آپکے پاس ایک شخص گذرا جو اونٹ
بیچتا تھا علی نے سو درہم کو اوسکا اونٹ اوس سے خرید کر دو سو کو
بیچ ڈالا اور سو درہم اپنے فرزند کو دیکر فرمایا لو یہ اپنی والدہ
کے پاس لیجاؤ اور اون سے کہو یہ وہ چیز ہے جسکا وعدہ اپنے
رسول خدا کی معرفت ہم سے کیئے ہیں۔ چنانچہ
آنحضرت اپنے پاک اور بزرگ پروردگار کی طرف سے
خبر دیتے ہیں۔ من جاء بالحسنة فله عشر امثالها
ابو اراکہ کہتے ہیں کہ حضرت علی عید کے دن عیدگاہ کو پیدل
جاتے تھے اور کسی سواری پر سوار نہ ہوتے تھے۔ امام احمد
اپنی سند سے حصین بن منذر بن حارث سے روایت کرتے
ہیں کہ حضرت علی رضہ نے فرمایا اے حسن کھڑے ہو اور ولید
کو حد مارو او سنے کہا آپکا اوس سے کیا علاقہ ہے علی نے
فرمایا بلکہ تم عاجز اور کاہل ہو گئے۔ اے عبد اللہ بن جعفر

قال عاقر الناقة ثم قال اتدری من اشقی الاٰخرین قلتُ الله و رسوله اعلم فقال من یُخضب هذه من هذه یعنی لحیته من هامته عن زید بن وهب قال قدم علی علی وفد من الخوارج من اهل البصرة فیهم رجلٌ یقال له الجعد بن نعجة فقال له یا علی اتق الله فانک میت فقال بل انا مقتول ربة علی هذا تخضب هذه یعنی لحیته من راسه عهد معهودٌ وقضاءٌ مقضی وقد خاب من افتری وعاتبه ابو نعجة فی لباسه فقال هو ابعد من الکبر واجدر ان یقتدی به المسلم رواه احمد عن فضالة بن ابی فضالة الانصاری وکان ابو فضالة من اهل بدر قال خرجت مع ابی عائدا لعلی بن ابی طالب من مرض اصابه ثقل منه فقال له ابی ما یقیمک هاهنا بین اعراب جهینة تحمل الی المدینة فان اصابک اجلک ولیک اصحابک وصلوا علیک فقال علی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم عهد الی ان لا اموت حتی تخضب هذه من هذه ای لحیته من دم هامته قتل

فرمایا وہ صالح ع کی اونٹنی کی کوچیں کاٹنے والا ہے (جسکا نام قدار بن سالف تہا) پہر فرمایا تم جانتے ہو کہ پچہلوں میں سب سے زیادہ بدبخت کون ہے میں نے کہا خدا اور خدا کا رسول بہتر جانتے ہیں فرمایا وہ وہ شخص ہے جو اس داڑہی کو اس سر کے خون سے رنگین کریگا (یعنے ابن ملجم قاتل علی رض) امام احمد زید بن وہب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رض کے پاس اہل بصرہ میں خارجیوں کا ایک قافلہ آیا اونمیں سے ایک شخص نے جسکا نام جعد بن نعجہ تہا حضرت علی سے کہا ای علی اللہ سے ڈرو کیونکہ تم مرنیوالے ہو آپنے فرمایا بلکہ میں اسکی راہ میں شہید ہونگا اس داڑہی کے سر کے خون سے رنگین ہونے پر مقرر عہد اور جاری کی ہوئی قضا معین ہے اور مفتری ٹوٹے اور نقصان میں ہے اور ابو نعجہ نے جب آپکے لباس میں طعنہ مارا تو آپنے جواب دیا یہ لباس تکبر سے دور اور اس امر کے بہت لائق ہے کہ اسکے ساتہ مسلمان اقتدا کریں۔ فضالہ بن ابی فضالہ انصاری سے روایت ہے اور ابو فضالہ بدریوں میں سے ہے کہ میں اپنے باپ کے ہمراہ علی بن ابی طالب کے اوس مرض میں جو شہادت سے پہلے اونہیں لاحق ہتا۔ عیادت کے واسطے گیا میرے باپ نے اونسے عرض کیا اس جگہ جنگلیوں میں آپ کو کس چیز نے ٹہیرا رکہا ہے اگر آپ کو موت کی آثار پہونچینگے تو مدینہ میں اوٹہائے جائینگے۔ آپکے یار آپ کے پاس پہونچینگے اور وہ آپ پر نماز پڑہیں حضرت علی نے فرمایا کہ رسول خدا نے مجہ سے اسپر عہد لیا ہے کہ تا وقتیکہ یہ داڑہی اس سر کے خون سے رنگین نہ ہوگی مجہے موت نہ آئے گی۔

قال قال لی رسول الله صلی الله علیہ وسلم ان لک فی جنة قصرًا وانک ذو قرنیها رواہ احمد فی المسند ورواہ النسائی مسندًا عن ابی حازم ان رجلًا جاء الی سهل بن سعد فقال ماهذا فلان لامیر المدینة یدعوا علیًا عند المنبر قال فیقول ماذا قال قال یقول له ابو تراب فضحک فقال والله ما سماہ الا النبی صلی الله علیہ وسلم وما کان له اسم احب الیہ منه فاستطعمت الحدیث سهلًا فقلت یا ابا عباس کیف ذلک قال دخل علی علی فاطمة ثم خرج فاضطجع فی المسجد فقال النبی صلی الله علیہ وسلم این ابن عمک قالت فی المسجد فخرج الیه فوجدہ ردآئہ قد سقط عن ظهرہ وخلص التراب الی ظهرہ فجعل یمسح التراب عن ظهرہ فیقول اجلس یا ابا تراب مرتین رواہ البخاری عن الضحاک بن مزاحم عن علی قال قال لی رسول صلی الله علیہ وسلم یا علی اتدری من اشقی الاولین قلت الله ورسولہ اعلم

فرماتے ہیں مجھسے رسول خدا صلعم نے فرمایا ای علی تیرے لئی جنت میں ایک بڑا محل ہے اور تو اسکا مالک اور حاکم ہے صحیح بخاری میں ابو حازم سے روایت ہے کہ ایک شخص نے سہل بن ساعد سے آکر کہا۔ اس مدینہ کے امیر کو کیا ہوا ہے کہ وہ منبر پر چڑھ چڑھ کر حضرت علی پر لعن وطعن کرتا ہے سہل نے پوچھا کہ وہ کیا کہتا ہے کہا ابو تراب کہتا ہے یہ سنکر سہل ہنسے پھر کہا بخدا یہ اون کا نام تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے رکہا ہے اور آنحضرت کو اس سے زیادہ اور کوئی نام محبوب نہ تہا (ابو حازم کہتے ہیں) کہ میں نے سہل سے اس حدیث کی تفسیر طلب کی اور کہا آپ ابو العباس یہ کیونکر ہے جواب دیا کہ ایکدن حضرت علی حضرت فاطمہ کے پاس آئی پہر وہاں سے خفا ہو کر مسجد میں آکر لیٹ رہے اتنے میں رسول خدا صلعم تشریف لائے اور حضرت فاطمہ سے فرمایا تمہارے چچا کا بیٹا کہاں ہے حضرت فاطمہ بولیں کہ مسجد میں ہیں آنحضرت اونکے پاس آکر کیا دیکھتے ہیں کہ پیٹھ پر سے چادر گری پڑی ہے اور پیٹھ کو مٹی لگی ہوئی ہے۔ آنحضرت اونکی پیٹھ سے مٹی پونچھتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے کہ اٹھو ابو تراب اٹھو دو مرتبہ یہی فرمایا ضحاک بن مزاحم کہتے ہیں کہ حضرت علی رض نے فرمایا کہ مجھسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے علی تم جانتے ہو پہلے لوگوں میں سب سے زائد بدبخت کون تہا۔ میں نے کہا خدا اور خدا کا رسول تہا خوب جانتے ہیں

رواه الديلمي وروى الشعبي وابن
المسيب قال جاء حبر من احبار اليهود
الى علي فناظره فقطع فقال له انتم
ما دفنتم نبيكم حتى اختلفتم فيه فقال له
علي كذبت ويلك نحن ما اختلفنا فيه
انما اختلفنا عنه وانما انتم ما جفت اقدامكم
من ماء البحر حتى قلتم يا موسى اجعل لنا
الها كما لهم آلهة فاسلم روى عكرمة عن ابن
عباس والشعبي عن ابي اراكة قال
لما انصرف امير المومنين من الانبار
او من الكوفة لقتال الخوارج بالنهروان
كان معه سافر ابن عوف بن الاحمر وكان ينظر
في النجوم فقال له يا امير المومنين لا
تسر في هذه الساعة وسر في ثلاث
ساعات من النهار قال ولم قال
لانك ان سرت الساعة اصابك
ومن معك بلاء وشدة وان سرت
في الساعة الثالثة ظفرت فقال
الله لا اله الا هو وعلى الله فليتوكل المومنون
قال الله تعالى لنبيه صلى الله عليه وسلم
قل لا املك لنفسي نفعا ولا ضرا الا
ما شاء الله ولو كنت اعلم الغيب
لاستكثرت من الخير وما مسني السوء

امام شعبی اور ابن مسیب کہتے ہیں کہ یہود کے عالموں میں سے ایک
حضرت علی کے پاس آکر مناظرہ کرنے لگا سو انکو اپنے بند کر دیا او
علی رض سے کہا تم وہ ہو کہ اپنے پیغمبر کے دفن کرنے میں بھی اختلاف کیا
حضرت علی نے اوسکے جواب میں فرمایا تو جھوٹا ہے تجھے خرابی ہو ہم
آنحضرت کے دفن کرنے میں مختلف نہ ہوئے ہاں موضع دفن میں
کچھ اختلاف کیا اور تم تو وہ قوم ہو کہ ابھی دریائے قلزم کے پانی سے
پاؤں تمہارے خشک نہ ہوئے تھے جو کہنے لگے اے موسے جیسے
ان لوگوں کے لئے پتھر کے معبود ہیں تو بھی ہمارے لئے کوئی معبود بنادے
یہودی یہ سنکر مسلمان ہو گیا۔ عکرمہ ابن عباس سے اور شعبی
ابو اراکہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب امیر المومنین حضرت علی شہر
انبار یا کوفہ سے خوارج سے جہاد کرنے کے لئے شہر
نہروان میں رجوع کرنے لگے تو اون کے ساتھ ابن عوف
بن احمر نے بھی سفر کیا اور یہ شخص تاروں میں خوب غور کرتا
تھا یعنے علم نجوم میں کامل استعداد رکھتا تھا حضرت علی
سے کہنے لگا اے امیر المومنین آپ اسوقت سفر نہ کریں جب
تین ساعتیں دن کی باقی رہیں تب تشریف لے چلیں
حضرت علی نے فرمایا کیوں۔ کہا اگر آپ اس ساعت میں
سفر کرینگے تو آپکو اور آپکے ساتھیوں کو بلا اور سختی پہونچیگی
اور اگر تیسری ساعت میں سفر کرینگے تو فتحیاب ہونگے حضرت
علی نے فرمایا۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ ہی پر
مسلمانوں کو بھروسا کرنا چاہئے۔ حق سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ اے محمد تم کہدو میں اپنی
جان کے نفع اور نقصان کا اختیار نہیں رکھتا۔

ابو فضالہ مع علی علیہ السلام عن ابی مجلز قال جاء رجل من مراد الی علی وهو یصلی فی المسجد فقال له احترس فان ناسا من مراد یریدون قتلک فقال ان مع کل رجل ملکین یحفظانه مما لم یقدر فاذا جاء القدر خلیا بینه وبینه وان الاجل جنة حصینة

ابو فضالہ بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ شہید ہوئے

ابو مجلز کہتے ہیں کہ ایک آدمی مراد (ایک شہر کا نام ہے) حضرت علی کے پاس آکر کہنے لگا حالانکہ وہ مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے اے امیر المومنین اپنی حفاظت کیجیے کیونکہ مراد کے بہت سے لوگ آپکو قتل کرنا چاہتے ہیں فرمایا ہر آدمی کے ساتھ دو فرشتے ہیں وہ دونوں اوس چیز سے اوسکی حفاظت کرتے ہیں جو تقدیر الٰہی میں مقدر نہیں ہے اور جب اوسکی تقدیر سامنے آتی ہے تو وہ دونوں فرشتے اوس سے اور تقدیر الٰہی سے علیحدہ ہو جاتے ہیں اور بلا شبہ اجل ایک مضبوط ڈھال ہے

عن ابی الطفیل عامر بن واثلة بن الاسقع قال دعا امیر المومنین الناس الی البیعة فجاءه عبد الرحمن بن ملجم المرادی فرده مرتین ثم اتاه فقال ما یحبس اشقاها لیخضبن او لیصبغن هذه من هذه رواه ابو الفرج بن الجوزی۔

ابو الفرج بن جوزی ابی الطفیل عامر بن واثلہ بن الاسقع سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت امیر المومنین نے لوگوں کو بیعت کیلئے بلایا پس آپکے پاس عبد الرحمن بن ملجم مرادی بھی آیا آپنے اوسکو دو دفعہ پھیر دیا پھر وہ آپکے پاس آیا آپنے فرمایا اس امت کے بدبخت آدمی کو کس نے روک رکھا ہے ضرور اس ڈاڑھی کو اس سر کے خون سے یہ شخص رنگین کریگا۔

عن ام جعفر سریة علی قالت انی لاصب الماء علی یدیه اذ رفع راسه فاخذ بلحیته ورفعها الی انفه وقال واها لک لتخضبن بدم قالت فاصیب یوم الجمعة

ام جعفر حضرت علی کی لونڈی سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ میں حضرت علی کے ہاتھوں پر پانی ڈال رہی تھی کہ یکایک آپنے اپنا سر اوٹھایا اور اپنی ڈاڑھی پکڑ کر ناک کی طرف اوٹھا کر فرمایا تجھے خوشی ہو کہ میرے خون سے رنگین ہوگی۔ ام جعفر کہتی ہیں حضرت علی جمعے کے دن شہید ہوئے۔

عن ام المومنین عائشة رضی اللہ عنها قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حب علی عبادة

ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت کرتی ہیں انہوں نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا علی کی محبت ایک قسم کی عبادت ہے۔

ما بقيت وبقيت ولا حرمنك العطاء ما عشت وكان لى سلطان ثم سار امير المومنين فى الساعة التى نهاه عن السير فيها فظفر بالخوارج وابادهم ثم قال فتحنا بلاد كسرى وقيصر وتبع وحمير وجميع البلدان بغير قول منجم ايها الناس توكلوا على الله واتقوه و اعتمدوا عليه لو انا سرنا فى الساعة التى اشار اليها المنجم لقال الناس انما ظفرنا بقول المنجم فثقوا بالله واعلموا ان هذه النجوم مصابيح جعلت زينة ورجوما للشياطين ويهتدى بها فى ظلمات البر والبحر والمنجمون اضداد الرسل يكذبون بما جاءوا به من عند الله تعالى لا يرجعون الى قرآن ولا شرع انما يستترون بالاسلام ظاهرا وليستهزءون بالنبيين باطنا فهم الذين قال الله تعالى فيهم وما يؤمن اكثرهم بالله الا وهم مشركون وفى رواية ان ابن الاحمر قال له يا امير المومنين لا تسر فى هذه الساعة قال ولم قال لان القمر فى العقرب فقال قمرنا او قمرهم وهذا من احسن الاجوبة عن شريح بن عبيد قال ذكر اهل الشام عند على

اور جبتک میں زندہ رہونگا اور میری سلطنت رہیگی تو تجھ اپنے عطیے اور صلے سے محروم رکھونگا اسکے بعد حضرت علی امیر المومنین اوسی ساعت میں گئے اوسنے جسمیں منع کیا تھا تو تجھ کو فتح ہوئی اور خارجیوں اور اونکے مارلیا پر فتحیابی ہوئی پھر علی رضہ نے فرمایا کہ ہم نے کسریٰ قیصر تبع حمیر کے شہر اور انکے علاوہ اور بہت سے ملک بدون قول منجم کے فتح کئے اے لوگو اللہ پر توکل کرو اور اوسی سے ڈرو اور اوسی پر بھروسہ کرو اگر ہم اوس ساعت میں جسکی طرف نجومی نے اشارہ کیا تھا نکلتے تو لوگ کہنے لگتے ہمیں نجومی کے قول سے فتح ہوئی سو اللہ پر بھروسہ کرو اور جانو کہ یہ تارے آسمان کے چراغ ہیں جو آسمان کی زینت اور شیطانوں کی رجم کیلئے بنائی گئی ہیں اور انکی سببے دریا اور جنگل کے اندھیریوں میں لوگ رستہ پاتے ہیں اور نجومی پیغمبروں کے مخالف ہوتے ہیں جو کچھ خدا تعالیٰ کے پاس سے وہ لاتے ہیں یہ اوسکی تکذیب کرتے ہیں اور قرآن و شرع کی طرف رجوع نہیں کرتے ہیں۔ بظاہر اسلام کا اظہار کرتے اور در پردہ پیغمبروں سے تمسخر اور ٹھٹھا کرتے ہیں اونہیں لوگوں کے حق میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اون میں سے اکثر اللہ پر ایمان نہیں لاتے مگر شرک پر مٹے مرتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ ابن احمر نے حضرت علی رضہ سے کہا اے امیر المومنین اس ساعت میں سفر نکیجے فرمایا کیوں کہا اسوقت قمر برج عقرب میں ہے فرمایا ہمارا قمر یا اون کا اور یہ بہت عمدہ جواب ہے۔

امام احمد شریح بن عبید سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضہ کے پاس جب وہ عراق میں تھے شامیوں کا ذکر ہوا۔

يا محمد اعدل فوالله ما عدلت منذ اليوم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثكلتك امك ومن يعدل اذا لم اعدل فقال عمر بن الخطاب دعني اضرب عنق هذا المنافق فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم دعه فان له من يقتله سيخرج من ضيضئه اقوام يقرءون القران لا يجاوز تراقيهم يمرقون من الدين كما يمرق السهم من الرمية فقالت عائشة انت رايت هذا قال نعم قالت ما يمنعني ما كان بيني وبين علي بن ابي طالب ان اقول الحق سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ستفترق امتي فرقتين يمرق بينهما فرقة محلقة رؤسهم محفوفة شواربهم ازرهم الى انصاف سوقهم يقرءون القران لا يجاوز تراقيهم يقتلهم احب الخلق الى الله ورسوله قال ابو قتادة قلت فلم علمت هذا فلم كان منك اليه ما كان فقالت وكان امر الله قدرا مقدورا رواه ابو يعلى البزار وقد ذكره ابو

اے محمد انصاف کرو خدا کی قسم آج آپ نے انصاف نہیں کیا رسول خدا صلعم نے فرمایا تیری ما تجھے روئے اگر میں انصاف نکروں گا تو اور کون کریگا۔ ابن الخطابؓ فرمایا آپ مجھے چھوڑ دیجے کہ اس منافق کی گردن ماروں رسول خدا نے فرمایا جانے دو اوسکا قاتل ایک مخصوص شخص ہے۔ اسکی نسل سے عنقریب ایسے لوگ پیدا ہونگے جو قرآن پڑھینگے اور اون کی ہنسلیوں سے نیچے نہ اتریگا جیسا تیر شکار جانور سے بار ہوجاتا اور نکلجاتا ہے اوسمیں باقی نہیں رہتا اسیطرح وہ لوگ بھی دین سے نکل جاوینگے۔ عائشہؓ نے فرمایا تو نے اپنی آنکھ سے اوس شخص کو دیکھا ہے میں نے کہا ہاں فرمایا مجھ میں اور علی بن ابی طالب میں جو رنجید گی تھی وہ حق کہنے سے مانع نہیں ہے۔ میں نے خود رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے میری امت میں قریب دو فرقے مختلف ہونگے اون میں ایک فرقہ نکلیگا جنکے سر منڈے ہوئے ہونگے اور اونکی مونچھیں بالکل صاف ہونگی اونکی ازاریں نصف پنڈلیوں تک ہونگی قرآن پڑھیں گے مگر اون کی ہنسلیوں سے نیچے نہ اترے گا۔ تمام خلق میں زیادہ خدا اور رسول کے نزدیک جو شخص محبوب ہے وہ اونہیں قتل کریگا۔ ابو قتادہ کہتے ہیں میں نے عائشہؓ سے کہا جب آپ اسکو جانتی تہیں تو جو کچھ اونکی نسبت آپ سے صادر ہوا کیوں تہا۔ فرمایا وہ اللہ کا ایک حکم مقدر تہا

وهو بالعراق فقيل الا تلعنهم فقال لا سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الابدال بالشام وهم اربعون رجلاً كلما مات منهم رجل بدل الله مكانه رجلاً يُسقى بهم الغيث وينتصر بهم على الاعداء ويصرف عن اهل الشام بهم العذاب رواه احمد في المسند عن قتادة رضي الله عنه قال كنا مع امير المؤمنين في قتال اهل النهروان وكنا ستين او سبعين من الانصار وكنت على الرجالة فلما رجعنا المدينة دخلنا على عائشة فسألتنا عن مقدمنا فاخبرناها بقتل الخوارج فقالت ما كانوا يقولون قلنا يسبّون امير المؤمنين عليّاً وعثمان بن عفان وانت ويكفرونكم فلم نزل نقاتلهم وعلى بين ايدينا ونحن بغلة رسول الله صلى الله عليه وسلم اذ وقفت على بعض القتلى فقال علي اقلبوهم فقلبناهم فاذا رجل اسود على كتفه مثل حلمة الثدي فقال علي الله اكبر والله ما كذبت وما كذبت كنت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يقسم غنائم حنين فجاء هذا فقال

اون سی کہا گیا کیا ہم اونپر لعنت کریں فرمایا نہیں میں نے رسول خدا صلعم کو فرماتے سنا ہے کہ ابدال شام میں ہیں اور وہ چالیس شخص ہیں جب اونمیں کا ایک آدمی مرجاتا ہے تو اوسکی جگہ ایک اور شخص معین ہوتا ہے اونکے طفیل سے مینہ برستا ہے اور دشمنوں پر مدد و نصرت کیجاتی ہے اور اونہیں کی وجہ سے اہل شام سے عذاب دفع کیا جاتا ہے مسند بزار میں ابو قتادہ سے روایت ہے کہ ہم اہل نہروان کی لڑائی میں حضرت علی امیر المومنین کے ساتھ تھے ہم انصاری ستایا ستر آدمی تھے اور میں پیادوں پر سردار تھا جب ہم مدینہ میں واپس آئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اونہوں نے ہمارے آنے سے سوال کیا۔ ہم نے اونہیں خوارج کے قتل کی خبر دی حضرت عائشہ نے فرمایا وہ لوگ کیا کہتے تھے جو تم اونسے لڑے تھے ہم کہا امیر المومنین حضرت علی و عثمان بن عفان اور آپکو برا کہتے اور کافر بتاتے تھے سو ہم اون سے لڑتے رہے اور حضرت علی ہمارے آگے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے خچر پر سوار تھے اتفاق سے میں خارجیوں کی بعض مقتولوں کی طرف کھڑا تھا کہ حضرت علی نے فرمایا ان لوگوں کو پلٹو ہم نے اونہیں اوندھا ڈالدیا اون میں ایک کالا آدمی تھا جسکے ایک مونڈھے پر چھاتی کی گھنڈی جیسی ایک گوشت کی بوٹی تھی اوسے دیکھکر حضرت علی نے فرمایا اللہ اکبر خدا کی قسم میں کبھی جھوٹ نہیں بولا اور نہ مجھے کسینے جھٹلایا میں ایکدن رسول خدا صلعم کے ساتھ تھا اور آپ حنین کی غنیمتیں تقسیم کر رہے تھے یکایک یہ کالا آدمی جو مرا پڑا ہے آکر کہنے لگا۔

اذا لم اعدل قد خبت وخسرت
ان لم اكن اعدل فقال عمر أيذن لي
اضرب عنقه فقال دعه فان له اصحابا
يحقر احدكم صلاته مع صلاتهم و
صيامه مع صيامهم يقرؤن القرآن لا يجاوز
تراقيهم يمرقون من الاسلام كما
يمرق السهم من الرمية ينظر الى
نصله فلا يوجد شئ فيه ثم ينظر الى
رصافه فلا يوجد فيه شئ ثم ينظر
الى نضيته فلا يوجد فيه شئ ثم ينظر
الى قذذه فلا يوجد فيه
شئ قد سبق الفرث والدم آيتهم
رجل اسود احدى عضديه مثل
ثدي المرأة او مثل البضعة تدردر
يخرجون على خير فرقة من الناس
قال ابو سعيد اشهد اني سمعت
هذا من رسول الله صلى الله عليه
وسلم واشهد ان علي بن ابي
طالب قاتلهم وانا معه فامر بذلك
الرجل فالتمس فأتي به حتى نظرت
على نعت النبي صلى الله عليه وسلم
الذي نعته رواه البخاري ومسلم
عن علي رض قال بعث رسول الله صلعم

اگر میں انصاف نکروں تو تو ٹوٹے اور نقصان میں پڑجاوے
یہ سنکر حضرت عمر رض نے فرمایا آپ مجھے حکم فرماویں کہ
اسکی گردن ماروں آنحضرت نے فرمایا جانے دو اسکا
قاتل اور شخص ہے اسکے چند ساتھی ہوں گے کہ تم میں سے
ہر ایک شخص اپنی نماز کو اوسکی نماز کے سامنے اور اپنا
اپنی روزہ کو اوسکی روزی کے سامنے حقیر جانیگا وہ قرآن
پڑھیں گے اور اونکی گلے کی ہنسلیوں سے نیچے نہ اوترے گا
(یعنے دلمیں کچھ قرآن کا اثر نہ ہوگا) وہ لوگ اسلام سے
ایسا نکل بھاگیں جیسے جانور کے تیر پار ہو جاتا ہے اور اسکے
پیکان کو دیکھے تو کچھ اثر نہ پاوے پہر اوسکے بار ہر کو دیکھے
تو کچھ اثر نپاوے پہر اوس تیر کی لکڑی کو دیکھے تو بہی کچھ اثر نپاوے
تیر پار ہو گیا پیٹ کے گوبر اور خون سے (مطلب یہ ہے کہ
جیسے تیر میں جانور کا کچھ اثر نہیں رہتا اسیطرح اوس قوم
میں اسلام کا کچھ اثر نہیں رہیگا) اوس گروہ کی پہچان یہ ہے
اونمیں ایک کالا مرد ہوگا اوسکے ایک بازو پر عورت کی چہاتی
جیسا گوشت یا لوتھڑا ہوگا جو ہر وقت جنبش کیا کریگا وہ
آدمیوں کے بہتر فرقے پر خروج کرینگے (یعنے علی مرتضی پر باغی ہونگے)
ابو سعید کہتے ہیں میں اسبات کی گواہی دیتا ہوں کہ یہ حدیث میں نے
رسول خدا سے سنی ہے اور اسکی بہی گواہی دیتا ہوں کہ علی بن
ابیطالب نے اونسے جہاد کیا اور میں اونکے ساتھ تہا حضرت علی
نے اوس مرد کی تلاش کرنیکا حکم دیا سو وہ لا یا گیا حتی کہ جو اوسکے
صفت رسول خدا نے بیان فرمائی تہی وہ میں نے اوسمیں دیکہی
حضرت علی فرماتے ہیں کہ رسول خدا پیر کو مبعوث ہوئے

الفرج الاصبهانى فى كتاب مرج البحرين
وقال فيه بعد قولها وكان امر الله
قدرا مقدورا يا ابا قتادة وللقدر
سبب وهو ان الناس خاضوا فى
حديث الافك وكان عامة المهاجرين
يقولون لرسول الله صلى الله عليه
وسلم امسك عليك زوجك حتى
ياتى امر ربك وكان على رضى الله
عنه يقول النساء كثير وما ضيق الله
عليك وفى نساء قريش من هى اجل
نسبا منها وانبها وما الومه وانه كان
كلما راى قلق رسول الله صلى الله
عليه وسلم وحزنه وما يحصل له
من كلام المنافقين يقول له ذلك
فوجدت عليه وكان لى من رسول الله
صلى الله عليه وسلم حظ فخفت
عليه فكان منى ما كان وانا الآن
فاستغفر الله مما فعلت عن ابى
سعيد الخدرى رض قال بينما نحن
عند رسول الله صلى الله عليه وسلم
وهو يقسم قسما اتاه ذو الخويصرة
وهو رجل من بنى تميم فقال يا رسول
الله اعدل فقال ويلك فمن يعدل

ابو الفرج اصفہانی کتاب مرج البحرین میں اسکے بعد یہ
مضمون بھی زیادہ کرتے ہیں کہ ای ابو قتادہ اور قدر
الٰہی کے لئے ظاہر میں ایک سبب بھی ہوتا ہے وہ سبب تھا
کہ جب لوگوں نے تہمت کے باب میں بحثیں کیں تو اوس وقت
عام مہاجرین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتے
تھے کہ جب تک وحی الٰہی نہ آئے آپ اپنی بی بی کو ٹہرا رکھ
سکیے اور اوس وقت علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے آے رسول
خدا عورتیں بکثرت ہیں اللہ تعالیٰ کبھی آپ پر تنگی نکرے گا
قریش کی عورتیں ہیں اور بہت سی ایسی عورتیں ہیں جو
عائشہ سے نسب میں زیادہ بزرگ اور خوبصورت ہیں (عائشہ
فرماتی ہیں) میں اس سے علی کو کوئی ملامت نہیں
کر سکتی کیونکہ جب اونہوں نے رسول خدا کے
اضطراب و قلق رنج و الم اور منافقوں کی
باتوں سے جو اونہیں صدمہ حاصل ہوا تھا دیکھا
تو یہ لفظ فرمائے جسپر مجھکو اونپر غصہ آیا کیونکہ مجھے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک مخصوص حصہ ملا ہوا تھا اوسکے فوت
ہونے کا خوف کیا پھر وہ کچھ مجھ سے ہوا سو ہوا اور اب میں اپنی کرتوت
سے بخشش مانگتی ہوں بخاری مسلم میں ابو سعید خدری
سے روایت ہے کہ ہم ایکوقت رسول خدا کے پاس بیٹھے تھے
اور آپ غنیمت کا مال تقسیم کر رہے تھے اتنے میں ذوالخویصرہ
(حرقوص بن حرب تمیمی خارجی کا نام ہے) آیا اور وہ بنی تمیم
سے ایک شخص تھا کہنے لگا ای رسول خدا آپ انصاف کیجیے فرمایا
تجھے خرابی ہو اگر میں عدل نکروں گا تو اور کون کریگا

على الباب على ظهره يوم خيبر حتى صعد المسلمون عليه ففتحوها وانهم جروه بعد ذلك فلم يحمله الاربعون رجلا اخرجه ابن عساكر وخرج ابن اسحاق في المغازي عن ابي رافع ان اقلبا تناول بابا عند الحصن حصن خيبر فتترس به عن نفسه فلم يزل في يده وهو قاتل حتى فتح الله ثم القاه فلقد رايتنا ثمانية نفر نجهد ان نقلب ذلك الباب فما استطعنا ان نقلب

فصل في الاحاديث الواردة في فضله - قال احمد بن حنبل ما ورد لاحد من اصحاب رسول الله صلعم من الفضائل ما ورد لعلي رضي الله عنه اخرجه الحاكم عن ابي الطفيل قال جمع علي الناس في الرحبة فقال انشد بالله كل امرء مسلم سمع رسول الله صلعم يقول يوم غدير خم ما قال لما قام فقام اليه ثلاثون من الناس فشهدوا ان رسول الله صلعم قال من كنت مولاه فعلي مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه رواه احمد عن زيد بن ارقم عن النبي صلعم قال من كنت مولاه فعلي مولاه رواه الترمذي عن حبشي بن جنادة قال قال رسول الله صلعم علي مني وانا من علي

حتی کہ مسلمانوں نے اوسپر سے چڑھکر خیبر فتح کر لیا اور اسکے بعد صحابہ نے اوس دروازہ کو کھینچا تو چالیس آدمیوں سے کم اوسے نہ اوٹھا سکے۔ ابن عساکر اور ابن اسحق رافع بن خدیج سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی نے خیبر کے قلعہ کا ایک کواڑا اوکھیڑ کر اوسے بجائے ڈھال رکھا تاکہ اپنے نفس سے لوگوں کو دفع کریں پس وہ کواڑا اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے مقاتلہ کرتے رہے یہانتک کہ اللہ تعالیٰ نے خیبر کو فتح کر دیا پھر اوسکو ڈال دیا تھا۔ آٹھ آدمی ہمسر لوگ اوس دروازہ کو پلٹ رہے تھے لیکن پلٹ نہ سکے۔

فصل اُن احادیث میں ہے جو حضرت علی کی فضیلت میں آئی ہیں۔

امام احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم میں سے کسی کے اسقدر فضائل نہیں جس قدر علی رضی اللہ عنہ کے ہیں۔ ابو الطفیل سے روایت ہے کہ حضرت علی نے لوگوں کو کوفہ کے رحبہ میں جمع کرکے فرمایا میں ہر ایک مسلمان مرد کو خدا کی قسم دلاتا ہوں کہ رسول خدا صلعم نے جو کچھ غدیر خم کے دن کھڑے ہوکر فرمایا تھا بیان کرے سو لوگوں میں سے تیس آدمی کھڑے ہوئے اور گواہی دی کہ ہم نے رسول خدا سے سنا فرماتے تھے جسکا میں دوست ہوں اوسکا علی دوست ہے۔ خداوندا جو علی کو دوست رکھے تو اوسے دوست رکھ اور جو اوس سے دشمنی کرے تو اوسکا دشمن ہو ترمذی میں زید بن ارقم سے روایت ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا جسکا میں دوست ہوں اوسکا علی دوست ہے ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ میں حبشی بن جنادہ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا علی مجھسے ہے اور میں علی سے ہوں

يوم الاثنين واسلمت يوم الثلثاء وكان عمره حين اسلم عشر سنين وقيل تسع وقيل ثمان وقيل دون ذلك قال الحسن بن زيد بن الحسن ولم يعبد الاصنام قط لصغره واخرجه ابن سعد ولما هاجر رسول الله ص الى المدينة امره ان يقيم بعده بمكة اياما حتى يؤدي عنه امانته والودائع والوصايا التي كانت عند النبي ص ثم يلحقه باهله ففعل ذلك شهد مع رسول الله ص بدرا واحدا وسائر المشاهد الا تبوك فان النبي ص استخلفه على المدينة وله في جميع المشاهد آثار مشهورة واعطاه النبي ص اللواء في مواطن كثيرة وقال سعيد بن المسيب اصابت عليا يوم احد ست عشرة ضربة وثبت في الصحيحين انه ص اعطاه الراية يوم خيبر واخبر ان الفتح يكون على يديه واحواله في الشجاعة وآثاره في الحروب مشهورة وكان علي شيخا اصلع كثير الشعر ربعة الى القصر اقرب عظيم البطن عظيم اللحية جدا قد ملأت ما بين منكبيه بيضاء كأنها قطن آدم شديد الادمة قال جابر بن عبد الله حمل

اور منگل کو اسلام لایا اسلام لانے کے وقت اونکی دس برس یا نو یا آٹھ برس کی عمر کی تھی اور بعض اسکے علاوہ بھی کہتے ہیں حسن بن زید بن حسن کہتے ہیں کہ علی نے کبھی بتوں کی پرستش نہ کی کیونکہ چھٹپنے ہی میں اسلام لے آئے تھے ابن سعد کہتے ہیں کہ جب رسول خدا نے مدینہ میں ہجرت کی تو علی کو حکم فرمایا کہ آپکے پیچھے چند روز مکہ میں مقیم رہیں تاکہ جب آپ کی طرف سے امانتیں اور ودائع اور وصیتیں جو رسول خدا کے پاس تھیں ادا کریں تو پھر اپنے لوگوں میں آملیں علی نے ایسا ہی کیا اور وہ رسول خدا کے ساتھ بدر اور احد اور کل مشاہد میں حاضر رہے مگر تبوک میں اسوجہ غیر حاضر رہے کہ نبی صلعم نے مدینہ میں اونہیں اپنے پیچھے چھوڑا تھا اور اون کے لئے تمام مشاہد میں آثار جمیلہ تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اونہیں بہت جگہ نشان دیا سعید بن المسیب کہتے ہیں کہ احد کے دن حضرت علی کے سولہ زخم لگے اور صحیحین میں ثابت ہو چکا ہے کہ آنحضرت نے اونہیں خیبر کے دن نشان دیا اور اونکے ہاتھ پر فتح کی خبر دی آپکی بہادری کے احوال اور جنگوں میں آثار مشہور ہیں حضرت علی ایک شیخ اصلع یعنی سر کے بال بکثرت رکھتے تھے میانہ قد مگر کوتاہی کی طرف زیادہ مائل تھی پیٹ ذرا بڑا تھا داڑھی بہت بڑی تھی اوسنے دونوں کندھوں کے مابین کو پر کر لیا تھا اور بہت سفید روئی کے مانند تھی آپ سخت گندم گوں تھے جابر کہتے ہیں کہ حضرت علی نے خیبر کے دن قلعہ کے دروازے کو اپنے پیٹ پر لے لیا۔

ان علیا ذکر عندها فقالت اما انہ اعلم من بقی بالسنۃ وقال مسروق انتهی علم اصحاب رسول اللہ ص الی عمر و علی وعبد اللہ وقال عبد اللہ بن عیاش بن ابی ربیعۃ کان لعلی ما شئت من ضرس قاطع فی العلم وکان لہ البسطۃ فی العشیرۃ والقدم فی الاسلام والصہر من رسول اللہ ص والفقہ فی السنۃ والنجدۃ فی الحرب والجود فی المال عن ابن عباس قال ما انزل اللہ یایہا الذین امنوا الا وعلی امیرہا وشریفہا ولقد عاتب اللہ اصحاب محمد فی غیر موضع وما ذکر علیا الا بخیر رواہ الطبرانی وابن ابی حاتم عن ابن عباس قال ما نزل فی احد من کتاب اللہ تعالی ما نزل فی علی عن ابن عباس قال نزلت فی علی بن ابی طالب ثلاثمائۃ آیۃ عن سعد قال قال رسول اللہ لعلی لا یحل لاحد ان یجنب فی ہذا المسجد غیری وغیرک رواہ البزار عن ام سلمۃ قالت کان رسول اللہ ص اذا غضب لم یجترئ احد یکلمہ الا علی رواہ الطبرانی والحاکم وصححہ عن ابن عباس قال کانت لعلی ثمانیۃ عشر

جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر ہوا تو فرمایا کہ وہ سنت کو خوب جانتے ہیں اون لوگوں سے جو باقی ہیں۔ مسروق کہتے ہیں رسول خدا صلعم کے تمام صحابیوں کا علم حضرت عمر و علی و عبد اللہ کی طرف منتہی ہوا عبد اللہ بن عیاش بن ابی ربیعہ کہتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ میں وہ خصلتیں تھیں جو تم چاہو علم میں مضبوطی اور اتقان سارے کنبے میں فضیلت اسلام میں قدامت رسول خدا کی دامادی۔ سنت میں فقاہت اور لڑائی میں دلیری مال میں سخاوت حاصل تھی۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ اللہ تعالی نے جہاں کہیں یا ایہا الذین امنوا فرمایا ہے حضرت علی اوسکے امیر اور شریف تھے اللہ تعالی نے رسول خدا صلعم کے یاروں کو کئی جگہ عتاب فرمایا اور علی رضی اللہ عنہ کو بھلائی کے سوا اور کسی چیز سے یاد نہیں فرمایا۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ جسقدر علی رض کی حق میں کتاب اللہ اوتری اوتنی کسیکے بارے میں نہیں اوتری۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ علی رض کے بارے میں تین سو آیتیں اوتری ہیں۔ بزار سعد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے علی سے فرمایا کہ میرے اور تیرے سوا کسیکو حلال نہیں کہ اس مسجد میں جنبی ہو۔ طبرانی اور حاکم ام سلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول خدا کسی پر غصہ ہوتے تو علی کے سوا کسی اور کو یہ جرأت نہوتی کہ آپ سے کلام کرے۔ طبرانی اوسط میں ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی میں اٹھارہ ایسی خصلتیں تہیں

رواہ الترمذی والنسائی وابن عن ابی سعید الخدری قال کنا نعرف المنافقین ببغضہم علیا رواہ الترمذی واخرج البزار والطبرانی فی الاوسط عن جابر عن علی قال قال رسول اللہ صلعم انا مدینۃ العلم وعلی بابہا ھذا حدیث حسن علی الصواب لا صحیح کما قال الحاکم ولا موضوع کما قال جماعۃ منہم ابن الجوزی والنووی آخرج ابن سعد عن علی انہ قیل لہ مالک انت اکثر اصحاب رسول اللہ صلعم حدیثا قال انی کنت اذا سالتہ نبانی واذا سکت ابتدانی واخرج عن ابی ھریرۃ قال قال عمر بن الخطاب علی اقضانا واخرج ابن مسعود قال اقضی اھل المدینۃ علی واخرج عن ابن عباس قال اذا حدثنا ثقۃ عن علی فلن لا نعدوھا واخرج عن سعید بن المسیب قال کان عمر بن الخطاب یتعوذ من معضلۃ لیس لہا ابو الحسن واخرج عن سعید بن المسیب قال لم یکن من الصحابۃ احد یقول سلونی الا علی اخرج ابن عساکر عن ابن مسعود قال افرض اھل المدینۃ واقضاہا علی بن ابی طالب واخرج عن عائشۃ

ترمذی میں ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ ہم منافقوں کو حضرت علی کی دشمنی سے پہچانتے تھے یعنے نفاق کی علامت علی کی عداوت تھی) بزار اور طبرانی اوسط میں جابر سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی نے کہا رسول خدا صلعم نے فرمایا میں علم کا شہر ہوں اور علی اوسکا دروازہ ہے۔ یہ حدیث بقول صواب حسن ہے نہ صحیح ہے جیسا کہ حسن کہتے ہیں اور نہ موضوع ہے جیسا کہ ایک جماعت نے کہا ہے اون میں سے ابن جوزی اور نووی بھی ہیں۔ ابن سعد کہتے ہیں کہ کسی نے حضرت علی سے کہا آپ کو کیا ہو کہ رسول خدا صلعم کے سب یاروں میں آپ حدیث بیان کرنے میں زائد ہیں جواب دیا کہ جب میں رسول خدا سے پوچھتا تھا تو وہی مجھے خبر دیتے تھے اور جب خاموش رہتا تھا تو وہ مجھ سے ابتدا کرتے تھے۔ ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ عمر بن الخطاب فرمایا کرتے تھے کہ علی رضہ ہم سب میں بڑے قاضی ہیں۔ ابن مسعود کہتے ہیں کہ تمام مدینہ والوں سے زائد قاضی حضرت علی تھے۔ ابن عباس فرماتے ہیں کہ جب ہمیں کوئی ثقہ حضرت علی رضہ سے حدیث کرتا تو ہم اوس سے تجاوز نکرتے تھے سعید بن المسیب روایت کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب اوس مشکل قضیہ سے جس میں ابو الحسن (حضرت علی) کی رائے نہ ہوتی اللہ سے پناہ مانگتے تھے۔ سعید بن المسیب کہتے ہیں کہ حضرت علی کے سوا صحابہ میں اور کوئی ایسا نہ تھا جو سلونی (مجھسے پوچھو) کہتا ہو ابن عساکر ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ مدینہ والوں میں سے علم فرائض میں دانا تر اور قاضی زیادہ علی بن ابی طالب تھے۔ حضرت عائشہ کے پاس

عن ام سلمۃ قالت سمعت رسول اللہ یقول
علی مع القرآن والقرآن مع علی لا یفترقان حتی
یردا علی الحوض رواہ الطبرانی فی الاوسط
عن عمار بن یاسر ان النبی صلعم قال لعلی
اشقی الناس رجلان احمر ثمود الذی
عقر الناقۃ والذی یضربک یا علی علی
ھذہ یعنی قرنہ حتی یبتل منہ ھذہ یعنی
لحیتہ رواہ احمد والحاکم بسند صحیح
عن ابی سعید الخدری قال
اشتکی الناس علیا فقام رسول اللہ صلعم
فینا خطیبا فقال لا تشکوا علیا فواللہ انہ
لاخیشن فی ذات اللہ او فی سبیل اللہ
قال ابن سعد بویع علی بالخلافۃ للغد
من قتل عثمان بالمدینۃ فبایعہ جمیع
من کان بھا من الصحابۃ ویقال ان طلحۃ
والزبیر علیہما السلام بایعا کارھین غیر
طائعین ثم خرجا الی مکۃ وعائشۃ بہا
فاخذاھا وخرجا البصرۃ یطلبون بدم
عثمان فبلغ ذلک علیا فخرج الی العراق
فلقی بالبصرۃ طلحۃ والزبیر وعائشۃ
ومن معہم وھی وقعۃ الجمل وکان فی
جمادی الآخرۃ سنۃ ست وثلثین
وقتل بھا طلحۃ والزبیر وغیرھم و

طبرانی اوسط میں ام سلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے علی قرآن کے ساتھ ہے اور
قرآن علی کے ہمراہ یہ دونوں آپس میں ایک دوسرے سے
جدا نہونگے یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر آویں حاکم
عمار بن یاسر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے علی رض سے فرمایا کہ تمام لوگوں سے زیادہ بدبخت دو
آدمی ہیں قوم ثمود میں سرخ مرد جسکا نام قدار تھا اور
جسنے اونٹنی کی کونچیں کاٹی تھیں اور اس قوم میں وہ
شخص جو تمہارے گیسو مقام پر تلوار لگاویگا یہاں تک کہ خون سے داڑھی
تر ہو جاے گی حاکم ابو سعید خدری سے روایت کرتے ہیں
کہ لوگوں نے علی رض کی شکایت کی سو رسول خدا صلعم نے
ہم میں کھڑے ہوکر خطبہ پڑھا اور فرمایا اے لوگو علی کی
شکایت نکرو خدا کی قسم وہ اللہ کی راہ میں یا اوسکی ذات
میں بہت سختی کرنیوالا ہے - ابن سعد کہتے ہیں کہ عثمان کے
قتل کے دوسرے دن مدینہ میں خلافت علی پر لوگوں نے بیعت
کی جتنے صحابہ اوسجگہ موجود تھے سب نے بیعت کی طلحہ
اور زبیر کی بیعت ناخوشی سے ہوئی اسلیے یہ دونوں مکہ
پہونچے اور مکہ سے عائشہ کو لیکر عثمان کا خون طلب کرنیکو
بصرہ میں ہونچے علی رض کو جب یہ خبر پہونچی تو عراق
کی طرف سفر کیا اور بصرہ جاکر طلحہ اور زبیر اور عائشہ اور انکے
ساتھیوں سے ملاقات کی یہ واقعہ جمل ہے جو جمادی
الاخری ۳۶ھ میں ہوا - اس لڑائی میں طلحہ اور
زبیر وغیرہم مارے گئے

منقبة - ما كانت لاحد من هذه الامة رواه
الطبرانی فی الاوسط عن ابی هريرة قال
قال عمر بن الخطاب لقد اعطی علی ثلاث
خصال لان يكون لی خصلة منها احب
الی من ان اعطی حمر النعم قيل وما هی
قال تزوجه ابنته وسكناه المسجد لا يحل لی
فيه ما يحل له والراية يوم خيبر رواه
ابو يعلی عن علی قال ما رمدت ولا
صدعت منذ مسح رسول الله صلعم وجهی
وتفل فی عينی يوم خيبر اعطانی الراية
رواه احمد وابو يعلی بسند صحيح عن سعد بن
ابی وقاص قال قال رسول الله صلعم من
اذی عليا فقد اذانی رواه ابو يعلی والبزار
عن ام سلمة عن رسول الله صلعم من احب
عليا فقد احبنی ومن احبنی فقد احب
الله ومن ابغض عليا فقد ابغضنی ومن
ابغضنی فقد ابغض الله رواه الطبرانی
بسند صحيح عن ام سلمة سمعت رسول
الله صلعم يقول من سب عليا فقد سبنی
رواه احمد والحاكم وصححه عن ابی سعيد
الخدری ان رسول الله صلعم قال لعلی انك
تقاتل علی تاويل القران كما قاتلت علی
تنزيله رواه احمد والحاكم بسند صحيح

جو اس امت میں اور کسیکے لئے نہیں - ابو یعلی ابو ہریرہ سے نقل
کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب نے فرمایا علی تین ایسی
خصلتیں دیئے گئے ہیں کہ انہیں سے میرے لئے ایک خصلت
کا ہونا سرخ اونٹوں کے دئے جانے سے بہت محبوب ہے -
لوگوں نے پوچھا وہ کیا خصلتیں ہیں فرمایا رسول خدا کا اپنی
بیٹی فاطمہ کا اون سے نکاح کرنا اور مسجد میں اونہیں بسانا
اونکے لئے وہ چیز حلال تھی جو کہ مجھے حلال نہیں ہے
اور خیبر کے دن اونہیں جھنڈا دینا ابو یعلی صحیح سند سے
علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ خیبر کے دن
جبکہ مجھے رسول خدا نے نشان دیا اور میرے موںھ کو چھوا اور
میری دونوں آنکھوں میں لعاب دہن لگایا اوس وقت
سے نہ تو میری آنکھ کبھی دکھی نہ درد ہوا نہ سر میں چپکہ ہوئی -
ابو یعلی اور بزار سعد بن ابی وقاص سے روایت کرتے
ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا جسنے علی کو ایذا دی اوسنے مجھے ایذا
پہونچائی طبرانی صحیح سند کیساتھ ام سلمہ سے روایت کرتے ہیں
کہ رسول خدا نے فرمایا جسنے علی کو دوست رکھا اوسنے مجھے دوست رکھا اور
جسنے مجھے دوست رکھا اوسنے خدا کو دوست رکھا اور جسنے علی کو دشمن
جانا اوسنے مجھ سے دشمنی کی اور میری دشمنی خدا کی دشمنی ہے
امام احمد اور حاکم ام سلمہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے
رسول خدا سے سنا کہ جسنے علی کو برا کہا اوسنے مجھے برا کہا
امام احمد اور حاکم ابو سعید خدری سے روایت کرتے ہیں
کہ رسول خدا نے علی سے فرمایا تم قرآن کی تاویل پر لوگوں سے
مقاتلہ کروگے جیسا کہ اوسکی تنزیل میں مقاتلہ کر چکا ہوں

هذه السنة وحضرها سعد بن ابی
وقاص وابن عمر وغيرهما من الصحابة
فقال عمرو يا ابا موسى الاشعری مكيدة
منه فتكلم فخلع عليا وتكلم عمرو فاقر
معاوية وبايع له وتفرق الناس على هذا
وصار علی فی خلاف من اصحابه حتی
صار يعض على اصبعه ويقول أعصى ويطاع
معوية وانتدب ثلاثة نفر من الخوارج
عبد الرحمن بن ملجم المرادی والبرك بن
عبد الله وعمرو بن بكير التميمی فاجتمعوا
بمكة وتعاهدوا وتعاقدوا ليقتلن هولاء
الثلاثة علی بن ابی طالب ومعوية بن ابی
سفيان وعمرو بن العاص ويريحوا العباد
منهم فقال ابن ملجم انا لكم بعلی وقال البرك
انا لكم بمعوية وقال عمرو بن بكير انا
اكفيكم عمرو بن العاص فتعاهدوا على
ذلك ونفروا الليلة سبع عشرة رمضان
ثم توجه كل منهم الى المصر الذی فيه صاحبه
فقدم ابن ملجم الكوفة فلقی اصحابه من
الخوارج فكاتمهم ما يريدون الى ليلة
الجمعة سابع عشر رمضان سنة اربعين
فاستيقظ علی سحرا وقال لابنه الحسن
رايت رسول الله صلعم فقلت يا رسول

اور سعد بن ابی وقاص اور ابن عمر وغیرہ بھی جلسہ میں حاضر
تھے۔ عمرو بن العاص نے براہ فریب ابو موسی اشعری کو مقدم کیا
ابو موسی نے فریب میں آکے علی رض کو خلافت سے معزول
کیا اور عمرو بن العاص نے جھٹ کلامی کیونکہ معاویہ کو مقرر کیا
اور اوسکی بیعت کی اسپر لوگ متفرق ہو گئے اور علی رضی اللہ عنہ اپنے
اصحاب سے در خلافت میں پڑ گئے حتے کہ اونگلی دانتوں میں لیکر
فرمایا افسوس کی بات ہے کہ لوگ میری نافرمانی کریں اور معاویہ
کی اطاعت پھر خوارج میں سے تین آدمی عبد الرحمن بن
ملجم مرادی اور برک بن عبد اللہ اور عمرو بن بکیر تمیمی اسکے
کفیل ہوئے اور مکہ میں جمع ہو کر باہم عہد و پیمان کیا اور
علی بن ابی طالب اور معاویہ بن ابی سفیان اور عمرو بن
العاص کے قتل کے لئے بیڑا اوٹھایا کہ انہیں قتل کرنا
چاہئے تاکہ لوگ انسے راحت پائیں ابن ملجم بولا میں علی
سے سمجھ لونگا اور برک بولا میں معاویہ کو کافی ہوں
ابن بکیر نے کہا میں عمرو بن عاص کو لے ڈالونگا
رمضان کی سترہویں شب بہا یہ عہد قائم ہو کر اونہیں
سے ہر ایک شخص اوس شہر کی طرف چل نکلا جس میں اوسکا
صاحب تھا ابن ملجم کوفہ میں آیا اور اپنے اصحاب خوارج سے
ملا رمضان کی سترہ تاریخ شب جمعہ سنہ ۴۰ھ میں اون
خارجیوں سے اس امر میں مشورہ کیا اسی رات کو صبح کیوقت
حضرت علی جاگے اور اپنے بڑے صاحبزادے حسن سے
فرمایا۔ میں نے آج کی رات رسول خدا کو خواب میں
دیکھا ہے جیسے کہا اسے رسول خدا میں آپکی

بلغت القتلى ثلاثة عشر الفا واقام
علي البصرة عشر ليلة ثم انصرف الى
الكوفة ثم خرج عليه معاوية بن ابي
سفيان ومن معه بالشام فبلغ عليا
فسار اليه فالتقوا بصفين في صفر سنة
سبع وثلاثين ودام القتل بها اياما
فرفع اهل الشام المصاحف يدعون
الى ما فيها مكيدة من عمرو بن العاص
فكره الناس الحرب وتداعوا الى الصلح
وحكموا الحكمين فحكم علي ابا موسى
الاشعري وحكم معوية عمرو بن العاص
وكتب بينهم كتابا على ان يوافوا راس
الحول باذرح فينظروا في امر الامة
فافترق الناس ورجع معوية الى
الشام وعلي الى الكوفة فخرجت عليه
الخوارج من اصحابه ومن كان معه
وقالوا لا حكم الا لله وعسكروا بحروراء
فبعث اليهم ابن عباس فخاصمهم و
حجهم فرجع منهم كثير وثبت قوم
وساروا الى النهروان فتعرضوا للسبيل
فسار اليهم علي فقتلهم بالنهروان وقتل
منهم ذا الثدية وذلك سنة ثمان وثلثين
واجتمع الناس باذرح في شعبان من

اور مقتولوں کی تعداد تیرہ ہزار تک پہونچی علی رضی اللہ عنہ بصرہ میں دس
شب بعد جنگ مقیم رہکر کوفہ کو چلے آئے پھر معاویہ بن ابی سفیان اور
اونکے ساتھیوں نے جو شام میں تھے حضرت علی پر خروج کیا
جب علی کو یہ خبر پہونچی تو وہ بھی اوس طرف چل نکلے اور صفر کے مہینے
۳۷ھ میں آمنا سامنا ہوا اور اوس جگہ مدت تک لڑائی رہی آخر
شامیوں نے قرآنوں کو نیزہ پر لٹکایا اور قرآن کے حکم کی طرف
اونہیں بلایا اور یہ در حقیقت عمرو بن العاص کی طرف سے ایک
مکر تھا اوس وقت لوگوں نے لڑائی کو برا جانا اور صلح کے خواہاں
ہوئے اور آپس میں دو حکم مقرر ہوئے علی رضی اللہ عنہ نے ابو موسیٰ
اشعری کو اپنا حکم بنایا اور معاویہ نے عمرو بن العاص کو اور
اس بات پر تحریر لکھی کہ شروع سال میں موضع اذرح
میں سب لوگ جمع ہو کر امر امت میں نظر کریں اسکے بعد لوگ
متفرق ہو گئے اور معاویہ شام میں اور علی رضی اللہ عنہ کوفہ میں چلے
آئے پھر یاران اصحاب میں سے خارجیوں اور اونکے ساتھیوں نے علی رضی اللہ عنہ
پر خروج کیا اور کہا بجز خدا کے کسیکا حکم ماننے کے قابل نہیں
اور حروراء میں اونہوں نے لشکر جمع کیا حضرت علی نے اونکے
پاس ابن عباس کو بھیجا اونہوں نے اونسے مخاصمت اور
حجت کی ایک بہت سی قوم نے تو رجوع کر لیا مگر کچھ لوگ اپنے
قول پر جمے رہے اور موضع نہروان میں چلے گئے اور رستہ چلنے والوں سے
تعرض کرتے تھے بعضوں کو ایذا پہنچاتے حضرت علی نے اونکی طرف
روانہ ہو کر نہروان میں ته تیغ کیا اور ذو الثدیہ جسکے قتل کی
خبر رسول خدا نے دی تھی مارا گیا یہ واقعہ ۳۸ھ کو ہوا اور سال
میں شعبان کے مہینے میں لوگ مقام اذرح میں جمع ہوئے

ثلاثة آلاف وعبد وقينة وضرب على
بالحسام المصمم فلا مهر اغلامن على
وان غلا ولا قتل الا دون قتل ابن ملجم
قال ابو بكر بن عياش عمى قبر على لئلا ينبشه
الخوارج وقال شريك نقله الحسن ابنه
الى المدينة وقال المبرد عن محمد بن حبيب
اول من حول من قبر الى قبر على رضى
الله عنه واخرج ابن عساكر عن ابن
عبد العزيز قال لما قتل على بن ابى طالب
حملوه ليدفنوه مع رسول الله صلعم فبينما هم
فى مسيرهم ليلا اذ ند الجمل الذى هو
عليه فلم يدر اين ذهب ولم يقدر
عليه قال فلذلك يقول اهل العراق
هو فى السحاب وقال غيره ان البعير
وقع فى بلاد طى فاخذوه ودفنوه و
قيل فى النجف وكان لعلى حين قتل ثلاث
وستون سنة وكان له تسع عشرة سرية
ذكره مولانا جلال الدين السيوطى فى
تاريخ الخلفاء فى مناقب امير المومنين
على عليه السلام فصل من نبذ من
اخباره و قضاياه وكلماته عن حجاج
عن شيخ من فزارة قال سمعت عليا
يقول الحمد لله الذى جعل عدونا يسالنا

وہ مہر تین ہزار درہم اور ایک غلام اور ایک گانیوالی
لونڈی اور حضرت علی کا قتل بران شمشیر سے سو علی کے قتل
سے کوئی مہر گران زائد نہیں اگرچہ گران ہی ہووے اور کوئی
قتل ابن ملجم کے قتل سے سوا ناگہانی کا قتل نہیں ابو بکر
بن عیاش کہتے ہیں کہ حضرت علی کے قبر ناپید ہو گئی تا کہ خارجی
وہے نہ اکھیڑیں۔ شریک کہتے ہیں کہ امام حسن بن علی اپنے
والد کی لاش کو مدینے لے گئے۔ مبرد محمد بن حبیب سے روایت کرتے ہیں کہ
سب سے پہلے ایک قبر سے دوسری قبر کی طرف جو شخص منتقل ہو
وہ علی رضی ہیں ابن عساکر ابن عبد العزیز سے روایت کرتے ہیں جب علی کرم اللہ
وجہہ شہید ہوئے تو اونکے جنازہ کو اونٹ پر لاد کر لیچلے تا کہ
اونہیں حضرت کے پاس دفن کریں پس وہ رات کو چل
ہی رہے تھے کہ جس اونٹ پر اون کا جنازہ تھا وہ
بھاگا اور ایسا بھاگا کہ کسیکو معلوم نہوا کہ کدہر گیا اور کوئی شخص
اوسکے پکڑنے پر قادر نہیں ہوا اسی وجہ سے عراقی کہتے ہیں کہ
حضرت علی ابر میں ہیں بعضے کہتے ہیں کہ وہ اونٹ طی کے
شہروں میں جا پڑا سو لوگوں نے اوسے پکڑ کر علی رض کو دفن
کیا اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ نجف میں مدفون ہوئے حضرت علی
کی عمر قتل کے وقت تریسٹھ برس کی تھی اور اونکی انیس
لونڈیاں تہیں فصل حضرت علی کے اخبار اور بعض
قضایا اور کلمات میں۔ حجاج ایک شیخ سے روایت
کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کو فرماتے سنا سب تعریف اوس
خدا کو ہے جسنے ہمارے دشمن کو اس لائق کیا کہ وہ ہم سے
اوس قضیہ کو پوچھتا ہے

اللهم ما لقيت من امتك من الأود واللدد
فقال ادع الله عليهم فقلت اللهم ابدلني
بهم خيرا لي منهم وابدلهم بي شرا لهم
مني ودخل ابن النباح المؤذن على ذلك
فقال الصلوة فخرج من الباب ينادي
الصلوة فاعترضه ابن ملجم فضربه
بالسيف فاصاب جبهته الى قرنه ووصل
الى دماغه فشدوا عليه من كل جانب و
اوثق واقام على الجمعة والسبت وتوفي
ليلة الاحد وغسله الحسن والحسين
وعبد الله بن جعفر وصلى عليه الحسن
ودفن بدار الامارة بالكوفة ليلا ثم
قطعت اطراف ابن ملجم وجعل في قوصرة
واحرقوه بالنار هذا كله كلام ابن سعد
وقد احسن في تلخيص هذه الوقايع
ولم يوشح فيها الكلام كما صنع غيره لان
هذا هو اللائق بهذا المقام وفي المستدرك
عن السدي قال كان عبد الرحمن بن
ملجم المرادي عشق امرأة من الخوارج
يقال لها قطام فنكحها واصدقها
ثلاثة الاف درهم وقتل علي وفي ذلك
يقول الفرزدق شعر فلم ار مهرا ساقه
ذو سماحة كمهر قطام من عرب وعجم

امت سے سخت جھگڑے اور تنگی میں پہونچا فرمایا ان پر
اسکے بددعا کر میں نے کہا خداوندا مجھ لوگ ان سے بہتر
ہیں اونہیں میرے بدلے بدل دے اور انکے لئے مجھ سے
بدتر جو لوگ ہیں اونہیں بدل دے اتنے میں ابن
النباح مؤذن نے آکر کہا نماز طیار ہے پس حضرت علی
دروازے سے نکلے اور الصلوۃ الصلوۃ کی ندا کرتے
تھے۔ ابن ملجم نے آگے سامنے آکر تلوار ماری سو پیشانی
سے لگ گئی سینگ تک پہنچا اور دماغ تک اثر کر گئی لوگ اوس پر
ہر طرف سے دوڑ پڑے اور پکڑ کر مشکیں باندھیں حضرت
علی جمعہ اور سنیچر تک زندہ رہے اور اتوار کی رات کو
انتقال فرمایا حسن و حسین اور عبد اللہ بن جعفر نے
آپکو غسل دیا اور حسن نے نماز پڑھی دار الامارہ کوفہ میں رات کو دفن
کردیا پھر ابن ملجم کے ہاتھ پاؤں کاٹ کر ایک بڑی ٹوکری
میں رکھدیا اور آگ سے جلا کر خاکستر کردیا یہ سارا کلام
ابن سعد کا ہے اور اس واقع کی اختصار میں اچھا طریقہ برتا
اور جیسے کہ اوروں نے لمبی چوڑی تقریر لکھی ہے اونے
اسمیں فراخی نہیں کی کیونکہ اس مقام میں یہی لائق اور کافی
ہے مستدرک میں سدی سے روایت ہے کہ عبد الرحمن بن ملجم
خوارج کی عورتوں میں سے ایک عورت قطام نام پر عاشق ہو گیا
تھا پھر اوس سے نکاح کیا اور تین ہزار درہم اور علی رضی اللہ
عنہ کے قتل کو مہر مقرر کیا چنانچہ فرزدق شاعر نے اسکو
یوں لکھا ہے۔ جیسے کسی مہر کو قطام کے مہر جیسا عرب و عجم میں نہیں دیکھا
کہ کسی صاحب سخاوت جوان مرد نے اوسے مقرر کیا ہو

اللہ ثم نظرنا فی امورنا فاخترنا للدنیا
من رضیہ لنبیہ لدیننا وکانت الصلوٰۃ اصل
الاسلام وھی مبا الدین وقوام الدین فبایعنا
ابابکر وکان لذالک اھلا لم یختلف علیہ
منا اثنان ولم یشھد بعضنا علی بعض ولم نقطع
منہ البراءۃ فادیت الی ابی بکر حقہ و
عرفت طاعتہ وغزوت معہ فی جیوشہ
وکنت اخذ اذا اعطانی واغزو اذا اغزانی و
اضرب بین یدیہ الحدود بسوطی فلما
قبض ولاھا عمر فاخذ بسنۃ صاحبہ
وما یعرف من امرہ فبایعنا عمر ولم
یختلف علیہ منا اثنان ولم یشھد بعضنا
علی بعض ولم نقطع منہ البراءۃ
فادیت الی عمر حقہ وعرفت طاعتہ و
غزوت معہ فی جیوشہ وکنت اخذ
اذا اعطانی واغزو اذا اغزانی واضرب
بین یدیہ الحدود بسوطی فلما قبض
تذکرت فی نفسی قرابتی وسابقتی و
فضلی وانا اظن ان لا یعدل بی ولکن
خشی ان لا یعمل الخلیفۃ بعدہ ذنبا
الا لحقہ فی قبرہ فاخرج منھا نفسہ
وولدہ ولو کانت محاباۃ منہ لاثرھا
ولدہ فبرئ منھا الی رھط من قریش

تو ہم نے اپنے کاموں میں غور کیا سو جسکو رسول خدا صلعم نے ہمارے دین پر پسند کیا
تھا ہم نے اسے اپنی دنیا پر اختیار کر لیا اور ظاہر ہے کہ نماز اسلام کی جڑ ہے
اس اعتبار سے ابوبکرؓ دین کے سردار اور اصل میں سو ہم نے ابوبکرؓ سے
بیعت کر لی اور وہ اوسکے اہل بھی تھے ہم میں سے دو شخصوں نے کبھی اون میں
اختلاف نہیں کیا اور نہ ہم میں سے کسی نے کسیکے ضرر پر گواہی دی اور
یقین نہیں کیا گیا کہ کسی نے اونسے بیزاری چاہی ہو سو میں نے ابوبکر کا حق
اونکی طرف ادا کر دیا اور اونکی فرمانبرداری پہچان کر اونکے ساتھ
اونکے لشکر میں ہو کر جہاد کیا سو جب وہ مجھے کچھ دیتے تھے تو
میں لیتا تھا اور جب جہاد کا حکم فرماتے تھے تو جہاد کرتا تھا اور اونکے
آگے اپنے کوڑے سے حد قائم کرتا تھا پس جب ابوبکر کا انتقال ہو گیا
تو خلافت کا والی حضرت عمر کو بنایا اور انہوں نے اپنے یار کے طریق پر عمل کیا
اور جو اونکا حکم پہچانا گیا اوس پر عمل کیا سو ہم نے عمرؓ سے بیعت کی اور ہم میں سے
دو آدمیوں نے بھی اون پر کبھی اختلاف نہ کیا اور ہماری ایک نے دوسرے کی
ضرر پر کبھی گواہی نہ دی اور یقین نہیں کیا گیا کہ کسی نے عمرؓ سے بیزاری چاہی ہو
اور میں نے عمرؓ کا حق اونہیں ادا کر دیا اور اونکی فرمانبرداری پہچانکر اونکے
لشکر میں ہو کر اونکے ساتھ جہاد کیا وہ مجھے جب دیتے تو میں لے لیتا تھا اور
جب جہاد کا حکم کیا تو جہاد کرتا تھا اور اونکے سامنے اپنے کوڑے سے لوگوں پر
حدیں قائم کرتا رہا اور جب وہ فوت ہو گئے تو میں نے اپنے جی میں اپنی قرابت اور
بزرگی اور حال اور اسلام میں پیش قدمی اور اپنا قدیم الاسلام ہونا یاد کیا اور
گمان کرتا تھا کہ حضرت عمر خلیفہ کرنے میں مجھ سے تجاوز نہ کرینگے مگر انہوں نے
اسبات کا خوف کیا کہ خلیفہ اونکے بعد کوئی گناہ عمل میں نہیں لاتا مگر وہ اوسکی قبر میں
لاحق ہوتا ہے سو انہوں نے خلافت سے اپنے آپکو اور اپنے فرزند کو نکال لیا اگر
حضرت عمر کی طرف سے بخشش اور عطا ہوتی تو وہ اپنے فرزند کو خلافت کے ساتھ

الجدار ان يقع فقال علي امض كفى بالله
حارسا فقضى بهما فقام ثم سقط الجدار رواه
ابونعيم في الدلائل عن حجر بن
المدري قال قال علي بن ابي طالب
كيف بك اذا امرت ان تلعنني قلت او كائن ذلك
قال نعم قلت كيف اصنع قال العني ولا
تبرأ مني فامرني محمد بن يوسف اخو
الحجاج وكان اميرا على اليمن ان العن
عليا فقلت امرني محمد بن يوسف ان
العن عليا فالعنوه لعنه الله فما فطن
لها الا رجل رواه عبد الرزاق في مصنفه
عن عطاء قال اتى علي برجل شهد عليه
رجلان انه سرق فاخذ في شيء من امور
الناس وهدد شهود الزور وقال لا اوتى
بشاهد زور الا فعلت به كذا وكذا ثم
طلب الشاهدين فلم يجدهما فخلى سبيله
رواه ابن ابي شيبة في المصنف عن
جعفر بن محمد عن ابيه ان خاتم علي بن
ابي طالب نعم القادر الله رواه ابن
عساكر عن عمرو بن عثمان قال كان
نقش خاتم علي الملك لله رواه ابن
عساكر عن زر بن حبيش قال جلس
رجلان يتغديان مع احدهما

اسی خلیفہ دیوار گرتی ہے فرمایا تو اپنا کام کر اللہ حفاظت کیلئے
کافی ہے پھر وہ بیٹھے بیٹھے آپنے اون دونوں میں فیصلہ کیا اور
جب کھڑے ہوئے تو وہ دیوار آپڑی عبدالرزاق حجر المدری سے
روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے علی بن ابی طالب نے فرمایا تو کیا کریگا
جب تجھپر لعنت کرنے کا حکم کیا جاویگا۔ میں نے کہا اور کیا
ایسا زمانہ آئیگا فرمایا ہاں میں نے عرض کیا پھر میں کیا کروں
فرمایا مجھپر تبرا مت کیجیو اور جان بچانے کے واسطے
تو بیشک لعنت کیجیو چنانچہ مجھے محمد بن یوسف حجاج کے
بھائی نے جو یمن کا حاکم تھا حضرت علی پر لعنت کا حکم
کیا میں نے لوگوں سے کہا امیر نے مجھے علی کرم اللہ وجہہ پر
لعنت کرنیکا حکم کیا ہے سو تم اوسپر یعنی امیر پر لعنت
کرو خدا اوسپر لعنت کرے گا سو اس رمز کو بجز ایک شخص کے
اور کوئی نہ سمجھا۔ ابن ابی شیبہ عطا سے روایت کرتے ہیں
کہ حضرت علی کے پاس ایسا آدمی جسپر دو شخصوں نے چوری
کی گواہی دی تھی لایا گیا آپنے لوگوں کے عیوب اور اونکے
احوال میں توجہ کی اور جھوٹے گواہوں کے باب میں بہت سی
تہدید بیان کی اور فرمایا جب جھوٹے گواہ میرے پاس لائے گئے
تو بیشک اونہیں ایسی ایسی سزا دی پھر آپنے اون دونوں
گواہوں کو بلایا اور اونہوں نے شہادت نہ دی سو آپنے
اوس شخص کو چھوڑ دیا۔ ابن عساکر جعفر بن محمد اور وہ اپنے
والد سے روایت کرتے ہیں کہ علی بن ابی طالب کی انگوٹھی کا
نقش نعم القادر اللہ تھا زر بن حبیش کہتے ہیں کہ دو شخص
صبح کا کھانا کھانے بیٹھے۔ اون دونوں میں سے ایک کے پاس پانچ

ستة انا احدهم فلما اجتمع الرهط	اون کے دفن کے بعد جب وہ جماعت اکٹھی ہوئی تو میں نے
تذکرت فی نفسی قرابتی وسابقتی	گمان کیا کہ یہ لوگ مجھ سے تجاوز نہ کرینگے یعنی مجھی کو
وفضلی وانا اظن ان لا یعدلوا بی فاخذ	خلیفہ بنائینگے عبد الرحمن بن عوف نے ہم سے اس بات کا
عبد الرحمن مواثیقنا علی ان نسمع ونطیع	عہد لیا کہ جسکو خدا تعالی خلیفہ بنا دے ہم اوسکی اطاعت
لمن ولاہ اللہ امرنا ثم اخذ بید ابن	کریں اور سنیں پھر اونہوں نے عثمان بن عفان کا ہاتھ
عفان فضرب بیدہ علی یدہ فنظرت	پکڑ کر اپنا ہاتھ اونکے ہاتھ پر مارا پھر جو میں نے اپنے کام میں غور
فی امری فاذا طاعتی قد سبقت بیعتی	کیا تو پایا کہ میری فرمانبرداری میری بیعت پر سبقت
واذا میثاقی قد اخذ لغیری فبایعنا عثمان	لیگئی تھی اور میرا عہد و پیمان میرے غیر کیلیے لیا گیا تھا او سوقت
فادیت لہ حقہ وعرفت لہ طاعتہ و	ہم نے عثمان سے بیعت کی اور اونکا حق اطاعت ادا
غزوت معہ فی جیوشہ وکنت آخذ	کر دیا اور اونکی فرمانبرداری پہچانکر اون کے ساتھ لشکروں
اذا اعطانی واغزو اذا اغزانی واضرب	میں ہو کر جہاد کیا جو دیتے تھے لیتا اور جب جہاد
بین یدیہ الحدود بسوطی فلما اصیب	کو فرماتے کرتا اور اپنے کوڑے سے اونکے سامنے لوگوں کو حد
نظرت فی امری فاذا الخلیفتان اللذان	مارتا حضرت عثمان کے شہید ہونے کے پیچھے جو میں نے غور کیا
اخذاہا بعہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیہما	معلوم ہوا وہ دونوں خلیفہ جنہوں نے رسول خدا صلی اللہ
بالصلوۃ قد مضیا وہذا الذی قد اخذ لہ	علیہ وسلم کے عہد سے خلافت کو لیا تھا گذر گئے اور یہ خلیفہ
المیثاق قد اصیب فبایعنی اہل الحرمین	جسکیلیے پیمان ہوا تھا شہید ہو گئے او سوقت حرمین اور ان دونوں
واہل ہذین المصرین فوثب فیہا من	شہروں کے لوگوں نے میرے ہاتھ پر بیعت کی پھر اس
لیس مثلی ولا قرابتہ کقرابتی ولا علمہ	خلافت میں ایک ایسا شخص بیچ میں آکودا جو میری مانند
کعلمی ولا سابقتہ کسابقتی وکنت	نہ تھا اور نہ اوسکی قرابت مجھ جیسی قرابت اور نہ اوسکا علم میرا سا
احق بہا منہ رواہ ابن عساکر بسند	علم اور نہ اوسکا قدیم الاسلام ہونا مجھ جیسا تھا اور اوس سے
صحیح حسن عن جعفر بن محمد عن ابیہ	ہر طرح سے خلافت کا میں مستحق تھا ۔ ابو نعیم جعفر بن محمد اور وہ اپنے
قال عرض لعلی رجلان فی خصومۃ	باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی کے سامنے دو شخص کسی
فجلس فی اصل جدار فقال لہ رجل	جھگڑے میں آئے پھر آپ دیوار کی جڑ میں بیٹھ گئے ایک آدمی نے عرض کیا

اقل فقهاون کی اکلکم علی السواء قال فاکلت انت ثمانیة اثلاث وانما لك تسعة اثلاث فاکل حیك منها ثمانیة ویبقی له سبعة واکل لك واحدًا من تسعة فلك واحد بواحدك وله سبعة فقال الرجل رضیت الآن رواه الطبرانی عن ابی الاسود الدئلی قال دخلت علی امیر المومنین علی بن ابی طالب فرأیته مطرقا متفکرا فقلت فیم تتفکر یا امیر المومنین فقال انی سمعت ببلدکم هذا لحنا فاردت ان اضع کتابا فی اصول العربیه فقلت ان فعلت هذا احییتنا وبقیت فینا هذه اللغة ثم اتیته بعد ثلاث فالقی الی صحیفة فیها بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الکلام کله اسم وفعل وحرف فالاسم ما انبأ عن المسمی والفعل ما انبأ عن حرکة المسمی والحرف ما انبأ عن معنی لیس باسم ولا فعل ثم قال لی تتبعه وزد فیه ما وقع لك واعلم یا ابا الاسود ان الاشیاء ثلاثة ظاهر ومضمر وشئ لیس بظاهر ولا مضمر قال ابو الاسود فجمعت منها شیئا وعرضتها علیه

سو تو نے آٹھ ثلث کہائی اور تیری تین روٹیوں کی نو ثلث ہوتی ہیں تیرے ساتھی نے بھی آٹھ ثلث کہائی اور اوسکا پندرہ ثلث حصہ تھا جس میں اوسنے آٹھ کہائے اور سات باقی رہے جیسے درہم والے نے کہا لیا اور تیرے نو حصوں میں سے ایک ہی حصہ اوسنے کہایا سو تیرے ایک حصہ کے عوض ایک درہم ہو سکتا ہے اور اوسکے لئے سات حصوں کے عوض سات درہم ہونے چاہئیں وہ بولا بیشک اب میں راضی ہو گیا ابو الاسود دئلی کہتے ہیں کہ میں امیر المومنین حضرت علی کے پاس گیا جا کر کیا دیکہتا ہوں کہ آپ سر جھکائے فکرمندوں کی طرح بیٹھے ہیں میں نے عرض کیا آپ کس فکر میں ہیں فرمایا میں نے تمہارے اس شہر میں تغیر لغات سنا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اصول عربیہ میں ایک کتاب بنا جاؤں میں نے عرض کیا اگر آپنے ایسا کیا تو ہمیں زندہ کر دیا اور ان لغات کی بقا ہم میں رہے گی پہر میں تین دن کے بعد اونکے پاس حاضر ہوا آپنے میری طرف ایک کتاب ڈالدی جس میں لکہا تہا بسم اللہ الرحمن الرحیم کلام کل کا کل اسم ہے یا فعل ہے یا حرف اسم اوسے کہتے ہیں جو اپنے مسمے سے خبر دے اور فعل وہ ہے جو مسمے کی حرکت سے آگاہی بخشے اور حرف اوسے کہتے ہیں جسمیں نہ تو فعل کے معنے ہوں نہ اسم کے پہر مجھے ارشاد کیا تو جستجو کر اور جو تجہ کو معلوم ہوتا جائے اسمیں زیادہ کر دے اے ابو الاسود معلوم کر کہ جتنی چیزیں ہیں تین حال سے خالی نہیں ایک ظاہر دوسرے مضمر تیسرے جو نہ ظاہر ہو نہ مضمر ابو الاسود کہتے ہیں پہر میں نے اوس میں سے بہت سی چیزیں جمع کیں اور اونکو حضرت علی کے پیش کیا

خمسة ارغفة مع احدهما ثلاثة ارغفة
فلما وضعا الغداء بين ايديهما مر بهما
رجل فسلم فقالا اجلس للغداء
فجلس واكل معهما واستوفوا في اكلهم
الارغفة الثمانية فقام الرجل وطرح
اليهما ثمانية دراهم وقال خذا هذا عوضا
عما اكلته لكما ونلته من طعامكما فتنازعا
فقال صاحب خمسة الارغفة لي
خمسة دراهم ولك ثلاثة وقال
صاحب الارغفة الثلاثة لا ارضى
الا ان تكون الدراهم بيننا نصفين
فارتفعا الى امير المؤمنين علي فقصا
عليه قصتهما فقال لصاحب الثلاثة
قد عرض عليك صاحبك ما عرض
وخبزه اكثر من خبزك فارض بالثلاثة
فقال لا والله لا رضيت عنه الا بمر الحق
فقال علي ليس لك في مر الحق الا درهم
واحد وله سبعة دراهم فقال الرجل
سبحان الله قال هو ذلك قال فعرفني
الوجه في مر الحق حتى اقبله فقال
علي اليس الثمانية الارغفة اربعة و
عشرون ثلثا اكلتموها وانتم ثلاثة
انفس ولا يعلم الاكثر منكم اكلا ولا

دوسرے کے پاس تین روٹیاں تھیں اون دونوں کے پا
ایک اور شخص نے آکر سلام کیا وہ بولے آ بیٹھ جا
کھانا کھالے ۔ وہ بیٹھکر کہا نیلگا اور آٹھوں
روٹیوں سب برابر کہایا جب کہا چکے تیسرا آدمی کھڑا ہو گیا
اور آٹھ درہم ڈالکر کہنے لگا جو تمہارا کہانا کہایا ہے اوسکی
عوض یہ درہم لے لو سو وہ آپس میں جہگڑنے لگے پانچ
روٹیوں والے نے کہا میں پانچ درہم لونگا اور تو تین درہم
کا مالک ہے تین روٹیوں والے نے کہا میں کبھی راضی ہونگا
تاوقتیکہ آدہی آدہی درہم تقسیم نہوں پس اون دونوں
نے امیر المومنین حضرت علی کے پاس مرافعہ کرکے اونکے
اپنا قصہ بیان کیا علی رض نے تین روٹیوں والے سے
فرمایا تیرے یار نے جو تجھپر پیش کیا وہ تیرے حق
میں بہتر ہے کیونکہ اوسکی روٹیاں تیری روٹیوں سے
زائد تہیں تو تین درہموں پر راضی ہوجا اوسنے کہا
بخدا میں اس سے کبھی راضی ہونگا تاوقتیکہ حق فیصلہ
نہو علی رض نے فرمایا حق کی رو سے تو تجھے ایک ہی درہم
ملنا چاہیے اور دوسرے کو سات دینے چاہیئیں اوسنے
تعجب کی راہ سے کہا سبحان اللہ (یہ عجیب بات
ہے) فرمایا جیسا تنے کہا ایسا ہی ہے اوس شخص نے
کہا آپ مجھے حق بات کہا یئے کہ میں اوسے قبول کرلوں
فرمایا کیا آٹھ روٹیوں کے چوبیس ثلث (تیسرے حصے)
نہیں ہوتے تم تینوں نے اونہیں برابر کہایا کیا نہیں
کسی نے زیادتی اور کمی معلوم نہیں ہوئی اور تینوں برابر کہا گئے

الا الى الصلوة حتى اجمع القرآن فزعموا
انه كتبه على تنزيله وقال يأتي على الناس
زمان المومن فيه اذل من الامة اخرجه
سعيد بن منصور ولابي الاسود الدئلي
يرثي عليا رضي الله عنه الا يا عين
ويحك اسعدينا ؛ الا تبكي امير المومنينا ؛
وتبكي ام كلثوم عليه ؛ بعبرتها وقد رأت
اليقينا ؛ الا قل للخوارج حيث كانوا ؛ فلا
قرت عيون الحاسدينا ؛ افي الشهر
الصيام فجعتمونا ؛ بخير الناس طرا
اجمعينا ؛ قتلتم خير من ركب المطايا ؛
وذللها ومن ركب السفينا ؛ ولبس
النعال ومن حذاها ؛ ومن قرأ المثاني
والمبينا ؛ وكل مناقب الخيرات فيه ؛
وحب رسول رب العالمينا ؛ لقد علمت
قريش حيث كانوا ؛ بانك خيرها حسبا ودينا ؛
انا استقبلت وجه ابي حسين ؛ رأيت
البدر فوق الناظرينا ؛ وكنا قبل مقتله
بخير ؛ نرى مولى رسول الله فينا ؛
يقيم الحق لا يرتاب فيه ؛ ويعدل في
العدى والاقربينا ؛ وليس بكاتم علما
لديه ؛ ولم يخلق من المتجبرينا ؛ وكان
الناس اذ فقدوا عليا ؛ نعام حار في بلد سنينا

تاوقتیکہ قرآن جمع نہ کرلوں سو لوگوں کا اعتقاد تھا کہ علی رض
نے قرآن اوسکے نزول کے موافق لکھا علی فرماتے ہیں کہ لوگوں پر
ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں مومن مرد لونڈی سے زیادہ ذلیل
وخوار ہوگا۔ ابو الاسود دؤلی نے حضرت علی کا مرثیہ اسطرح لکھا ہے
اے آنکھ تجھے خرابی ہو ہمیں سعادت کا حصہ دے تو امیر المومنین پر
کیوں نہیں روتی حضرت ام کلثوم اونپر اپنے آنسوؤں کی ندی بہا کر
روتی ہیں کیونکہ اونہوں نے یقین کو دیکھا۔ خارجی جہاں کہیں ہوں اونسے
کہدو کہ حاسدوں کی آنکھیں کبھی ٹھنڈی نہوں کیا تم نے رمضان کے
مہینہ میں ہمیں مصیبت پہونچائی کہ سب لوگوں سے بہتر شخص کو تم
نے جدا کردیا تم نے ایسے آدمی کو جو اونٹنیوں پر سوار ہوتا اور انہیں
مسخر کرتا اور کشتیوں پر بیٹھتا تھا قتل کیا اور جو جوتیاں پہنتا اور
سیتا تھا اور جو سبع مثانی اور مبین پڑھتا تھا اوسے مار ڈالا تمام بھلائی کی
صفتیں جس میں موجود تھیں اور وہ رسول رب العالمین کا محبوب تھا قریش جہاں ہیں
وہ خوب جانتے ہیں کہ وہ اونمیں حسب اور دین کی رو سے بہتر تھا۔ اگر
تو ابو حسین کے چہرے کے مقابل ہو تو آئے تو اوسکے چہرہ کو چودھویں رات کا
چاند دیکھنے والوں کے اوپر دیکھے اوسکی شہید ہونے سے پہلے ہم بڑی
بھلائی اور بہبودی میں تھے ہم اپنے درمیان رسول خدا کا دوست
دیکھتے تھے وہ ایسی حق بات قائم کرتا تھا جس میں کسیکو شک نہ ہوتا تھا اور
وہ دشمنوں اور اپنے عزیزوں میں انصاف کرتا تھا جو علم اوسکے
پاس تھا اوسے کبھی چھپاتا نہیں اور وہ متکبر مغروروں
میں سے نہ تھا یعنے اوسکے عادت متکبروں جیسی نہ تھی جب لوگوں
نے حضرت علی کو گم کیا تو گویا وہ ایسے شتر مرغ کے مانند ہوگئے جو
مدتوں سے شہر میں حیران و پریشان پھرتا ہو

الی ان القاه تعالی بصحیفة منك رواه
احمد عن رباح بن الحارث قال جاء رهط
الی امیر المومنین علی فقالوا السلام
علیك یا مولانا وکان بالرحبة فقال کیف
اکون مولاکم وانتم قوم عرب قالوا
سمعنا رسول الله صلعم یقول یوم غدیر خم
من کنت مولاه فعلی علیه السلام مولاه قال رباح فقلت من
هولاء فقیل نفر من الانصار فیهم
ابو ایوب الانصاری صاحب رسول
الله صلعم رواه احمد فی الفضائل قال
هشام بن محمد ولما دخل علی الکوفة
انعزلت عنه الخوارج وکانوا اثنی عشر
الفا وانو حروراء ونزلوا بها وهی قریة
بالعراق بارض النهروان تمد وتقصر
ونادی منادیهم ان امیر القتال شبث
بن ربعی التمیمی وامیر الصلوٰة عبد الله
بن الکوا الیشکری ونادوا لا حکم الا لله
فقال علی کلمة حق ارید بها باطل فقال لعلی
عبد الله بن عباس لا تعجل الی قتالهم
حتی اخرج الیهم واعود فمضی الیهم
فقالوا ما الذی جاء بك یا ابن عباس
قال جئتکم من عند المهاجرین والانصار
وابن عم رسول الله صلعم وصهره والقرآن

امام احمد فضائل میں رباح بن حارث سے نقل کرتے ہیں کہ
حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس ایک جماعت نے آکر السلام
علیک یا مولانا کہا اور آپ حجرے میں تھے فرمایا میں تمہارا
مولی کیونکر ہوں تم تو عرب کی قوم ہو اونہوں نے عرض کیا
کہ ہم نے رسول خدا کو غدیر خم کے دن فرماتے سنا کہ جسکا میں مولی
ہوں اوسکا علی مولی ہے۔ رباح کہتے ہیں کہ میں نے کہا
وہ کون لوگ تھے تو کسی نے مجھے جواب دیا کہ وہ انصار کی
ایک جماعت تھی جس میں ابو ایوب انصاری رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یار بھی تھے۔ ہشام بن محمد
کہتے ہیں کہ جب علی علیہ السلام کوفہ میں آئے تو خوارج اون سے
علیحدہ ہو گئے اور وہ بارہ ہزار آدمی تھے جنہوں نے حرورا
(عراق کی سرحد اور زمین نہروان میں ایک بستی
کا نام ہے اسے بالمد اور بالقصر دونوں طرح کہا ہے)
میں اوترکر قیام کیا اور اونمیں سے ایک منادی نے ندا کی کہ جہاد
و قتال کا سردار شبث بن ربعی تمیمی اور نماز پڑھانیکا امام عبد اللہ
بن کوا یشکری ہے اور اسبات کا بھی اشتہار دیدیا کہ اللہ کے سوا
کسیکی حکومت نہیں یہ سنکر حضرت علی نے فرمایا یہ تو حق بات ہے
جسکے ساتھ باطل کا ارادہ کیا گیا اوسوقت عبد اللہ بن عباس نے
آپسے کہا تم اون سے لڑنے میں جلدی نکرو جبتک میں اونکے پاس
جاؤں اور پہر آؤں تم توقف کرو پس ابن عباس خوارج کے
پاس گئے وہ بولے ای ابن عباس یہاں تمہارے آنیکا کیا باعث فرمایا میں تمہارے
پاس مہاجرین اور انصار اور رسول خدا کی داماد اور اونکی ابن عم کے
پاس سے آیا ہوں تم جانتے ہو کہ اون لوگوں پر قرآن اوترا

ميننا فلا تنعت معوية بن
صخر فان بقية الخلفاء فينا
عن ابراهيم بن حسن بن حسن بن
علي بن ابي طالب عن ابيه عن جده
قال قال علي بن ابي طالب قال رسول
الله صلعم يظهر في اخر الزمان
قوم يسمون الرافضة يرفضون
الاسلام رواه احمد عن زاذان ان عليا
قيل له ان قاتل الزبير على الباب فقال
علي ليدخل قاتل ابن صفية النار
سمعت رسول الله صلعم يقول لكل نبي
حواري وان حواريّ الزبير بن العوام
رواه احمد في مسنده عن ابن عمر قال
وضع عمر بن الخطاب بين المنبر والقبر
فجاء علي حتى قام بين يدي الصفوف
فقال هو هذا ثلاث مرات ثم قال رحمة
الله عليك ما من خلق الله تعالى احد احب
الي من ان القى الله بصحيفته من
هذا المسجى عليه ثوبه عن ابي جحيفة
قال كنت عند عمر وهو مسجى ثوبه قد قضى
نحبه فجاء علي فكشف الثوب عن وجهه
ثم قال رحمة الله عليك ابا حفص فو
الله ما بقي بعد رسول الله احد احب

اب او معاویہ بن صخر کو برا نہ کہو کیونکہ بقیہ خلفا ہم میں موجود ہیں
امام احمد اپنی مسند میں ابراہیم بن حسن بن حسن بن علی بن
ابی طالب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا
کہ رسول خدا نے ارشاد کیا ہے کہ آخر زمانہ میں ایک قوم
جسے رافضے کہتے ہیں پیدا ہوگی اور وہ اسلام کو چھوڑ بیٹھیں گے
اور ترک کر دیگی۔ زاذان کہتے ہیں کہ حضرت علی سے کہا گیا
کہ زبیر کا قاتل دروازہ پر ہے۔ فرمایا صفیہ کے بیٹے کا
قاتل دوزخ میں داخل ہوگا۔ میں نے اپنے کانوں
سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ ہر پیغمبر کے
لئے ایک حواری ہوا کرتا ہے اور میرا حواری زبیر
بن العوام ہے۔ ابن عمر کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر
بن الخطاب کا جنازہ منبر اور قبر کے مابین رکھا گیا تو حضرت
علی آئے اور سب صفوں کے آگے کھڑے ہو کر فرمانے
لگے۔ یہ وہی شخص ہے تین مرتبہ کہکر فرمایا تجھ پر اللہ
رحم کرے اللہ تعالے کی مخلوق میں سے کوئی ایسا
شخص نہیں کہ رسول خدا صلعم کے اصحاب کرام کے علاوہ وہ
میں اوسکے صحیفہ اعمال کے ساتھ خدا سے ملاقات
کروں بجز اس شخص کے جسپر کپڑا اوڑھا ہوا ہے۔
پھر فرمایا۔ اے ابو حفص اللہ تم پر رحم کرے
خدا کی قسم رسول خدا صلعم کے بعد کوئی ایسا
نہیں جو مجھے تم سے زائد محبوب ہو اس امر میں
کہ میں اوسکے صحیفہ اعمال کے ساتھ اللہ سے
ملاقات کروں۔

قالوا صدقت فرجع منهم الفان وخرج
الباقون فقتلوا بالنهروان قال علماء
اهل السير لما انقضى الاجل اجتمع عمرو بن
العاص وابو موسى الاشعرى بدومة
الجندل وبعث علی شریح بن هانی فی
اربعمائة ومعهم ابن عباس وكان
مع عمرو بن العاص اربعمائة من وجوه
الشام وذلك بدومة الجندل وقيل
باذرح وحضر ذلك الجمع سعد بن ابی
وقاص وعبد الله بن عمرو بن العاص
وعبد الله بن الزبير وعبد الرحمن بن
الحارث بن هشام المخزومی والمغيرة
بن شعبة وقيل ان سعدا لم يشهدهم
وفی عبد الله بن عمر خلاف قال الواقدی
فلما اجتمعوا قال عمرو لابی موسى
الست تعلم ان عثمان قتل مظلوما قال
بلى قال الست تعلم ان معوية ولی ثاره
والله تعالى يقول ومن قتل مظلوما فقد
جعلنا لوليه سلطانا فما يمنعك من
معاوية ونسبه فی قريش كما علمت وهو
كاتب رسول الله صلعم واخو ام حبيبة
زوج رسول الله صلعم فان اخترته
اكرمك اكراما لم يكرمك هو غيره فقال

اونہوں نے کہا بات یہی ہے تم نے سچ ہی کہا تو ان میں دو ہزار آدمی حضرت علی کے پاس
پھر آئے اور باقی دین سے نکل بہاگے چنانچہ وہ نہروان میں قتل
کیے گیے۔ علماء اہل التواریخ کہتے ہیں کہ جب مدت گذر چکی تو عمرو
بن العاص اور ابو موسی اشعری دومہ جندل ایک موضع کا
نام ہی میں جمع ہوئے اودہر سے علی رض نے چار سو آدمیوں کے
ساتھ شریح بن ہانی کو بہیجا اور ابن عباس کو بہی اونکے
ساتھ کر دیا عمرو بن العاص کے ساتھ چار سو شام کے ذی عزت
آدمی سا تھی اور اجتماع دومہ جندل یا اذرح میں ہوا
اس مجمع میں سعد بن ابی وقاص اور عبد اللہ بن عمرو
بن العاص اور عبد اللہ بن زبیر اور عبد الرحمن بن الحارث
بن ہشام المخزومی اور مغیرہ بن شعبہ وغیرہ وغیرہ موجود
تھے۔ بعضے کہتے ہیں کہ سعد وہاں موجود ہی نہ تھے اور
اور عبد اللہ بن عمر میں لوگوں کا اختلاف ہے۔
واقدی کہتے ہیں جب سب لوگ جمع ہوئے تو عمرو بن العاص نے
ابو موسی اشعری سے کہا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ عثمان مظلوم
شہید ہوئے ابو موسی نے کہا ہاں معلوم ہے کہا کیا تم نہیں
جانتے کہ معاویہ اونکے پیچھے اون کے وارث ہیں اور خدا
تعالی فرماتا ہے کہ جو شخص مظلوم قتل کیا جاتا ہے اوسکے
وارثوں کو ہم غلبہ دیتے ہیں سو تم کو کسنے معاویہ کی بیعت کرنیسے
سے منع کیا اون کا نسب قریش سے ملتا ہے جیسا کہ تم ا
جانتے ہو اور وہ رسول خدا کا منشی اور ام حبیبہ رسول خدا کی
بی بی کا بہائی ہے سو اگر تم اوسے ختیار کرو گے تو وہ تمہاری ایسی عزت کریگا
کہ کوئی عزت کیسی اور غیر ممکن ہے پہر تو تم نے اوسے جواب دیا

اظن ابن النابغة قد خدعك وكان ابو
موسى رجلا مغفلا فقال انا قد اتفقنا
فقال يا ايها الناس انا نظرنا في هذا
الامر فلم نر اصلح للامة ان نخلع علي و
معوية ونستقبل الامة بهذا الامر فيولوا
عليهم من احبوا واني قد خلعتهما ثم تنحى
فقام عمرو فقال ان هذا خلع صاحبه
وقد خلعته ايضا واثبت صاحبي معوية
فقال له ابو موسى مالك لا وفقك الله
او لعنك الله غدرت وفجرت انما مثلك
كمثل الحمار يحمل اسفارا وحمل شريح
بن هانئ على عمرو فقنعه بالسوط وكان
شريح يقول ما ندمت على شيء كندامتي
على اني لم اضرب عمرا بالسيف
وتفرق الناس وركب ابو موسى
راحلته ومضى الى مكة فقال ابن عباس
قبحك الله يا ابن قيس لقد حذرتك
غدرة الفاسق الخبيث فقال ابو موسى
ظننت انه ينصح الامة وما ظننت انه
يبيع الاخرة بالدنيا ثم عاد عمرو الى دمشق
وسلم على معوية بالخلافة وهو اول
يوم سلم عليه فيه بها ورجع ابن عباس
وشريح بن هانئ الى علي فاخبراه بما جرى

کہ سمجھا ابن النابغہ نے فریب کی جال میں پھنسا لیا اور ابوموسی ایسے
ہر شخص کے فریب میں آجاتے تھے وہ ایسے محتاط اور زیرک نہ تھے ابوموسی
نے جواب دیا کہ ہم اتفاق کر چکے اور کھڑے ہو کر کہا لوگو ہم نے امر خلافت
میں غور سے دیکھا تو امت کی اصلاح حضرت علی اور معاویہ کے خلع بیعت میں
دیکھی لیکن اس خلافت کو امت بطور خود مستقل رہیگی اور جسے دوست
رکھیگی والی بنائیگی اور میں نے تو ان دونوں سے خلع بیعت کر لی یہ کہکر الگ
کھڑے ہو گئے اسکے بعد عمرو بن العاص نے کھڑے ہو کر کہا اس شخص نے اپنے صاحب
(علی) سے خلع بیعت کی ہے اور میں نے بھی اوس سے خلع کیا اور اپنے دوست
معاویہ سے خلع بیعت نہیں کرتا بلکہ اوسے ثابت اور برقرار رکھتا ہوں
اسکو سنکر ابوموسی کو غصہ آگیا بولے اللہ تجھے نیکی کی توفیق نہ دے یا کہا خدا تجھ پر
لعنت کرے تو نے بے ایمانی اور مکر کیا تیری مثال اوس گدہے کی
مانند ہے جو کتابوں کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہو (یعنی علم اور تعمیل حکم الہی سے محروم
ہے) اتنے میں شریح بن ہانی نے جو علی کے آدمی تھے عمرو بن العاص پر حملہ
کیا اور زور سے کوڑا مارا اس واقعہ کے بعد شریح کہتے ہیں مجھے جس قدر
افسوس اس پر پیدا ہوا کہ میں نے عمرو بن العاص کو تلوار سے کیوں نہ مارا اور کسی
چیز پر شرمندگی نہیں ہوئی پس لوگ وہاں سے متفرق ہو گئے اور ابوموسی اونٹنی
پر سوار ہو کر مکہ چلے گئے ابن عباس نے کہا اے ابن قیس تیرے حال کی اللہ تعالی
خرابی پیدا کرے میں نے تجھے اس فاسق خبیث کے فریب سے ڈرایا تھا تو اوسکے
مکر پر فریفتہ ہو گیا ابوموسی نے جواب دیا میں نے گمان کیا تھا کہ وہ امت
کی خیرخواہی کرتا ہے یہ خبر نہ تھی کہ وہ آخرت کو دنیا کے بدلے بیچتا ہے
اسکے بعد عمرو بن العاص دمشق میں پہنچا اور معاویہ کو خلافت تسلیم کی اور
پہلا دن ہے کہ جس میں معاویہ سے تسلیم خلافت ہوئی اور ابن عباس اور شریح
بن ہانی علی کے پاس آئے اور سارے ماجرے کی خبر دی۔

وعثمان ذا النورین وعلیا وصیا فمن سبّ
اصحابی فقد سبنی ومن سبّنی فقد سبّ
الله ومن سبّ الله اکبه الله تعالی فی النار
علی منخریه وروی الطبرانی فی کتابیه
ریاضه وعمدته انه صلی الله علیه وسلم
قال اخبرنی جبرئیل انّ الله لما خلق ادم
وادخل الروح فی جسده امرنی ان اخذ
تفاحة من الجنة فاعصرها فی حلقه
فعصرتها فی فیه فخلق الله تعالی من الاولی
انت ومن الثانیة ابابکر ومن الثالثة عمر ومن الرابعة
عثمان ومن الخامسة علیا فقال ادم
یا ربّ من هولاء الذین اکرمتهم
فقال الله تعالی هولاء خمسة اشباح
من ذاتك وهو اکرم عندی من جمیع
خلقی انت اکرم الانبیاء والرسل وهم
اکرم اتباع الرسل فلما عصی ادم
ربه قال یا ربّ بحرمة اولئك الاشباح
الخمسة التی اکرمتهم وفضلتهم تب علی
فصل فی الخلفاء عن سفینة مولی رسول
الله صلی الله علیه وسلم قال لما بنی رسول
الله صلی الله علیه وسلم المسجد وضع
فی البناء حجرا وقال لابی بکر ضع حجرك
الی جنب حجری ثم قال لعمر ضع حجرك

اور عثمان کو ذی النورین اور علی کو وصی بنایا سو جسنے
میرے یاروں کو برا کہا اوسنے مجھے برا کہا اور جسنے
مجھے برا کہا اوسنے خدا کو برا کہا اور جسنے خدا کو برا کہا
اوسے خدا تعالی دونوں نتھنوں کے بل اوندھا
آگ میں ڈالیگا۔ طبرانی اپنی دونوں کتابوں ریاض
اور عمدہ میں کہتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا کہ مجھے جبرئیل
نے خبر دی کہ جب اللہ تعالی نے آدم کو پیدا کیا اور اونکے
جسم میں اونکی روح داخل کی تو مجھے حکم ہوا کہ جنت کا ایک سیب لیکے اونکو
منہ میں نچوڑ دو چنانچہ جب الہی بجا لایا تو اونکی حلق میں
پس خدا تعالی نے اوس پہلے سیب سے آپکو اور دوسرے سے ابوبکر کو اور
تیسرے سے عمر کو اور چوتھے سے عثمان کو اور پانچویں سے علی کو پیدا کیا
اوس وقت آدم نے فرمایا اے میرے رب جن لوگوں پر تو نے اتنی
ایسی بزرگی کی ہے یہ کون ہیں حق سبحانہ نے جواب دیا کہ یہ تیری نسل
پانچ شخص ہونگے اور وہ میرے نزدیک تمام مخلوق سے زائد
بزرگ ہیں پھر جبرئیل نے کہا اے محمد صلعم آپ تمام پیغمبروں اور نبیوں سے
افضل و اکرم ہیں اور یہ چاروں صحابہ تمام پیغمبروں کے تابعداروں
سے زائد بزرگ ہیں پھر جب آدم نے اپنے پروردگار کی نافرمانی
کی تو کہا اے میرے رب ان پانچوں شخصوں کے طفیل سے جنکو تو نے بزرگی اور
فضیلت دی ہے میری توبہ قبول کر

خلفاء کی باتیں جو حدیثوں میں آئی ہیں اونکا بیان

سفینہ رسول خدا کے مولی سے
روایت ہے کہ جب رسول خدا نے مسجد بنائی تو نیو میں آپنے
ایک پتھر رکھا اور ابوبکر رض سے فرمایا تم میرے پتھر کے پہلو میں اپنا پتھر
پھر عمر سے فرمایا کہ ابوبکر کے پتھر کے پہلو میں تم اپنا پتھر رکھو۔

ان لکل نبی سبعة نجباء ونقباء و
اعطیت انا اربعة عشر قالوا قلنا منهم
قال انا وابنای وجعفر وحمزة وابوبکر وعمر
ومصعب بن عمیر وبلال وسلمان وعمار
وعبد الله بن مسعود وابوذر والمقداد
رواه الترمذی فضل هؤلاء الاربعة عن
انس بن مالک ان رسول الله صلی الله
علیه وسلم قال اربعة لا تجتمع حبهم فی
قلب منافق ولا یحبهم الا مومن ابوبکر
وعمر وعثمان وعلی رواه ابن عساکر
باسناد حسن صحیح عن القاسم بن محمد بن ابی
بکر الصدیق قال کان ابوبکر وعمر وعثمان وعلی
یفتون علی عهد رسول الله صلعم وما السید فی
کما یجیء الشافعی باسناد صحیح انه قال کنت انا و
ابوبکر وعمر وعثمان وعلی انوار علی یمین
العرش قبل ان یخلق آدم بالف عام
فلما خلق اسکنا ظهره ولم نزل ننتقل
فی الاصلاب الطاهرة حتی نقلنی الله
تعالی الی صلب عبد الله ونقل ابابکر
الی صلب ابی قحافة ونقل عمر الی صلب
خطاب ونقل عثمان الی صلب عفان
ونقل علیا الی صلب ابی طالب ثم اختارهم
لی اصحابا فجعل ابابکر صدیقا وعمر فاروقا

…لوگوں کے ساتھ نقیب اور حفاظت کرنے والے تھے اور مجھ کو چودہ نجیب
ہیں۔ لوگوں نے پوچھا کون ہیں فرمایا میں اور دو بیٹے اور جعفر اور حمزہ اور ابوبکر…

ان چاروں حضرات کے فضائل

ابن عساکر حسن سند کے ساتھ انس بن مالک سے روایت
کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
چار شخص ایسے ہیں جنکی محبت منافق کے دل میں جمع نہیں
ہوتی اور انہیں بجز مومن کے اور کوئی دوست نہیں
رکھتا وہ ابوبکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم
ہیں۔ شیعہ اپنی کتاب میں قاسم بن محمد بن ابی بکر
سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکر و عمر و عثمان و علی حضرت
کے زمانہ میں فتوی دیتے تھے۔ امام شافعی صحیح سند
کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا۔
میں اور ابوبکر اور عمر اور عثمان و علی آدم علیہ السلام
کے پیدا ہونے سے ایک ہزار برس پہلے عرش کے
داہنی طرف نور تھے پس جب آدم پیدا ہوئے تو ہم
اونکی پیٹھ میں آبسے اور اوس وقت سے ہمیشہ پاک
پیٹھوں میں منتقل ہوتے رہے یہانتک کہ خدا تعالی
نے مجھے عبد اللہ کی پیٹھ میں منتقل کر دیا اور ابوبکر کو
ابو قحافہ کی پیٹھ میں اور عمر کو خطاب کی پشت میں
اور عثمان کو عفان کی پیٹھ میں اور علی کو ابوطالب
کی پشت میں نقل کیا پھر اللہ تعالی نے انہیں میرے
لیے یار اور دوست بنا دیا۔ پس ابوبکر کو صدیق
اور عمر کو فاروق

فلا عبرها فقال اعبرها فقال اما الظلة
فظلة الاسلام واما ما ينطف من السمن
والعسل فهو القرآن لينه وحلاوته و
اما المستكثر والمستقل فهو المستكثر من
القرآن والمستقل منه واما السبب الواصل
من السماء الى الارض فهو الحق الذي انت
عليه تأخذ به فيعليك الله ثم يأخذ به
بعدك رجل فيعلو به ثم يأخذ به رجل
آخر فيعلو به ثم يأخذ به رجل آخر فينقطع
ثم يوصل له فيعلو به اى رسول الله
لتحدثني اصبت ام اخطأت فقال اصبت
بعضا واخطأت بعضا قال اقسمت يا رسول
الله لتحدثني ما الذي اخطأت فقال النبي
صلى الله عليه وسلم لا تقسم رواه ابوداؤد
و نحوه للبخاري عن ابي بكرة ان
النبي صلى الله عليه وسلم قال ذات يوم
من رأى منكم رؤيا قال رجل انا رأيت
كان ميزانا نزل من السماء فوزنت انت
وابوبكر فرجحت انت بابي بكر ووزن
عمر وابوبكر فرجح ابوبكر ووزن عمر وعثمان فرجح
عمر ثم رفع الميزان قال فاستاءلها رسول
الله صلى الله عليه وسلم يعني فساءه ذلك
فقال خلافة نبوة ثم يؤتي الله الملك من يشاء

کہ اس خواب کی تعبیر بیان کروں حضرت نے فرمایا اچھا تم ہی تعبیر کہو
ابوبکرؓ نے کہا وہ سائبان اور چھتہ تو اسلام ہے اور وہ گھی جو ٹپکتا اور شہد ٹپکتا
ہے وہ قرآن ہے کہ اوسکی نرمی اور شیرینی گھی اور شہد سے مشابہت
رکھتی ہے اور بہت سے پینے والے اور تھوڑے پینے والے سے مراد
بہت سیکھنے والے اور تھوڑے سیکھنے والے ہیں اور جو رسی آسمان سے
زمین تک لٹک رہی ہے وہ حق ہے جسپر آپ ہیں اور جس حق کو آپ نے
پکڑا ہے اور آپکو حق تعالیٰ چڑھا دیگا یعنی آپ مقبوض ہونگے
پھر آپکے بعد اوس رسی کو ایک اور شخص لیگا (یعنی آپکا خلیفہ
ہوگا) اور وہ بھی اوسپر چڑھ جاویگا یعنی فوت ہوگا پھر اوس
اوس حق کو ایک اور دوسرا آدمی لیگا اور وہ بھی چڑھ جائیگا پھر
اوسکے بعد ایک اور تیسرا شخص آ کے لیگا اور وہ ٹوٹ جائیگا یعنی
اوسکی خلافت میں کچھ رخنہ پیدا ہوگا پھر وہ اوسکے لئے جوڑ
دیا جائیگا یعنی رخنہ کی اصلاح ہوگی پھر وہ شخص بھی اوسپر چڑھ جاویگا
اسکے بعد حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا اے رسول خدا فرمایئے کہ اس خواب کی
تعبیر میں ٹھیک کہی یا خطا کی فرمایا تمنے کچھ ٹھیک کہا اور کچھ خطا کی ابوبکرؓ
نے عرض کیا ای رسول خدا میں آپکو قسم دیتا ہوں فرمایئے میں نے کیا خطا کی
فرمایا تم قسم نکھاؤ ابوداؤد میں ابوبکرہ سے مروی ہے کہ رسول خدا
نے ایکدن فرمایا کسنے تم میں سے کوئی خواب دیکھا ہے ایک شخص بولا کہ میں نے
خواب دیکھا ہے کہ گویا آسمان سے ایک ترازو اتری ہے اور آپ تولے گئے اور ابوبکرؓ تولے
گئے اور آپ بھاری ہوئے پھر ابوبکر و عمر تولے گئے تو حضرت ابوبکر اونپر بھاری
ہوئے پھر عمر و عثمان تولے گئے تو عمر اونپر بھاری ہوئے اتنے میں وہ
ترازو اوٹھا لی گئی سو دیکھی گئی رسول خدا صلعم کو یہ خواب برا معلوم ہوا یعنی
آپنے اوسکو برا جانا پھر فرمایا یہ خلافت نبوت ہے اسکے بعد اللہ جسکو چاہیگا بادشاہت دیگا

الى جنب حجر ابي بكر ثم قال لعثمان
ضع حجرك الى جنب حجر عمر ثم قال
هؤلاء الخلفاء بعدي رواه ابن حبان
باسناد صحيح حسن وعن محمد الفريابي
قال سمعت سفيان يقول من زعم ان
عليا كان احق بالولاية منهما فقد خطأ
ابا بكر وعمر والمهاجرين والانصار وما
اراه يرتفع له مع هذا عمل الى السماء
رواه ابوداود وعن عباد بن السماك قال
سمعت سفيان يقول الخلفاء خمسة
ابو بكر وعمر وعثمان وعلي وعمر بن
عبد العزيز رواه ابوداود وعن عبد الله بن
عباس قال كان ابو هريرة
يحدث ان رجلا اتى رسول الله صلى
الله عليه وسلم فقال اني ارى الليلة
ظلة ينطف منها السمن والعسل فارى
الناس يتكففون بايديهم فالمستكثر
والمستقل وارى سببا واصلا من
السماء الى الارض فاراك يا رسول الله
اخذت به فعلوت ثم اخذ به رجل
آخر فعلا به ثم اخذ به رجل آخر فعلا به
ثم اخذ به رجل آخر فانقطع ثم وصل
فعلا به فقال ابو بكر بابي وامي لتدعني

اسیطرح عثمان کو فرمایا کہ عمر کے پتھر کے پہلو میں اپنا پتھر رکھو
پھر فرمایا یہ لوگ میرے پیچھے خلیفہ ہونگے اس حدیث کو ابن حبان نے صحیح
اور حسن سند کے ساتھ روایت کیا ہے ابوداود میں محمد فریابی سے
روایت ہے کہ میں نے سفیان کو کہتے سنا کہ جو شخص یہ گمان کرے
کہ علی ابوبکر و عمر سے خلافت کے زیادہ حقدار تھے تو اوسنے ابوبکر
و عمر و مہاجرین و انصار کی خطا کی اور میں ایسے شخص کو گمان نہیں
کرتا کہ باوجود اس اعتقاد کے اوسکا عمل آسمان کی طرف چڑھے
ابوداود میں عباد بن سماک سے روایت ہے کہ میں نے سفیان
کو کہتے سنا خلفا پانچ شخص ہیں ابوبکر و عمر و عثمان و علی اور عمر بن
عبد العزیز ابوداود میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ
ابوہریرہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے آکر بیان کیا کہ میں نے آجکی رات خواب میں ایک
ایسا سایہ دیکھا کہ جس سے گھی اور شہد ٹپکتا ہے اور
میں لوگوں کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھوں میں لے لیکر اوس میں
سے پیتے ہیں پھر اون میں بہت پینے والے بھی ہیں اور
تھوڑے بھی اور میں نے ایک رسی آسمان سے زمین تک لٹکتے
ہوئے دیکھی سو میں نے اے رسول خدا آپکو دیکھا کہ اوس
رسی کو پکڑ کر چڑھ گئے پھر آپکے بعد ایک اور آدمی نے اوسے
پکڑا اور وہ بھی چڑھ گیا پھر اوسکے بعد اوس رسی کو ایک اور
شخص نے پکڑا اور وہ بھی چڑھ گیا۔
اوسکے بعد ایک اور شخص نے پکڑا اور وہ رسی ٹوٹ گئی پھر جوڑ دی گئی
اور وہ شخص بھی اوپر چڑھ گیا ابوبکر نے عرض کیا کہ اے رسول
خدا میرے ماں باپ آپ پر سے قربان ہوں مجھے چھوڑ دیجیے

امسك عليك ابابكر سنتين وعمر عشرا
وعثمان اثنتي عشر وعلى كذا قال
سعيد قلت لسفينة ان هؤلاء يزعمون
ان عليا عليه السلام لم يكن بخليفة قال
كذب استاه بني الزرقاء يعني بني مروان
رواه ابوداود وعن ابي عبيدة ومعاذ بن
جبل عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال ان هذا الامر بدأ نبوة ورحمة ثم
يكون خلافة ورحمة ثم ملكا عضوضا
ثم كائن جبرية وعتوا وفسادا في
الارض يستحلون الحرير والفروج
والخمور يرزقون على ذلك وينصرون
حتى يلقوا الله رواه البيهقي في شعب
الايمان عن النعمان بن بشير عن
حذيفة بن اليمان قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم تكون النبوة فيكم ماشاء
الله ان تكون ثم يرفعها الله تعالى ثم
تكون خلافة على منهاج النبوة ماشاء
الله ان تكون ثم يرفعها الله تعالى ثم

- - - - - -

- - - - - -

تكون ملكا عاضا فيكون ماشاء الله ان
تكون ثم يرفعها الله تعالى ثم تكون

تو حساب کر۔ اور یاد رکھہ کہ ابوبکرؓ کی خلافت دو برس رہی
اور عمرؓ کی دس برس اور عثمانؓ کی بارہ برس اور علیؓ
کی چھہ برس سعید کہتے ہیں میںنے سفینہ سے کہا یہ لوگ گمان
کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ نہ تھے کہا بنی زرقاء
یعنے بنی مروان کے سرین سے جھوٹ بات نکلتی ہے
بیہقی شعب الایمان میں ابو عبیدہ اور معاذ بن جبل سے
روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
اس امر دین نے نبوۃ اور رحمت کے ساتھ ابتدا کی ہے
اسکے بعد خلافت حق اور رحمت برحق ہوگی پھر ظالم اور
ناحق ایذا دینے والے بادشاہ پیدا ہونگے پھر انمیں سے
قہر و غلبہ اور سرکشی و فساد پیدا ہوں گے لوگ ریشمی کپڑے
اور شراب کو حلال کرلینگے اور وہ اسپر رزق اور
مدد دینگے جبتک کہ اللہ تعالی سے ملاقات کریں۔ امام احمد
اور بیہقی نعمان بن بشیر سے بواسطہ حذیفہ بن یمان کے
روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبتک
خدا چاہیگا تم میں نبوت رہیگی پھر خدا تعالی اوسے اپنی طرف
اوٹھا لیگا پھر اسکے بعد نبوت کے طریقہ پر جبتک اللہ چاہیگا
خلافت رہیگی اور اوسے بھی اللہ تعالی اپنی طرف اوٹھا لیگا پھر
اسکے بعد موذی بادشاہ ہونگے اور جبتک خدا چاہیگا تم میں رہینگے
پھر اونکو بھی خدا تعالی اوٹھا لیگا پھر غالب اور قاہر بادشاہ ہونگے
اور جبتک اللہ اونکو تم میں رکھنا چاہیگا رہینگے اور تھوڑی مدت
بعد اونکو بھی خدا تعالی اوٹھا لیگا پھر ایک زمانہ آئیگا جس میں سنت
کے موافق اور نبوت کے طریقہ پر خلافت ہوجاویگی

رواه ابوداود وعن جابر بن عبد الله الانصاری
انه كان يحدث ان رسول الله صلی الله
عليه وسلم قال اری الليلة رجل صالح
ان ابا بكر نيط برسول الله صلی الله عليه
وسلم ونيط عمر بابی بكر ونيط عثمان
بعمر قال جابر فلما قمنا من عند رسول
الله صلی الله عليه وسلم قلنا اما الرجل
الصالح فرسول الله صلی الله عليه وسلم
اما نوط بعضهم ببعض فهم ولاة هذا الامر
الذی بعث الله به نبيه صلی الله عليه
وسلم رواه ابوداود وعن سمرة بن
جندب ان رجلا قال يا رسول الله
رايت كان دلوا دلی من السماء فجاء
ابوبكر فاخذ بعراقيها فشرب
شربا ضعيفا ثم جاء عمر فاخذ بعراقيها
فشرب حتی تضلع ثم جاء عثمان فاخذ
بعراقيها فشرب حتی تضلع ثم جاء علی
فاخذ بعراقيها فانتشطت وانتضح عليه
منها شیء رواه ابوداود وعن سعيد عن سفينة
مولی ام سلمة رضی الله عنها قال قال
رسول الله صلی الله عليه وسلم خلافة
النبوة ثلثون سنة ثم يؤتی الله ملك
من يشاء وقال سعيد قال لی سفينة

ابوداود میں جابر سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ آج رات ایک صالح مرد نے خواب میں دیکھا کہ گویا ابوبکر رسول
خدا صلعم کے ساتھ لٹکائے گئے۔ اور ابوبکر کے ساتھ لٹکائے گئے عمر
لٹکائے گئے اور عثمان عمر کے ساتھ لٹکائے گئے۔ جابر کہتے ہیں جب ہم رسول
خدا کے پاس سے اٹھے تو اپنے اجتہاد یا ظن غالب میں ہم نے
کہا کہ رجل صالح سے مراد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کا تعلق و اتصال یہ ہے کہ یہ لوگ اس
امر کے والی ہوں گے جس کے ساتھ اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم کو بھیجا ہے۔ ابوداود میں سمرہ بن جندب سے روایت ہے
کہ ایک مرد نے کہا کہ یا رسول خدا میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ
گویا ایک ڈول پانی کا بھرا آسمان سے نیچے اترا۔ پھر
پہلے ابوبکر آئے اور اوسکے دونوں کنارے پکڑے پانی پیا
مگر جیسے ضعیف لوگ پیتے ہیں۔ پھر عمر آئے اور انہوں نے
بھی اوسی میں سے پانی پیا یہاں تک کہ خوب سیراب
ہوگئے۔ پھر عثمان نے آکر اوسکے دونوں کنارے پکڑے اور
اسی طرح سیراب ہوکر پیا پھر علی آئے اور انہوں نے
اوسکے دونوں کنارے پکڑے ہی تھے کہ وہ ڈول ہلنے
لگا اور علی رضی پر اوس میں سے کچھ پانی بکھر گیا۔
ابوداود میں سعید سفینہ حضرت ام سلمہ کے غلام سے
روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ خلافت نبوت یعنی سنت کے موافق کامل
تیس برس تک رہے گی پھر اللہ تعالی اپنا ملک جسے
چاہیگا دیدیگا۔ سعید کہتے ہیں مجھ سے سفینہ نے کہا

فقيل ثم من بعد ابى بكر قالت عمر قيل من بعد عمر
قالت ابو عبيدة بن الجراح رواه مسلم
عن ابى هريرة قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم من اطاعنى
فقد اطاع الله ومن عصانى فقد عصى
الله ومن يُطِع الامير فقد اطاعنى و
من يعص الامير فقد عصانى وانما
الامام جُنّة يقاتل من ورائه ويتقى به
فان امر بتقوى الله وعدل فان له بذلك
اجرا وان قال بغيره فان عليه منه
وزرا رواه البخارى ومسلم عن
العرباض بن سارية قال صلى بنا
رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات
يوم ثم اقبل علينا بوجهه فوعظنا
موعظة بليغة ذرفت منها العيون
ووجلت منها القلوب فقال رجل يا
رسول الله كانّ هذه موعظة مودّع
فاوصنا فقال اوصيكم بتقوى الله و
السمع والطاعة وان كان عبدا حبشيا
فانه من يعش منكم بعدى فسيرى اختلافا كثيرا
فعليكم بسنتى وسنة الخلفاء الراشدين
المهديين تمسكوا بها وعضوا عليها بالنواجذ
واياكم ومحدثات الامور

تو کہا گیا ابوبکر کے بعد کسے خلیفہ بناتے فرمایا عمر کو کہا
عمر کے بعد فرمایا ابو عبیدہ بن جراح کو۔ تخاری مسلم میں
حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جسنے میری اطاعت کی اوسنے خدا کی اطاعت کی
اور جسنے میری نافرمانی کی اوسنے خدا کی نافرمانی کی اور جو شخص
امیر کی اطاعت کریگا وہ میری اطاعت کریگا اور جو امیر کی نافرمانی
کریگا وہ میری نافرمانی کریگا اور امام بمنزلہ ڈھال کے ہے
اوسکے پیچھے سے مقابلہ کیا جاتا ہے اور اوسکی وجہ سے بچاؤ ہوتا
ہے پھر اگر وہ امیر اللہ سے ڈرنے اور انصاف کرنے کا
حکم کرے تو اوسکے لیئے اوسکے سبب سے ثواب ہوگا اور اگر اوسکے
مخالف حکم کرے تو اس وجہ سے اوسپر گناہ ہوگا۔ امام احمد
اور ابوداود عرباض بن ساریہ سے روایت کرتے ہیں ایکدن
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھکر ہماری طرف متوجہ
ہوکے کہڑے ہوئے پہر ہمیں ایسی موثر نصیحتیں کیں جنسے
ہماری آنکھیں بہ نکلیں اور دل ڈر گئے سو ایک شخص نے
کہا اے رسول خدا گویا یہ آپکی نصیحت آخری ہے سو ہم کو کچھ
وصیت کیجیے فرمایا میں تمہیں اللہ سے ڈرنے اور امیر کی اطاعت اور
سننے کی وصیت کرتا ہوں اگرچہ امیر حبشی غلام ہو
کیونکہ تم میں سے جو شخص میری پیچھے زندہ رہے گا وہ عنقریب
بڑے بڑے اختلاف دیکھیگا سو تم میرے طریقہ اور میرے
خلفاء راشدین راہ یافتہ کے طریقہ کو لازم پکڑلو اور اوسکے
ساتھ تمسک کرو اور کچلیوں سے خوب مضبوط پکڑ لو۔
اور اپنے آپ کو نئے نئے کاموں سے بچاؤ۔

ملكاً جبرية ثم يكون ما شاء الله ان يكون ثم يرفعها الله تعالى ثم تكون خلافة على منهاج النبوة ثم سكت قال حبيب فلما قام عمر بن عبد العزيز كتبت اليه بهذا الحديث اذكره اياه وقلت ارجو ان تكون امير المومنين بعد الملك العاض والجبرية فسر به واعجبه يعني عمر بن عبد العزيز رواه احمد والبيهقي في دلائل النبوة وفي رواية الخلافة بعدي ثلثون سنة ثم يصير بعده ملك عضوضاً وفي رواية ثم ملك وامارة عن علي بن ابي طالب رض قال قيل يا رسول الله من نؤمر بعدك قال ان تؤمروا ابا بكر تجدوه اميناً زاهداً في الدنيا راغباً في الاخرة وان تؤمروا عمر تجدوه قوياً اميناً لا يخاف في الله لومة لائم وان تؤمروا علياً ولا اراكم فاعلين تجدوه هادياً مهدياً ياخذ بكم الطريق المستقيم رواه احمد عن ابن ابي مليكة قال سمعت عائشة وسئلت من كان رسول الله صلى الله عليه وسلم مستخلفاً لو استخلفه قالت ابو بكر

اسکے بعد رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم خاموش ہوگئے حبیب کہتے ہیں کہ جب عمر بن عبد العزیز قائم خلافت ہوئے تو میں نے یہ حدیث اونہیں یاد دلانے کے لیئے لکھی اور میں نے کہا مجھے امید ہے کہ موذی بادشاہ اور قاہر حاکم کے بعد تم امیر المومنین ہو۔ عمر بن عبد العزیز اس سے بہت خوش ہوئے اور یہ کہنا اونہیں بہت بھلا معلوم ہوا۔ اور ایک روایت میں یوں ہے کہ میرے پیچھے خلافت کا زمانہ کل تیس برس رہیگا پھر اسکے بعد ایذا دینے والے بادشاہ ہوجاوینگے۔ امام احمد حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا اے رسول خدا ہم آپکے بعد کسے امیر بناویں فرمایا اگر تم ابوبکر کو خلیفہ بناؤگے تو اوسے امانت دار پاؤگے وہ دنیا کی لذات سے بے رغبت اور آخرت کی انعام میں رغبت کرنیوالا ہے اور اگر تم عمر کو امیر بناؤگے تو اوسے زبردست امانت دار پاؤگے وہ امر دین جاری کرنے میں کسی ملامت کرنیوالے کی ملامت سے خوف نہ کریگا۔ اور اگر تم علی کو امیر بناؤگے۔ مگر میں تمکو ایسا نہیں کرتا دیکھتا اور اسے خلیفہ بناؤگے تو اوسکو سیدھی راہ دکھانیوالا پاؤگے۔ تم کو وہ سیدھے رستہ پر لیجاویگا۔ مسند میں ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ سے سنا اور دریافت کیا کہ اگر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کسیکو اپنے سامنے خلیفہ بناتے تو کس شخص کو بناتے فرمایا۔ ابوبکر۔

من احب ان ينظر الى رجل يمشي على وجه الارض وقد قضى نحبه فلينظر الى هذا وفي رواية من سره ان ينظر الى شهيد يمشي على وجه الارض فلينظر الى طلحة بن عبيد الله رواه الترمذي فضيلة ابي عبد الله الزبير بن العوام بن خويلد بن عمة رسول الله صلى الله وسلم عن جابر بن عبد الله الانصاري رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم من ياتيني بخبر القوم يوم الاحزاب قال الزبير انا فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان لكل نبي حواريا وحواري الزبير رواه البخاري ومسلم عن الزبير بن العوام رضي الله عنه قال قال النبي صلعم من ياتي بني قريظة فياتيني بخبرهم فانطلقت فلما رجعت جمع لي رسول الله صلى الله عليه وسلم ابويه فقال فداك ابي وامي رواه البخاري ومسلم عن عبد الله الزبير قال كنت يوم الاحزاب جعلت انا وعمرو بن ابي سلمة في النساء فنظرت

طلحہ بن عبید اللہ کیطرف دیکھکر فرمایا کہ جو شخص ایسے مرد کو دیکھنا محبوب رکھے کہ وہ روئے زمین پر احسان میں جلیا ہوکہ مردہ ہے یا منتظر مرنے کے ہے اوسے چاہئیے کہ اس مرد کو دیکھے اور ایک روایت میں ہے کہ جس شخصکو ایسا شہید جو روئے زمین پر چلتا ہو دیکھنا بھلا معلوم ہو وہ طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھے۔

ابو عبید اللہ زبیر بن عوام بن خویلد ابن عمہ رسول خدا صلعم کے مناقب

بخاری میں جابر بن عبد اللہ رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احزاب کے روز فرمایا کہ کفار کی خبر میرے پاس کون شخص لاسکتا ہے زبیر بولے او مجھے تئیں۔ پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر پیغمبر کے لئے حواری ہوتے ہیں اور میرا حواری زبیر ہے۔ بخاری مسلم میں زبیر بن العوام سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ بنی قریظہ (یہود کا مشہور قبیلہ جو مدینہ کے گرد رہا کرتا تھا) کے پاس کون جائے کہ اونکی خبر میرے پاس لاوے زبیر کہتے ہیں۔ میں گیا اور جب خبر لیکر واپس آیا تو رسول خدا نے میرے لئے اپنے ماں باپ جمع کرکے فرمایا۔ میرے ماں باپ تجھپر فدا ہوں۔ عبد اللہ بن زبیر کہتے ہیں کہ احزاب کی لڑائی میں مئیں اور عمرو بن ابی سلمہ عورتوں کی حفاظت میں مقرر ہوئے

... حدث فی الدین ... وكل بدعة ضلالة رواه احمد وابو داود

فضيلة ابی محمد طلحة بن عبيد الله القرشی رضی الله عنه

عن قيس بن ابی حازم قال رأيت يد طلحة شلاء وقى بها النبی صلى الله عليه وسلم يوم احد رواه البخاری عن ابی عبد الله الزبير بن العوام رضی الله عنه قال كان على النبی صلى الله عليه وسلم يوم احد درعان فنهض الى الصخرة فلم يستطع فقعد طلحة تحته حتى استوى على الصخرة فسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اوجب طلحة رواه الترمذی عن موسى بن طلحة قال سمعت عائشة بنت طلحة تقول لامها ام كلثوم بنت ابی بكر ابی خير من ابيك فقالت عائشة ام المومنين الا اقضی بينكما ان ابا بكر دخل النبی صلعم فقال يا ابا بكر انت عتيق الله من النار قالت فيومئذ سمی عتيقا ودخل طلحة على النبی صلعم فقال انت يا طلحة ممن قضى نحبه عن جابر بن عبد الله الانصاری قال نظر رسول الله صلى الله عليه وسلم الى طلحة بن عبيد الله قال

ہوئی کام ... بدعت ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے

ابو محمد طلحہ بن عبید اللہ قرشی رضی اللہ عنہ کے مناقب

بخاری میں قیس بن ابو حازم سے روایت ہے کہ میں نے طلحہ کا ہاتھ شل دیکھا اونہوں نے اوس ہاتھ سے احد کے دن نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو بچایا۔ ترمذی میں ابو عبد اللہ زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ احد کے دن نبی صلے اللہ علیہ وسلم دو زرہیں پہنے تھے آپ نے پتھر پر چڑھنے کا ارادہ کیا مگر زرہوں کے بوجھ سے چڑھ نہ سکے یہ دیکھکر حضرت طلحہ آپ کے نیچے بیٹھ گئے یہاں تک کہ آپ اوس پتھر پر چڑھ گئے اوس وقت میں نے رسول خدا صلعم کو فرماتے سنا کہ طلحہ نے جنت واجب کر لی۔

حاکم موسے بن طلحہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک وقت عائشہ بنت طلحہ اپنی ماں ام کلثوم بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ سے کہتی تھیں کہ میرا باپ تمہارے باپ سے بہتر ہے حضرت عائشہ ام المومنین نے فرمایا۔ میں تم میں فیصلہ کر دوں ایک دن ابو بکر حضرت کے پاس آئے آپ نے فرمایا اے ابو بکر تم دوزخ سے آزاد کیے گئے ہو۔ اوسروز سے اونکا لقب عتیق ہو گیا۔ اور طلحہ بھی اوسدن نبی صلعم کے پاس آئے۔ حضرت نے فرمایا۔ اے طلحہ تم اون لوگوں میں سے ہو جو اپنی نذر پوری کر چکے

ترمذی میں جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے کہ آنحضرت

وسلم هذا خالي فليرني امرؤ خاله رواه
الترمذي وقال كان سعد من بني زهرة
وكانت ام النبي صلى الله عليه وسلم
من بني زهرة فلذلك قال النبي صلى الله
عليه وسلم هذا خالي وفي المصابيح
فليكرمن بدل فليرين عن سعد
يقول اني لاول العرب رمى بسهم في
سبيل الله وكنا نغزو مع النبي صلى الله
عليه وسلم وما لنا طعام الا ورق الشجر حتى
ان احدنا ليضع كما يضع البعير او الشاة ما له
خلط ثم اصبحت بنو اسد تعزرني على
الاسلام لقد خبت اذا وضل عملي وكانوا
وشوا به الى عمر قالوا انه لا يحسن يصلي
رواه مسلم عن سعيد بن المسيب
قال سمعت سعدا يقول جمع لي النبي صلى
الله عليه وسلم ابويه يوم احد رواه
البخاري عن سعد قال رايتني وانا
ثالث الاسلام وما اسلم احد الا في اليوم
الذي اسلمت فيه ولقد مكثت سبعة ايام
واني لثالث الاسلام رواه البخاري

سعيد بن زيد القرشي رضي الله عنه

عن عبد الرحمن بن عوف رضي الله
عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال

یہ میرا ماموں ہیں سو چاہیے کہ ان جیسا ہر ایک کوئی شخص
اپنا ماموں مجھے دکھا دے سعد بنی زہرہ میں سے تھے اور آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کی والدہ بھی بنی زہرہ میں سے تھیں اس واسطے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سعد میرے ماموں ہیں اور مصابیح میں
فلیرین کی جگہ فلیکرمن واقع ہے بخاری مسلم میں سعد سے روایت ہے وہ کہتے
ہیں میں اول عرب ہوں جسنے راہ خدا میں تیر مارا اور ہم رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کرتے تھے اور ہمارے کھانے کیلئے بجز درخت
کے پتوں کے اور کچھ نہ تھا یہاں تک کہ ہم لوگ پاخانہ کرتے تھے جیسے
اونٹ یا بکری مینگنی کرتے ہیں اور ہمیں کوئی بھی کھانے کی آمیزش
نہ ہوتی تھی پھر اب بنو اسد ایسے ہو گئے کہ مجھے اسلام پر ادب سکھاتے ہیں
بیشک میں نا امید ہوا اور ٹوٹے میں پڑ گیا جبکہ نماز اچھی طرح
نہ پڑھوں اور میرے عمل بالکل ضائع ہو جاویں اور بنو اسد نے حضرت عمر
کی طرف سعد کی چغلی کہانی کی تھی (جب حضرت عمر نے سعد کو کوفہ کا عامل
بنایا تھا) اور شکایت کا مضمون یہ تھا کہ یہ اچھی طرح نماز نہیں پڑھتے
بخاری میں سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ میں نے سعد کو کہتے سنا کہ
میرے لئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے والدین کو احد کے دن
جمع کیا۔ بخاری میں سعد سے روایت ہے کہ میں نے اپنے آپکو دیکھا کہ میں
تیسرا مسلمان تھا اور جس دن میں اسلام لایا اسی دن
اور بھی اسلام لائے مجھسے پہلے کوئی شخص مسلمان نہیں ہوا
بلا شبہ میں سات دن ٹھیرا رہا اور میں تیسرا اسلام کا ہوں

سعید بن زید قرشی رضی اللہ عنہ کے مناقب

عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ہو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقدمہ
المدینۃ لیلۃ فقال لیت رجلا صالحا
یحرسنی اذ سمعنا صوت سلاح فقال
من ھذا قال انا سعد قال ما جاء
بک قال وقع فی نفسی خوف علی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجئت احرسہ
فدعا لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ثم نام رواہ البخاری ومسلم عن
سعد بن ابی وقاص ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال یومئذ
یعنی یوم احد اللھم اشدد رمیتہ
واجب دعوتہ رواہ فی شرح السنۃ
عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
قال ما جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اباہ وامہ الا لسعد قال لہ
یوم احد ارم فداک ابی وامی وقال لہ
ارم ایھا الغلام الحزور رواہ الترمذی
عن سعد بن ابی وقاص ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللھم
استجب لسعد اذا دعاک رواہ الترمذی
عن جابر بن عبد اللہ الانصاری قال
اقبل سعد فقال النبی صلی اللہ علیہ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ ایک
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ آنیکے وقت جاگتے
ہے اور فرمایا کاش کوئی نیکبخت آدمی دشمنوں سے
میری حفاظت کرتا ایکا ایک ہم نے ہتیاروں کی کھٹکھٹ
ہونیکی آواز سنی حضرت نے فرمایا یہ کون شخص ہے کہا میں
سعد ہوں فرمایا تیرے یہاں آنیکا کیا باعث عرض
کیا میرے دل میں دشمنوں کی طرف سے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت خوف واقع ہوا سو میں
انکی حفاظت کے لیئے آیا ہوں پس حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے انکے واسطے دعا کی پہر سو رہے۔
امام بغوی شرح سنہ میں سعد بن ابی وقاص سے
روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے احد کے دن فرمایا
الٰہی اسکی تیراندازی قوی کر اور اسکی دعا
قبول فرما ترمذی میں علی بن ابی طالب سے روایت
ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماں باپ کو
بجز سعد کے اور کسیکے لیئے جمع نہ کیا آپ نے
احد کے دن اون کے لیئے فرمایا کہ تیر مار ماں باپ فدا
ہوں اور اون کے لیئے آپنے فرمایا اے زبردست
نوجوان تیر پھینک۔ ترمذی میں سعد بن ابی وقاص
سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا بار خدایا
سعد جب تجھ سے دعا کرے تو اوسکی دعا قبول
فرما ترمذی میں جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت
ہے کہ سعد آنحضرت کے پاس آئے آپ [illegible]

قليلا حتى فنى ولم تصبنا الا تمرة تمرة فقلت وما تغنى تمرة فقال لقد وجدنا فقدها حيث فنيت ثم انتهينا الى البحر فاذا حوت مثل الظرب فاكل منه ذلك الجيش ثمان عشرة ليلة ثم امر ابو عبيدة بضلعين من اضلاعه فنصبا ثم امر براحلته فرحلت فمرت تحتهما ولم تصبهما رواه مالك فى الموطا

روزمرہ میں دینے لگے یہاں تک کہ جب وہ بھی تمام ہو گیا تو ہمارے حصہ میں کل ایک کہجور آنے لگی وہب بن کیسان کہتے ہیں میں نے جابر سے کہا ایک ایک کہجور میں تمہارا کیا بہلا ہوتا تھا اونہوں نے کہا جب وہ بھی نہ رہی تو قدر معلوم ہوئی جب ہم دریا کے کنارے پہونچے تو ایک مچھلی بکلی پہاڑ کے برابر پائی جس میں سے سارا لشکر اٹھارہ دن تک کہاتا رہا پھر ابو عبیدہ نے اوسکی ہڈیوں میں سے دو ہڈیوں کے کہڑا کرنیکا حکم کیا تو اوسکی ہڈی کے نیچے اونٹ چلا گیا اور اون دونوں کو نہ لگا۔

فصل فى فضائل العشرة المبشرة عليهم الصلوة والسلام وعليهم الرضوان عن عبد الرحمن بن عوف ان النبى صلى الله عليه وسلم قال ابو بكر فى الجنة وعمر فى الجنة وعثمان فى الجنة وعلى فى الجنة وطلحة فى الجنة والزبير فى الجنة وعبد الرحمن بن عوف فى الجنة وسعد بن ابى وقاص فى الجنة وسعيد بن زيد فى الجنة وابو عبيدة بن الجراح فى الجنة رواه الترمذى عن سعيد بن زيد وعبد الرحمن بن الاخنس انه كان فى المسجد فذكر رجل عليا فقام سعيد بن زيد فقال اشهد على رسول الله صلى الله عليه وسلم انى سمعته وهو يقول عشرة فى الجنة النبى فى الجنة وابو بكر فى الجنة وعمر فى الجنة وعثمان فى الجنة وعلى فى الجنة وطلحة فى الجنة وعبد الرحمن

عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم کے مناقب

ترمذی میں عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو بکر جنت میں ہیں اور عمر جنت میں اور عثمان جنت میں اور علی جنت میں اور طلحہ جنت میں اور زبیر جنت میں۔ اور عبد الرحمن بن عوف جنت میں اور سعد بن ابی وقاص جنت میں اور سعید بن زید اور ابو عبیدہ بن جراح جنت میں ہیں۔ ابو داؤد اور ابن ماجہ میں عبد الرحمن بن اخنس سے روایت ہے کہ وہ مسجد میں بیٹھے تھے کہ ایک شخص نے حضرت علی کو برائی سے یاد کیا سو سعید بن زید کہڑے ہو کر کہنے لگے میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر گواہی دیتا ہوں کہ میں اپنے کانوں سے اونسے سنا فرماتے تھے دس شخص جنت میں ہیں نبی جنت میں ابو بکر جنت میں عمر جنت میں عثمان جنت میں علی جنت میں طلحہ جنت میں

وطلحۃ والزبیر فتحرکت الصخرۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھدأ فما علیک الا نبی او صدیق او شہید وزاد بعضھم وسعد بن ابی وقاص ولم یذکر علیا رواہ مسلم عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ارحم امتی بامتی ابو بکر واشدھم فی امر اللہ عمر واصدقھم حیاء عثمان وافرضھم زید بن ثابت واقرأھم ابی بن کعب واعلمھم بالحلال والحرام معاذ بن جبل ولکل امۃ امین وامین ھذہ الامۃ ابو عبیدۃ الجراح رواہ احمد والترمذی وقال ھذا حسن صحیح وروی غیر معمر عن قتادۃ مرسلا وفیہ واقضاھم علی عن سعد بن عبیدۃ قال جاء رجل الی ابن عمر فسألہ عن عثمان فذکر محاسن عملہ فقال لعل ذاک یسوءک قال نعم قال فارغم اللہ بانفک ثم سألہ عن علی فذکر محاسن عملہ قال ھو ذاک بیتہ اوسط بیوت النبی صلعم ثم قال لعل ذاک یسوءک قال اجل قال فارغم اللہ بانفک انطلق فاجہد علی جہدک رواہ البخاری عن سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ

وس پہاڑ کا پتھر ہلنے لگا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے پہاڑ دم لے ٹھہر جا تجھپر اور تو کوئی نہیں پیغمبر یا صدیق یا شہید ہی ہیں بعض راوی نے یہ بھی زیادہ کیا ہے کہ سعد بن ابی وقاص بھی حضرت کے ہمراہ تھے اور اون بعض نے علی کو ذکر نہیں کیا امام احمد اور ترمذی انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت پر سب سے زیادہ رحم اور شفقت کرنیوالا ابو بکر ہے اور ساری امت میں سب سے زیادہ سخت اللہ دین میں عمر ہے اور سب سے زیادہ حیا کیے عثمان ہیں اور علم فرائض کو سب سے زائد جاننے والے زید بن ثابت ہیں اور سب میں قاری زائد ابی بن کعب ہیں اور حلال و حرام کو سب سے زائد جاننے والے معاذ بن جبل ہیں اور ہر امت کیلئے ایک امین ہوا ہے اس امت کے امانت دار عبیدہ بن جراح ہیں ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے اور معمر کے علاوہ اور شخص نے قتادہ سے مرسلاً روایت کی ہے اور اس روایت میں یہ ہے کہ سب سے زائد قاضی علی ہیں بخاری میں سعد بن عبادہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ابن عمر کے پاس آکر حضرت عثمان کے احوال سے دریافت کیا ابن عمر نے حضرت عثمان کے نیک عمل ذکر کیئے پھر فرمایا اسے شخص شاید یہ تجھے برے معلوم ہوتے ہیں اوسنے کہا جی ہاں فرمایا خدا تیری ناک خاک آلود کرے پھر اوسنے حضرت علی کا حال پوچھا۔ ابن عمر نے اون کے بھی نیک کام یاد کیے اور فرمایا شاید یہ بھی تجھے برے لگتے ہیں اوس نے کہا جی ہاں۔ فرمایا خدا تیری ناک خاک آلود کرے جا تو نے مجھے مشقت میں ڈالا۔

والزبير بن العوام فی الجنة وسعد بن مالك فی الجنة
وعبد الرحمن بن عوف فی الجنة وابو
عبيدة بن الجراح فی الجنة ولو شئت
لسميت العاشر قال فقالوا من هو فسكت
قال فقالوا من هو قال سعيد بن زيد
رواه ابو داود وابن ماجه عن عمرو بن
ميمون قال قال عمر بن الخطاب ما احد
احق بهذا الامر من هؤلاء النفر الذين
توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم
وهو عنهم راض فسمى عليا وعثمان و
الزبير وطلحة وسعدا وعبد الرحمن رواه
البخاري عن علي بن ابي طالب رضي
الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم رحم الله ابابكر زوجني ابنته و
حملني الى دار الهجرة وصحبني في الغار و
اعتق بلالا من ماله رحم الله عمر يقول
الحق وان كان مرا تركه الحق وما له من
صديق رحم الله عثمان تستحيه الملائكة
رحم الله عليا اللهم ادر الحق معه
حيث دار رواه الترمذي وقال هذا حديث
غريب عن ابي هريرة رضي الله عنه
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان
على حراء هو وابو بكر وعمر وعثمان وعلي

اور زبیر بن عوام جنت میں اور سعد بن مالک جنت میں عبد الرحمن
بن عوف جنت میں اور ابو عبیدہ بن جراح جنت میں اور اگر تو
چاہے تو میں دسویں کا نام لوں عبد الرحمن نے کہا وہ کون ہے
تو سعید نے یہ خاموش ہو رہے پھر جب کہ حاضرین نے پوچھا
تو جواب دیا وہ سعید بن زید ہے بخاری میں عمر بن خطاب
نے اپنی وفات کے وقت فرمایا اس خلافت کا زیادہ حقدار ان
لوگوں سے جن سے رسول خدا مرتے دم تک راضی تھے اور کوئی نہیں
پھر آپ نے حضرت علی اور عثمان اور زبیر اور طلحہ اور سعد اور عبد الرحمن
بن عوف کا نام لیا۔ ترمذی میں حضرت علی بن ابی طالب
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا اللہ
ابوبکر پر رحم کرے اونہوں نے مجھے اپنی بیٹی بیاہ دی
اور مجھے اپنی اونٹنی پر سوار کر کے ہجرت کے گھر میں
یعنی مدینہ لیگئے اور غار میں میرے ساتھ رہے بلال
کو اپنے مال میں سے خرید کر آزاد کر دیا اللہ عمر پر رحم
کرے وہ حق بات کہتے ہیں اگرچہ تلخ ہو اونہیں
حق گوئی نے چھوڑ دیا اس حال میں کہ اون کے
لیئے کوئی دوست نہ تھا۔ اللہ عثمان کو رحم کرے
کہ اون سے فرشتے شرماتے تھے۔ اللہ علی پر رحم کرے
خداوندا علی کے ساتھ حق دائر کر جہاں کہیں وہ
ہوں۔ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔
مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر و عثمان و علی و طلحہ و زبیر
کوہ حرا پر تشریف رکھتے تھے۔ آخر میں

فقال الاحنف هذا الذی یفسد بین الناس واتبعه رجلین فحمل علیه احدھما فطعنه وضربه الاخر فقتلاه نجیا براسه الی باب علیؑ فقال ائذنوا القاتل الزبیر فسمعه علیؑ فقال بشر قاتل ابن صفیة بالنار وبکی علی وترحم علیه عن امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی الله عنه قال سمعت اذنی من فی رسول الله صلعم یقول طلحة والزبیر جاری فی الجنة رواه الترمذی وقال هذا حدیث غریب عن ابی عثمان النهدی قال لم یبق مع نبی الله صلی الله علیه وسلم فی بعض تلك الایام التی قاتل فیهن رسول الله صلی الله علیه وسلم غیر طلحة وسعد

اور وہ لوگوں سے کنارہ کش تھے احنف بولا یہی شخص ہے جسنے لوگوں میں فساد برپا کیا ہے اور پیچھے دو آدمی لگ لیے سو ان دونوں میں سے ایک نے زبیر پر حملہ کرکے نیزہ کا کچوکا مارا اور دوسرے نے تلوار مار کر شہید کر ڈالا پھر وہ شخص حضرت علی کے دروازہ پر آنکا سر لاکر کہنے لگا ای لوگو زبیر کے قاتل کیلئے اندر جانے کی اجازت مانگو حضرت علی نے سنکر فرمایا ابن صفیہ کے قاتل کو دوزخ کی بشارت دو آپ اوپر بہت روئے اور رحم کیا ترمذی میں امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے کانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ مبارک سے سنا فرماتے تھے طلحہ اور زبیر جنت میں میرے پڑوسی ہونگے ابو عثمان نہدی کہتے ہیں کہ بعض اون ایام میں جنمیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مقاتلہ کیا تو آپکے ساتھ بجز طلحہ اور زبیر کے کوئی دوسرا نہ رہا۔

باب مناقب امیر المومنین ابی محمد الحسن وامیر المومنین ابی عبد الله الحسین رضی الله عنهما

امیر المومنین ابو محمد حسن رضی اللہ عنہ اور امیر المومنین ابو عبد اللہ حسین رضی اللہ عنہ کے مناقب۔

عن ابی بکرة رضی الله عنه قالت رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم علی المنبر والحسن بن علی الی جنبه وهو یقبل علی الناس مرة وعلیه اخری ویقول ان ابنی هذا سید ولعل الله ان یصلح

بخاری میں ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول خدا صلعم کو منبر پر دیکھا اور حسن بن علی آپ کے پہلو میں بیٹھے تھے آپ کبھی تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے تھے اور کبھی حسن کی طرف التفات فرماتے تھے اور کہتے تھے یہ میرا بیٹا سردار ہے شاید خدا تعالی اس کی وجہ سے مسلمانوں کی دو بڑی جماعت میں صلح کرا دے گا۔

عنه قال لما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم
من حجة الوداع صعد المنبر واثنی علیه
ثم قال ایها الناس ان ابابکر لم یسؤنی
قط فاعرفوا له ذلك ایها الناس انی راض
عن ابی بکر وعمر وعثمان وطلحة والزبیر
وسعد وعبد الرحمن والمهاجرین الاولین
فاعرفوا ذلك لهم رواه الطبرانی فی
باسناد حسن صحیح

ذکر
فصل فی مقتل الشهیدین
طلحة بن عبید اللہ وابی عبد اللہ الزبیر
بن العوام رضی اللہ عنهما فی روایة
ان مروان بن الحکم هو الذی قتل
لانه راه قائما وقد امکنت الفرصة منه
فقال لا اطلب بثاری بعد الیوم وثار
عثمان ثم رمی بسهم فاصاب رکبته
فحمل الی البصرة فدخل علیه بعض اصحاب
علی علیه السلام وهو یجود بنفسه
فقال اشهد علی انی قد بایعت امیر
المؤمنین علی علیه السلام ثم مات
فاخبر ذلك رجل علیا علیه السلام
فقال رحمه اللہ وتلهف علیه ثم قال
الحمد للہ الذی اخرجه من الدنیا الا وبیعتی
فی عنقه عن ابن سعد مر الزبیر علی
الاحنف بن قیس وهو معتزل الناس

طبرانی حسن اور صحیح سند کے ساتھ سہل بن سعد ساعدی سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے فارغ ہوکر مدینہ تشریف لائے تو منبر پر چڑھکر خدا کی تعریف کی پھر فرمایا اے لوگو بلا شبہ ابوبکر نے مجھے کبھی کوئی برائی نہیں کی سو اونکے لیئے یہ حق پہچانو۔ اے لوگو میں ابوبکر و عمر اور عثمان و طلحہ اور زبیر اور سعد اور عبد الرحمن اور مہاجرین اولین سے راضی ہوں سو تم بھی اونکے لیئے یہ پہچانو۔

ابو محمد طلحہ بن عبد اللہ اور ابو عبد اللہ زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما کی شہادت کا ذکر

ایک روایت میں ہے کہ مروان بن حکم نے طلحہ کو شہید کیا کیونکہ جب اوسنے اونکو کھڑا ہوا دیکھا اور فرصت کا موقع پایا تو اپنے دل میں کہا آج کے بعد قاتلین عثمان سے میں اپنا قصاص طلب نہیں کر سکتا یہ کہکر اونکے ایک تیر مارا اور وہ طلحہ کے گھٹنے میں لگا پھر اونہیں بصرہ میں لوگ اوٹھا لیگئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعضے دوست اونکے پاس ایسے وقت آئے کہ وہ قریب المرگ تھے طلحہ نے فرمایا کہ میں اپنے اوپر گواہی دیتا ہوں کہ میں نے امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیعت کرلی یہ کہکر انتقال کر گئے۔ ایک شخص نے حضرت علی کو اطلاع دی آپ نے سنکر فرمایا خدا اونپر رحم کرے اور طلحہ پر بہت افسوس کرکے کہا اوس خدا کا شکر ہے جس نے طلحہ کو دنیا سے نہ نکالا مگر میری بیعت کا ذمہ اونکی گردن پر رہا۔ ابن سعد کہتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا گذر احنف بن قیس پر ہوا۔

عن عبد الله بن الزبير قال رأيت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يجيئ
الحسن يركب على ظهره وما ينزل حتى
يكون هو الذي ينزل ولقد رأيته
يجيئه وهو راكع فيفرج له بين رجليه
حتى يخرج من الجانب الآخر رواه
ابن سعد عن ابي هريرة قال خرج
النبي صلى الله عليه وسلم في طائفة
من النهار لا يكلمني ولا اكلمه حتى اتى
سوق بني قينقاع فجلس بفناء بيت علي
فقال ثم لكع فحبسته شيئا فظننت
انها تلبسه سخابا او تغسله فجاء
الحسن يشتد حتى عانقه وقبله فقال
اللهم احببه واحب من يحبه رواه البخاري
ومسلم واحمد عن ابي هريرة قال
كنت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
في سوق من اسواق المدينة فانصرف
وانصرفت فقال لي ايّ لكع ثلاثا ادع
لي الحسن بن علي فدعوته فجاء وفي
عنقه السخاب فالتزمه النبي صلى الله
عليه وسلم بيده وقال اللهم اني احبه
فاحبه واحب من يحبه رواه البخاري
ومسلم وقال ابو هريرة فما كان احد

ابن سعد۔ عبد اللہ بن زبیر روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حسن آتے تھے اور آپکی پشت مبارک پر چڑھ
جاتے تھے اور جبتک خود نہ اوترتے حضرت اونہیں اوتارتے اور میں نے
آنحضرت کو اس حال میں بھی دیکھا کہ آپ رکوع میں ہوتے اور حسن آپکے
پاس آتے تو آپ اونکی واسطے اپنے دونوں پیروں میں کشادگی
کرتے یہانتک کہ وہ ایک جانب سے نکلکر دوسری طرف جا بیٹھتے۔ بخاری اور
مسلم اور احمد ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
دن کے ایک حصہ میں باہر تشریف لے گئے میں بھی آپکے ساتھ
تہا۔ مگر نہ تو آپنے مجھسے بات کی اور نہ میں آپسے بول سکا یہانتک کہ
آپ بنی قینقاع کے بازار میں تشریف لائے اور حضرت علی کے گھر کے
صحن میں بیٹھکر فرمانے لگے کیا یہاں لڑکا ہے حضرت فاطمہ نے آپکو
ٹہرا لیا میں گمان کرتا تہا کہ شاید حضرت فاطمہ حسن کو گلوبند پہنا رہی ہونگی
یا اونہیں نہلا رہی ہونگی اتنے میں حسن دوڑتے ہوئے آئے یہانتک کہ حضرت نے اونہیں گلے
سے لگا لیا اور پیار کیا اور فرمایا خداوندا میں اسے دوست رکھتا ہوں
اور جو اسے دوست رکھتا ہے اوسے بھی دوست رکھ۔ بخاری مسلم میں ابو ہریرہ
سے مروی ہے کہ میں مدینہ کے بازاروں میں سے ایک بازار میں آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہا جب آپ وہاں سے پلٹے تو میں بھی پلٹا تو مجھے رسول خدا نے
تین دفعہ فرمایا اے لڑکے میرے لیے حسن بن علی کو بلا میں نے
اونہیں بلایا حسن آئے اور اونکی گردن میں گلوبند تہا سو نبی
صلے اللہ علیہ وسلم نے اونہیں چمٹا لیا اور فرمایا یا رب خدایا میں
اسے دوست رکھتا ہوں پس تو بھی اسے دوست رکھ اور جو اوسے دوست
رکھے اوسے بھی دوست رکھ۔ ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ میرے نزدیک
حسن بن علی سے اور کوئی زیادہ محبوب نہ تہا۔

به بين فئتين عظيمتين من المسلمين رواه البخاري عن عقبة بن الحارث رضي الله عنه قال صلى ابو بكر العصر ثم خرج يمشي ومعه علي فرأى الحسن يلعب مع الصبيان فحمله على عاتقه وقال بابي شبيه بالنبي ليس شبيه بعلي وعلي يضحك رواه البخاري عن البراء بن عازب رضي الله عنه قال رايت النبي صلى الله عليه وسلم والحسن بن علي على عاتقه يقول اللهم اني احبه فاحبه رواه البخاري ومسلم عن ابي هريرة قال خرجت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في طائفة من النهار حتى اتى خباء فاطمة فقال اثم لكع اثم لكع يعني حسنا فلم يلبث ان جاء يسعى حتى اعتنق كل واحد منهما صاحبه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم اني احبه فاحبه واحبب من يحبه رواه البخاري ومسلم عن انس قال لم يكن احد اشبه بالنبي صلى الله عليه وسلم الا الحسن بن علي رواه البخاري وعنه قال كان الحسن بن علي اشبههم وجها برسول الله صلى الله عليه وسلم رواه احمد في مسنده

بخاری میں عقبہ بن حارث سے روایت ہے کہ ابوبکر رضہ عصر کی نماز پڑھکر نکلے اور حضرت علی آپکے ساتھ چلے جاتے تھے سو ابوبکر رضہ نے حسن کو بچوں کے ساتھ کھیلتا پاکر اپنے کندھے پہ چڑھا لیا اور فرمایا میرا باپ قربان ہووے تو رسول خدا سے مشابہ ہے علی کے ساتھ مشابہت نہیں رکھتے اور حضرت علی یہ سنکر خوشی کے ہنستے تھے۔ بخاری مسلم میں براء بن عازب سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپکے کندھے مبارک پر حسن سوار ہے اور آپ ارشاد فرماتے ہیں خداوندا میں اسے دوست رکھتا ہوں سو تو بھی اسے دوست رکھ۔ بخاری مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دن کے کچھ حصہ میں باہر نکلا حتی کہ رسول خدا فاطمہ رضہ کے گھر تشریف لیگئے اور فرمایا کہ کیا یہاں لڑکا ہے کیا یہاں لڑکا ہے اس سے آپکی مراد حسن تھی پس تھوڑی دیر آپ ٹھہرے ہونگے کہ اتنے میں حسن دوڑتے ہوئے آگئے اور دونوں میں سے ہر ایک نے اپنے ساتھی کا معانقہ کیا یعنی حضرت حسن رسول خدا سے اور آپ حسن سے لپٹ گئے پھر حضرت نے فرمایا خداوندا میں اسے دوست رکھتا ہوں سو تو بھی اسے دوست رکھ اور جو اسے دوست رکھے اسے بھی دوست رکھ۔ بخاری میں انس سے روایت ہے کہ سوائے حسن بن علی کے اور کوئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مشابہت نہ رکھتا تھا۔ امام احمد مسند میں حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ حسن بن علی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک میں سب سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے

انها دخلت على رسول الله صلى الله عليه
وسلم فقالت يا رسول الله اني رايت
حلما منكرا الليلة قال وما هو قالت انه
شديد قال وما هو قالت رايت كان
قطعة من جسدك قطعت ووضعت
في حجري فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم رايت خيرا تلد فاطمة
ان شاء الله غلاما يكون في حجرك فولدت
فاطمة الحسين فكان في حجري كما قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم فدخلت
يوما على رسول الله صلى الله عليه وسلم
فوضعته في حجره ثم كانت مني التفاتة
فاذا عينا رسول الله صلى الله عليه وسلم
تهريقان الدموع قالت فقلت يا نبي الله
بابي انت وامي ما لك قال اتاني جبرئيل
عليه السلام فاخبرني ان امتي ستقتل
ابني هذا فقلت هذا قال نعم واتاني بتربة
من تربته حمراء رواه البيهقي في دلائل
النبوة عن عبد الرحمن بن نعم قال
سمعت عبد الله بن عمر رضي الله عنه
وسأله رجل من المحرم قال شعبة
احسبه يقتل الذباب قال اهل العراق
يسألوني عن الذباب وقد قتلوا ابن

کہ وہ رسول خدا کی پاس جا کر کہنے لگیں اے رسول خدا میں نے آج رات کو ایک
برا خواب دیکھا ہے فرمایا وہ کیا ہے کہا وہ سخت ہے یعنے اوسکا ظاہر
ناگوار طبیعت ہے حضرت نے فرمایا وہ کیا ہے کہا میں خواب میں دیکھتی ہوں
کہ آپکے جسم کا ایک ٹکڑا کاٹ کر میری گود میں رکھ دیا گیا ہے
آنحضرت نے فرمایا تو نے تو عمدہ خواب دیکھا ہے انشاء اللہ فاطمہ کے یہاں
لڑکا پیدا ہوگا اور وہ تیرے کنار عاطفت میں رہینگے چنانچہ حضرت
فاطمہ کے ہاں حسین پیدا ہوئے اور میری گود میں آئے جیسا کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ام الفضل کہتی ہیں
اسکے بعد میں ایکدن رسول خدا صلعم کے پاس حاضر ہوئی اور اپنی گود
میں سے حضرت کی گودی میں دیدیا پھر میں اور طرف دیکھنے لگی
ناگہاں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی دونوں آنکھیں آنسو بہا رہی
تھیں میں نے کہا اے رسول خدا میرے والدین آپ پر قربان ہوں آپکو کیا
ہوا آپ کیوں رونے لگے۔ فرمایا جبرئیل علیہ السلام نے مجھے
آکر خبر دی ہے کہ میری امت عنقریب اس لڑکے کو قتل کریگی
میں نے عرض کیا کیا اسکو قتل کریگی فرمایا ہاں اور انکے مقتل کی
سرخ مٹی مجھے لا کر دی ہے۔ بخاری میں عبد الرحمن بن نعم
سے روایت ہے کہ میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے
سنا کہ اونسے ایک شخص نے محرم کی بابت سوال کیا تھا۔
شعبہ (راوی حدیث) کہتے ہیں میں اوس سائل کو گمان
کرتا ہوں کہ اوسنے مکھی کے مارنے سے پوچھا (یعنے اگر
محرم حالت احرام میں مکھی مار ڈالے تو اوس پر کیا
بدلہ ہے) عبد اللہ بن عمر نے جواب دیا کہ اہل عراق
یعنے کوفی مکھی کی بابت مجھ سے سوال کرتے ہیں۔

عندی أحبّ الی من الحسن بن علی
بعد ما قال النبی صلی الله علیه وسلم
وقال ابو هریرة وکان رسول الله صلی
الله علیه وسلم یقبّله رواه البخاری
عن محمد بن علی قال حج الحسن بن
علی من المدینة الی مکة عشرین
حجة علی قدمیه والنجائب تقاد معه
وکان یقول انی استحیی من الله أن
القاه ولم امش الی بیته رواه ابو
نعیم الاصفهانی فی الحلیة عن ابی
هریرة قال قبّل رسول الله صلی الله علیه
وسلم الحسن بن علی وعنده الاقرع
بن حابس فقال ان لی عشرة من
الولد ما قبلت منهم احدا فنظر الیه رسول الله
صلی الله علیه وسلم ثم قال من لا یرحم لا یُرحم رواه
البخاری ومسلم عن عبد الله بن
عباس قال کان رسول الله صلی الله
علیه وسلم حامل الحسن بن علی
علی عاتقه فقال رجل نعم المرکب رکبت
یا غلام فقال النبی صلی الله علیه وسلم
ونعم الراکب هو رواه الترمذی
عن أم الفضل بنت الحارث زوج
العباس بن عبد المطلب رضی الله عنهما

واسطے اوسکے بعد کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے حق میں
یہ جملہ فرمایا- اور ابو ہریرہ یوں بھی کہتے ہیں کہ رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم حسن کا بوسہ لیتے تھے۔
ابو نعیم اصفہانی حلیہ میں محمد بن علی سے روایت کرتے ہیں کہ
حسن بن علی نے مدینے سے مکہ تک پاپیادہ چلکر بیس حج کیئے
اور اونکی سواریاں اونکے ساتھ کوتل چلتی تھیں آپ
فرمایا کرتے تھے مجھے خدا سے شرم آتی ہے کہ ایسے حال میں
اوس سے ملاقات کروں کہ اوسکے گھر تک پیادہ رستہ
نہ چلا ہوں۔ بخاری مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علی کو
پیار کیا بوسہ لیا اوس وقت اقرع بن حابس آپکے
پاس بیٹھے تھے کہنے لگے بلا شبہ میرے دس فرزند ہیں میں نے
کسی کا آج تک بوسہ نہیں لیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اونکی طرف دیکھکر فرمایا جو کسی پر رحم نہیں کرتا
اوسپر خدا کی طرف سے بھی رحمت نہیں ہوتی۔ ترمذی میں
عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم حسن بن علی کو اپنے کندھے مبارک پر چڑھا کے
ہوئے تشریف لیجاتے تھے ایک شخص نے کہا اے لڑکے
تو اچھی سواری پر سوار ہوا حضرت نے فرمایا سوار
تو بھی اچھا ہے۔
بیہقی دلائل النبوۃ میں ام الفضل حارث کی
بیٹی عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کی بی بی
سے روایت ہے

حدیث غریب عن انس قال اتی عبید الله بن زیاد براس الحسین فجعل فی طست فجعل ینکت وقال فی حسنه شیئا فقلت والله انه کان اشبههم برسول الله صلعم وکان مخضوبا بالوسمة رواه البخاری

عن الاعمش عن عمارة بن عمیر قال لما جیئ براس عبید الله بن زیاد واصحابه نضدت فی المسجد فی الرحبة فانتهیت الیهم وهم یقولون قد جاءت قد جاءت فاذا حیة قد جاءت تخلل الرؤس حتی دخلت فی منخری عبید الله بن زیاد فمکثت هنیئة ثم خرجت فذهبت حتی تغیبت ثم قالوا قد جاءت قد جاءت ففعلت ذلک مرتین او ثلاثا رواه الترمذی وقال هذا حدیث حسن صحیح

عن لبابة بنت الحارث ام الفضل قالت کان الحسین بن علی فی حجر رسول الله صلعم فبال علیه فقلت البس ثوبا واعطنی ازارک حتی اغسله قال انما یغسل من بول الانثی وینضح من بول الذکر رواه ابو داود وفی روایة یا ام الفضل انه یجزی قلیل ما فعلت به ثم قال یغسل او یرش بول الغلام ویغسل بول الجاریة

عن انس بن مالک رضی الله عنه قال کنت عند ابن زیاد فجیئ براس الحسین فجعل یضرب بقضیب فی انفه ویقول ما رایت مثل هذا حسنا فقلت اما انه کان من اشبههم برسول الله صلی الله علیه وسلم رواه الترمذی وقال هذا حدیث حسن صحیح غریب

امام بخاری انس سے روایت کرتے ہیں کہ عبید اللہ بن زیاد کی پاس امام [حسین] کا سر لایا گیا پھر وہ ایک طشت میں رکھا گیا عبید اللہ بن زیاد آپ کی ناک مبارک کو لکڑی سے کریدتا تھا اور آپکے حسن میں کوئی عیب لگاتا تھا میں نے کہا بخدا تمام اہلبیت میں سب سے زائد مشابہ رسول خدا کے آپ ہی ہیں اور آپ کا سر مبارک وسمہ سے رنگا ہوا تھا۔ ترمذی میں اعمش عمارہ بن عمیر سے روایت کرتے ہیں کہ جب عبید اللہ بن زیاد اور اوسکے ساتھیوں کے سر مسجد رحبہ میں ڈالدئے گئے تو میں بھی وہاں گیا لوگ کہہ رہے تھے آگیا آگیا تو دیکھا تو ایک سانپ تھا جو لوگوں کے بیچ میں ادہر ادہر سروں کے درمیان میں پھرتا ہوا آیا حتی کہ عبید اللہ بن زیاد کے نتھنوں میں گھس گیا اور تھوڑی دیر ٹھہر کر نکل آیا پھر چلا گیا یہاں تک کہ غائب ہو گیا پھر لوگ کہنے لگے دیکھو وہ آیا وہ آیا پس ایسے ہی دو یا تین مرتبہ ایسا ہی کیا۔ ابو داؤد میں لبابہ حارث کی بیٹی ام الفضل سے روایت ہے کہ حسین بن علی رسول خدا کی گود میں تھے اور آپ پر انہوں نے پیشاب کر دیا ام الفضل کہتی ہیں میں نے عرض کیا آپ کپڑا اوڑھ لیجئے اور مجھے اپنی ازار دید یجئے تاکہ میں دھو ڈالوں فرمایا لڑکی کا پیشاب دھویا جاتا ہے اور لڑکے کے پیشاب پر صرف پانی چھڑکنا کافی ہو سکتا ہے ایک روایت میں ہے اے ام الفضل جو کچھ تو نے حسین کے ساتھ کیا ہے مجھ کو میرے دل کو صدمہ پہنچایا پھر فرمایا لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑکا جاوے اور لڑکی کا پیشاب دھویا جاوے۔ ترمذی میں انس بن مالک سے روایت ہے کہ میں ابن زیاد بدکار کے پاس تھا کہ حسینؓ کا سر کربلا سے لایا گیا سو وہ اونکی ناک میں چھڑی مارتا اور کہتا تھا میں نے اس جیسا حسن نہیں دیکھا۔ انس کہتے ہیں میں نے کہا یہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے زائد مشابہ تھے۔

منت رسول الله م وقال رسول الله م
هما ريحاني من الدنيا رواه البخاري
وفي رواية الترمذي عنه ان رجلا
من اهل العراق سأل ابن عمر رض عن
دم البعوض يصيب الثوب
فقال ابن عمر انظروا الى هذا السائل
عن دم البعوض وقد قتلوا ابن رسول
الله صلى الله عليه وسلم وسمعت رسول الله صلى
الله عليه وسلم يقول ان الحسن و
الحسين هما ريحانتاي من الدنيا وعن
عبد الله بن عباس قال رأيت النبي صلى
الله عليه وسلم فيما يرى النائم ذات يوم
بنصف النهار اشعث اغبر بيده قارورة
فيها دم فقلت بابي انت وامي ما هذا
قال هذا دم الحسين واصحابه لم ازل
التقطه منذ اليوم فاحصي ذلك الوقت
فاجد قتل ذلك الوقت رواه احمد و
البيهقي في دلائل النبوة وعن سلمى
قالت دخلت على ام سلمة وهي تبكي فقلت
ما يبكيك قالت رأيت رسول الله صلى الله عليه
وسلم تعني في المنام وعلى رأسه ولحيته
التراب فقلت ما لك يا رسول الله قال شهدت
قتل الحسين آنفا رواه الترمذي وقال هذا

حالانکہ انہوں نے رسول خدا کے نواسہ کو ناحق قتل کر ڈالا حالانکہ
انشان میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ یہ دونوں
حسنین دنیا میں میرے دو پھول ہیں ترمذی کی روایت میں
عبدالرحمن نے یوں بیان کیا ہے کہ عراق کے ایک شخص نے ابن عمر سے
مچھر کے خون کی بابت جو کپڑے کو پہنچے سوال کیا ابن عمر رضی اللہ
عنہ نے فرمایا اس سائل کو دیکھو کہ مچھر کے خون سے پوچھتا ہے
حالانکہ انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند کو قتل
کر ڈالا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ حسن و
حسین دنیا کے میرے دو پھول ہیں امام احمد اور بیہقی عبداللہ بن عباس سے
روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس
حال میں دیکھا کہ سونے والا دیکھتا ہے ایکدن دوپہر کو رسول
خدا کو خواب میں دیکھا پراگندہ بال و گرد آلودہ آپ کے
ہاتھ میں ایک شیشہ تھا جس میں خون بھرا ہوا تھا میں نے کہا
میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں کیا حال ہے اور یہ خون
کیسا ہے فرمایا حسین اور انکے یاروں کا خون ہے میں
اس وقت سے اس خون کو جمع کرتا رہا ہوں ابن
عباس کہتے ہیں کہ میں نے اسوقت کا حساب کیا تو یہی وقت
حسین کے قتل کا وقت تھا ترمذی میں سلمی سے روایت
ہے کہ میں ام سلمہ کے پاس آئی وہ بیٹھی رو رہی تھیں میں نے کہا
آپکے رونیکا کیا باعث ہے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کو خواب میں دیکھا اور آپکے سر اور داڑھی مبارک پر
خاک تھی جب میں نے اسکا سبب پوچھا تو فرمایا میں قتل حسین
میں ابھی حاضر ہوا تھا۔

ان اغير باسم هذين الغلامين فسمّا
هما حسنًا وحُسَينًا رواه احمد في المسند
عن انس بن مالك قال لم يكن احد
اشبه بالنبي صلى الله عليه وسلم من
الحسن بن علي وقال في الحسين ايضًا
كان اشبههم برسول الله صلى الله
عليه وسلم رواه البخاري عن ابي
سعيد الخدري قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم الحسن والحسين
سيدا شباب اهل الجنة رواه الترمذي
عن عبد الله بن عمر ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال ان الحسن
والحسين هما ريحاناي من الدنيا رواه
الترمذي عن اسامة بن زيد قال
طرقت النبي صلى الله عليه وسلم
ذات ليلة في بعض الحاجة فخرج النبي
صلى الله عليه وسلم وهو مشتمل على
شيء لا ادري ما هو فلما فرغت من
حاجتي قلت ما هذا الذي انت مشتمل
عليه فكشفه فاذا الحسن والحسين
على وركيه فقال هذان ابناي وابنا
ابنتي اللهم اني احبهما فاحبهما واحب
من يحبهما رواه الترمذي عن انس

لڑکوں کا نام پلٹ دوں —
سو آپ نے ان دونوں کا حسن وحسین نام رکھا۔ بخاری میں
انس بن مالک سے روایت ہے کہ حسن بن علی سے زائد اور
کوئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مشابہ نہ تھا
اور حسین کے حق میں بھی انس نے کہا کہ وہ
بھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوروں کی
نسبت زائد مشابہ تھے ترمذی میں ابو سعید خدری
سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ امام حسن وحسین جنت کے جوانوں کے سردار ہیں
ترمذی میں ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسن وحسین دنیا کے میرے
دو پھول ہیں۔ ترمذی میں اسامہ بن زید سے
روایت ہے کہ میں رسول خدا صلعم کے پاس اپنی
کسی حاجت کے واسطے رات کو گیا سو نبی صلے اللہ
علیہ وسلم نکلے اس حال میں کہ اپنی پیٹھ پر کچھ
لپیٹے ہوئے تھے مجھے معلوم نہ تھا کہ وہ کیا چیز
ہے جب میں اپنے کام سے فارغ ہوا تو عرض
کرنے لگا یہ کیا چیز ہے جسے آپ لپیٹے ہوئے ہیں
پس آپ نے اوسے کھولکر دکھایا یکایک حسن وحسین
دونوں آپکے کولوں پر تھے پھر آپنے فرمایا یہ دونوں
میرے بیٹے اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ یا اللہ میں انہیں
دوست رکھتا ہوں تو بھی اونہیں دوست رکھ اور اوسے
جو ان دونوں کو بھی دوست رکھے ترمذی میں انس سے روایت ہے کہ

قال ابن سعد ولما ولد يعني الحسين
اذن رسول الله صلى الله عليه وسلم
في اذنه وقال ابن عباس كان رسول
الله صلى الله عليه وسلم يحبه ويحمله
على عاتقه ويقبل شفتيه وثناياه
قال ودخل عليه يوماً جبرئيل عليه
السلام وهو يقبله فقال اتحبه قال
نعم قال ان امتك ستقتله روى ابن
سعد في الطبقات عن يعلى بن عبيد
عن عبيد الله بن الوليد عن عبد الله بن عبيد
بن عمير قال حج الحسين خمساً وعشرين
حجة ماشيا ونجائبه تقاد معه وذكر ابن
سعد ايضاً ان الحسين جاء يوماً الى
عمر عليه السلام وهو يخطب على منبر
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال له
انزل عن منبر ابي فاخذه عمر واجلسه الى
جنبه وقال هل انبت الشعر على رؤسنا
الا ابوك عن محمد بن علي عن
ابيه علي عليه السلام قال لما ولد
الحسن سميته باسم عمي حمزة ولما
ولد الحسين سميته باسم اخي جعفر
فدعاني رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقال يا ابا تراب ان الله تعالى قد امرني

ابن سعد کہتے ہیں جب حسین رضہ پیدا ہوئے تو رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے اونکے کانوں میں اذان دی ابن عباس کہتے
ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اونہیں دوست رکھتے
تھے اور اپنے کندھے مبارک پر چڑھائے پھرتے تھے اور اونکے
دونوں لبوں اور آگے کے دانتوں کو بوسہ دیتے تھے لو
ایکدن آپکے پاس جبرئیل آئے اور آپ حسین کو پیار کر رہے
تھے کہا کیا آپ انہیں محبوب رکھتے ہیں فرمایا بیشک کہا
آپکی امت انہیں عنقریب قتل کریگی۔ ابن سعد طبقات میں
یعلی بن عبید اور وہ عبید اللہ بن ولید اور وہ عبد اللہ بن
عبید بن عمیر سے روایت کرتے ہیں کہ امام حسین نے ۲۵ حج
پاپیادہ کیئے اور آپ کی سواریاں آپکے آگے چلتی تھیں۔
ابن سعد کہتے ہیں کہ امام حسین رضی اللہ عنہ ایکدن عمر
رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم کے منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے آکر کہنے لگے آپ میرے
باپ کے منبر سے اوتر یئے۔ حضرت عمر نے اونکو پکڑ کے اپنے
پہلو میں بٹھا لیا اور فرمایا ہمارے سر کے بال بھی آپکے
والد کے طفیل سے اوگے ہیں مسند امام احمد میں محمد بن
علی اپنے والد حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے
ہیں کہ جب حسن پیدا ہوئے تو میں نے اونکا نام اپنے
چچا کے نام پر حمزہ رکھا اور جب حسین پیدا ہوئے
تو میں نے اونکا نام اپنے بھائی کے نام پر جعفر رکھا اب
مجھے رسول خدا نے بلا کر فرمایا اے ابو تراب اللہ
تعالے نے مجھے حکم فرمایا ہے۔ کہ میں ان دونوں

حدیث حسن غریب عن علی
بن ابی طالب رضی الله عنه قال
الحسن اشبه برسول الله صلی
الله علیه وسلم ما بین الصدر الی
الرأس والحسین اشبه النبی صلی
الله علیه وسلم ما کان اسفل من
ذلک رواه الترمذی عن یعلی بن
مرة قال قال رسول الله صلی الله
حسین منی وانا من حسین احب
الله من احب حسینا حسین سبط من الاسباط
رواه الترمذی عن بریدة قال
خطبنا رسول الله صلی الله علیه وسلم
فاقبل الحسن والحسین وعلیهما
قمیصان احمران یمشیان ویعثران
فنزل رسول الله صلی الله علیه وسلم
فحملهما ووضعهما بین یدیه ثم قال
صدق الله انما اموالکم واولادکم
فتنة نظرت الی هذین الصبیین
یمشیان ویعثران فلم اصبر حتی
قطعت حدیثی ورفعتهما رواه الترمذی
وابو داود والنسائی عن هانئ
بن هانئ عن علی علیه السلام
قال لما ولد الحسن سمیته حربا

ترمذی میں براء بن عازب سے روایت ہے کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم حسن وحسین کو دیکھکر فرمایا اے اللہ میں انہیں
دوست رکھتا ہوں تو بھی ان دونوں کو دوست رکھ۔
ترمذی میں حضرت علی سے روایت ہے کہ امام حسن سینہ
سے سر تک رسول خدا صلعم سے زیادہ مشابہت رکھتے
تھے اور امام حسین سینہ سے نیچے تک۔
ترمذی میں یعلی بن مرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسین مجھ سے ہے اور میں
حسین سے ہوں۔ جس نے حسین کو دوست رکھا اوسنے
خدا کو دوست رکھا۔ حسین اسباط میں سے ایک سبط
ہے۔ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی میں بریدہ
سے روایت ہے کہ رسول خدا نے ہمیں خطبہ سنایا
اتنے میں حسن وحسین آئے اور وہ دو سرخ کرتے پہنے
ہوئے تھے (ضعف یا صغر سنی کی وجہ سے) چلتے
اور گر پڑتے تھے۔ رسول خدا دیکھکر منبر سے
اوترے۔ اور اونہیں گودی میں لے لیا
اور اپنے آگے بٹھا کر فرمایا۔ اللہ تعالے
نے سچ فرمایا ہے انما اموالکم واولادکم فتنة میں نے
ان دونوں بچوں کو دیکھا وہ چلتے تھے اور گر گر پڑتے
تھے سو مجھے صبر نہ ہو سکا حتی کہ میں نے اپنا
کلام قطع کیا اور ان دونوں کو گودی میں اٹھا لیا
امام احمد ہانی بن ہانی سے اور وہ حضرت علی سے روایت کرتے
ہیں کہ جب حسن پیدا ہوئے تو میں نے اونکا نام حرب رکھا

قال سئل رسول الله صلى الله عليه
وسلم اي اهل بيتك احب اليك قال
الحسن والحسين وكان يقول لفاطمة
ادعي لي ابني فيشمهما ويضمهما اليه
رواه الترمذي وقال هذا حديث
حسن غريب عن حذيفة بن
اليمان قال سألتني امي متى عهدك
تعني بالنبي صلى الله عليه وسلم
فقلت ما لي به عهد منذ كذا وكذا
فنالت مني فقلت لها دعيني
دعيني آتي النبي صلى الله عليه وسلم
فاصلي معه المغرب فاسأله ان
يستغفر لي ولك فاتيت النبي صلى
الله عليه وسلم فصليت معه المغرب
فصلى حتى صلى العشاء ثم انفتل
فتبعته فسمع صوتي فقال من هذا
حذيفة قلت نعم قال ما حاجتك
غفر الله لك ولامك ان هذا ملك
لم ينزل الارض قط قبل هذه الليلة
استاذن ربه ان يسلم علي ويبشرني
بان فاطمة سيدة نساء اهل الجنة
وان الحسن والحسين سيدا شباب
اهل الجنة رواه الترمذي وقال هذا

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا آپکے
اہلبیت میں سے کون شخص زیادہ محبوب ہے فرمایا حسن و
حسین اور آنحضرت فاطمہؓ سے فرماتے تھے کہ میرے اپنے
دونوں بیٹوں کو بلالو پھر آپ انہیں سونگھتے اور اپنی
طرف چمٹاتے تھے۔ ترمذی میں حذیفہؓ سے روایت
ہے کہ مجھ سے میری ماں نے پوچھا تو حضرت کی خدمت
میں کس وقت جایا کرتا ہے میں نے کہا کہ اتنی مدت سے
میرا حاضری کا وقت مقرر نہیں یعنے اکثر غیر حاضر
رہتا ہوں یہ سنکر وہ مجھپر بہت خفا ہوئیں میں نے
کہا اب تو جو کچھ ہوا سو ہوا۔ آج حضرت کے
ساتھ مغرب کی نماز جا پڑھتا ہوں اور حضرت سے
سوال کرتا ہوں کہ وہ میری اور تمہاری لیئے
بخشش کی دعا مانگیں۔ پھر میں آپکے پاس
حاضر ہوا اور مغرب اون کے ساتھ پڑھی پھر
نوافل پڑھتے رہے۔ یہاں تک کہ عشا پڑھکر
لوٹے۔ میں آپ کے پیچھے ہولیا میری آواز
سنکر فرمایا۔ کون کیا حذیفہ ہے۔ میں نے کہا جی
ہاں فرمایا تمہارا کیا مطلب ہے اللہ تمکو اور
تمہاری والدہ کو بخشے پھر فرمایا یہ ایک فرشتہ تھا جو اس
رات سے پہلے کبھی زمین پر نہ آیا تھا اوسنے اپنے رب سے
اجازت مانگی کہ مجھے آکر سلام کرے اور اس امر کی
بشارت دے کہ فاطمہ جنت کی عورتوں کی سردار
اور حسن وحسین جوان جنتیوں کے سردار ہیں

الا القليل فماتت بعد ايام عن محمد بن علي بن حسين عن علي بن ابي طالب رضي الله عنه قال عق رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الحسين بشاة وقال يا فاطمة احلقي راسه وتصدقي بزنة شعره فضة فوزنا فكان وزنه درهما او بعض درهم رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن غريب واسناده ليس بمتصل لان محمد بن علي بن حسين لم يدرك علي بن ابي طالب عن عبد الله بن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم عق عن الحسن والحسين كبشا كبشا رواه ابو داود وعند النسائي كبشين كبشين عن ابي رافع قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذن في اذن الحسن بن علي حين ولدته فاطمة بالصلوة رواه الترمذي وابو داود وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح عن يعلي قال ان حسنا وحسينا استبقا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فضمهما اليه وقال ان الولد مبخلة

چنانچہ اسکے چند روز بعد آپ کا انتقال ہو گیا۔

ترمذی میں امام باقر بن امام زین العابدین بن امام شہید حسین رض سے روایت ہے کہ حضرت علی فرماتے ہیں کہ آنحضرت نے حسن کی طرف سے ایک بکری کا عقیقہ کیا اور فرمایا اے فاطمہ اسکا سر مونڈو اور بالوں کے وزن کے برابر چاندی تولکر اسے خیرات کردو۔ ہم نے بالوں کو تولا تو اوس کا وزن ایک درہم یا درہم سے کچھ کم اوترا۔ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے اور اس کی اسناد متصل نہیں ہے کیونکہ محمد بن علی بن حسین نے حضرت علی کو نہیں پایا۔

ابوداؤد میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حسن وحسین کی طرف سے ایک ایک دنبہ عقیقہ میں ذبح کیا اور نسائی کی روایت میں دو دو دنبے آئے ہیں۔

ترمذی میں ابورافع سے روایت ہے کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جس وقت حضرت فاطمہ کے ہاں حسن پیدا ہوئے تو آپ نے اون کے کان میں نماز جیسے اذان دی۔

امام احمد یعلی سے روایت کرتے ہیں کہ حسن وحسین دوڑتے ہوئے رسول خدا کے پاس آئے آپ نے اون دونوں کو اپنے بدن سے چپٹا لیا اور فرمایا کہ اولاد بخیلی۔ اور نامردی کا

فقال رسول الله صلعم اروني ابني ما سميتموه قلت حربا فقال لا بل هو حسن فلما ولد الحسين سميته حربا فقال لا بل هو حسين فلما ولد هارون عليه السلام شبر و شبير و في رواية لما ولد الثالث سميته حربا فقال رسول الله صلى الله عليه و سلم بل هو محسن مثل شبر رواه احمد عن سفينة مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان رسول الله صلى الله عليه وسلم الخلافة بعدي ثلثون سنة ثم تصير ملكا فقال سفينة و اسمه مهران نظرت فاذا خلافة ابي بكر سنتان وخلافة عمر عشر سنين وخلافة عثمان اثنى عشر سنة و خلافة علي خمس سنين و باقي الشهور تمام الثلاثين فكان فعل الحسن نظر للامة رواه احمد في الفضائل قال ابن سعد في الطبقات راى الحسن في المنام مكتوبا بين عينيه قل هو الله احد فاستبشر اهل بيته بذلك فبلغ سعيد بن المسيب فقال ان صدقت رؤياه فما بقي من اجله

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے میرے بیٹے دکھاؤ تم نے اوسکا کیا نام رکھا ہے میں نے عرض کیا حرب فرمایا نہیں بلکہ وہ حسن ہے۔ پھر جب حسین پیدا ہوئے تو بھی میں نے اون کا نام حرب رکھا۔ آپ نے فرمایا حسین نام رکھو ہارون علیہ السلام کے فرزندوں کے نام کے موافق شبر اور شبیر تھا اور ایک روایت میں ہے کہ جب تیسرا لڑکا پیدا ہوا تو بھی میں نے اوسکا نام حرب رکھا۔ رسول خدا نے فرمایا نہیں بلکہ محسن نام رکھو جیسے مشبر امام احمد فضائل میں سفینہ رسول خدا کے غلام آزاد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا فرماتے تھے میرے پیچھے تیس برس تک خلافت رہے گی پھر بادشاہت ہو جاوے گی سفینہ کہتے ہیں (جنکا نام مہران ہے) میں نے غور کیا تو ابو بکر کی خلافت پورے دو برس رہی اور عمر رض کی خلافت دس برس اور عثمان رض کی خلافت بارہ برس اور حضرت علی کی خلافت پانچ برس اور کچھ مہینے جو تیس برس کو پورے کرنے والے تھے۔ پس امام حسن کا فعل امت کی حمایت اور شفقت کی نظر پر تھا۔ ابن سعد طبقات میں کہتے ہیں کہ امام حسن نے خواب میں دیکھا کہ اون کی دونوں آنکھوں کے درمیان قل ہو اللہ احد لکھی ہوئی ہے۔ اہل بیت نے اس خواب کو سنکر خوشیاں منائیں۔ مگر جب سعید بن المسیب کو خبر پہونچی تو اونہوں نے فرمایا اگر حسن کا خواب سچا ہے تو اونکی وفات میں تھوڑی ہی مدت باقی رہی ہے

رسول الله صلى الله عليه وسلم و
قال ابن سعد كان الحسن يخضب
بالحناء والكتم

مناقب

ام الحسن سيدة نساء العالمين
فاطمة الزهراء ابنة رسول الله
صلى الله عليه وسلم وبضعته عليه
الصلوة والسلام عن المسور بن
مخرمة ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال فاطمة بضعة مني فمن اغضبها فقد
اغضبني عن عائشة قالت دعى
النبي صلى الله عليه وسلم فاطمة
ابنته في شكواه التي قبض فيها فسارّها
بشيء فبكت ثم دعاها فسارّها فضحكت
قالت فسألتها عن ذلك فقالت سارّني
النبي صلى الله عليه وسلم فاخبرني
انه يقبض في وجعه الذي توفي فيه
فبكيت ثم سارّني فاخبرني اني اول
اهل بيته اتبعه فضحكت رواهما البخاري
عن المسور بن مخرمة قال سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول وهو على المنبر ان بني هشام
بن المغيرة استاذنوني ان ينكحوا
ابنتهم علي بن ابي طالب فلا آذن

یہ دونوں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادی
ہیں۔ ابن سعد کہتے ہیں کہ حسنؓ مہندی اور کتم کا خضاب
کیا کرتے تھے۔

جناب ام حسن۔ تمام جہان کی عورتوں کی سردار حضرت فاطمہ زہرا رسول خدا صلعم کی صاحبزادی رضی اللہ عنہا کے مناقب

مسور بن مخرمہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا فاطمہ میرے جسم کا ایک جز ہے جس نے اوسے
غصہ میں ڈالا اوسنے مجھے غصہ میں ڈالا۔ بخاری مسلم میں
حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی فاطمہ کو اپنی اوس بیماری میں
بلایا جس میں آپ کا انتقال ہوا پھر اونکے کان میں چپکے سے
کوئی بات کہی اور وہ رونے لگیں پھر اونہیں بلایا اور چپکے سے
ایک اور بات کہی جس سے وہ ہنسنے لگیں۔ عائشہ فرماتی ہیں کہ
میں نے فاطمہ سے اس بات کو پوچھا تو اونہوں نے جواب دیا کہ پہلے
مجھسے جو رسول خدا نے سرگوشی کی تھی تو مجھے خبر دی تھی کہ
جس مرض میں آپکا انتقال ہوا وہ اوسی مرض میں فوت ہونگے
یہ سنکر میں روئی پھر مجھسے سرگوشی کرکے خبر دی کہ اہلبیت میں سب سے
پہلے میں ہی آپ سے ملونگی یہ سنکر میں ہنس دی۔ بخاری میں
مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول خدا کو منبر پر
کہتے ہوئے فرماتے سنا کہ بنی ہشام بن مغیرہ نے مجھسے اس
میں اجازت مانگی کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح علی بن ابیطالب
کے ساتھ کریں سو میں تو کبھی اجازت نہ دوں گا۔

المحبة رواه احمد عن عكرمة	سبب ہے۔
عن ابن عباس قال كان عمر بن	عکرمہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ عمر
الخطاب رضي الله عنه يحب الحسن	بن الخطاب رضی اللہ عنہ حسن وحسین کو از حد
والحسين ويقدمهما على ولده ولقد	رکھتے تھے اور اپنے فرزند پر اونہیں مقدم جانتے
قسم يوما فاعطى الحسن والحسين	ایک دن آپ نے کچھ مال تقسیم کیا اور حسن وحسین میں ہرایک کو دس
لكل واحد منهم عشرة آلاف درهم	[illegible] اور اپنے بیٹے عبداللہ کو صرف ہزار
واعطى ولده عبد الله الف درهم	درہم دئے او نکے فرزند عبداللہ اونسے ہیٹا اخفا
فعاتبه ولده وقال علمت سابقتي	ہوئے اور خفا ہوکر کہنے لگے میرے اسلام میں پیشقدمی
في الاسلام وهجرتي وانت تفضل	اور ہجرت میں تقدم آپکو معلوم ہے اور آپ مجھپر
على هذين الغلامين فقال ويحك	ان دونوں لڑکوں کو فضیلت دینی جائز رکھتے ہیں فرمایا
يا عبد الله ايتني بجد مثل جدهما	اے عبداللہ مجھے ایسا بتا جو تیرا نانا اون دونوں کے
واب مثل ابيهما وام مثل امهما وجدة	نانا اون جیسا ثابت کرا دے اپنا باپ اون دونوں کے
مثل جدتهما وخال مثل خالهما و	باپ جیسا اور اپنی ما اون کی ماجیسی اور اپنی نانی
خالة مثل خالتهما وعم مثل عمهما	اونکی نانی جیسی اپنا ماموں اونکے ماموں کی مانند اپنی
وعمة مثل عمتهما جدهما رسول	خالا اونکی خالا کی مثل اپنے چچا کو اونکے چچا جیسا اپنی
الله وابوهما علي وامهما فاطمة وجدتهما	پھوپھی کو اونکی پھوپھی جیسی لا۔ پھر اونکی برابری
خديجة وخالهما ابراهيم ابن	کیجیو اونکے نانا رسول خدا اونکا باپ علی اون کی ما
رسول الله وخالتهما زينب ورقية	فاطمہ اونکی نانی خدیجہ اون کے ماموں ابراہیم رسول
وام كلثوم وعمهما جعفر ابن ابي	خدا کے بیٹے اونکی خالہ زینب اور رقیہ اور ام کلثوم
طالب وعمتهما ام هانی بنت ابی طالب	اون کے چچا جعفر بن ابی طالب۔ اون کی پھوپھی
وذكر ابن سعد في الطبقات وقال	ام ہانی بنت ابی طالب ہیں۔ ابن سعد کہتے ہیں کہ
كان ابن عباس يمسك بركاب الحسن	ابن عباس حسن وحسین کی رکاب پکڑ لیتے تھے
والحسين حتى يركبا ويقول هما ابنا	یہاں تک کہ وہ سوار ہوتے اور فرماتے تھے

ثم لا اذن ثم لا اذن ثم لا اذن الا ان یرید ابن ابی طالب ان یطلق ابنتی وینکح ابنتھم فانما ھی بضعۃ منی یریبنی ما ارابھا ویؤذینی ما اذاھا رواہ البخاری عن علی رضی اللہ عنہ ان فاطمۃ شکت ما تلقی من اثر الرحی فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم سبی فانطلقت فلم تجدہ فوجدت عائشۃ فاخبرتھا فلما جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبرتہ عائشۃ بمجیء فاطمۃ فجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم الینا وقد اخذنا مضاجعنا فذھبت لاقوم فقال علی مکانکما فقعد بیننا حتی وجدت برد قدمیہ علی صدری فقال الا اعلمکما خیرا مما سألتمانی اذا اخذتما مضاجعکما تکبرا اربعا وثلاثین وتسبحا ثلاثا وثلاثین وتحمدا ثلاثا وثلاثین فھو خیر لکما من خادم رواہ البخاری عن ام سلمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فاطمۃ عام الفتح فناجی فبکت ثم حدثھا فضحکت فلما توفی رسول اللہ صلی اللہ

کبھی اجازت نہ دوں گا پھر نہ اذن دوں گا چار مرتبہ اسی کو تاکید افرمایا ہاں اگر علی بن ابی طالب منظور ہو تو میری بیٹی کو طلاق دیدے اور انکی بیٹی سے نکاح کرلے کیونکہ فاطمہ میرے بدن کا جز ہے جو اوسکو قلق میں ڈالتا ہے وہ مجھے قلق میں ڈالتا ہے اور جو اسے ایذا دیتا ہے وہ مجھے ایذا دیتا ہے۔ بخاری میں حضرت علی سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ چکی کی مشقت سے شکایت کرنی ہوئیں لیں رسول خدا صلعم کے پاس کہیں سے بردے آئے تو حضرت فاطمہ آنحضرت کے پاس گئیں اور آپکو نہ پایا۔ حضرت عائشہ سے ملاقات کرکے اونہیں اس امر کی خبر دی رکہیئے کہا جب حضرت تشریف لائیں تو میری طرف سے عرض کرنا لونڈی یا بردہ لینے آئی تھی) سو جب رسول خدا گھر میں تشریف لائے تو عائشہ رض نے آپکو فاطمہ رض کی آنیکی اطلاع دی سو نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور ہم اپنے بچھونوں میں بیٹھ چکے تھے میں حضرت کو دیکھکر اٹھنے لگا فرمایا تم دونوں اپنی جگہ بیٹھے رہو اور آپ ہمارے بیچ میں آبیٹھے حتی کہ آپکے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینہ میں پائی سو حضرت نے فرمایا میں تمکو ایک ایسی چیز سے بہتر جو تم نے مانگی ہے نہ سکھا دوں جب تم اپنے بچھونوں پر آکر لیٹو تو ۳۴ دفعہ اللہ اکبر اور ۳۳ دفعہ سبحان اللہ اور ۳۳ دفعہ الحمد سکھا کر دیئے تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے۔ ترمذی میں ام سلمہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عام فتح کے دن حضرت فاطمہ کو بلایا اور تھوڑی دیر سرگوشی کرتے رہے پس حضرت فاطمہ رونے لگیں پھر اون سے کچھ اور بات کہی وہ ہنسنے لگیں حضرت عائشہ فرماتی ہیں جب رسول خدا فوت ہو گئے

زوج النبی صلعم ان فاطمة ارسلت الی ابی بکر
تسأله میراثها من النبی صلعم مما افاء الله علی
رسول الله صلعم تطلب صدقة النبی م التی فی
المدینة وفدك وما بقی من خمس خیبر فقال ابو بکر
ان رسول الله صلعم قال لا نورث ما ترکنا صدقة
انما یاکل آل محمد من هذا المال یعنی مال الله
لیس لهم ان یزیدوا علی الماکل فانی والله لا اغیر
شیئا من صدقات رسول الله صلعم التی کانت
علیها فی عهد النبی صلعم ولاعملن فیها بما عمل فیها
رسول الله صلعم فتشهد علی ثم قال انا قد عرفنا
یا ابا بکر فضیلتك وذکر قرابتهم من رسول الله م
وحقهم فتکلم ابو بکر فقال والذی نفسی بیده
القرابة رسول الله صلعم احب الی ان اصل من
قرابتی عن عبد الله بن عمر عن ابی بکر الصدیق
رض قال ارقبوا محمدا فی اهل بیته رواه البخاری
عن سعد بن ابی وقاص قال لما نزلت هذه
الآیة ندع ابناءنا وابناءکم دعا رسول الله م علیا
وفاطمة وحسنا وحسینا فقال اللهم هؤلاء اهل بیتی
رواه مسلم عن البراء بن عازب رض قال لما
توفی ابراهیم قال رسول الله صلعم ان له مرضعا
فی الجنة رواه البخاری عن عائشة قالت خرج
النبی م غداة وعلیه مرط مرحل من شعر اسود
فجاء الحسن بن علی فادخله ثم جاءت فاطمة

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلبیت اور قرابت کے فضائل

بخاری میں ہے ام المومنین حضرت عائشہ رضہ جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
ہے کہ فاطمہ نے ابوبکر رضہ کے پاس کسی شخص کو بھیجا وہ اونسے اپنے باپ کی میراث مانگتی تہیں
جو رسول خدا صلعم پر اللہ تعالی نے بدون جہاد ارزانی فرمایا تہا اور جو آپکی خیرات
مدینہ اور فدک اور خیبر کے خمس سے باقی رہی تہی اوس میں سے ورثہ مانگتی تہیں
حضرت ابوبکر رضہ نے فرمایا کہ رسول خدا فرما گئے ہیں کہ ہمارا کوئی وارث نہ ہوگا جو ہم نے
اپنے پیچھے چھوڑا ہے صدقہ ہے تمام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیاں اس مال سے یعنے اللہ
کے مال میں سے کہا ینگی اونہیں کہانے سوا اور کچھ زیادہ نہ ملیگا میں خدا کی قسم کہا کر کہتا
ہوں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے آپکے زمانہ میں جس طرح تہے اون میں ذرہ
بہی تغیر و تبدل نکرونگا اور اون میں جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تصرف
کرتے تہے ویسی ہی میں بہی کرونگا اسکے بعد حضرت علی نے خطبہ پڑھکر فرمایا اے ابوبکر رضہ
ہم آپکی فضیلت اچھی طرح پہچانتے ہیں پہر اسکے بعد اپنی قرابت جو رسول خدا سے
تہی اور اپنے حق کا ذکر کیا پہر ابوبکر نے کلام کیا اور فرمایا اوس ذات کی قسم جسکے
قبضہ میں میری جان ہے مجہے اپنے قرابتیوں کے صلہ رحمی سے رسول خدا صلعم
کے قرابتی بہت محبوب ہیں۔ بخاری میں عبد اللہ بن عمر حضرت صدیق اکبر سے روایت کرتے
ہیں کہ اونہوں نے فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا احترام اور بزرگی اونکی اہلبیت کے حق میں نگاہ رکھو
مسلم میں سعد بن ابی وقاص سے مروی ہے کہ جب آیت ندع ابناءنا وابناءکم
اوتری تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علی اور فاطمہ اور حسن وحسین کو بلا کر فرمایا خداوندا
یہ میری اہلبیت ہے بخاری میں براء بن عازب رضہ سے روایت ہے کہ جب ابراہیم رسول خدا کے
صاحبزادے فوت ہو گئے تو حضرت نے فرمایا اونکے لیے دودھ پلانیوالی جنت میں
ہے مسلم میں عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ ایکدن صبح کے وقت رسول
خدا باہر نکلے اور آپ پر ایک نقش دار کملی سیاہ بالوں کی تہی سو حسن
بن علی آئے آپنے اونہیں اوسکے اندر کر لیا پہر فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں

وعترتي واهل بيتي ولن يتفرقا حتى يردا
على الحوض فانظروا كيف تخلفوني فيهما رواه
الترمذي عن جميع بن عمير قال دخلت مع
عمتي على عائشة فسألت اي الناس كان احب
الى رسول الله صلعم قالت فاطمة فقيل من الرجال قالت زوجها
رواه الترمذي والحسن والحسين انا حرب
لمن حاربهم وسلم لمن سالمهم عن عائشة قالت
ما شبع آل محمد من خبز الشعير . . . .
. . . . . . رواه البخاري و
مسلم عن اسامة قال كنت جالسا اذ جاء علي والعباس
يستأذنان فقالا يا اسامة استأذن لنا على رسول الله صلعم
فقلت يا رسول الله صلعم علي والعباس يستأذنان
فقال تدري ما جاء بهما فقلت لا قال لكني ادري
ائذن لهما فدخلا فقالا يا رسول الله جئناك نسألك
اي اهلك احب اليك قال فاطمة بنت محمد فقالا
ما جئناك نسألك عن اهلك قال احب اهلي الي
من قد انعم الله عليه وانعمت عليه اسامة بن زيد قالا ثم
من قال ثم علي بن ابي طالب فقال يا رسول
الله جعلت عمك آخرهم قال ان عليا سبقك
بالهجرة رواه الترمذي عن ابن عباس قال قال
رسول الله صلعم احبوا الله لما يغذوكم من نعمه
واحبوني بحب الله واحبوا اهل بيتي بحبي رواه
الترمذي عن ابي ذر انه قال وهو آخذ بباب

دوسری میری عترت اور اہلبیت یہ دونوں جدا نہ ہونگے یہانتک کہ میرے پاس
حوض پر آئیں پھر دیکھو میرے پیچھے ان دونوں سے کیسا برتاؤ کرتے ہو ترمذی میں
جمیع بن عمیر سے روایت ہے کہ میں اپنی پھوپی ساتھ حضرت عائشہ کے پاس آکر پوچھا
کہ تمام لوگوں میں رسول خدا کو زیادہ محبوب کون تھا فرمایا فاطمہ لوگوں نے کہا
مردوں میں سے فرمایا اونکے خاوند علی رضی اللہ عنہ زید بن ارقم کہتے ہیں کہ رسول
خدا صلعم نے علی اور فاطمہ اور حسن و حسین کے حق میں فرمایا جو تم سے لڑے میں
لڑونگا اور جو تم سے صلح کرے میں اوس سے صلح کرونگا بخاری مسلم میں حضرت
عائشہ سے روایت ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کبھی دو روز برابر جو کی روٹی
سے سیر نہ ہوئے یہانتک کہ رسول خدا فوت ہوگئے ترمذی میں اسامہ بن زید سے
روایت ہے کہ میں بیٹھا تھا جو علی اور عباس تشریف لائے اور اجازت مانگی اور
اون دونوں نے کہا اے اسامہ ہمارے لیے رسول خدا صلعم کے پاس جانے کی اجازت
مانگ میں نے کہا اے رسول خدا علی اور عباس آپکے پاس آنا چاہتے ہیں فرمایا
تجھے معلوم ہے کہ اونکو آنیکا کیا باعث ہے میں نے عرض کیا نہیں فرمایا ہاں
مجھے معلوم ہے اون دونوں کو آنیکی پروانگی دی پس وہ دونوں آئے اور عرض
کیا اے رسول خدا ہم آپکے پاس اسواسطے آئے ہیں کہ آپ سے دریافت کریں آپکی
اہل بیت سے آپکو کون شخص پیارا زیادہ ہے فرمایا فاطمہ محمد صلعم کی بیٹی اونہوں
نے عرض کیا ہمارا سوال آپکی اولاد میں سے نہیں ہے فرمایا گھر والوں میں سے مجھے
سب سے زیادہ وہ شخص پیارا ہے جسپر اللہ اور میں نے انعام کیا وہ اسامہ بن زید
ہے اونہوں نے کہا پھر کون فرمایا علی بن ابی طالب عباس بولے اے رسول خدا
اپنے چچا کو آپنے سب سے پیچھے کیا فرمایا علی تم سے ہجرت میں سبقت لے گئے ترمذی
میں ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا اللہ کو دوست رکھو
کیونکہ وہ ہر قسم کی تمہیں اپنی نعمت دیتا ہے اور اللہ کی محبت کیوجہ سے مجھے دوست رکھو اور
میری محبت کے سبب سے میرے اہلبیت کو دوست رکھو امام ترمذی نے ابوذر سے روایت کی کہ ابوذر نے کعبہ کا

الكعبة سمعت النبي صلعم يقول الا ان مثل اهل
بيتي فيكم مثل سفينة نوح من ركبها نجا ومن
تخلف عنها هلك رواه احمد عن حذيفة قال
قلت لامي دعيني اتي النبي صلعم فاصلي معه المغرب
واسأله ان يستغفر لي ولك فاتيت النبي
صلعم فصليت معه المغرب فصلى حتى صلى العشاء
ثم انفتل فتبعته فسمع صوتي فقال من هذا
حذيفة قلت نعم قال ما حاجتك غفر الله لك
ولامك ان هذا ملك لم ينزل الارض قط قبل
هذه الليلة استأذن ربه ان يسلم علي ويبشرني
بان فاطمة سيدة نساء اهل الجنة وان الحسن
والحسين سيدا شباب اهل الجنة رواه الترمذي
وقال هذا حديث غريب عن علي ان رسول الله
اخذ بيد الحسن والحسين فقال من احبني و
احب هذين واباهما وامهما كان معي في درجتي
يوم القيمة رواه احمد في ذكر ام المومنين ام عبد الله
عائشة الصديقة بنت امير المومنين ابو بكر الصديق
عبد الله بن ابي قحافة عثمان عليها الصلوة و
السلام عن عائشة ام المومنين ان نساء رسول
الله صلعم كن حزبين فحزب فيه عائشة وحفصة
وصفية وسودة والحزب الآخر ام سلمة و
سائر نساء النبي صلعم وكان المسلمون قد علموا
حب رسول الله صلعم عائشة فاذا كانت عند هم هدية

اور وہ ازواج کو پکڑے ہوئے تھے کہا کہ سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے
تھے اے لوگو آگاہ ہو میرے اہل بیت کی مثال تم میں نوح کی کشتی
جیسی ہے جو اس پر سوار ہوا اس نے نجات پائی اور جو اس سے پیچھے رہا
تباہ ہلاک ہوا روایت کی احمد نے حذیفہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنی ماں سے
کہا مجھے اجازت دو کہ میں رسول خدا کے پاس جاؤں اور ان کے ساتھ مغرب
کی نماز پڑھوں اور ان سے کہوں کہ میرے اور تمہارے لیے بخشش کی دعا مانگیں پس میں نبی صلعم
کے پاس آیا اور آپ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی رسول خدا عشا تک نماز پڑھتے رہے
پھر جب عشا پڑھ چکے پھرے پس میں آپ کے پیچھے چلا آپ نے میری آواز
سنی فرمایا کون ہے میں نے کہا حذیفہ فرمایا تیری کیا حاجت ہے
خدا تجھے اور تیری ماں کو بخشے یہ فرشتہ اس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اترا آج
اس نے اپنے رب سے اذن چاہا کہ مجھے سلام کرے اور اس بات کی بشارت
دی کہ فاطمہ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں اور حسن حسین جوانان جنت کے
دو سردار ہیں۔ ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے۔ امام
احمد حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلعم نے حسن حسین کا
ہاتھ پکڑ کر فرمایا جو مجھے دوست رکھے اور ان دونوں کو اور ان کے
ماں باپ کو محبوب رکھے وہ میرے ساتھ قیامت کے دن میرے درجہ میں ہوگا
ام المومنین ام عبد اللہ حضرت عائشہ صدیقہ بنت امیر المومنین ابو بکر
صدیق عبد اللہ بن ابی قحافہ عثمان رضی اللہ عنہا کے مناقب
بخاری مسلم میں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول خدا صلعم کی
بیبیوں کے دو گروہ تھے ایک میں حضرت عائشہ اور حفصہ اور صفیہ اور
سودہ تھیں دوسرے گروہ میں ام سلمہ اور باقی سب بیبیاں تھیں اور
مسلمانوں کو معلوم تھا کہ رسول خدا سب سے زیادہ عائشہ سے محبت
رکھتے ہیں سو جب ان کے پاس کوئی ہدیہ اور تحفہ ہوتا

اولیاھا عن هشام عن ابیه ان رسول الله صلعم
لما کان فی مرضه جعل یدور فی نساءه
یقول این انا غدا این انا غدا احرصا علی بیت
عائشة قالت فلما کان یومی سکن عن هشام
بن عروة عن ابیه قال کان الناس یتحرون
بهدایاهم یوم عائشة قالت عائشة فاجتمع صواحبی
الی ام سلمة فقلن یا ام سلمة والله ان الناس
یتحرون بهدایاهم یوم عائشة وانا نرید الخیر کما تریده
عائشة فمری رسول الله صلعم ان یامر الناس ان
یهدوا الیه حیثما کان او حیثما دار قالت فذکرت
ذلک ام سلمة للنبی صلعم قالت فاعرض عنی
فلما عاد الی ذکرت له فاعرض عنی فلما کان فی
الثالثة ذکرت له فقال یا ام سلمة لا تؤذینی
فی عائشة فانه والله ما نزل علی الوحی وانا
فی لحاف امرأة منکن غیرها روی البخاری
ومسلم عن عائشة ان سودة لما کبرت قالت یا رسول
الله قد جعلت یومی منک لعائشة فکان رسول الله صلعم
یقسم لعائشة یومین یومها ویوم سودة
قبض عن تسع نسوة وکان یقسم منهن لثمان
رواه البخاری عن عائشة ان رسول الله صلعم
کان یسأل فی مرضه الذی مات فیه این انا
غدا این انا غدا یرید یوم عائشة فاذن له
ازواجه یکون حیث شاء فکان فی بیت عائشة
حتی مات عندها رواه البخاری وعنها قالت کان

یا عائشہ بخاری میں ہشام سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے
ہیں کہ رسول خدا اپنی بیماری کیحالت میں اپنی بیبیوں میں پھرتے اور فرماتے
تھے میں کل کہاں ہونگا میں کل کہاں ہونگا۔ (اس کہنے سے) آپکی
خواہش حضرت عائشہ کے گھر رہنے کی تھی حضرت عائشہ فرماتی ہیں جب میری باری
کا دن ہوا تو میری ہی گھر میں آپکا انتقال ہوا یا آپ اس عدا کہنے سے
خاموش رہے۔ بخاری میں ہشام بن عروہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ لوگ
اپنے تحفے اور ہدیے عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کے دن بھیجنے کا قصد کرتے تھے عائشہ
فرماتی ہیں کہ میری سوکنیں ام سلمہ کے پاس جمع ہو کر کہنے لگیں اے ام سلمہ بخدا لوگ
عائشہ کی باری کے دن تحفے اور ہدیے بھیجا کرتے ہیں جیسے حضرت عائشہ بھلائی چاہتی ہیں
ہم بھی بھلائی کا ارادہ کرتی ہیں سو آپ رسول خدا سے عرض کرو کہ لوگوں کو اسبات کا حکم
کریں کہ جہاں کہیں (رسول خدا) ہوں وہیں تحفے بھیجیں عائشہ فرماتی ہیں یہ بات
ام سلمہ نے نبی صلعم سے ذکر کی ام سلمہ کہتی ہیں کہ رسول خدا نے اسبات کو سنکر مجھ سے
مونھ پھیر لیا پھر جب میں پاس آئی تو پھر اسکا پھر ذکر کیا آپنے مجھ سے مونھ پھیرا
پھر جب تیسری دفعہ میں اسکا ذکر کیا تو فرمایا اے ام سلمہ تو عائشہ کے حق میں مجھے تکلیف نہ دے
خدا کی قسم جب تم میں سے کسی عورت کے لحاف میں ہوتا ہوں تو بجز عائشہ اور کے
پاس مجھ پر وحی نازل نہیں ہوتی بخاری مسلم میں عائشہ سے روایت ہے کہ جب
سودہ بوڑھی ہوئیں تو کہا یا رسول خدا میں نے اپنی نوبت عائشہ کو ہبہ کر دی حضرت صلعم
ان کی دو نوبت کرتے تھے ایک انکی اور ایک سودہ کی باری کا اور ایکدن حضرت کا بخاری مسلم میں ابن
عباس سے روایت ہے کہ رسول خدا صلعم نو بیبیاں چھوڑ کر وفات کر گئے اور انمیں آٹھ کی نوبت
تقسیم کرتے تھے بخاری میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ جس بیماری میں رسول خدا نے انتقال
فرمایا اس میں آپ لوگوں سے پوچھتے تھے کہ میں کل کہاں ہونگا کل کہاں ہونگا اس سے مراد
عائشہ کی نوبت تھی پس تمام بیبیوں نے آپکو اجازت دیدی کہ جہاں چاہیں رہیں پس آپ حضرت عائشہ
ہی کے گھر میں رہے یہانتک کہ وہیں وفات پائی بخاری مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے

عسلا فتواصیت انا وحفصة ان اینتا دخل

علیها فلتقل انی اجد منك ریح مغافیر اکلت

مغافیر فدخل علی احدهما فقالت له ذلك فقال

لا باس شربت عسلا عند زینب بنت جحش

فلن اعود له وقد حلفت ان لا تخبری بذالك

احد یبتغی مرضات ازواجه فنزلت یا ایها النبی

لم تحرم ما احل الله لك تبتغی مرضات ازواجك

رواه البخاری والمسلم قال بعض العلماء روی

ان رسول الله صلعم خلا بماریة فی یوم عائشة

وعلمت بذلك حفصة فقال لها اکتمی علی و

قد حرمت ماریة علی نفسی وابشرك ان

ابابکر وعمر یملکان بعدی امر امتی فاخبرت به

عائشة وکانتا متصادقین وقیل خلا بها

یوم حفصة فارضاها بذلك واستکتمها

فلم تکتم طلاقها واعتزل نساءها ومکث تسعا

وعشرین لیلة فی بیت ماریة فنزل جبرئیل

علیه السلام وقال راجعها فانها صوامة

قوامة وانها من نساءك فی الجنة عن ابن

عباس انه کان ینادی فی السوق ان قوله

تعالی انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت

نزلت فی نساء النبی صلعم رواه ابن ابی حاتم عن

عائشة انها قالت یا رسول الله ما الشیء الذی

لا یحل منعه قال الماء والملح والنار قالت

سو میں نے اور حفصہ نے اسبات کو ٹھرایا اور متفق ہوئے کہ ہم میں سے

جسکے پاس رسول خدا تشریف لاویں تو وہ یوں کہے کہ مجھے آپکے منہ سے بو مغافیر کی آتی ہے

(جنگلی سرو گوند کا نام مغافیر ہے) چنانچہ ان دونوں میں سے ایک کے

پاس رسول خدا تشریف لیگئے اور اوس نے آپ سے وہی کہا حضرت نے فرمایا کچھ

مضائقہ نہیں میں نے تو زینب کے پاس شہد پیا سو اب کبھی نہ پیونگا میں نے

اوسکے پینے کی قسم کہائی ہے تو اسکی کسی اور کو خبر نہ کیجو اس سے آپ بیبیوں کی

رضامندی طلب کرتے تھے اوس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ یا ایها النبی لم تحرم

ما احل الله لك تبتغی مرضات ازواجك بعض علما فرماتے ہیں رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ کی باری کے دن ماریہ سے خلوت کی اور حفصہ کو کسی طرح

معلوم ہوگیا حضرت نے حفصہ سے فرمایا تم اس امر کو مخفی رکھو اور میں نے اپنے نفس پر

ماریہ کو حرام کر لیا اور تجھے خوشی سناتا ہوں کہ ابوبکر اور عمر میرے پیچھے میری امت پر

حکومت کرینگے یعنے میرے بعد خلافت اونہیں پہونچیگی سو حفصہ نے اسکی عائشہ کو خبر

دی اور دونوں باہم موافق تہیں۔ بعض علما کہتے ہیں کہ حضرت نے

حفصہ کی باری کے دن ماریہ سے خلوت کی اور حفصہ کو اسکے سبب سے راضی کیا اور اس

کے چھپانے کے طالب ہوئے سو حفصہ نے بات چھپائی نہیں حضرت نے اپنی بیبیوں سے کنارہ کش

ہو کر انتیس راتیں ماریہ کے گہر میں رہے پہر جبرئیل علیہ السلام آئے اور فرمانے لگے

آپ اپنی بیبیوں سے مراجعت کیجئے کیونکہ وہ روزہ رکھنے والیاں اور شب کو قیام

کرنیوالی ہیں اور وہ جنت میں آپکی بیبیاں ہیں۔ ابن حاتم کہتے ہیں کہ ابن عباس

بازاروں میں پکار پکار کہتے تھے کہ آیہ انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت

حضرت کی بیبیوں کے باب میں اوتری ہے۔ ابن ماجہ میں حضرت

عائشہ سے روایت ہے کہ اونہوں نے حضرت سے پوچھا کہ جس چیز کا منع کرنا

جائز نہیں یعنے اگر کوئی مانگے تو اوسکا نہ دینا روا نہیں وہ کیا ہے

فرمایا وہ تین چیزیں ہیں۔ پانی۔ نمک۔ آگ۔

عائشة بنت ابی بکر و ام سلیم وانهما لمشمرتان ارى خدم سوقهما تنقزان القرب وقال غيره تنقلان القرب على متونهما ثم تفرغانه في افواه القوم ثم ترجعان فتملآنها ثم تجيئان فتفرغانه في افواه القوم رواه البخاری عن عائشة قال استاذن رهط من اليهود على النبی صلعم فقالوا السام عليكم فقلت بل عليكم السام واللعنة فقال يا عائشة ان الله رفيق يحب الرفق في الامر كله قلت اولم تسمع ما قالوا قال قد قلت عليكم رواه البخاری والمسلم عن البراء قال دخلت مع ابی بکر اول ما قدم المدينة فاذا عائشة ابنته مضطجعة قد اصابها حمى فاتاها ابو بكر فقال كيف انت يا بنية وقبل خدها رواه ابو داود عن عائشة ان رسول الله صلعم قال ان الله رفيق يحب الرفق ويعطي على الرفق ما لا يعطي على العنف وما لا يعطي على ما سواه رواه مسلم وفي رواية له قال لعائشة عليك بالرفق واياك والعنف والفحش ان الرفق لا يكون في شيء الا زانه ولا ينزع من شيء الا شانه وعنها قالت ما شبع آل محمد من خبز الشعير يومين متتابعين حتى قبض رسول الله صلعم رواه البخاری والمسلم عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلعم فضل عائشة على النساء كفضل الثريد على سائر

چڑھائے ہوئے ہیں۔ میں دیکھتی ہوں کہ اونکی پنڈلیوں کی چمک معلوم ہوتی تھی وہ دونوں کی دونوں اپنی پیٹھوں پر مشکیں لادے ہوئے لاتی تھیں اور قوم کی مونہوں میں ڈالتی تھیں پھر جاتی تھیں اور مشکیں بھر کر لاتیں اور قوم کے مونہوں میں ڈالتی تھیں۔ بخاری مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ یہود کی ایک جماعت نے رسول خدا صلعم کے پاس آنیکی اجازت چاہی اور (آنے کے بعد) کہا السام علیکم (سام کے معنے موت کے ہیں۔ مطلب یہ ہوا کہ تمپر موت ہو جیسے ہماری محاورہ میں کہتے ہیں۔ تمپر خدا کی مار) عائشہ فرماتی ہیں میں نے کہا تمہیں پر خدا کی مار اور لعنت ہو۔ حضرت نے فرمایا اے عائشہ اللہ مہربان ہے وہ تمام کاموں میں نرمی کو دوست رکھتا ہے میں نے عرض کیا کیا آپنے نہیں سنا جو کچھ انہوں نے کہا فرمایا میں نے تو پہلے ہی کہدیا تھا علیکم یعنے تمہیں پر موت ہو۔ ابو داؤد میں براء سے روایت ہے کہ میں سب سے پہلے مدینہ میں ابوبکرؓ کے ساتھ آیا ناگاہ حضرت عائشہؓ ابوبکرؓ کی صاحبزادی لیٹی ہوئی تھیں انہیں بخار آتا تھا سو ابوبکر نے اونکے پاس آکر کہا اے بیٹی کس طرح ہو اور اونکے رخسار کو بوسہ دیا۔ مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہے اور نرمی کرنا چاہتا ہے مہربانی اور نرمی کرنے پر وہ چیز دیتا ہے جو سختی کرنے پر نہیں دیتا اور اوس چیز پر جو سوا نرمی کے ہے۔ مسلم کی ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ حضرت نے عائشہ سے فرمایا کہ تم نرمی کو لازم پکڑو اور سختی اور بیحیائی سے بچو کیونکہ جس چیز میں نرمی ہوتی ہے تو یہ نرمی اوسے زینت دیتی ہے اور جس چیز سے نرمی دور کیجاتی ہے اوسے عیب دار کر دیتی ہے بخاری مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ دو دن برابر محمد صلعم کی اہلبیت جو کی روٹی سے سیر نہیں ہوئی یہانتک کہ رسول خدا انتقال کر گئے۔ بخاری مسلم میں انس بن مالک سے روایت ہے

قدمت شهرا والناس يفيضون في قول اصحاب الافك لا

اشعر بشيء من ذلك وهو يريبني في وجعي اني لا اعرف

من رسول الله صلعم اللطف الذي كنت ارى منه حين اشتكي

انما يدخل علي رسول الله صلعم فيسلم ثم يقول كيف تيكم

ثم ينصرف فذلك الذي يريبني ولا اشعر بالشر حتى

خرجت بعد ما نقهت فخرجت مع ام مسطح قبل المناصع

وهو متبرزنا وكنا لا نخرج الا ليلا الى ليل وذلك قبل

ان نتخذ الكنف قريبا من بيوتنا وامرنا امر العرب

الاول في التبرز قبل الغائط وكنا نتاذى بالكنف ان

نتخذها عند بيوتنا فانطلقت انا وام مسطح وهي ابنة

ابي رهم بن عبد مناف وامها بنت صخر بن عامر خالة

ابي بكر الصديق وابنها مسطح بن اثاثة فاقبلت انا و

ام مسطح قبل بيتي قد فرغنا من شاننا فعثرت ام مسطح

فقالت تعس مسطح فقلت لها بئس ما قلت اتسبين رجلا

شهد بدرا قالت اي هنتاه اولم تسمعي ما قال

قلت وما قال فاخبرتني بقول اهل الافك قالت فازددت

مرضا على مرضي قالت فلما رجعت الى بيتي ودخل علي

رسول الله صلعم ثم قال كيف تيكم فقلت اتاذن لي ان اتي

ابوي قالت وانا حينئذ اريد ان استيقن الخبر من قبلهما

قالت فاذن لي رسول الله صلعم فجئت ابوي فقلت يا امتاه

ما يتحدث الناس قالت يا بنية هوني عليك فوالله لقل

ما كانت امراة قط وضيئة عند رجل يحبها لها ضرائر

الا كثرن عليها قالت قلت سبحان الله او لقد تحدث

ایک مہینے تک بیمار ہو گئی اور لوگ تہمت والوں کی باتوں میں

بحث کرنے لگے اور مجھے اس تہمت کرنے کی کچھ خبر نہ تھی۔ ہاں اتنا

تردد تھا کہ جیسے میری بیماری میں آپ حضرت مجھ پر مہربانی کیا کرتے تھے اون ایام

ویسی مہربانی میں آپ سے نہ پہچانتی تھی اتنی بات ہوتی تھی کہ رسول

خدا صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آکر سلام کرتے اور فرماتے تمہارا کیا حال ہے

صرف اتنا کہکر چلے جاتے پس یہ امر مجھے تردد میں ڈالتا تھا اور مجھے اوس

تہمت کی مطلق خبر نہ تھی او تے کہ جب ہمیں

مرض کی شدت سے بہت ہی ضعیف ہو گئی تو ام مسطح کے ساتھ جا ضرور

کی طرف نکلی اور ہم بجز رات سے رات تک کبھی نہ نکلتے تھے (یعنے

دن میں ہم پائخانے نہ جاتے تھے کیونکہ پردہ کی آیت اوتر چکی تھی) اور

ابھی تک گھروں کے قریب پائخانے نہ بنائے گئے تھے اور ہماری عادت

اسباب میں پہلے عرب جیسی تھی کہ وہ جنگلوں میں جا ضرور کے لئے جایا کرتے

تھے اور گھروں کے قریب پائخانہ نہ بنائے جانے سے ہمیں سخت تکلیف

ہوتی تھی سو میں اور ام مسطح جو ابو رہم بن عبد مناف کی بیٹی تھی

اور اوسکی ماں صخر بن عامر کی بیٹی ابو بکر صدیق کی خالہ تھی اور

اوسکا بیٹا مسطح تھا جا ضرور کے لئے گئی پس میں اور ام مسطح جا ضرور سے

فراغت کے بعد اپنی گھر کیطرف آئے اوسکا سر چادر میں الجھا اور وہ گر پڑی

اور تب وہ کہنے لگی مسطح کا برا ہو میں نے اوس سے کہا تو نے برا کیا تو ایسے

شخص کو جو بدر میں حاضر ہوا برا کہتی ہے اوسنے جواب دیا اے بھولی بھالی

جو کچھ اوسنے کہا ہے کیا تو نے نہیں سنا میں نے کہا اوسنے کیا کہا اوسنے تہمت

والوں کی بات کی مجھے خبر دی یہ سنتے ہی میری بیماری اس غم سے دونی

ہو گئی پھر جب میں گھر آئی اور رسول خدا نے میرے پاس تشریف لا کر فرمایا تم کیسی ہو

میں نے کہا کیا آپ مجھے ماں باپ کے گھر جانے کی اجازت دیتے ہیں اور وقت اوسکے میرا ارادہ

یہ تھا کہ میں اون دونوں کے پاس جا کر اس خبر کی تحقیق کروں

پس مجھے رسول خدا نے اجازت دیدی اور اپنے والدین کے پاس آکر ماں سے کہا

اے ماں یہ کیا بات ہے جسکا لوگ چرچا کر رہے ہیں اونہوں نے کہا اے

بیٹی اپنے اوپر آسانی اختیار کر گھبرا مت خدا کی قسم ایسی عورت کم ہوتی ہے

کہ وہ اپنے خاوند کو بہت پیاری ہو اور اوسکی کئی سوتنیں ہوں مگر وہ اوسپر تہمتیں

لگایا کرتی ہیں میں نے کہا سبحان اللہ کیا سچ مچ لوگ اس قسم کی باتیں کرتے ہیں

زعمت ... فقلت لها ... ابنة ... ابنتي ... الشابة فقالت ... اخبري ... فقلت لها ... عشرة ... الشارت ... فقالت تعس ... مسطح ... فقالت لها ... اسے ام ... ابنتك ... فقالت ... والسفل وابو بكر فوق البيت يقرا فقالت ... ما جاء بك ... فقالت ... فاخبرتها وذكرت ... اي شانى ... فقالت ... قلت وقد كان ... ذا الحديث ... نعم والله لقد ... رجعت الى بيتي ... خرجت له ... علي ... فقالت لرسول الله صلعم ... عسى ...

الحبيب فقال لسعد كذبت لعمر الله لا تقتله ولا
تقدر على قتله فقام اسيد بن حضير وهو ابن عم سعد
فقال لسعد بن عبادة كذبت لعمر الله لنقتلنه فانك منافق
تجادل عن المنافقين فتثاور الحيان الاوس والخزرج
حتى هموا ان يقتتلوا ورسول الله صلعم قائم على المنبر فلم يزل
رسول الله صلعم يخفضهم حتى سكتوا وسكت قالت فمكثت
يومي ذلك لا يرقأ لي دمع ولا اكتحل بنوم قالت فاصبح
ابواي عندي وقد بكيت ليلتين ويوما لا اكتحل
بنوم ولا يرقأ لي دمع يظنان ان البكاء فالق كبدي
فبينما هما جالسان عندي وانا ابكي فاستأذنت علي
امرأة من الانصار فأذنت لها فجلست تبكي معي قالت
فبينا نحن على ذلك دخل علينا رسول الله صلعم فسلم
ثم جلس قالت ولم يجلس عندي منذ قيل لي ما قيل
قبلها ولقد لبث شهرا لا يوحى اليه في شأني قالت
فتشهد رسول الله صلعم حين جلس ثم قال اما بعد يا
عائشة فانه قد بلغني عنك كذا وكذا فان كنت بريئة
فسيبرئك الله وان كنت الممت بذنب فاستغفري الله
وتوبي اليه فان العبد اذا اعترف بذنبه ثم تاب الى الله
تاب الله عليه قالت فلما قضى رسول الله صلعم مقالته قلص
دمعي حتى ما احس منه قطرة فقلت لابي اجب رسول الله صلعم
فيما قال فقال والله ما ادري ما اقول لرسول الله صلعم فقلت
لامي اجيبي فقالت ما اقول لرسول الله صلعم قالت فقلت
وانا جارية حديثة السن لا اقرأ كثيرا من القرآن اني

اونہوں نے سعد سے کہا کہ تو جھوٹا ہے خدا کی قسم تو اوسے قتل نہیں کر سکتا
اور نہ اوسکے قتل پر تیرا مقدور ہے۔ یہ سنکر اسید بن حضیر سعد بن معاذ
کے چچیرے بھائی نے کھڑے ہوکر کہا اے سعد بن عبادہ تو جھوٹا ہے خدا کی
قسم ہم ضرور اوسے قتل کرینگے بیشک تو منافق ہے۔ جو
منافقوں کی طرف سے جھگڑا کرتا ہے پس دونوں قبیلے اوس و خزرج
باہم بل پڑے اور کشت و خون کا ارادہ کر لیا اور رسول خدا صلعم منبر پر
کھڑے ہوئے تھے اونہیں چپکا کر رہے تھے حتیٰ کہ وہ خاموش ہوگئے اور آپ نے
بھی سکوت کیا عائشہ رض فرماتی ہیں تمام دن میں روتی رہی نہ تو میرے
آنسو تھمے اور نہ مجھے نیند آئی اور صبح ہوتے میرے والدین آگئے اور میں
دو راتیں اور ایک دن برابر روتی رہی نہ تو مجھے نیند آئی اور نہ آنکھوں کے
آنسو تھمتے تھے اون دونوں کو گمان ہوگیا کہ میرا اسقدر رونا جگر کو پھاڑ ڈالیگا
وہ دونوں میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور میں برابر رو رہی تھی کہ
ایک انصاریہ عورت نے میرے پاس آنیکی اجازت مانگی سو میں نے
اوسے آنیکی اجازت دیدی وہ بھی میرے ساتھ بیٹھکر رونے لگی ہم اسی طرح
رو رہے تھے کہ رسول خدا صلعم ہمارے پاس آئے اور سلام کر کے
بیٹھ گئے اور اس سے پہلے جبکہ لوگوں نے میرے حق میں تہمت لگائی تھی
حضرت میرے پاس کبھی نہ بیٹھے تھے اور آپ پر پورا مہینہ گزر گیا کہ میرے
باب میں کوئی حکم نازل نہ ہوا عائشہ فرماتی ہیں کہ جسوقت میرے پاس رسول
خدا بیٹھے تو بیٹھتے ہی خطبہ پڑھا پھر فرمایا۔ اما بعد اے عائشہ تیرے حق میں
ایسی ایسی باتیں سنی ہیں اگر درحقیقت تو بے گناہ ہے اور اس سے بری ہے تو
عنقریب خدا تعالیٰ تیری پاکدامنی بیان کریگا اور اگر تجھ سے گناہ ہوا
ہے تو توبہ کر اور خدا سے بخشش چاہ کیونکہ جب بندہ اپنے گناہ کا
اقرار کرکے توبہ کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اوسکی توبہ قبول کر لیتا ہے۔ پس جب
رسول خدا صلعم یہ بات تمام کر چکے تو میرے آنسو بالکل بند ہوگئے یہانتک
کہ ایک قطرہ تک محسوس اور معلوم نہ ہوا اوسوقت میں نے اپنے والد سے کہا کہ
رسول خدا کو اوسکا جواب دیجئے جو انہوں نے فرمایا وہ
بولے خدا مجھے خبر نہیں۔ میں رسول خدا کو کیا جواب دوں
اور کس چیز کا جواب دوں۔ میں نے اپنی والدہ سے کہا تم ہی
رسول خدا صلعم کو جواب دو۔ اونہوں نے بھی وہی کہا کہ
میں رسول خدا کو کیا جواب دوں عائشہ فرماتی ہیں۔ میں لڑکی کمسن
تھی قرآن مجید کا زیادہ حصہ نہ پڑھا تھا۔

والسعة ان يؤتوا اولي القربى والمساكين الى قوله
والله غفور رحيم قال ابو بكر بلى والله اني لاحب ان
يغفر الله لي فرجع الى مسطح النفقة التي كان ينفق
عليه وقال والله لا انزعها منه ابدا قالت عائشة
وكان رسول الله صلعم يسأل زينب بنت جحش
عن امري فقال يا زينب ماذا علمت ورايت فقالت
يا رسول الله احمي سمعي وبصري ما علمت الا خيرا
قالت وهي التي كانت تساميني من ازواج النبي صلعم
فعصمها الله بالورع وطفقت اختها حمنة تحارب
لها فهلكت فيمن هلك من اصحاب الافك رواه
البخاري عن عمر بن سعيد بن ابي حسين قال
قال حدثني ابن ابي مليكة قال استاذن ابن
عباس قبيل موتها على عائشة وهي مغلوبة قالت
اخشى ان يثني علي فقيل ابن عم رسول الله صلعم
ومن وجوه المسلمين فقالت ائذنوا له فقال كيف
تجدينك قالت بخير ان اتقيت قال فانت بخير
ان شاء الله زوجة رسول الله صلعم ولم ينكح بكرا غيرك
ونزل عذرك من السماء ودخل ابن الزبير خلافه
فقالت دخل ابن عباس فاثنى علي ووددت
اني كنت نسيا منسيا رواه البخاري عن مسروق
قال دخل حسان بن ثابت على عائشة فشبب
وقال حصان رزان ما تزن بريبة وتصبح غرثى
من لحوم الغوافل قالت لست كذاك قلت تدعين

ان یؤتوا اولی القربی سے غفور رحیم تک نازل فرمایا ابو بکر نے یہ آیت
سنکر کہا ہاں بخدا میں دوست رکھتا ہوں کہ خدا مجھے بخشدے سو مسطح کو
جو ہمیشہ دیا کرتے تھے وہی دینے لگے اور فرمایا بخدا میں اسے یہ دینا
کبھی کم نہ کروں گا۔ عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلعم میرے باب میں
زینب بنت جحش سے پوچھتے تھے اور فرماتے تھے اے زینب تو کیا جانتی
ہے یا فرمایا تو نے کبھی کچھ دیکھا ہے زینب جواب دیتی تھیں میرے
کان اور میری آنکھیں محفوظ رہیں میں بجز بھلائی اور کچھ نہیں جانتی عائشہ
فرماتی ہیں کہ زینب سب رسول خدا صلعم کی بیبیوں میں مجھ سے برابری کرتی تھی
سو خدا نے اوسے بچالیا اوسکی ورع اور پرہیزگاری کی وجہ سے اور انکی بہن
حمنہ اونکی طرف سے لڑتی تھی سو وہ بھی تہمت لگانے والوں میں شامل
ہوگئے اور جس طرح اور ہلاک ہوئے تھے وہ بھی اون میں ہلاک
ہوئے۔ بخاری میں سلسلہ عمر بن سعید بن ابی حسین سے
روایت ہے کہ مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے حدیث کی کہ حضرت ابن عباس
نے عائشہ کے انتقال کے کچھ پہلے حضرت عائشہ کے پاس آنے
کی اجازت مانگی اور وہ موت کی سختی سے مغلوب تھیں فرمایا
میں اپنے اوپر تعریف کیئے جانے سے خوف کرتی ہوں لوگوں
نے کہا ابن عباس رسول خدا صلعم کے ابن عم اور تمام مسلمانوں
میں ذی عزت ہیں اونہیں آنے دیجیے فرمایا اچھا اونہیں آنے
دو۔ ابن عباس نے آکر فرمایا آپکی کیا حالت ہے کہا میں بہت
اچھی طرح سے ہوں ابن عباس نے کہا آپ بھلائی کیساتھ رہیں گی
انشاء اللہ کیونکہ آپ رسول خدا کی بی بی ہیں اور نہ آپکے
سوا اور کسی باکرہ سے نکاح کیا اور آپکا عذر آسمان سے اترا
ابن عباس کے چلے جانے کے بعد ابن زبیر آئے حضرت عائشہ نے
فرمایا کہ ابن عباس میرے پاس آئے تھے اور میری تعریف کرنے لگے
میں دوست رکھتی ہوں کہ میں بھولی بسری ہو جاتی تو بہتر ہوتا۔
بخاری میں مسروق سے روایت ہے کہ حسان بن ثابت نے حضرت عائشہ
کے پاس آکر کچھ شعر پڑھے اور کہا حصان رزان ما تزن بریبة
وتصبح غرثى من لحوم الغوافل ؛ عائشہ نے فرمایا میں تعریف
کی مستحق نہیں ہوں۔

صحت نامہ کتاب تفریح الاحباب فی مناقب الآل والاصحاب عربی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۱۳	ازت	زدت	۳۲	۱۹	یفی	رضی	۵۲	۶	صدیقۃ	صدیقہ
۲	۱۵	ھاتہ	ھایتہ	۳۳	۵	الوتعلو	الوتعلوا	۵۳	۹	ھمذہ	ھذہ
۶	۱۳	تعلنات	غلنات	//	۱۸	تثریب	تثریب	۵۳	۱۹	فتمام	وتمام
۷	۲۳	جا	جاء	//	۲۳	ثثریبہ	تثریب	//	۲۳	ابن کثیر	ابن کثیر
۹	۲۱	نبکی	یبکی	۳۵	۵	ابر	امیر	//	۲۳	علی خلاوۃ	منطیقۃ علی خلافۃ
۱۰	۱۲	ابن	ان	//	۷	عنبلۃ	عنبدۃ	۵۵	۱	عبید بن	حمید بن
۱۱	۶	ابن	بن	//		بن الجراح	بن الجراح	۵۵	۱	عبدالرحمن	عبدالرحمن
۱۲	۲۳	العھم	لھم	//	۸	قاسکنہ	فاسکنہ	//	۷	یتبادر	یتبادران
۱۴	۱۵	تارکوا صاحبی	تارکوالی صاحبی	۳۵	۱۹	بنایعلک	نبایعک	۵۷	۶	ولم یخمس	ولم یحلس
۱۴	۲۰	نوذونی	تؤذونی	۳۶	۸	السعیف	السیف	۵۹	۱۸، ۱۹	المتبلیع عمر ایھیش	المنتبہ عمر الجیش
۱۶	۲۳	لیلۃ	لیلہ	۳۷	۱۳	یسبقی	یسبقی	//	۲۳	المدینہ	المدینۃ
۱۶	//	فلیلۃ مع	فلیلۃ تسارع	//	۱۵	نطلق	انطلق	۶۱	۱۴	الطعونی	اطیعونی
۱۷	۱۶	یا یا بکر	یا با بکر	//	۱۸	اقبض	اقبض	//	۲۲	یصیقۃ	بصیفۃ
//	۲۳	قاا وا	قالوا	۳۹	۱۰	حتی	حتی	۶۵	۱۲	سماتما	صماتما
۱۸	۶	ابی الحسن	ابوالحسن	۴۰	۲	طاقہ	طاقۃ	//	۲۰	بیسائل	بسائل
//	۹	مجیران	مجران	//	۳	اغضبنا	اغضبنا	//	۳۱	خبر	خبز
//	۱۲	قلت	قال قلت	//	۲۲	بوفا تاہ	فاتاہ	۶۷	۲	شیبیۃ	شیبۃ
۲۰	۲۰	اثوب	ثوب	۴۱	۱	روہ	رواہ	//	۵	بیغضبہ	لغضبہ
۲۱	۱	البی	الحی	//	۱۵	عبل	عیل	۶۹	۷	یقوب	یعقوب
۲۱	۸	باکل	یاکل	۴۲	۱۲	لم تنفس	لم تنفس	۷۱	۲۳	فنزلت	نزلت
//	۱۷	روالبخاری	رواہ البخاری	۴۲	۱۴	لقرابیشا	لقرابتنا	۷۲	۵	امیۃ	امیۃ
۲۲	۱۲	ابن ماجہ	بن ماجۃ	۴۳	۱۵	روالبخاری	رواہ البخاری	۷۲	۱۱	فاشاورھم	وشاورھم
۲۵	۸	سالت عبداللہ	سالت عبداللہ	۴۴	۴	بالسقم	بالسقم	۸۱	۴	بالجیم قالوا	بالجمع الناس قالوا
//	۱۳	مخنقہ	مختنقۃ	۴۷	۱۷	خفیھما	ففھمما	//	۱۱	یحبہ	یحبا
//	۱۷	عبدالرکن	عبدالرحمن	۴۸	۲۰	اجزنک	احزنک	۱۱	۵۰	ثبث	ثبت
۲۵	۲۱	نیقم	فتیمم	//	۲۳	فاعطبت	فاعطیت	//	۱۰	فدنز	قد فر
//	۲۳	تقبلۃ	فقبلہ	۴۹	۱۶	یلی	بلی	۸۳	۱۶	یدیہ	یدر
۲۷	۸	فی مسند	فی مسندہ	۵۰	۳۰	ببسبلہ	ببسبیلہ	۸۶	۱	سھم	منھم
۲۹	۴	ذکر	ذکرہ	۵۱	۳	شیئا	شیئا	//	۱۹	اصلم	اسلم
۲۹	۵	ترجمۃ	ترجمتہ	//	۸	عالشۃ	عائشۃ	//	۱۰	والتابیین	والتابعین
۳۲	۱۷	شعیبۃ	شعیب	//	۱۹	الانتعری	الاشعری	۸۹	۸	الحنیفۃ اہل	الحنیفۃ ھل

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۷۱	۱۸	معی	سعی	۱۹۳	۶	میالنی	سالنی	۲۸۵	۳	بنوغفارم	بنوغفار
۱۷۲	۱۱	ابن شہا	ابن شہاب					۲۸۷	۳	فلویجز	فلویجزج
″	۱۷	حدثنتی	حدثتنی					۲۸۸	۱	یتیم	تیم
۱۷۳	۲۳	عمر بن خطاب	عمر بن الخطاب	۲۱۲	۳	ادن	اذن	۲۸۸	۸	کتیت	کتبت
۱۷۴	۴	تیقاضاہ	یتقاضاہ	۲۱۴	۲۲	اجزہ	اخبرہ	۲۹۰	۸	کشقوا	کشفوا
″	۱۱	البیر فضیت	البیت رضیت	۲۱۵	۱۱	بمواعظة	بمواعظ	″	۹	یزید	نرید
۱۷۵	۱۴	لی	الی	۲۱۵	۱۶	فریبا	قریبا	۲۹۱	۱۰	اتما	انتما
″	۱۶	غانب	غائب	۲۱۷	۱۴	رکان	وکان	″	۱۴	نیا یعک	نبایعک
″	۱۷	میجلد	یجلد	۲۱۹	۶	خظ	حظ	۲۹۳	″	ثلاثا	ثلاثة
۱۷۶	۱۹	شجرہ	لشجرة	۲۲۴	۸	لوقدر	لواقدر	۲۹۵	۹	الاسلامَ	الاسلامِ
۱۷۷	۱۳	الی	انی	″	۸	انعفکما	انفعکما	″	۱۷	ہذا الاحادیث	ہذہ الاحادیث
۱۷۷	۱۴	الی	انی	۲۲۵	۱	وہلک	لوہلک	۲۹۷	۴	بعص	بعض
″	۱۶	لایاکل مال	لایاکل مالا	″	۳۰	اعظ	اعط	″	۲۳	یا عثمان ہذا جبرئیل	یا عثمان ہذا جبرئیل
″	۲۰	الامن	الامر	۲۲۶	۲	نزفو	نزفن	۲۹۹	۱۳	فضل	فصل
″	۲۳	اسعد	سعد	۲۲۷	۱۱	تدبیی	ثدیی	″	۲۳	لا یزمن	لا لزمن
۱۷۹	۱۱	سلیو	سلیم	۲۳۴	۷	یجر انة	یجر انہ	۳۰۰	۱۱	علیہ ثم	علیہ فرد ثم
۱۸۰	۹	ابیبہ	ابیہ	″	۲۰	الرحیم	رحیم	۳۰۴	۱۰	حیی	حی
۱۸۱	۸	وابن	الدواوین	۲۴۵	۶	بعضہما	بغضہما	۳۰۵	۵	عبداللہ عمر بن	عبداللہ عمرو بن
″	۱۱	عنمان	عثمان	۲۴۹	۱۷	اردوانا	اروانا			العاص	العاص
″	۱۴	بلنبس	یلبس	۲۵۳	۱	ایداد	الدار	″	۱۲	انا یا رسول اللہ	یا رسول اللہ انا
″	۲۲	بنی	بنی	۲۵۴	۱۳	النسای	النسائی	۳۰۹	۱۸	بجنب	بجنب
۱۸۳	۱۱	راتبعت	اتبعت	۲۶۱	۱۱	نضیحة	نصیحة	۳۱۰	۱۲	نزل	لما نزل
″	۱۷	فاجر	فاخبر	۲۶۲	۲۰	فتنة	الفتنة	۳۱۰	۱۹	اسیت	امسیت
″	۲۱	معد	سعد	۲۶۳	۲۲	القریشیین	القرشیین	۳۱۴	۲	بیعث	یبعث
۱۸۴	۱	حذر	حذر	۲۶۶	۵	تلو نزل الثانی	فلو نزل الثانی	″	۱۵	سنن	سنن
″	۴	انشقت	اشتقت	۲۷۱	۱۰	انفرخوا	انصرفوا	۳۱۵	۸	اوالناس	والناس
″	۱۰	روجہا	زوجہا	۲۷۷	۶	غزونہ	غزوة	″	۱۳	مرادا	مرارا
″	۱۸	بریلبہ	بریہ	۲۷۷	۲۳	ذوالنورین	ذی النورین	″	۱۹	حیبر	خیبر
۱۸۶	۱۷	شبابہا	شبابہا	۲۸۴	۱۳	فی	من	″	۲۱	تلہب طعن	تلہیب طعن
″	۱۹	رتث	رثت	۲۹۴	۹	خدلہ	خذلہ	″	۲۳	سمنی	سمتنی
۱[illegible]	۲۰	المغیرة	الغیرة	″	۱۹	تنجوی	بتقوی	۳۱۶	۱۵	حوینجل	حول

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۲۰	۲۰	رلونا	رُلانا	۳۰۴	۱۰	آیتہ	آیتیں	۳۵۲	۶	لبسانا ماں اونٹی	لبسانا اونٹی
۲۲۶	۱	فرمایوہ	فرمایا وہ	〃	۱۱	پائی	پائیں	〃	۱۱	لالا	ڈالا
〃	〃	ابوبکر بکر	ابوبکر اور	۳۰۵	۳	عبداللہ عمرو	عبداللہ عمرو	۳۵۳	۹	وو درشخص	وہ شخص
	۲۱	پہلنے	پہلے	۳۰۸	۶	لروان	لڑوں	〃	۱۹	پہوپہے	پہوپنچے
۲۲۹	۴	لے	لئے	۳۰۹	۳	صنابجی	صنابجی	۳۵۴	۱۱	لپں	ہیں
۲۳۰	۱۰	کشت کار	کشت کاری	۳۲۲	۱۱	لجا ہتے ہو	چاہتے ہو	〃	〃	ادرح	اذرج
〃	۲۰	چڑھا	چڑوانا	۳۲۷	۱۱	کڈہوں	گدہوں	〃	۱۶	عرورا	حرورا
۲۳۱	۲۱	بھ	بچھر	〃	۱۸	اوڑہیال	اوڑ ہیاں	〃	۲۰	لوگوں سے ہوئے	لوگوں سے متعرض ہوئے
۲۴۲	۱۸	باڑول	یاد و ڈول	۳۲۸	۱۴	ملتاہی	ملتا ہے	۳۵۵	۳	روپیا کلا اکرکے	فریب کرکے
۲۴۳	۸	ابوبکر عمر	ابوبکر و عمر	۳۲۹	۱۶	رہے تھے	پہر رہے تھے	〃	۴	مقرر رکیا	مقرر کیا
۲۵۰	۱۵	کھیل	سہیل	〃	۱۹	آپ مجھے	آپکے ہاتہ مجھے	〃	۷	ماش	پاس
۲۵۴	۲۳	یہ حدیث حسن	ہے حدیث حسن	〃	۲۰	بھیجا	بیچا	۳۵۶	۸	کہیل گئی	کہل گیا
۲۵۶	۴	لشکر سامان	لشکر کا سامان	〃	۲	مجھنے	مجھسے	۳۵۷	۱۵	ابیہ	ابر
〃	۱۴	فر	دو	۳۳۱	۹	مسکین	مسکیں	۳۵۸	۸	آنادان ہے	آنار رساں ہے
۲۶۵	۱	امبان	ایمان	۳۳۲	۳	سکتی	کمتی	〃	۹	کرئی	کوئی
〃	۵	بازد	بازو	۳۳۳	۱۲	مقاامہ	مقامہ	〃	۲۱	امات	امامت
〃	۱۸	جنکی	جسکی	۳۳۴	۲۰	ہے	ہیں	۳۵۹	۱۲	مل گیا	عمل کیا
۲۷۶	۴	پی	اپنی	۳۳۶	۱۰	نہوو	نہو	〃	۲۲	نکال گیا	نکال لیا
〃	۱۰	حود	خود	〃	۱۱	گذرا	گذر ہوا	۳۶۰	۲۰	اوسے	اوسکا
۲۸۰	۱۹	متہادے	متہارے	۳۳۹	۱۷	جنگلمدن	جنگلیوں	۳۶۱	۷	بچالے	بچانے
۲۸۱	۱۳	کھی گئی	کہے گئے	۳۴۲	۸	سیٹ	سیٹ	۳۶۲	۴	سب	سب نے
۲۸۲	۲۱	علا عثمان	علاوہ عثمان	〃	۱۰	جانی	جاتا	〃	۸	نی	نے
۲۸۵	۱۹	دلوو	دلواؤ	۳۴۵	۲	تجھی سے	تجھسے کم کرے	۳۶۷	۵	میں	ہیں
۲۸۸	۲۳	اورحط	اور خط	۳۴۶	۱۱	اعلی	علی	〃	۱۶	بشکری	یشکری
۲۹۰	۳	ہیوا	ہوا	۳۴۸	۲	یا نواتا تہ پر کی عمری	یا نوایا تہ پر کی عمر کی تھی	〃	۲۱	فرمایا میں تہارے	فرمایا میں تمہارے
۲۹۱	۱۳	سونپا	سونپنا	〃	۱۷	جگو ں آثار	جگو نہیں آتا	۳۶۸	۲۵	من اہلیا	من اہلہا
۲۹۴	۳	خش	خشن	〃	۱۸	اصلع سے سر	اصلع یعنے سر	۳۶۹	۳	لئے	سکئے
۲۹۵	۳	ابوخلاہ	ابو خلدہ	۳۴۹		اوکہیر کر	اوکہیڑ کر	〃	۱۳	وعبداللہ	عبداللہ
۲۹۸	۱۰	خود مرکیا	خوف کیا	〃	۷	ہمیشہ تہ ہوتی تہی	ہم آٹہ آدمی تہی [illegible]	〃	۲۲	السی	السبی
〃	۱۲	سکیتے	سکتے	〃	۱۸	ارسکا	اوسکا	〃	۲۳	ہنیں ہے	ہے
۳۰۰	۵	مشہو	مشہور	۳۵۱	۸	افلة اور ڑا	فقاہت لڑائی	۳۷۱	۱۱	سرپر دہرے	سرپر دہر لیے